

Mahadeo Jirsha & Co. Duplicate Madras
C/o

16 October 1899 Monday

گلدستہ حفیظ اللہ خان

مردف بہ
نشار و پسند

Red 1978

بسمین

اپنے ہر ایک نگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہانے کیو اسطے نہایت
عمرہ عمدہ اور طبع طبع کی فرسے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین آردو فارسی
اشعار متفرق ستر و قمر سہ س اور دوسے ملی ہوئی غزلین بچن ہوئی ٹھکری چاٹا
بارہ ماسہ و آردو واکبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں
جسکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سائڈ وی تخلص بہ حفظ افسر مدرس شہر نزدیک و دور مدرسہ
موضع بنا پور پر گنہ بنگر تھانہ گجولی ضلع ہر دوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
منشی شکر پر ساد صاحب صبح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع می منشی نول کشورم لکھنؤ

۵۱ دسمبر ۱۸۹۲ء

احباب شائقین کو معلوم ہو کہ چند کتابیں نیازمند کی بنائی ہوئی اور بھی تیار ہیں جو کہ قابل دید ہیں زیادہ تعریف انگلی غیر۔ اپنے شہد سے سین کر سکتا ہوں ملاحظہ فرمانے سے خواہو جائیگا تا جبران کتب سے ہر میلہ وغیرہ پرل سکتی ہیں اور جو متعلق مدارس کے ہیں وہ جس فراہمیش مطبع منشی نو لکھنؤ صاحب سے فوراً لی سکتی ہیں۔

فہرست کتب

مقتاح المساحت بے حل۔ جبین کریمالیش سطح و محسبات وغیرہ کے کل قاعدے۔ سلسلہ وار با ترتیب مع سوالات مثالیہ تعدادی ۱۲۵۰ کے انواع اقسام کے مندرج ہیں جو کہ طلباء مدارس کو نہایت مفید اور بکار آمد ہیں چونکہ اسمین نہایت عمدہ عمدہ سوالات ہیں لہذا شائقین و نیز عمل مدرسین اُسکے ملاحظہ سے بہت مظلوم ہونگے۔

مقتاح المساحت مع حل۔ جبین کل سوالات مع حل و مع تصاویر وغیرہ قریب ۱۴۰۰ مندرج ہیں بہ نسبت اُسکے اسمین چند قاعدے و سوالات زیادہ ہیں۔

مختار الحساب حفیظ اللہ خان۔ جبین نہایت عمدہ عمدہ مفید مطلب اور بکار آمد کل قواعد حساب ابتداء سے سلسلہ وار با ترتیب خاص کر مدارس دہاتی و نیز ہر قصباتی کے دفعہ ہفتم سے ایک دفعہ اول تک کے طلبہ کو شوق کرانے کے واسطے بانداز نو پڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں نوٹن سنگرہ ناگرمی۔ جبین ہر قسم کے کیت و سویا وغیرہ ہیں یعنی دیو کیت ۱۰۰۔ دیر کیت ۵۰۔ ورس کیت مع سب رتوں اور پچھاگ دہولی سمی دھارسی ملوان وغیرہ قریب ۴۵ کے ہیں اور متفرق میں مشکل دو وار تھی کیت اور دوہا۔ سورٹھا۔ کنڈلیہ۔ بھجن۔ بارہ ماسا۔ چوہا سا وغیرہ قریب ۱۹۰ کے ہیں یہ کتاب قابل ملاحظہ شائقین ہو۔

مش موتہنی ناگرمی۔ جو اسی کتاب یعنی گلدرتہ حفیظ اللہ خان کا دوسرا حصہ بخط ناگرمی طبع ہوا۔ المکتس بندہ خاکسار باب شائقین کا خدمت گزار حفیظ اللہ خان ساکن ساڈی محلہ اونچا ٹیلہ مدرسہ پور تھانہ بھولی ضلع ہر دوائی صوبہ اودھ

منیر دبیر ری (ع) فن و ادب

فہرست گلدستہ حفیظ اللہ خان مسعود بہ اشعار و دیوانہ

حصہ اول

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اُردو غزلیں -	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اُردو	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں -	۴۲	۱۲۴
۴	اشعار متفرق فارسی -	۱۴۴	۱۴۱
۵	مستزاد اُردو -	۱۰	۱۵۱
۶	مجموع اُردو -	۱۴	۱۵۸
۷	مستزاد اُردو -	۵	۱۶۸
۸	رباعیات اُردو -	۴۲	۱۸۶

حصہ دوم

۹	دو ہالی ہولی غزلیں -	۱۸	۱۹۳
۱۰	بچپن -	۴۴	۲۰۹

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحه
۱۱	هولی	۳۲	۲۱۹
۱۲	ٹھمری -	۵۱	۲۳۱
۱۳	چوہاسا	۶	۲۴۱
۱۴	بارہاسا	۷	۲۴۴
۱۵	مستفرق راگ	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیر دین	۱۲	۲۶۳
۱۸	رادرا	۴۵	۲۶۵
۱۹	دولم	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا	۳۱	۲۷۷
۲۱	کبیت	۳۸	۲۷۹
۲۲	سوتیا	۹۳	۲۸۸
۲۳	خط منظوم بزبان بھاشا	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و نثر بزبان اردو	۲	۳۰۸



فہرست نگہداشتہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار اردو پسند

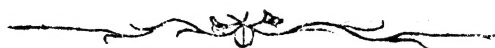
حصہ اول

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اردو غزلیں -	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اردو	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں -	۴۲	۱۲۲
۴	اشعار متفرق فارسی -	۱۷۴	۱۴۱
۵	مستزاد اردو -	۱۰	۱۵۱
۶	مختصر اردو -	۱۷	۱۵۸
۷	مصدق اردو -	۵	۱۷۸
۸	رباعیات اردو -	۴۲	۱۸۶

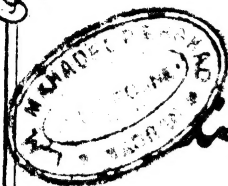
حصہ دوم

۹	دوہا ملی ہولی غزلیں -	۱۸	۱۹۲
۱۰	بچپن -	۵۴	۲۵۴

نمبر شمار	نم	تقدراو	صفحه
۱۱	هولی	۳۲	۲۱۹
۱۲	ٹھمری۔	۵۱	۲۳۱
۱۳	چوماسا	۶	۲۴۱
۱۴	باروماسا	۷	۲۴۴
۱۵	تسفرق راگ	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیردین	۱۲	۲۶۳
۱۸	دادرا	۴۵	۲۶۵
۱۹	دودا	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا	۳۱	۲۷۷
۲۱	کبیت	۳۸	۲۷۹
۲۲	سویا	۹۳	۲۸۶
۲۳	خط منہلوم بزبان بھاشا	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و نثر بزبان اُردو	۲	۳۰۸



گلدستہ حیات اللہ خان



معروف ہے

شعار و پسند

بسمین

پہلے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آئینہ گمانے والی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی و اشعار متفرق مستزاد خمس مسدس اور دوسرے ملی ہوئی غزلین بھجن ہوئی تھمری چوہا سا بارد ماسہ و آرد و باکبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

بسکو

مولوی حیات اللہ خان صاحب ساڈھوی تخلص بہ حفظ افسر مدرس شہور نزدیک و دور مدرسہ موضع بنا پور پر گنہ گنکر تھانہ کجھولی ضلع ہر دوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شنکر پرساد صاحب صبح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نول کشور مقام کھنویا

ماہ نومبر ۱۹۹۲ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خلاق عالم ارحم الراحمین وقت سرور کائنات رحمتہ للعالمین کے یہ خاکیاں
 جہانیاں ننگ ناموس بنی نوع انسان سرکشہ وادی یحیوانی من بلد کو سہ نادانی مبتلا بنے
 و محن کفش بردار رباب سخن اُمیدوار رحمت ایزد منان اختر العباد حفیظ اللہرخان ابن
 محمد باقر خان بقاہ اللہ علی دین البنی وحفظہ عن نبی الخفی والکلی اپنے شوقین دوستوں اور اصبا
 رنگین مزاجوں کی خدمت میں عرض پرواز ہو کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصبہ ساندھی ضلع ہردوی
 محلہ اوپنچا ٹیلہ لب دریائے گرہ کا ہوا رباب مقتضائے آب و دانہ کیم مارج ششہ اسے بہت
 افسردہ سی وارسر و مشہور نزدیکی و دور در سے موضع بناپور پر گنہ گار کا تعلق ہے بگھولی اسٹیشن ضلع
 ہردوی ملک اودھ میں مامور ہوا آیام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کہنے سننے کا کمال
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر ربوارق معانی نظم شوارق فیہرسانی منبع محبت و واد سر شپہ موت
 و اتھا دشتی شکر پر ساد صاحب صبح بلکڑی شاگرد رشید حضرت قدرا دام اللہ افضالہم سے
 کہ تقریباً پانچ چھ مہینے سے بعد ہ ہیڈ ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ بنکی بمشاہد
 یکمیس روپیہ مامواری ساندھی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اسلئے

اور انھیں کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدردانی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا تھا
شانہ انکو اپنے فضل و کرم سے یوں افاضت و درجات عالیہ پر ترقی بخشا رہے۔ غرض کہ میرے
شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن و رات چوگنا ہوتا گیا مسیون کلیات و دیوان جمع کیے
جائے ایک مجموعہ کبر الاشعار بھی جمعین کہ عمدہ عمدہ اور انواع اقسام کی غزلیات و قصائد و اشعار
متفرق ردیف و اردو دیوانہ سے شعرا و متقدمین و متاخرین سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں
تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگہری موسوم بہ نوین سنگرہ بجا شایع بھی تالیف کر کے مطبع
ناشی نو لکھنؤ صاحب میں چھپوائی جس میں کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے
کبت۔ ستویا۔ دوبا۔ سورٹھا۔ بھجن۔ ہولی۔ راگ۔ اور بہت سی احباب پسند بانیں
اس میں مندرج کی گئی ہیں جس کی تعریف دیکھنے پر منحصر ہو جن صاحبوں کو اس کے ملاحظہ کا شوق
ہو مالک مطبع اور اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کر لیں یا میسون میں کتب فروشوں کے
پاس تلاش کریں۔

خیر اب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امیدوار
ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھاکر مہربان سنگھ صاحب نمبر دار بنالپور کہ بڑے
صاحب شعور اور قدردان ہیں ان کے مکان پر میں اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگھ
وودوان سنگھ و گرجا سنگھ و زرخ سنگھ وغیرہم کاب ہر ایک بقدر ضرورت اردو ناگہری و
حساب پیمائش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں تاہم ٹیپے
ہوئے اسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت مخزن لطف و ممت
ٹھاکر نہت سنگھ برادر خود مہربان سنگھ نمبر دار ممدوح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک
اردو مجموعہ اشعار جمعین کہ نہایت عمدہ عمدہ خاکسار گانے والی عوام پسند اردو فارسی غزلین
ہوں تالیف کر کے طبع کرائیے تو خوب ہو اور اسی طرح ایک ہمارے ہوطن اور ہم کلاش شفیق
رام نراین تربیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں اسی وقت سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب تیار ہو جائے غرض کہ خداے جل شانہ نے ہمارے ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ نکل آیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کریں گے کیونکہ علاوہ غزلیات کے اس میں زبان ہندی کی بھی موزے اور عشق آمیز باتیں بہت لکھی گئی ہیں جسکی کیفیت فہرست ملاحظہ فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہے۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بعد و بھیا مہال سنگھ و دھرم سنگھ طلبہ بایں دفعہ سوم مدرسہ ہذا میں اسکو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اسکا نام گلدستہ تحفۃ اللہ خان مرحوم یہ اشعار و پسند رکھا ہے اس میں دو حصے ہیں حصہ اول میں اردو و فارسی غزلیں۔ اشعار متفرق اردو و فارسی مستزاد و منس۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ ہیں۔

اور حصہ دوم میں دوہا و کبت ملی ہوئی غزلیں۔ بجن۔ ہولی۔ چرمی۔ چوماسا۔ بارہ ماسہ واداس۔ دوہا۔ ستور۔ کبت۔ سوبیا۔ خط معلوم زبان بھاشا بنام معشوقہ وغیرہ ہیں۔

مجموعہ تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہو گا کہ جس میں کوئی بات کسی قسم کی فرو گذار نہیں کی گئی ہو اور خاص کر وہ وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنکو ہر شخص پسند کر سکتا ہو اور وہ بات ہی اور ہے کہ جو صاحب حسد کی نظر سے چھپا سکوں ملاحظہ کریں گے تو انکو کیونکر کوئی بات اس میں پسند پڑے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ اس قدر لیاقت ہی ہے مگر اور دن کی عیب مبنی و نکتہ چینی سے لوگوں کی نظروں میں بزم خود میان ٹھونکے بیٹھے ہیں۔ اگر محنت و کوشش کرے کوئی چیز بنائی تو ان نکتہ چینیوں کے باعث دل و دلی زیادہ بزمردہ ہو جاتا ہے۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طعز زبان پر لاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بات صحیح کیوں نہ ہو اسکو عیب ہی بتلاتے ہیں طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہیں۔

جن صاحبوں کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی دل ہی میں رکھیں میرے سامنے

لکھ کر جوابات مقبول نہ سینیں نام مقبول نہ بنیں مین اچھا یا بُرا جو کچھ ہوں سو بہن اور بیسی ہی میری تالیف ہو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو مغذ و رطین۔

صرت اُن صاحبوں کی شان مین یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہے جنکے وجود مرکب مین حصہ آتش حسد زیادہ ہو اور بخیر غیب کے کسی کی ذات مین وہ ہنر نہیں دیکھتے۔

نمود باللہ مین یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھ کو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کیسے گو جاسا نہ کہنا اور ہر دوستانہ نصیحت دوسری بات ہو ورنہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ انسان بچا کس مین ہو۔ خاص کر مجھ ایسا بچہ جان ذرہ بمقدار ہر ایک کا کفش بردار کہ تین تیرہ کسی مین نہیں ہو ایک بے حقیقت آدمی ہو اور ویسی ہی اسکی تالیف ہو۔

اخلاق کو کام فرمائیے دوستانہ عیب پوشی کا امیدوار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی ہوں۔ کچھ فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ اَلْاِنْسَانُ مُرْتَكِبٌ مِّنَ الْخَطَاِ وَالْاِثْمَانِ۔ پھر مین کب اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہو کہ اسکا غیب اسطرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں جان سکتا اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہیں وہ جب تک دس آدمیوں کے روبرو اسکی غلطی یا بھول نہ بتائیں تب تک انکی فضیلت اور غلیت ہی نہ نیچے یہ نہیں جانتے کہ ہمتو اور ونسکا عیب بتا کر خود ہمتو کیا بنے ہیں بلکہ صاحبان عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور کم یاقتی کے سارٹیفکٹ پر زیادہ تصدیق کرتے جاتے ہیں۔

ای میرے کرم فرما دو مستو میرے تصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھ کو جانکر اعتراضات معذور رکھنا۔ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل مین جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق انکو عطا فرمائے آمین۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَا الْقَصْرَ اَلْاَسْفَلِیْمَ وَالسَّلَامَ عَلٰی اٰہْلِ الرَّسَالَةِ وَالنَّبِیِّیْمِ۔
وَسُخِّطَ حَیْظُ الدِّخَانِ دَرَمِیْ سَہْ دَالِیْ سُرْمُضَعِ بِنَاوِرِ پَرِ کُنْہِ بَاغِیْ صُلَعِ ہَرِ دُوں کُلِّ مَلِکِ وَدَہِ الْمَرْقُومِ وَنُجْمِیْ



جبین

اُردو غزلین۔ اشعار متفرق اُردو۔ فارسی غزلیں۔ اشعار متفرق فارسی۔ مستزاد اُردو
خمیس۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز مندرج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُردو غزلیں

غزل۔

اُگلونہ جبکا اسم نے قال و قیل کا
کس وجہ سے نہ محور ہوں ہر شکیل کا
حامی عزیز سے ہر فردن تر و لیل کا
تخم شر سے جیسے گلستان خلیل کا
کم مایہ مشتری ہر متاع قلیل کا

سُنی غنیمت ہو وصف جمال اُس جمیل کا
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف
ہفت آسمان ہیں تجھ سے حصارِ پناہ خاک
جنت اوگا سے نار سے تیری بہارِ فصل
ہر ذرہ ہر عالم قدرت کا تابدار

حرص و طمع سے کیوں نہ شہیدی ہو بے نیاز

تکیہ ہمداس فقیر کو کیسے کفیل کا

غزل ۲

سردیوان لکھا ہر مین نے مطلع نعت احمد کا
ظہور حق کی حجت ہو جہان میں نور احمد کا
نہ تھا نام و نشان جن روزوں سے لوحِ زبر جہ کا
نہ بننا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا
کھلے گا حال امت کو ترے انعام بے حد کا
نانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مزدک کا
تیسرے ہوطوان اسی کاشِ تجکو تیرے مرقر کا
کبھی گرد و رملٹیوں میں کروں نظارہ گنبد کا
کسی صحرا میں دانکے طعمہ ہوں میں دام و روک کا
قفسِ حبسِ وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
طلوعِ روشنی جیسے نشانِ ہوشہ کی آمد کا
اوبستانِ ازل میں وہ معلمِ عقل کل کا تھا
گذر وحدت سے کثرت میں نہ تو تافاتِ مطلق کو
بٹینگے جس گھر طری عشرت کے سامان بزمِ ضیاء
ہوا تھجھ سانا ہو سکتا ہو میرا ہی ہی ایمان
ہوئی ہو بہت عالی مری معراج کی طالب
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملوں آنکھیں
مدنیہ کی زمین کے گرد لائقِ ہومر الا ش
تکتا ہو درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

خدا تھجھ چوم لیتا ہو شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدِ نام آتا ہو محمد کا

غزل ۳

کسی عاشق کو نہ کھنا تو خدا یا تنہا
یار نے جب مجھے خلوت میں بلایا تنہا
مجھے وحشت نے وہاں راتوں پھر آیا تنہا
حسبِ خواہش وہ مرے پاس کب آیا تنہا
ترے ہجران میں بھی اُسے مجھے پایا تنہا

ریخ و غم میں نے اٹھایا سو اٹھا یا تنہا
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا میں پیچود
خضر کا قافلہ ہوشِ جہان پر ہوا گم
وصل کی رات بھی کجنت جیسا سا تھو رہی
در گذر غم نکرے دشمن جان میرا تھا

گھر کو گور آپ کو مردہ میں شہید می سمجھا

یار بن بخت نے جس رات مسکایا تنہا	
غزل ۴	
تصویر عاشق بیتاب نے دلیں جہاں باندھا لب جو کس نے امی رشک پری ایسا سماں باندھا ہم کے پر چلیں گراستخوان پر میرے آبیٹھے جدا اک قصر ہو ہم غم کشوں کے عیش کرنے کا ابھی جو ہر کرونگا اپنا ورنہ سچ بتا جس کو بنا تھا نیچہ جراح رشک نیچہ مر حبان	لقاب اُس شریکین نے اپنے چہرے پر زہاں باندھا کہ تو نے دو ترانے گائے اور آب روان باندھا وہ مجھ کو تھکا کہ سر پر طائروں نے آشیان باندھا فلک نے جس کے آگے لا جو ردی سا بیان باندھا تری تیج نائے مشورہ کیا میری جان باندھا ترے زخمی کا جسم اُسے زخم خونچکان باندھا
شہیدی کثرت عصیان سے جگو خون آتا ہے سفر ہو دور کا اور دوش پر بار گراں باندھا	
غزل ۵	
جان اب تجھ سے ہو کیا بعید چھپا نادل کا نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چاہت نئے پیار لاکھ ڈھونڈھا کرے دشت کہیں ملتا ہو نرنگ ہاے سے اگلے سنگار کا سن سننے لگے گلہ	آپ سے مجھ کو مبارک ہو لگا نادل کا کیا قیامت ہوئے شخص پہ آنا دل کا اُنکی مٹھی میں ہواں روزوں ٹھکانا دل کا اُنکی بھرنا دم سرد اور دُکھانا دل کا
چاہ کے کچھ تومرے سے ہو شہیدی آگاہ کاش چندے اُسے بھائے جو ستا نادل کا	
غزل ۶	
ترے پر سے جھڑپ لگے شہر نہ رہا تو لب زار لب انھیں گو کہ بارہواں سال ہو چکے ہیں مقال میں کسی کی فسون گری کہ وہ رقص سا ہی جھڑپ	جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس کئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی

ترے غم سے کاہلیں بریدہ مہریت تنگو سے قتل پر مرا دل بربک صنا ہو خون کراٹوں تک مجھے کیا کروں تجھے دیکھا ہو جب کہ او پر ہی بخدا کسی کے نظارہ کی کولی کاروان جو نکلیا سو بخد قیس یہ بول اٹھا	نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہیں نہ ترس نہیں نہ ترس نہیں نہ ترس نہیں نہ ترس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس وہ بجا برس وہ بجا برس وہ بجا برس وہ بجا برس
---	--

تو شبیری ابرسیہ کہ وہ شراب پیتے ہوں جس جہ
وہیں جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین

غزل ۷

غضب ہو جس بت کا فریہ اپنا دم نکلتا ہو نہ رکھ آنکھوں پہ میری آئین لطف ایہ دم دکھا کر اپنی آرائش پر ہی مجھ کو نہ دھوکا دے سمجھ کر اجنبی جس میں دل کا راز کتا ہوں بنا دیتا ہو کوچہ فقر کا طرے کو بھی سیدھا	نیا تابوت اس کے کوچہ سے ہر دم نکلتا ہو کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہو کسی کے سادہ پن میں اور ہی عالم نکلتا ہو نخل ہوتا ہوں کیا کیا جب ترا محرم نکلتا ہو کھنی جب جنتری میں تار کا سبب تم نکلتا ہو
---	---

شبیری سے نہیں واقف ہیں ہم اتنے تو واقف ہیں
کہ کوئی راتوں کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہو

غزل ۸

مشام بلبل میں رشک گل کی ہنوز بھی نہیں گئی یہ عشق سرسہ کا فیسی کا شوق غمیکا فیہیسی کا بلاتے اس کی خبر ہو کہتے ہیں کہ کو مشوق کیا ہو شوق ضیاء سے جسکی جہان ہو روشن شمع نہان ہو زیر	ابھی وہ نام خدا پر غنیمت نہیں چھو بھی نہیں گئی ہو گمان ہو کر تلواری کا سور و بر بھی نہیں گئی ہو ہنوز کانون میں اس کی گئی گفتگو بھی نہیں گئی ہو حریم عزت کے تابروں شمال تو بھی نہیں گئی ہو
---	--

شبیری اتنی گمان پرستی تھے میں سب بھول بیٹھتی
ہوئی ہو جس دم سے تم کو مستی وہ تا گا بھی نہیں گئی ہو

غزل ۹

کسی نے اسکو سمجھایا تو ہوتا مرزہ رکھتا ہو زخیم خنجر عشق یخنل آہ ہوتا بی بی کاش جو کچھ ہوتا ہوتا تو نے تقدیر کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل	کوئی یان تک اُسے لایا تو ہوتا کبھی اُسے بواہوس کھایا تو ہوتا نہوتا گوشہ سایہ تو ہوتا وہاں تک مجھکو پہنچایا تو ہوتا ذرا تو دل میں شہ مایا تو ہوتا
--	--

دل اُسکی زلف میں اُچھا ہو کب سے
خلفہ اک روز سمجھایا تو ہوتا :

غزل ۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پُرن نکلا جب تو آیا کہ مرادم بت پر فن نکلا نام سے کام نہ لگتا نہیں بے جوہر اصل	دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا نکلا ارمان ولیکن پس مردن نکلا اتل عارض سے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا
---	--

خون عاشق کا ہو گلگونہ ترے عارض کو
قتل ہونے سے ہمارے ترا جو بن نکلا
ناتل سے عارض کے

غزل ۱۱

کہون کیا رنگ اُس گل کا ابا ابا ابا نک چٹڑے جو وہ کس کس مڑے دل کے زنجیر خدا جانے حلاوت کیا تھی آب تیغ قاتل میں مری صورت پرستی حق پرستی ہو کہون میں کیا	ہو ارنگین چمن سارا ابا ابا ابا ابا مر سے لیتا ہوں میں کیا کیا ابا ابا ابا ابا لب ہر زخم ہو گویا ابا ابا ابا ابا ابا کہ اس صورت میں ہو کیا کیا ابا ابا ابا ابا
--	--

ظفر عالم کہون میں کیا طبیعت کی روانی کا
کہ ہو اُڑا ہوا دریا ابا ابا ابا ابا ابا

غزل ۱۲

لگے ہو سیر گلش میں دل اور غنچہ دہن کسکا	ترے فرقت کے مارے گوروش کی چین کسکا
مری وحشت سے ہمسرہ ہو سکے دیوانہ پن کسکا	برنگ گل ہو سینہ چاک مثل پیرہن کسکا
مسافر خانہ دنیا میں جو آیا ہوا راہی	یہ منزل آمد و شد کی ہو اس میں ہو وطن کسکا
مہ نو غرق ہو خون شفق میں دیکھ جلتے سے	لب زخم جگر ہنستا ہو اب زیر کفن کسکا

غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد گھریاں تھے	شغال اب ہیں جہاں تیرے کبھی بستے نشیریان تھے
جہاں چیل ہو میدان سراسر ایک غارتخان	کبھی یان قصر و دیوان تھے چمن تھے اور شجر یان تھے
جہاں پھرتے بگولے ہیں اوڑاتے خاک صحرا میں	کبھی اوڑتی تھی دولت قصہ کرتے سیر یان تھے
جہاں ہیں سنگ ریزے تھے یہاں یا تو تکتے تو بے	جہاں کنکر پیسے ہیں اب کبھی سنے گہ یان تھے
جہاں سنسان اب جنگل ہو اور ہو شہر خاوشان	کبھی کیا کیا تھے ہنگامے یہاں و شور و سراپان تھے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو
کہ کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتر یان تھے

غزل ۱۴

مجھے تیغ نظر سے قتل کر تو سوچتا کیا ہو	لنگاہ ناز سے تیرمی زیادہ خونہا کیا ہو
ہماری زندگی اور مرگ وصل اور مجر ہو تیرا	نہیں معلوم جینا کس کو کہتے ہیں قضا کیا ہو
ٹمک جب تک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جا	کہ لذت عشق میں کیا ہو محنت کا مزا کیا ہو

ترمی آنکھوں سے جاری آج آنسوؤں کا دریا ہو
بتا دے صاف مجھ کو اے ظفر یہ ماجرا کیا ہو

غزل ۱۵

نشانہ بعد مرؤں بھی رہا میں تیغ قاتل کا	بنایا کرتے ہیں ناوک فلن تو دہری گل کا
--	---------------------------------------

نظر سے میری گریہاں اٹھی ہو گئی آنکھیں نکل جائیں تڑپ کر ٹھیلیاں دستِ خنائی کی فقیری میں بھی اے دل آسان پر ہر داغ اپنا	تصدق کے لیے کچھ اوٹوں روغنِ آنکھ کے تل کا لو بھر جاسے اوتارل اگر مجھ نیم بسمل کا گدائی میں کر دن لیکر کے کا سہ ماہ کامل کا
--	--

فقیری میں وزیرِ آب آکے پر یان پائون پڑتی ہیں یہ نقشِ پوریا اپنے لیے ہر نقشِ ع ل کا	
---	--

غزل ۱۶

نہ بوسہ دنیا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی جو تم ہنسنے میں ہو مٹاؤں ہم نے یوں کالی ہز بچھا کر دام کیسو مرغ پہ وہ صیاد یوں بولا صریحی قنقہ بھرتی ہی مینا مسکراتا ہی	تجھے تو اسے بت کا فر فقط ترسنا آتا ہی تھین بھل گرا نا ہکو منہ برسنا آتا ہی یہ پھنسا دہ ہر جسمین مرغ دل بے دانا آتا ہی ہمارا یا جسم جانبِ میخانہ آتا ہی
--	---

بسم کی جگہ اُس کا فرید کیش کو اسے رند خف ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہی	
---	--

غزل ۱۷

عجبی کو جو یانِ جلوہ فرمانہ دیکھا مرا غنچہ دل ہی وہ دل گرفت یگانہ ہی تو آہ بیگانہ ملی میں اؤیت مصیبتِ ملامتِ بلا میں حجابِ رخِ یار تھے آپ ہی ہسم	برا بر ہر دنیا کو دیکھا نہ دیکھا کہ جب کو کسی نے کبھی وانہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں پہنے کیا کیا نہ دیکھا کھلی آنکھ جب کوئی پروانہ دیکھا
--	--

شب و روز اسے ور و در پر ہوں اُسکے کسی نے جسیرِ یان نہ سمجھا نہ دیکھا	
---	--

غزل ۱۸

خوشاد باغ جسے تازہ رکھے بوتیری سنا ہو جا ہو قریب رگ گلو تیری نکل چلی ہو بہت پیرہن سے بوتیری چراغ ہاتھ میں ہو اور جستجو تیری کسی میں خو ہو ہماری کسی میں غو تیری خدا گواہ ہو شہر ہو آرزو تیری	خوشا وہ دل کہ ہو حسین دل میں آرزو تیری یقین ہو انگلی جان آ کے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیسویہ کیوسف سے شب فراق میں اے روز وصل تا دم صبح جو ابرگر یہ کنان ہو تو برق خندہ زبان شب فراق میں اکدم سنیں قرار آیا
---	--

زمانہ میں کوئی تجھ سنین ہو سیف زبان
رہی ہو مس کہ میں آتش آبرو تیری

غزل ۱۹

جو ٹھکی پھر کس کی قسم کھائیے گا اوہ مراے دست جنون آئیے گا پھر اکیلے بھی تو گھبرائیے گا ابھی پہلو سے نہ اٹھ جائیے گا کچھ لب گور سے فرمائیے گا آنکھ کے پردے میں چھپ جائیے گا	سر مرا کاٹ کے پھٹائیے گا کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہو تم جو کہتے ہو تو جاتا ہوں میں تھام لون دل کو ذرا ہاتھوں سے کہیے یا ران عدم کیا گزری مردم چشم سے گرائے حجاب
---	---

ہم بھی آٹھ ٹکٹوں کے مسجد میں وزیر
خشت خسم لیکے جو نہو آئیے گا

غزل ۲۰

دکھلاے خدا چاند سار خسار کسی کا یارب نہ جدا یا سے ہو یا کسی کا اچھا سنین ہونے کا یہ بیمار کسی کا	دل رات سے ہو طالب دیدار کسی کا بیتاب ہوں میں دل ہو گرفتار کسی کا دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ سیسا
--	---

پھر جوش میں ہر دم کی طرح سے دل بہوش	دیوانہ ہوں میں عاشق سرشار کسی کا
تنگ نگہ ناز نہ کھینچ کر وہ ہر دم	عاشق ہوں میں ہوں گنگہ نگار کسی کا
کیوں شمع کے مانند ہنر دل ہو جلاتے	
دیکھ آتے ہو کیا چہرہ گلنار کسی کا	

غزل ۲۱

ترے عشق میں اویستہ ماہ لقا مجھے کچھ بھی خیال خدا نہ رہا
 مرے حق میں تو جب سے کہ دیر ہو کوئی اور مقام دعا نہ رہا
 تری شکل ہو آنکھوں میں آٹھوں پہ ترا حسن و جمال پیش نظر
 میں جدا بھی ہوا کبھی تجھے اگر تو خیال سے تیرے جدا نہ رہا
 مرے دیدہ ترین وہ نور نہیں دل خستہ کو میل نہ رہا
 غم ہجر سے جان پہ آن بنی کرو لطف کہ وقت جفا نہ رہا
 نہ خیال وجود نہ فکر عدم نہ مال غنایں نہ بچ و ستم
 نہ پری سے غرض جو نہ نور کا غم مرے دلین کچھ کئے سوا نہ رہا
 مجھے یار نے جب سے عزیز کیا مرے دل کو لیا غم عشق دیا
 کیا ایک نگاہ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو گلزار نہ رہا

غزل ۲۲

کسی نے راز مخفی کو نہیں ہو آپ سے کھولا	نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن	وہی ہو طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلہ
وہی قطرہ وہی دریا وہی قلمزم وہی کوفہ	وہی ہو باد اور آتش وہی پانی وہی کولا
وہی میخوار مستانہ وہی ہشیار دیوانہ	احد ہو اور وہی احمد وہی ہو مرقی امولا
وہی جز ہو وہی کل ہو وہی خورشید اور ذرۂ	

بیمجہ میں رکھی یہی خواہم نہ بن ناوان اور بھولا	
--	--

غزل ۲۳

<p>کمان سے ہم کمان پکڑے ہوئے بیگار میں آئے ادب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے سر تسلیم خم ہو جو مزاج یار میں آئے قیامت ہو کہ دو آنسو نہ چشم یار میں آئے یہاں مجمع سنایاں بھی تلاش یار میں آئے بہیں بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار میں آئے قیامت ہو اگر میل ابرو و خمدار میں آئے</p>	<p>عدم سے جانب ہستی تلاش یار میں آئے یقین ہو کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یار میں آئے اگر بخشے رہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا مری تربت پہ سب روئے نہ رویا پر وہ نگین ل نہ پوچھو اہل محشر ہنسے دیوانوں کی بیتابی عدم کے جانے والو بزم جانان تک جو پہنچو تو تم نہ مانگو بوسے مولنس بگاڑے منہ وہ میٹھے این</p>
--	--

غزل ۲۴

<p>جیسی اب ہر تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی بقیہ راری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی اب تب تھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی</p>	<p>بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی لیکیا چھین کے اب کون ترا صبر و قرار تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو عکس رخسار نے کسکے ہو تجھے چمکایا</p>
--	---

کیا سبب تو جو بگڑتا ہر طرف سے ہر بار	خوتری حور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
--------------------------------------	-------------------------------------

غزل ۲۵

<p>زخم کی صورت ہو خون آنکھوں کی جاری اندون دم پڑائے پھرتی ہو باد بہاری اندون کیا ہی صورت ہو گئی ہو بیاری بیاری اندون شکل پہیانی نہیں جاتی ہماری اندون</p>	<p>عشق کا خنجر لگا ہو دل پہ کاری اندون باغ میں جاتی ہو اُس گل کی سواری اندون بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہضم عشق کے آزار نے لاغر کیا ہو اسقدر</p>
---	--

قتل کرتا ہے عسرت آلودہ ابرو خلق کو | کیا تری تلوار پر ہی آبداری اندرون

ٹھنڈھی سانسین بھرتے ہو ہر دم امانت کیلئے
جان جاتی ہو کہو کس پر تمھاری اندرون

غزل ۲۶

سنا ہو آنکھوں منظورِ نظر تیغ آزمائی ہو | یہاں شوقِ شہادت نے مری گردن جھکانی ہو
لو بہتا ہو آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں | دل ناواں ہے میرے کیا تری تلوار کمانی ہو
ارے او بیوفا جب سے طبیعت تجھی آئی ہو | بجائے روحِ قالب میں تری لذتِ سماںی ہو
میرم قد جو آتے ہیں تو کہتے ہیں خدا بخشنے | ہمارے عشق میں اسنے بڑی آفت اٹھائی ہو

کیا گورِ غریبان پر وہ جسمِ فتنہ محشر
جہان میں غل ہوا اٹھو قیامت سر پہ آئی ہو

غزل ۲۷

باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی | تنکے چنوائے لگی ہم کو جدائی آپ کی
خود گلا کاٹوں مجھے خنجرِ عنایت کیجیے | دیکھیے دکھ جاگی نازک کلائی آپ کی
آپ کی جانے بلا کیونکر کئی فرقت کی رات | دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی
آپ کی باتوں کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال | جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی

جان دید و پاپس دیوار سر پہ گور نکس
اُسکے کوٹھے تک نمودیگی رسائی آپ کی

غزل ۲۸

مجھ کو فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی | کاش عیسیٰ کے عوض موت ہی آئی ہوتی
اگر نوشع تو معدوم ہیں پروانے بھی | تو نہ تو تلوں میں کب یہ حنائی ہوتی
غیر سے کرتے ہوا برو کے اشارے ہوں | کبھی تلوار تو بچھر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کیا | لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

دھولی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ
سر نوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوئی

غزل ۲۹

میں اپنا چاک گریبان سیاسیانہ سیا
مریض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال مرا
علاج عشق طیب ہو کیا نہ کیا
اب ایک پہلو میں دل ہو دیا دیا نہ دیا
نہیں جہان میں کم ہیں حسین شیریں لب
مٹھارے ہو ٹھون کا بوسہ لیا لیا نہ لیا

سوائے لخت جگر اور گیا غذا ہو نیاز
لو کا کھونٹ ہو اسپا پیا پیا نہ پیا

غزل ۳۰

لکھنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کو سے قائل سے
تسے کو بچے میں اسے قائل نہ آتا میں آتا میں
لیکن کیا کروں مجبور ہوں بیتابی دل سے
جہان میں قدر گل کی ہو فقط عشق عناد سے
سنا ہو دم نکلتا ہو بہت عاشق کا مشکل سے
رہا کرتی ہوں باتیں رات کو دو دو پہر دل سے
آہی دیکھیے کس دن وہ سو دیں گے پہلو میں
بہا دو انکو بالیں سے نہیں وہ خون کھائیں گے

تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہو ضعف امر نعمت
کہان کر دے بد لٹا سانس بھی لیتا ہوں مشکل سے

غزل ۳۱

خفا ہو کیوں میرے یوسف لقا سنو تو سہی
ابھی کرو نہ مجھے تیغ ناز سے گھاگل
ہوئی ہو مجھے بھلا گیا خطا سنو تو سہی
اگرچہ ہوں میں ہمہ تن ذرا سنو تو سہی

ہمیشہ کرتے ہو جو رستم نے ایجاد	یہی ہو ناز و ادا کیا بھلا سُنو تو سی
بٹھانا غیر دن کو پاس اور مجھے رہنا دے	یہی ہو شیوہ مہر و وفا سُنو تو سی
ٹھہر کے دو گھڑی امی جان جان خدا کے لیے	تھارے ہجر میں جو کچھ ہوا سُنو تو سی

نجاؤ دشت جنون کو مہر کہا مانو
تھیں سے کتنا ہوں مشفق ذرا سُنو تو سی

غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چہ رسو ہو	لطف جس طرف کیجیے تو ہی تو ہو
گلستان میں جا کے ہر اک گل کو دیکھا	نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہو
نہوگا کوئی مجھ کو تصور	جسے دیکھت ہوں سمجھتا ہوں تو ہو
نہیں ہو سوا تیرے کچھ مطلب دل	تمنا تری ہو تری آرزو ہو
چمن میں جو دیکھا تو چرچہ ہوتا	اب برگ گل پر تری گفتگو ہو
نہو وصل تو رات دن ہو برابر	سمجھ کی نہ کچھ شام کی آرزو ہو

نہیں چاک دامن کوئی مجھ گویا
نہ نجیہ کی خواہش نہ فکر رفو ہو

غزل ۳۳

تیری ایک ترچھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ اٹھایا	جو کرم پیش نظر نہ تھا تے ایک پل میں دکھایا
تیری ہر ادبہ فدا ہوں تیرے ہی ہر ادبہ فدا ہوں	یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درویشا
مجھے اپنے دل پر نظر نہ تھی کہیں اس صدا کی خبر نہ تھی	جبرائیل سے برکم جو سنا نہ تھا وہ سنا دیا
تیری شکل آنکھوں میں بس ہی نہ ہوا رہی ہو رہی	وہ جو نقش خواب و خیال تھا میرے دل سے تو نہ دیا

تو ہی تو ہو میری نگاہ میں تو ہی مہر میں تو ہی ماہ میں
یہ اثر ہو تیرے ہی نگاہ میں جو عزیز کر کے سجا دیا

غزل ۳۴	
<p>نگین ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی خط تو لکھ کر مہ تابان کبھی کبھی کچھ سوچ کر کہنے لگا ہاں کبھی کبھی ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی</p>	<p>آیا کرو دھر بھی مری جان کبھی کبھی آنے سے یان کے آپ کو انکار ہو اگر پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی بہر و پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں</p>
<p>وقت سے تیری دل کو ہمارے نہیں قرار پوچھا کرو تو حال پر نشان کبھی کبھی</p>	
غزل ۳۵	
<p>اسے صنم پر ترے ملنے کی تجھے اس نہیں یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں مختسب کیا ہو خدا کا بھی ہیں یاس نہیں ما جرایہ بھی گم از قصہ قمر یاس نہیں</p>	<p>کبھی تجاے خدا اسکی تجھے یاس نہیں اُس کہتے ہیں جبے اس نہیں یاس نہیں بارہا میٹھ کے کعبہ میں ہمالی ہو شراب خط وہ لکھتا ہو مجھے کھنکھنے نہیں دیتے قیام</p>
<p>قابل قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت دور رہ اُن سے دلاجن کو ترا پاس نہیں</p>	
غزل ۳۶	
<p>اک شرر جاے جو پھر میں تو پھر جل جاے کیا عجب ہو جو رہ جسم سے تبھر جل جاے شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جاے کیا تعجب ہو جو یہ چرخ شکر جل جاے</p>	<p>آتش عشق وہ ہو جسم میں سمندر جل جاے تن بدن پھونک دیا ہو تپ فرقت نے فرا دوست کہتے ہیں اُسے ساتھ جو آفت میں آہ کے شعلہ سے میرے تری فرقت میں غم</p>
<p>جہرہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا دیکھے اُس سے جو تشبیہ منور جل جاے</p>	

غزل ۳۷

چشم جانان اور ہر چشم غزالان اور ہر	وضع انسان اور ہر ترکیب حیوان اور ہر
گر کتن اس پٹے اس جگر ہو چاک چاک	ماہ تابان اور ہر رخسار تابان اور ہر
سیر مقل مت سمجھ گلگشت اسے نازک مزاج	باغ و بہتان اور ہر گنج شیدان اور ہر
ایک یوسف دان گراختایان گرے ملک خلق	چاہ کنگان اور ہر چاہ زخم دالان اور ہر
برق اسپر منہنی ہو روتا ہو اسپر اک جہان	ابر باران اور ہر یہ چشم گریان اور ہر
خاک جنت میں لے کا بعد مردن دل مرا	ناز غلمان اور ہر انداز انسان اور ہر
آسمین ہو داغ فراق امر صبح آسمین آفتاب	یہ گریبان اور ہر تیرا گریبان اور ہر
دل ہے کاوش اسے تلوار ہے اسکو خلش	خار و زنگان اور ہر خار و مغیلان اور ہر
جانور اسپر ہر عاشق اسپہ عاشق آدمی	سر و بہتان اور ہر سر و خردمان اور ہر
ہوتے ہیں خون اس کے دیکھے سے تو اسکی ضربے	چشم گریان اور ہر شمشیر غریبان اور ہر
گرچہ دونوں خاک پر غلطان ہیں لیکن فرق ہے	سببستان اور ہر دین پریشان اور ہر
اترا شیدہ ہو وہ اور یہ ہر سانچے میں موصلا	شاخ مرجان اور ہر دست حسینان اور ہر
باعث ایمان ہو وہ غارت گرا یمان ہو یہ	نظم قرآن اور ہر رخسار جانان اور ہر

فسق ہو شاہ و گدایں قول شاعر ہو یہی

شیر قالین او ہو شیر نیستان اور ہر

غزل ۳۸

دور سے آئے تھے ساتی سکے میخانہ کو ہم	بس ترستے ہی چلے افسوس پیانے کو ہم
کیوں بنیں لیتا ہماری تو خبراے بے خبر	کیا ترے عاشق ہوئے تھے درد و غم کھانے کو ہم
ہم کو بھینسا تھا نفس میں کیا گلہ صبا دے	بست تھے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم
طاق ابرو میں صنم کے کیا خدائی رہ گئی	ابو بھینکے اسی کا فر کے تجھانے کو ہم

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہو دل
کیا ہوئی تقصیر ہے تو تباہ اسے نظیر
اب کہاں لہجہ کے بیچیں ایسے دیوانے کو ہم
تاکہ شادی مرگ سمجھیں ایسے مرجائے کو ہم

غزل ۱۸

کیا کہاں اب رونے اک تیر نظر امارا
کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جھل میں شکار
جسکے لگتے ہی جگہ ہو گیا پاپا مارا
رات تنہائی میں آیا ہفت تصویر تیرا
مخ دل تو نے جو میسا د ہمارا مارا
ہم نے پھینکی تھی کلی اُسکی طر ن لالہ کی
ذکر تیرا ہی کیسا آہ کا نوا مارا
عشق بازی کی جو نہیں بنے بچھالی چور
اُسے شوخی سے ہمیں پھول ہزار مارا
پانسا کرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا
غیر کیا چیز ہو محفل سے اُٹھا دون بل میں
کیا بھدا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا
ہمچ دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا
آپ کو روزِ یس کیلئے دارا مارا

غزل ۱۹

نہیں تاب کہ دیکھوں جمال صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
تجھے مَن کی جلوہ گری کی قسم تجھے عشق کی پردہ دری کی قسم
ترے عاشق زار ہزار بیان تجھے دیکھنے آتی ہو خلقِ بسان
کوئی دیکھا ہو مجھسا بھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ دری کی قسم
ہنوقا صدیا تو چین بچیں ابھی اپنا خیال ہو اور کہیں
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں مجھے عالمِ نیسری کی قسم
شبِ وصل کی ہو گئی صبح عیان کہ تڑپنے لگا دل سوختہ جان
مرے دیدہ تر ہوئے شعلہ فشان مجھے اس شفقِ سحر کی قسم
نہ کہ اتنا ذکی تو جگر کو لو کہ نہ شوق سخن ہو نہ ذوق سبزو
ترے شعر سے آتی ہو خون کی بو تجھے تیری ہی بگڑی کی قسم

غزل ۴۲

عشق میں آکر ترے از بسکہ غم کھاتے ہیں ہم کیون خفا رہتا ہوں مجھے کیا خطا مجھے ہوئی	دل لگا کر تجھے پیارے اتو پچھتاتے ہیں ہم سج بتا کیا ماجرا ہوا تو گھبراتے ہیں ہم
چھوڑ کر دونوں جان کو مثل مجنون ہوئے ساغر دل کوئے وحدت سے تو نے بھر دیا	اب گدا ہیں تیرے در کے تیرے کھلتے ہیں ہم چاہو بولویا نہ بولوا تو چلاتے ہیں ہم
عرض خادم کی ہی ہوا سکو سننا ہر فرد حضرت شاہ صفی تیرے ہی کھلتے ہیں ہم	

غزل ۴۳

تجھیں کو دل میں بسا چکے ہیں نشان اپنا سا چکے ہیں
مرا محبت کا پا چکے ہیں تمہارے غمڑے اٹھا چکے ہیں
کین ہو یل کین ہو مجنون کین ہو عاشق کین ہو شوق
یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ میں سما چکے ہیں
کین ہو یوسف کین زلیخا کین ہو شیرین کین ہو فرہاد
اسی طرح سے ہر ایک رنگ میں تماشا اپنا دکھا چکے ہیں
کین رشد ہیں کین ہیں ارشاد کین ہیں مرشد کین ہیں ہادی
یہ جتنی لفظیں ہیں سب ہیں فرضی پتا تو اسکا بتا چکے ہیں
کین ہیں خادم کین صفی ہیں کین ہیں مینا کین ہیں سانگ
اسی سب سے ہیں سب سے ملتے صنم ہوا اپنا سوچا چکے ہیں

غزل ۴۴

عشق یہ شے ہوا سے ہر شے میں پوجا چاہیے ہم تو سمجھے ہیں اسی کو ہر یہ سب ائمہ کا نو	اور خدا یا ر داسی میں اسکو بوجھا چاہیے کل شے میں ہر ہی بس اسکو سوچھا چاہیے
ہو گیا ثابت قلوب المؤمنین عرش خدا	ہر یہ کعبہ اور قبلہ اسکو دیکھا چاہیے

ہم تو خادم ہیں صفی کے عشق ہو اپنا مقام	ہم کئے ہم کلمۃ الحق رمز میں توحید کے
ہم تو ظاہر ہی یہ باطن اسکو سمجھا چاہیے	حل ہوا مقصد مرا مطلب کو بوجھا چاہیے

غزل ۲۴۵

صنم کو کرین ہم نہان کیسے کیسے	گذرتے ہیں ہم پر گمان کیسے کیسے
کبھی بوسے یوسف کی آتی ہر ہم ہیں	میں اٹھ کے پاتے نشان کیسے کیسے
صنم کو سمجھتے ہیں ہر اک جگہ پر	حرم دیر میں ایک سان کیسے کیسے
صفت اپنے مرشد کی کیا کیا کروں میں	دکھائے ہیں ہکو جہان کیسے کیسے
غزل اب یہ خادم نے ایسی کہی ہو	صفی جب ہوے مہربان کیسے کیسے

غزل ۲۴۶

ز حالِ عاشق مشو تو غافل و مراے نینان بناے بتیان
 کہ تاب ہجران دارم ایجان لیا نہ کہوں لگاے چھتیاں
 چو شمع سوزان چو ذرہ حیران ہمیشہ گریاں عشق آن مر
 نہ نیند نینان نہ اٹک سینا پآؤ دین نہ بھیجیں بتیان
 شبان ہجران دراز چون زلف و روز و صلاش چو عمر کوتہ
 سکھی پایا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں
 یکایک از دل دو چشم جلاؤ بعد فریم بہ برد نشکین
 کسے پڑی ہو جو جا سناوے ہمارے پی کو ہماری بتیان
 بچ روز وصال محشر کہ داد مارا فریب خسرو
 برہ میں بیا کل تلپہ رہا ہوں کہ آپ آؤ کہ بھیجو پتیاں

غزل ۲۴۷

جد کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو	یہ داغ وہ ہو کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
-------------------------------	--------------------------------------

یہی تھی دل میں تمنا ہمارے اسے پیارے جدا ہو جاؤ کرے اُس صنم کے کوچے سے علاج کیا کروں حکمتا پ جدا آئی ہو نظیر اپنا تو مشوق خوبصورت ہو	رہوں میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سوائے وصل کے اسکا کوئی طیب نہو جو حُسنِ اُمین ہو ایسا کوئی حبیب نہو
--	---

غزل ۴۸

جلایا آچا پہنے ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کج تنہائی میں ہم مونس سمجھے ہیں ترے اندام درو کو قد و زلف و خط سے ہر نکت جگہ کن کن کو دونوں میں ترہا تھوڑا سا قاتل تسے دندان و لب نے کر دیا بقدر عالم میں لڑا کر آنکھ اُس سے پہنے دشمن کر لیا اپنا نہو جب تو ہی اس ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا اسے ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو بیتیابی کو حرمان کو سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو کناری کو چھری کو بانگ کو خنجر کو پیکان کو گھر کو محل کو قوت کو ہیرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مرزاگان کو ہوا کو ابرو کو گل کو چمن کو معن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پرسی کو چور و فلان کو
--	---

غزل ۴۹

تو دستانی ہیں سب کچا ابا ابا ابا ابا ابا ابا ہم ساری تیرا انا پھر لگے زنجیر دیوانے نہ دیکھا تھا جن آنکھوں نے کبھی اک لشک کا نظار مرے گھر اس جہان میں ساقی و مطربا گرتے کیا سید اسے عاشق کو تو نے قتل ای ظالم	عجب عالم ہو سنی کا ابا ابا ابا ابا ابا ابا ہو اشور جنوں برپا ابا ابا ابا ابا ابا ابا روان ہو اُنسے اب وریا ابا ابا ابا ابا ابا ابا تو کیسی میکشی کرتا ابا ابا ابا ابا ابا ابا کوئی کرتا ہر کام ایسا ابا ابا ابا ابا ابا ابا
--	---

غزل ۵۰

تیری الفت میں ہو جان کے خواہاں کہتے	لشہ خون میں مرے گبر و مسلمان کہتے
-------------------------------------	-----------------------------------

ایک امید بھی تجھے نہ بر آئی میری نہیں ملتا ترے ناتے کا پتا اویسیل جنے دکھی تری تصویر کس صل علی ایک تھا آئینہ وہ جسکے ہیں حیران کتنے اٹھ کے صحرا سے چلا شہر کی جانب جہین مصطفیٰ رو میں کھینچی جاتی ہو اسکی تصویر کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ عاقل	رنگے دل میں مرے حسرت داربان کتنے چھان مارے ترے مجنون نے میاں کتنے پڑھتے صلوات ہیں آکے مسلمان کتنے پھرتے ہیں زلف پریشان کپڑاں کتنے پٹے دامن سے مرے خار مغیلان کتنے ایک قرآن سے لکھے جاتے ہیں قرآن کتنے یوں تو ہیں کہنے کو دنیا میں سخن ان کتنے
--	---

غزل ۵۱

جسے عشق کا تیر کاری لگے نہو دے اُسے جگ میں ہر گو قرار نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک ہر ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے	اُسے زندگی جگ میں بھاری لگے جسے یار جانی سے یاری لگے جسے عشق کی بغیر اری لگے پیارے تری بات پیاری لگے رقیبوں کے دل میں کٹاری لگے
--	---

غزل ۵۲

خیر تیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی شہ بیخود می طعنا کیا مجھے اب لباس برہنگی چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چن سرو کا گل گیا نظر قافل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کیا وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس کھنکھن	نہ تو تو رہا نہ تو میں رہا جو رہی سو بھری رہی نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی بدود رہی مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کین نہری رہی کہ شراب صد قہق آرزو غم دین تھی سو بھری رہی کہ کتا بے عقل کی طاق چن دھری تھی دین دھری رہی
--	---

غزل ۵۳

ہم صغیران چن ہم سے چن چھوٹے ہو ہاے اے شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہو	
---	--

غزۂ شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا قید سے دام محبت کے تمھارے آج جان اب ملک تیرے شہیدوں کے بن ہر موسے شب ہجران کی مصیبت کو لکھوں کیا قدرت	جیسے عیاد کے ہاتھوں ہر چھوٹے ہو کب ملک دیکھیے آوارہ وطن چھوٹے ہو لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہو تن سے ہو جان جدا جان سے تن چھوٹے ہو
--	---

غزل ۵۴

آنکھ کیوں تو نے بھلا مجھے ملائی پیارے دوستی میرے ترے یارِ نجات دے اللہ خانہ دل میں رہے بھڑکے گی آبِ آتش عشق میں سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل نکھوں آنکھوں کو ملا کر تجھے ہفت اقلیم کی شاہی بنین خوش آتی ہو چین و آرامِ بنین عقل گئی ہوش گیب	بچھ گئی تھی سو پھر اب آگ لگائی پیارے گرچہ بدنامی زمانے میں اٹھائی پیارے مشکل تو نے جو بنین اپنی دکھائی پیارے سانے اپنے اگر ہووے فدائی پیارے لکھو خوش آتی ہو اب تیری جدائی پیارے خوشما ہو تیرے کوچے کی گدائی پیارے دل کو عاشق کے نظر جب سے لگائی پیارے
--	---

غزل ۵۵

کھینکے شکوہ دن کے جبکہ دفترِ ادا ہر ہمارے اُدھر تمھارے
تو کیا کیا گزری گی آہ دل پر ادا ہر ہمارے اُدھر تمھارے
لڑو نہ مجھے اسی میرے دلبر یہ بات جانے دو مانو کنسا
بنین تو مذکور ہو گئے گھر گھر ادا ہر ہمارے اُدھر تمھارے
ہمارے دل میں ہو داغ حسرت تمھارے منہ پر ہو داغِ چپک
یہ دونوں پکینکے مثلِ اختر ادا ہر ہمارے اُدھر تمھارے
تعمین اب اپنی قسم ہو پیارے ہو تو ایسا ملو کہ جبین
غم جہائی نہ آئے دل پر ادا ہر ہمارے اُدھر تمھارے

ملون میں کیونکر ہوا ہوں حیران اگرچہ دونوں طرف ہی خواہش
 پھرے میں جاسوس یاں تو گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھیکا تھے خفا میں
 وہ ہو گا منصف بروزِ مشرادھر ہمارے اُدھر تمہارے
 شراب ہو یہ سمجھ کے پینا خراب کتنا ہو اس کو عالم
 کہیں نشہ میں کھلیں نہ جو ہر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے

غزل ۵۶

کسکو دکھلاؤں آبلے دل کے اسکی نیرنگی پر فدا ہوں میں زلفِ ناگن نے آپ کی صاحب ہوا تجھ بن یہ باغ کا احوال اس خطا اپنی کی کریں تو بہ	زخمِ تازے ہوئے ہیں چل چل کے گل بنائے ہیں جنے اس گل کے دل لیا ہو ہمارا ہل ہل کے پھول کھلا گئے ہیں کھل کھل کے رنج کھینچے ہیں تھے لہلہ کے
---	--

غزل ۵۷

پھر بہار آئی جن میں زخمِ دل آئے ہوئے کس طرح چھوڑوں یکا یک تیری زلفوں کا خیال وہ کیا تاثیر ہو رخسارِ آتشِ ناک کی جب شبِ تاریک میں ہم کوے جانان کو چلے وہ پر ہی پیکر کہا کرتا ہو اکثرِ فخر سے	پھر سے داغِ جگر آتش کے پر کا لے ہوئے ایک مدت سے یہ کا لے ناگ میں پائے ہوئے شعلہ جوالہ تیرے کان کے با لے ہوئے آگے آگے جاے شعلہ آتشیں نہ لے ہوئے اب تو ناسمج بھی ہمارے چاہنے والے ہوئے
---	--

غزل ۵۸

اندولن جو رش جنون ہو ترے دیوانے کو بنے کرتا ہو مجھے یار کے گھر جانے کو	لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو نا صحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو
---	--

<p>روز گھاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو لاش عاشق کی لیے جاتے ہیں فنا کے یہ غذا ملتی ہر جانان ترے دیوانے کو توڑ ڈالو لنگا ترے شیشہ دہانے کو منتظر جان ہوا ب تن سے نکل جانے کو آتا ہی بیک اجل اب اُسے لجانے کو مٹھ سے اکدم تو لگا دے مرے پرانے کو</p>	<p>پاس وعدے کا بھی اسیار نہ آئی تھکو شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی استقدر ظلم کیا مر گیا شیدا تیرا خون دل پیئے کو اور بخت جگر کھانے کو ساقیا مجھے نہ کرنا کبھی پیمان شکنی خون دل ہو کے بھاٹکوں سے میرے دیلا کچھ بھی ہو عاشق سیدل کی تجھے اپنے خبر دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساقی ناظر</p>
--	--

غزل ۵۹

<p>لیکن وہ ہے آگہ مجھ اے چلے گئے دو ہاتھ نیچے کے لگائے چلے گئے ہم بھی کفن سے مٹھ کو چھپائے چلے گئے تربت پہ صرف پھول چڑھائے چلے گئے آج پھر بغیر بلائے چلے گئے آنسو مثال ابر بہائے چلے گئے بیگانہ دار بزم میں آئے چلے گئے آنکھیں چرم کے اپنے پرانے چلے گئے</p>	<p>ہم اپنا حال اُنکو دکھائے چلے گئے دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تھے سیر کوٹھے پہ وہ تو چھپ گئے تابوت دیکھ کر اتو اُٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی آئے تھے اُس سے لکے نہ آئینے اب کبھی ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم برخاستہ دیون سے بنین دل لگی ضرور اسی رنید وقت بد میں کسی نے دیا نہ</p>
--	---

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی مستی ملا چکے ہیں
سزا محبت کی پاسکے ہیں غضب کے صدمے اُٹھا چکے ہیں
اکو یہ حوروں سے جائیں باہر جو لیکے آئی ہیں جام کوثر

بنیں ہوں پیاسا کہ آبِ خیر ابھی وہ مجھ کو پلا سکے ہیں
 کسی نے اُسکا پتہ نہ پایا گیا جو کوئی سو بھرنے آیا
 کوئی کچھ اُسکی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جہاں چکے ہیں
 پس کے او لباس زرین کیا ہو سامان بہر تزیین
 کہ کمرے کمرے میں جاے قایلین ہم اپنی آنکھیں کھل چکے ہیں
 فلک کو کب ہو یہ دستِ قدرتِ زمین کو کب ہو یہ تابِ طاقت
 ہمیں اُٹھائے نگہ بار اُلفت کہ بار تیرے اُٹھ چکے ہیں
 جس اب خرابی ہو ملک دل کی سنیں ہر خون میں ویر کچھ بھی
 لگا کے دانتوں میں اپنے مسی وہ لب پہ لالی جا چکے ہیں
 یقین ہو آتی ہو اب سواری ضرور لیگا خبر ہماری
 غبت ہو آنکھوں سے خون جاری وہاں ہمنہدی لگا چکے ہیں
 جو میں یہ کہتا ہوں اُنسے دیکھو غبت دیے دینے میرے دل کو
 تو وہ ہیں کہتے چراغِ ہمتو خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں
 نہیں ہو جو بوجہ عشق بازی رسا ہو تقدیر واسطی کی
 جوں سے کہتے ہیں لن ترانی وہ اُسکو صورت دکھا چکے ہیں

غزل ۶۱

کہنے میں سنیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے جلوے بنیں دیکھتے جو تمہارے کئی دن سے عشاق سے ہو کو چہ مشوق میں میلا ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ نہ آخر میری آہوں نے اترا اپنے دکھائے	پھرتے ہیں اُنھیں غیر اُبھارے کئی دن سے اندھیر ہو تو دیکھ ہمارے کئی دن سے رستہ بھی نہیں بھیر کے مارے کئی دن سے بگڑے ہوئے تیور ہیں تمہارے کئی دن سے گھبراتے ہوئے پھرتے ہیں پیکر کئی دن سے
--	---

کس کشتہ کا کل کار کا سوگ مرتبان	گیسو نہیں کیوں تنے سنوارے کئی دن سے
کس چاک گریبان کا لیا آپ نے ماتم	کپڑے نہیں تنے جو آتارے کئی دن سے
دلیرانہ بھی سوداؤں بھی فرماتے ہیں اکثر	ان ناموس جاتے ہیں پکارے کئی دن سے
دل بھنس گیا ہو اکی زلفوں میں ہمارا	ہیں بندہ بے دام تمہارے کئی دن سے
پامال کرو گے کسی وارفتہ کو اپنے	اٹھ کھیلان ہیں چال میں پیدا کئی دن سے
ڈرے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں رستے	دم بند ہیں اس سانپ کے مارے کئی دن سے
پھر شوق سے کیا اس بت کا فرسے ہو گپڑی	ہوتے نہیں باہم جو اشارے کئی دن سے

غزل ۶۲

بہم درد و الم رقت میں ہیں میری گمانی سے	ترقی جسطرح ماتم کو ہو دے نوحہ خوانی سے
وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے	حد ملک عدم ملتی ہو ملک جاودانی سے
وہ رخ ہو آفتاب اور ابرو یہ چشم تر رند	ہو ابدی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے
خدا حافظ ہوا یہ تحریک زلف و جنبش ابرو	بلائے آسمانی سے قضاے ناگمانی سے
جابر کا سوز گریہ سے بڑھایہ ماجر اکیسا	جہان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہو پانی سے
یہ گیسو سے تباہ ہند کا کشتہ ہوا یاد	بقا کو غفل دو ظلمات کے چشمہ کے پانی سے

غزل ۶۳

طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں	یارب کوئی بشر نہ پڑے انتشار میں
رونق چین کی سبزہ و گل سے کبھی نہ	لب لب کا ہونا شرط پڑا لالہ زار میں
اگر گل تری تلاش میں مجھ زار کی طرح	باد صبا نے خاک اڑائی ہزار میں
گاتی میں بے بیخی یہ ڈوپٹہ ہو اسی پر	یا کھل رہا ہو تختہ سوسن کنار میں
واحد پس از فنا یہ نہیں داغ دل عیان	یا کھل رہا ہو تختہ سوسن کنار میں

غزل ۶۴

تو عمر بھر نہ کبھی تجھے آرزو کرتے تمام عمر لگی تجھے آرزو کرتے دعا میں وصل کی ہرگز نہ ہم کچھ کرتے کہ ہم دماغ دل و جان کو مشکبو کرتے کہ شرح حال دل زار موبو کرتے تو حشر تک تری منت نہ احرار کرتے	جو تجھے دیدہ دل اپنا رو برو کرتے نہ آیا رحم تیرے دل میں اوبت کا فر خیال ہجر اگر دل میں کچھ مرے ہوتا صبا نہ لائی نگر بوے کی سوچا ناں شب وصال میں گردون نے یہ ندی فرست ہو رحم یار کو آتا ذرا بھی عاشق پر
---	---

غزل ۶۵

صفائی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہو جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مروت آہی جاتی ہو مگر مجبور ہوں دل میں محبت آہی جاتی ہو جوان و پیر و بدن کی طبیعت آہی جاتی ہو نہیں کچھ واسطہ لیکن حرارت آہی جاتی ہو چرا لیتے ہیں آنکھیں انگو غیرت آہی جاتی ہو مریض عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہو کدورت ہوتے ہوتے دل کو نفرت آہی جاتی ہو کسی ٹھہرے کہیں رنجش کی نوبت آہی جاتی ہو اگر آنے کو ہوتی ہو تو شامت آہی جاتی ہو ضرور آنکھوں میں کچھ سحر کی رنگت آہی جاتی ہو	دلون میں کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہو دل رنجیہ کہتا ہو نہ دلون یار سے لیکن کہا سو بار لیلون اُس سے بدلہ اس عداوت کا سین میں موقوف سن پر دیکھا صورت حسینوں کی جب آنکھوں دیکھتے ہیں غیر سے ہم بڑے ہنستے شب وصال کا جب میں چھپتا ہوں کر کچھ سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشک میں کا ہر اک ساعت کی حجت میں نبھیلکی دوستی کی کو ابا بردوستی نہتے کہیں دیکھی نہ دنیا میں کسی کی تاب و طاقت کیا جو جگے مجھ سے چھپائے سے نہیں چھپتا ہو ریاں نشہ آ
---	--

غزل ۶۶

لیکن نہ تو نے صفت کرم کی نگاہ کی جسکے لگی نہ اُسے کبھی اٹھ کے آہ کی	الفت میں تیری ہاے ہمارا ہوا یہ حال بُرش غضب کی ہر تری تیغ نگاہ کی
--	--

ہم چشم و گل پہ یار کے جدم نگاہ کی ہم تپتہ جان دین تھیں غیروں کا پس ہر کتنے ہیں دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ نر شیشہ نے رد دیاب سا غرنے آہ کی ہوتی ہو کیا یہی اجمی صورت نباہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہو چاہ کی

غزل ۶۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو میرا وہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگہ نہیں ہو اُس سے خالی سوا اُسکے نہیں کوئی جہان میں غنیمت ہو ملاقات آج اُسکی ٹھکانا اُسکا میں کیونکر بناؤں ترا ب اُستاد سے معلوم کرو پتا اُسکا کسی سے کب بیان ہو مکان اُسکا کمان جو لا مکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو تلاش اُسکی کرو یا روجہاں ہو خدا معلوم پھر کب ہو کسان ہو خدا جانے وہ ہر جالی کمان ہو طریق معرفت گرفتہ روان ہو
--

غزل ۶۸

دل دیکے ہو ہر شخص طلبگار تمھارا کیا عام ہو لطف و کرم ای یار تمھارا ہنگامہ عشر ہو کہ عشاق کا مجھ سے اُس ترک کی الفت تھی ارے موت کا بینام پڑتی ہو جگر پر مرے تلوار پہ تلوار کسکی تھیں یا د آئی علیم جگر انگار کیا حسن ہو کیا گرم ہو بازار تمھارا دم بھرتا ہو ہر کافر و دیندار تمھارا کیا نام خدا گرم ہو بازار تمھارا دور و زمین جینا ہو او شوار تمھارا یا د آتا ہو جب ابرو سے خدا تمھارا مضطر نظر آتا ہو دل زار تمھارا

غزل ۶۹

حیف تسکین نہیں کوئی دلانے والے آتش ہجر کو ای شمع شبستان جال ہاں بہت سے ہیں مگر آگ لگانے والے کون ہیں تیرے سوا اُسکی بجھانے والے
--

آپ کی یاد میں ہم میں بھلائے والے
 اسی مرے کو چہ دلدار کے جانے والے
 قصہ غم کے مرے یاد دلانے والے
 ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے
 جبکہ مولا ہیں علی جام پلانے والے
 باوجودیکہ بہت لوگ ہیں آنے والے
 دل صد چاک کے اسی میرے جلانے والے
 کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے
 میرے دشمن ہیں یہ گھڑیاں بجانے والے
 لاکھ دشمن ہوں اگر میرے زمانے والے
 صبح سے ہیں ترے اُستاد بتانے والے

آپ کا دھیان رہا کرتا ہر ہر دم ہمسکو
 تامل شوق لکھا ہر اُسے لیتے جانا
 کوئی ہمد تو نہیں اور بہت ہیں ایجان
 بخت برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا
 پیاس کا بھگو قیامت میں بھلا خون ہو کیا
 ایک پرچہ بھی کبھی آپ نہیں لکھتے ہیں
 ایسی باتوں سے تمھیں کیا بھلا حاصل ہوگا
 مصحفِ رخ کی تلاوت میں کیا کرتا ہوں
 خوابِ راحت سے جگا دیتے ہیں ناحق بھگو
 اسی خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہو
 شکر کی اپنے خرابی کا نہر حفظ خیل

غزل ۵

مناسب ہر دم آفرور التشریف لے آنا
 نہ خوش آتا ہو مجھ کو نہ پندارین نہ پرانا
 یہی ہو شرطِ اُلفت کی یہی ہو طرِ زیا رانا
 وہ یاد آتی ہو جب بھگو صد انہی کی مستانا
 لکھا ہو شام نے اودھویہ اپنے ہاتھ پر دنا
 بوقتِ اوداع لازم تمھیں صورت دکھانا
 نیکجو اپنی خدمت سے مجھے محروم دیکھنا

حقیقت برج کی اودھو ذرا تم جا کے سمجھنا
 خفا ہو ہو نکل جاتی ہر تن سے روحِ یانِ سوم
 وہ بھوئے مجھتیں اگلِ خناب ہےسے ہو بیٹھے
 اک عالمِ بنجودی کا دل پہ ہو جاتا ہر رقت سے
 لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولیں گو بیانِ دُ
 لبوں پر جان آئی ہو تمھاری انتظار میں
 یہی ہو عرضِ شاہِ دُوار کا ہے اب مری احقر

غزل ۷

پڑھے گھر صد ہزار افسون سنو گا بغبان اپنا

کو بیل سے لیجائے تین سے آشیان اپنا

<p>کہا گل سے کرے ادیوفا ہے مکان اپنا لکھا بختیوں کہ فصل گل میں چھوٹا خانان اپنا لیکن طوق قمری کی طرح کر دے نشان اپنا کر گل کے آسے پر یوں لٹا یا خانان اپنا چمن میں کس بھر سے پر بنایا خانان اپنا اگر ہوتا تھیں اپنا گل اپنا باغبان اپنا ڈبویا ہاے آنکھوں نے تہامی خانان اپنا نکر برباد دُنیا کو جو چھوٹے خانان اپنا</p>	<p>اچھا کر لچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا ہوئی جب باغ سے رخصت کہا رو کو قسمت ارے صیاد تو جاسے تو جی و جان حاضر ہوں میرا جلتا ہو جی اُس بلبل بیکس کی غربت پر نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا یہ حسرت رہی کس کس سب سے زندگی گنتی الم کرا سطح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل یہی ہو قول سچا اب علی گوہر پیارے کا</p>
---	---

غزل ۷۲

<p>شکل میری دیکھ کر جو روجفا ہونے لگا یہ مختاری دوستی میں فائدہ پہنچا ظلم یہ ظالم تر اب امتداد دے ہونے لگا اب نشان کیا ترا ہم پر صفا ہونے لگا رحم کرنے کی جگہ اُلٹا خفا ہونے لگا</p>	<p>وہ صنم دلدار ہے بیوفا ہونے لگا غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سوڈا اگر قیوں سے محبت کیوں جلاتے ہو میں تیرے رنگان کے چلا کر بگینہ مارا میں آرزو کچھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا</p>
--	--

غزل ۷۳

<p>اچھے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھیں آئینہ وار طلعت دیدار دیکھیں ہر رنگ میں اُسی کو نمودار دیکھیں انکار و آن نہ کیجیو ز سہار دیکھیں سب راحتوں سے اسکو نمودار دیکھیں</p>	<p>احوال کہیں بنائیو ز سہار دیکھیں خوبان اس جہان کا تماشا جو تو کرے نیرنگیوں سے یار کے حیران ہو جیو گر نقد جان طلب کرے وہ شمع دلیا ہرگز دوا کیجیو اس غم کی اویں باز</p>
---	---

غزل ۷۴

<p>تربت میں ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا جلد آؤ کہ لبریز ہو پیامہ ہمارا جب تک نہ سنایا رنے افسانہ ہمارا ہاں آپکے قابل نہیں کاشانہ ہمارا جب قصد ہوا جانب مینخانہ ہمارا ہم شمع ہیں اور قدر ہی پروانہ ہمارا</p>	<p>بھڑکے سے سوا ہر دل دیوانہ ہمارا دم آنکھوں میں اٹکا ہو ذرا شکل دکھاؤ الفت کے یہ منے ہیں اُسے مینارہ آلی بھولے سے بھی جب کبھی تشریف نہ لائے سایہ کے لیے ابرسیہ جھوم کے آیا صدتے ترے اکبار سرسبز مہ کدے</p>
--	---

غزل ۷۵

<p>غرض پوشیدہ اُلفت کو بنا ہا وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا اے اے اے اے اے اے اے اے اے اے فہا فہا فہا فہا فہا فہا فہا فہا خطا بخت کرم گارا آگ</p>	<p>نہ ہرگز دردِ دل سے مین کرا ہا محبت کے یہ معنی ہیں کہ مین لے فقیرِ دن سے نہ پوچھو لذتِ عشق صرفتِ العمر فی لہو و لعب ظفر کو یا ز رکھ اعمالِ بد سے</p>
---	--

غزل ۷۶

<p>بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا وقت بسم اللہ معلّم جس کا بسمل ہو گیا مور و نقصان ہوا جب ماہِ کامل ہو گیا بے نقط قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا کون کون اک رات کو یاں شمع محفل ہو گیا</p>	<p>آج دعویٰ اُسکی کیتانی کا باطل ہو گیا ایک دل لیکر دیے قاتل نے مجھ کو لا کھل کیون نہ اب عالم ہو اُسکا تختہ مشق ستم کچھ بھی حاصل باکمالوں کو نہیں ہر جز دل مصحفِ رخسارِ جان میں نہیں ہر ایک خال صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب</p>
--	--

غزل ۷۷

<p>پتوں رکھا جس جگہ گنجِ شہیدان ہو گئے</p>	<p>سیکڑوں ہی کشتہ رفقارِ جانان ہو گئے</p>
--	---

آنکھ جنگی پڑ گئی صورت پہ حیران ہو گئے تو نے اوناوک نکلن جس سمت دم بھر کی نگاہ استخوان ہم تیرہ بختوں کے پسے ایسے کس وہ گل خوبی نہ جب اس باغ عالم میں ملا آنکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیا آنکا جمال یا دوحشت میں جو امر آباد آئی زلف یار	سایہ گیسو میں جو آئے پریشان ہو گئے پار دل کے سیکڑوں ہی تیر مڑگان ہو گئے تو تیسے دیدہ گور غریبان ہو گئے سانے آنکھوں کے سب گلشن بیابان ہو گئے وہ بصارت کی طرح آنکھوں سے پنہان ہو گئے دارغ جتنے تھے ہمارے مشک افشان ہو گئے
---	--

غزل ۷۸

اداسے دیکھ کر آنکھیں چرانا ہمیشہ غیر کے گھر آپ جانا یہی حسرت رہی دلیں مری جان ٹوڑا کر آہ سے ہم دل جلون کی رو اکب ہو بھلا کر شمع محفل نصیحت مان لے کھینچے گا تکلیف	قیامت پر قیامت سکرانا بلائے سے یہاں گا ہے نہ آنا کبھی تو نے کہا میسر نہ مانا کیسا خوب ہوئی جان ستانا مجھے پروانہ سان ہر شب جلانا رضا بہتر نہیں دل کا لگانا
--	---

غزل ۷۹

کیون ملا ظالم سے جادل ہا دل فسون ل جنے عالم کو کیا ہو قتل میرے دیکھتے کس پر سی رونے چھپایا دل مرا متا نہیں جانتا تھا میں کہ وہ ظالم نپٹ بیرحم ہو دیکھ کر ان ماہ رویوں کو ہوا مجھے جدا کس سے چلو چھوٹا کہاں ٹھونڈھون نشان متا نہیں	کھینچتا ہو کیا جفا دل ہاے دل فسون ل اُس شکر سے ملا دل ہاے دل فسون ل ڈھونڈھٹتا ہوں کیا ہوا دل ہاے دل فسون ل کیون ہوا تھا مبتلا دل ہاے دل فسون ل کس طرح رم کر گئی دل ہاے دل فسون ل کیا ہوا تابان ملا دل ہاے دل فسون ل
--	--

غزل ۸۰

دکھلائے داغ دل لئے گلستان لئے نئے جورِ بتان سے مجھ کو اکھی بچاؤ دیر و دم میں کوئی نہیں تیری راہ پر میں اس طرح جنوں ترے ہاتھوں سے تنگ ہیں کس طرح ہو گذر در جانان پہ ارنی ساز	دشت دکھا رہی ہو بیابان لئے نئے پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہان لئے نئے کافر لئے نئے ہیں مسلمان لئے نئے لاؤں کہاں سے روز گریبان لئے نئے دربان لئے نئے ہیں نگہبان لئے نئے
---	---

غزل ۸۱

رتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے اگر باد صبا تو ہی یہ اُس شوخ سے کہنا اللہ بچا دے مجھے اس آتش غم سے کس طرح بھلایا ہو مجھے پیارے اب اکبار کوچے میں ترے آنے کی طاقت نہیں ہو یا یہ حال مراد کچھ کے کتنے ہیں معالج الفت میں تیری نازنین بدنام ہوا ہوں	اب میرے دل زار کی احویا خبر لے رتا ہو کوئی جالپس دیوار خبر لے یا تو ہی ترس کھا کے مرے یار خبر لے رتا ہو ترا طالب دیدار خبر لے رتا ہوں پڑا بر سر بازار خبر لے بچتا ہو کہیں عشق کا بیسار خبر لے بسمل ہو بہت اب یہ دل زار خبر لے
---	---

غزل ۸۲

عشق کیا شے ہو کسی کامل سے پوچھا چاہیے کیا ترپنے میں حرا ہو قتل ہو پیکر کے ہاتھ خسے اسکا زخم کھایا ہو اُسے معلوم ہو اُنے ملنے کی کوئی تدبیر اب آتی نہیں آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہوں ہجر میں	کس طرح جاتا ہو دل ہیدل سے پوچھا چاہیے اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے تنہا برو کی صفات گھائل سے پوچھا چاہیے طرح ملنے کی کسی واصل سے پوچھا چاہیے کیا گذرتی ہو گی تابان ل سے پوچھا چاہیے
--	--

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت پہنے خبر داری سے	ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے
-------------------------------------	------------------------------------

جان کے بوجھ کے پہچان کے ہوشیار سی یہ تو امید نفعی شرط و فاداری سے سب کے سب شمن قاتل مین مری یاری سے نیند آتی جو شب ہجر کی بیماری سے	حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ہمسے باطن میں جفا غیروں پہ ظاہر میں خفا نازد و خط زلف واد و چشم و مرثہ اور اردو سورین آج لیٹ اپنے ضم سے بلہار
--	--

غزل ۸۴

مار ڈال لیگی غرض مجھ کو رکھ لی آپ کی خلق پر مشہور ہوئی بیوفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی جسے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپ کی اتہلک سننے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی	کیا بلا ہو میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھے تم سے کوئی چشم وفا بر سر مجلس بھراتے کیلئے منہ ہو صنم بات کرنا ہے اور آنکھیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہو مری جان تم کو وحشت سے
---	--

غزل ۸۵

نکر قید نفس ظالم ہمیں فریاد باقی ہو ہمارا خون تری گردن پہ اے جلد باقی ہو چمن میں بلبلوں کی ہر طرت فریاد باقی ہو مگر خونِ محبت و لمین اے فضا و باقی ہو کہ تیرے دید کی ہکو مبارکباد باقی ہو	تمنا سیر گلشن کی مجھے صیا و باقی ہو لہو دامن سے گرد و حویا تو کیا لیکن قیامت جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہو اور نہ غنچہ ہو نہ لو ہو جو جاگر میں اور نہ انسوا نکھ میں میری لقاب غنبرین سمجھو سے اٹھا و اپنے اے پیارے
---	--

غزل ۸۶

مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے شوق میں تیرے کئے جاؤنگا آرے آرے ایک دن رات کو مہمان ہمارے آرے بیٹھا گنتا ہوں فلک پر کے ستارے آرے	مر اجاتا ہوں ترے ہجر کے مارے آرے اترہ کر سر پہ چلا میرے تو کیا میں لیکن مدتیں ہو چکیں بھرتے ہوئے اغیار و گ یاد کر کے وہ ترا چاند سا کھڑا پُر نور
---	---

لور بیتاب ہو از بسکہ جدائی سے تری | رشکِ خورشید مرے ماہ کے پارے آئے

غزل ۸۷

حسنِ ہر چند سے صنمِ آخر خزان ہو جائیگا
دولتِ جون جو تو نے ایک پایا ہو صنم
ایک بوسہ بننے مانگتا رہتا ہے مجھ سے اجی
چاند سا کھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم
تیرے رنگان کے نہ مارو بانگی چتون سے مجھے
زلفِ پیچانِ تری ہن سیکڑوں مار پڑے
باغِ مینِ سنگے نہ بیٹھو تم صنم متا بہ ہو
آبداری کیا ہے تیرے گوہرِ دندان پر
دیکھ کر چینِ چین زہرہ بھی بس روپوش ہو
پان کی لالی ترے ہونٹھوں پہ کرتی ہستم
جب گلے ملنے کا تیرے دھیان آویگا مجھے
سخت گوئی چھوڑ دے میں لوہوں عاشقِ بقصو
حسنِ صادق خوب نہایوں کہیں مضافا علی

غزل ۸۸

جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں
کڑی ہی عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں
ترے گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں
وہ زانو سے سینہ دبائے ہوئے ہیں
یہ سب گھر ہمارے بسائے ہوئے ہیں
نہ چھڑو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں
سنبھالے سے پیار سنبھلتا نہیں دل
نڈے اس قدر قربِ تکلیف ہم کو
مومِ فوجِ کس طرح ترپون بھلا میں
مزارِ شہیدان پہ قاتل یہ بولا

دل غمزدہ کے ستارے ہوئے ہیں مدد کو علی تیری آئے ہوئے ہیں	مکمل نکتہ سے ہر نہ شکوہ فلک سے یہ کیوں خون تھکوا ہر اک بات کا
--	--

غزل ۸۹

اس ناتوان کو لیکے میں بٹاؤں کمان کمان یہ آگ عشق کی مین بجھاؤں کمان کمان جو لامکان ہوا سکو بتاؤں کمان کمان بکڑی سی ہر جگہ مین بناؤں کمان کمان اب جان و دل بھنسا ہر چھڑاؤں کمان کمان	حیران ہوں ایک ل کو لگاؤں کمان کمان ایسی لگی ہر یار کہ مجھنے کی اب مین ہر جائی ہو وہ اسکو بھلا پور پھٹے ہو کیا دینا و ماقبت کا بھٹے خون کچھ مین وارث یہ زلف کیسے زنجیر ہو گئی
--	--

غزل ۹۰

بڑھا کر محبت کو کم کیجیے گا نہ اسکا ذرا دل مین غم کیجیے گا کسی اور پر جب ستم کیجیے گا جو تکلیف اکد و قدم کیجیے گا سو دیکھیں کمان تک ستم کیجیے گا نہ دل مین محبت کا غم کیجیے گا	یہ سمجھے تھے ہم کیا ستم کیجیے گا حسینوں یہ لاکھوں ہی ستم مین بہت یاد آئیگی میری وفا مین نہ چھٹ جائیگی یار پیرون کی مندی سپر کر دیا مئے سینہ ہر پیارے کسی اور سے دل لگا لینے صاحب
---	---

غزل ۹۱

نکل جانے دودم تن سے جو دیکھیں پھر قدم لیلو بڑھے جاؤ نہ یوں کسے رہے جاتے مین ہم لیلو گھڑی پھر تو ذرا گھڑوا بھی آئے ہو دیم لیلو خازنہ دوش پر میرا جو تم دود و قدم لیلو تمہیں لینا ہو گر لیلو بہت قیمت ہو کم لیلو	نین غصہ چلے جانا بس اتنی دیر دم لیلو تھکا سے ساتھیوں مین ہون چھوڑو قافلہ والو چلے جانا چلے جانا نہ رو کینگے نہ رو کینگے لحد تک اپنی اریار مین اتھون ہاتھ جاہو چلو دل اپنا بچتا ہوں اری حسینو ایک بوسے پر
--	--

غزل ۹۲

ارے پھر کب بھر وسایو یہ دونوں کی جوانی ہو
 بنا اُس جانی کے حینا و بال زندگانی ہو
 مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہو
 اسے تکلیف مت سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہو
 یقین ہو ہمو اُس میں صاف نور حق نہانی ہو

مجھے لپچل اُسی جا پر جہان بیدر جوانی ہو
 پڑا سیکل نہیں ہو گل کسی کروٹ کسی پہلو
 تپ دوری سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہو
 تڑپنا آہ بھر نارات دن کھانا نہ پینا ہو
 مثال اُسکے منو ہر دوسرے جگ میں نہیں دیکھا

غزل ۹۳

ہر تماشے میں ہو درپردہ تماشا اُسکا
 ہو گا بھولے سے طلبگار نہ اسکا اُسکا
 سیر میں سیر تماشے میں تماشا اُسکا
 طور پر جائے نہ مشتاق تجلی اُسکا
 بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اُسکا
 چمن و ہرین یہ رنگ ہو سارا اُسکا
 بلبل اُسکا ہو چمن اُسکا ہو دریا اُسکا
 ساتھ ہم سر کے یہاں لائے ہیں سودا اُسکا
 قبر میں کام کرے شمع کا جلو اُسکا

دیکھ ہر رنگ میں ہر نور میں جلو اُسکا
 غیر کو چاہیگا کب چاہنے والا اُسکا
 فافلو دیدہ دل داہو تو آجائے نظر
 بند آنکھوں کو کرے دلین دکھائی دیکھا
 دل زمانہ سے اٹھایا رکھو پہلو میں بٹھا
 بزم عالم میں ہو سب دم سے اُسی کے رفیق
 دل مرادیدہ مرا سینہ پر داغ مرا
 آج کل سے نہیں عشق ازلی رکھتے ہیں
 لفظ دل سے یہ تمنا ہو پس از مرگ مری

غزل ۹۴

آنا جانا کیا ہو وعدہ بھی قسم ہو جائیگا
 ایک بوسہ رخ کا لاکھوں کی رقم ہو جائیگا
 نقشِ تنغیر ای صنم نقشِ قدم ہو جائیگا
 کھل کے لب زخم جگر کا پھر ہم ہو جائیگا

رابط غیروں سے بڑھا اب سے کم ہو جائیگا
 گرم ہو گا جب جوانی میں ترابا زار حسن
 دُربائی کی چلیگا چال جب سونا ز سے
 یہ حلاوت بخش ہو آبِ دم شمشیر یار

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھلائیگی لطف
فلس ماہی ہاتھ میں آکر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گہ میں کوئی ترپیت نہیں رہا
مخشر کا دن ہو وعدہ فرما نہیں رہا
کس دن بھر آئے صدمہ سے آنسو نہ آنکھ میں
پہلی نگاہ شوخ میں دل ہاتھ سے گیا
نمائے بہت کیے نہ اسے کچھ خبر ہوئی
اس بات پر میں مرتا ہوں رو کر کہیں گے
مسجد میں وصل بت کے لیے نالہ زاریاں
گھر ٹھنڈے ٹھنڈے چلیے تاشا نہیں رہا
اب منہ دکھائیے کوئی حیلہ نہیں رہا
کب ٹھیس سے یہ جام چھلکتا نہیں رہا
پھر دوسری نظر میں کلیب نہیں رہا
اب آہ پر بھی آہ بھروسہ نہیں رہا
ہر ہر ہمارا چاہنے والا نہیں رہا
اسی لطف شکوہ خوں خدا کیا نہیں رہا

غزل ۹۶

ایسے ستمگار تجھے عذر ستم کیسا ہوگا
جاؤ لیجاؤ ہمیں دل کا کچھ افسوس نہیں
تم بھی چاہو گے تو بھج جائیگی الفت سے
کون جھیلے گا ستم کون سہیگا بیاد
موت دم دیکے ترے کوچے میں لائی ہوگی
بار رکھیں مجھے غمزدوں سے تو کچھ دور نہیں
جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا
جب ہمارا نہ ہوا کب وہ تمہارا ہوگا
ورنہ ایک اپنے کیے مشفق من کیا ہوگا
ناز ہی جب نہ اٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا
آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا
لفظ وہ جانتے ہیں نام قضا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقرر سے نہ کوئی شکل وصل دربانگی
غضب ہر الفت خال لب جان بخش نے ملا
شب وصل صنم ہر کان زارہ کھولے دیتا ہوں
بقا اسکے لیے ہر جو فنا ہوزات مطلق میں
بھروسہ آہ پر تھا آہ وہ بھی نارسانگی
ہمارے حق میں پس کی گانٹھ یہ حبث شفا کی
دیادونگا گلآواز گر منہ سے ذرا نکلی
حباب بحر جب ٹوٹا تو اس سے یہ صدائگی

خزان نے لالہ وگل کو ملایا ہائے مٹی میں | اُڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا نکلی

غزل ۹۸

لجی میں اُنکی ہوئے وصال باقی ہو | میں خواب میں ہوں مگر یہ خیال باقی ہو
زوالِ حسن نے تملو تو بطیح لٹوٹا | وہ رنگ روپ نہ وہ چال وصال باقی ہو
لیا جو بوسہ کیا کیا گناہ کیون ہو خفا | ذرا سی بات کا اب تک ملال باقی ہو
بھٹلایا کجا غمِ فرقت یہ امر وطن والو | کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہو
ہمارے خاک کے ذرے ہیں عرش کے ہر | پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہو
برائے ہونٹہ مڑ کا نفل ہوں یار سے لطف | قصور بوسہ ہوا انفعال باقی ہو

غزل ۹۹

لگا نہ ہننے دے جھکڑے کو یار تو باقی | مے کے نہ ہاتھ ابھی ہر رگ گلو باقی
ہمارے پھول اٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن | ابھی تلک ہو محبت کی اس میں بو باقی
گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلدو | تو بھینی بھینی مینوں رہی ہو بو باقی
فنا ہو سکے لیے اس جان فانی میں | یہ رشک ہو کہ اکیلا رہیگا تو باقی
جو قتل کرتا ہو صیاد میرے کھول دے | کر رہ بجائے تڑپنے کی آرزو باقی
کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے | اب اس میں آپ کو کیا میگی گفتگو باقی
کو آج دل کے سبب اُسکو بھی ڈبو بیٹھے | ذرا ہماری رہی تھی جو آبرو باقی
کنوین میں قید ہوے جبکہ حضرت یوسف | رہی نہ عشق مجازی کی آبرو باقی

غزل ۱۰۰

اِن گناہوں سے مری تو قیر آدھی رہی | بننے بننے خلد میں تمیر آدھی رہی
کیا نہ امت اُس گھر تہی جلا کو حاصل ہوئی | ٹوٹ کر جب ہاتھ میں شمشیر آدھی رہی
حال دل جسد میں بیان اُس شوق سے میں کیا | مسکرا کر رہ گیا تقریر آدھی رہی

کھینچے نقشہ جو بیٹھا اُس بُتِ مدہوش کا
دستِ مانی کا نپ اٹھا تصویر آدھی رہی
وصل کا وعدہ نگذرا تھا کہ شبِ آخر ہوئی
آرزو جودل میں تھی اسی میرِ آدھی رہی

غزل ۱۰۱

ہونہ اگر بارخط بھیجوں میں ہر بارخط
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سوفا
آنکھوں کی تنویر ہو یا خطِ تقدیر ہو
خط میں نہ تو دیر کر مجھ پہ نہ اندھیر کر
ہاتھ نہ بڑھ کر لگا اسکے برابر لگا
کیجئے نہ قاصد کو تنگ قدر دہان ہو یہ
اتنے لکھوں یا رخط لینے نہ دین وارخط
نصفِ ملاقات ہو بھیجیے اسی بارخط
آپ کی تحریر ہو آنکھوں پہ اسی بارخط
میں تو اُلٹ بھیر کر پڑھتا ہوں سب بارخط
ہو جو گلے پر لگا قاتلِ خونخوار خط
نبتے ہیں جا کر تنگ جاتے ہیں بکا خط

غزل ۱۰۲

خال سے کل جو اہر میں تمہارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گہن لگ جاتا
آسمان سر پہ اٹھا لیتے کہ ہزار بی
اسین کیا شک ہو پیر کو تو قرآن آیا
کدے کدے کہیں کدن سر ہو ٹھون کھار
کہ مجھے دن کو دکھاتے ہیں یہ تارے عارض
کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بارے عارض
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض
چومے چومے اسی قدر ہمارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہر عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اسکا مکان نہیں
وہ یہاں بھی ہو وہ وہاں بھی ہو وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
مجھے لبوسہ دنیا ہو دے بھی صے نہیں صان کدے تو ہا نہیں
ترے لب نہیں کہ وہن نہیں کہ دہن میں تیرے زبان نہیں
میں وہ سر و باغ وجود ہوں میں وہ گل ہوں شمع حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے رنج باد خزان نہیں :

مرا ایک دل تھا وہ سرد ہو کسے اب دماغ ہو آو کا

کہ ہوا ہر کب سے چراغ گل میں وہ جل بجا کہ دھواں نہیں

جو اٹھے تو سینہ اُبھار کر جو چلے تو کھو کرین مار کر

نئے آپ ہی تو جوان ہیں کوئی کیا جہان میں جوان نہیں

ہر کہ صبر کیا مرا قافلہ کہ زمین پھٹ کے سما گیا

نہ غبار اٹھا نہ جرس بجا کہیں نقش پاک نشان نہیں

جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا

کہ عجیب حال ہو گو گو گو وہ ہنسان نہیں وہ عیان نہیں

ترافسہ زار مجسم ہر تراجم دار نسیم ہر

یہ فقط ہیں قصہ کہانیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں

مرا دم اُلجھتا ہے وا غلو نہ سنو نگا لاکھ بکا کرو

تمہیں جس قدر کہ جنون ہے مجھے اُس قدر خفقان نہیں

کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب و روز اسی سے وصال تھا

مجھے کچھ خیر نہیں کیا ہوا وہ کہیں نہیں وہ مکان نہیں

جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا

کہو الحذر تو خذر نہیں کہو الامان تو امان نہیں

وہ زبان خیر صبر ہوں کہ زبان میں جسکے سخن نہیں

وہ وہاں زخم لال ہوں کہ وہاں میں جسکے زبان نہیں

اُنٹوق در آنپہ نہ جان دوا جی جان ہو تو جہان ہو

کوئی کام ایسا بھی کرتا ہوا ہے میان میں ارے میان نہیں

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دل پر جفا کرو تم
 ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کرو تم
 زمانہ الٹ ہو کیا کرو تم بداجو ہو وہ ادا کرو تم
 وف کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دعا کرو تم
 ہمیں نے پہلے کلا کٹیا ہمیں نے قاتل تھمیں بنایا
 ہمیں نے یہ رنگ سب جایا ہمارے حق میں دعا کرو تم
 ابھی کفن مردے بھاڑو الین ابھی مرادوں سر نکالین
 ابھی جو محشر کی چل کے چالین ذرا قیامت بپا کرو تم
 بناؤ ہوگا اسی مین با ہم رہے یہ دونوں طرف کا عالم
 کرین تکلف نہ تم سے کچھ ہم نہ ہنسے شرم و حیا کرو تم
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کہا نکا پردہ اٹھاؤ گھونگھٹ
 لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غم سے کیا کرو تم
 بہت نہ بہکے ہو رہو تم بھنسے ہو اب جو پڑے سو تم
 جو بوسے لون تو کیا کہو تم گلے لگا لون تو کیا کرو تم
 بجا ہو عیب امر اگلہ تھا تمہارا اسمن قصور کیا تھا
 یہ میری تقدیر مین لکھا تھا کہ مجھے جو روجفا کرو تم
 بتاؤ اے قہر کیا کہا تھا یہی نتیجہ ہو عاشقی کا
 غریب و یکس ذلیل در سوا خراب و خستہ پھر اگر کرو تم

غزل ۱۰۵

آن ہنہ لب جانان دیکھا | اے مفر چشمہ حیوان دیکھا

پہلے گرم کر کے ہم خوب ہوا کی نگہ چشم فدا سے جسم بادشاہی کی تمنا نہ رہی تجھے اسی صبح وطن ہو کے جلا گر پڑی برق جو ہم تر پے وزیر	نہ غم رحلت یا ران و یکھا اپنے کھراپ کو مہمان و یکھا جب سوے گور غریبان و یکھا صد مہ شام غریبان و یکھا روئے تو ابر کو گریبان و یکھا
---	---

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کرتسے ہو تجھے انکار کب یہ دیکھ بھی کہیں مکتے ہیں بے رکھو یار ہو یا خور ہو نزدیک ہو یا دور ہو خلق میں یا قبر میں یا حشر میں یا خلد میں آسمان ٹلجائے پر ہرگز بنیں ملنے کا قدر	پھر تو موقع پا کے میں نے بھی کہا اسی یار کب اشک تھمتے ہیں بھلا اسی یار بے دیدار کب بندر رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سج کو یا روں کو دکھلاؤ گے تم دیدار کب ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اٹھتا ہی میلار کب
---	---

غزل ۱۰۷

جائیے کیا کو چہ دلدار میں کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار ایک ہی نظارے میں مارا میں مجھ کو جو زاہد ملے اسی برہن صاف ہیں احباب کے دل قدر سے	ایک بھی روز بنیں دیوار میں مر گئے ہم حسرت دیدار میں گر پڑے ہم ایک ہی تلوار میں باندھ دوں سجدہ تری زنا میں رہتا ہر وہ آئینہ بازار میں
--	--

غزل ۱۰۸

عشق شیریں میں گلشن اس خشتہ تن کی ہریان ہاے وہ فصل بہاری اور یہ کنج نفس کیا عجب تاثیر دکھلائے اگر باد مراد	چو بیٹوں نے کھائیں ہنگامی کوہ کن کی ہریان سو کھ کر کاٹا ہو مین ببل کے تن کی ہریان صورت زبول اٹھیں اہل سخن کی ہریان
---	--

بچ دے دیکر خدا کا فر کو بھی دیتا ہو عیش بعد مرنے کے ہوا اے قریہ بارگاہ	جل کے گنگا دکھتی ہیں برہمن کی ہڑیان ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی من کی ہڑیان
---	--

غزل ۱۰۹

لپٹ گئے مے سینہ سے مہربانی کی نہ رحم آیا اُسے میرے حال پر ہرگز نہ منھ کی کھائی نہ لی تپنے لہن ترانی کی ہمارے یار کا تیزاب میں بکسِ خنجر میں کیا کمون کہ دہن کو ضرور دکھونگا	یہ سب اُننگہ بھتی اٹھتی ہوئی جوانی کی اگرچہ بارہا تقریر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی کچھ پڑے نہ پہلوانی کی رکانہ خلق پہ کیا بات اُسکے پانی کی صدابھی غیب سے آئی تو لہن ترانی کی
---	--

غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے حدوسی سال سلامت رہے با صفا ہاں وہ بھی دن آئے جو سہرا بندھے سر پر اسکے بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید خاک کھاتے رہیں کجخت جو دشمن ہوں سروا	آج شہزادے کا ویدار مبارک ہوئے حسن کی گرمی بازار مبارک ہوئے سب خوشی سے کہیں ہر بار مبارک ہوئے ہم کہیں آکے یہ دلدار مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
--	--

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جف کی لگی ٹھوکر جو پا سے دلربا کی صبانے اُسکے کوچے سے اڑا کے وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات وصال یار سے دونا ہوا عشق ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہو	تلافی کی ارے ظالم تو کیس کی مہینوں تک مری تربت ہلا کی خدا جانے ہمارے خاک کیا کی نگاہ شوق کام اپنا کیا کی مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی کسے دیتی ہو شوخی نقش پا کی
--	---

کہا میں کیا کروں مرضی خدا کی	جو اُس بت سے کہا کرتا ہو مومن
غزل ۱۱۲	
<p>وحشتِ دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے فرطِ وحشت سے بیابانِ مینِ طن بھول گئے عقل و ہوش و خرد و حُرُف و فن بھول گئے یا کہ وعدے وہ سب ای عہد شکن بھول گئے بُت پرستوں کو اُسے دیکھ بھجن بھول گئے سُئل ویا قوتِ بدخشان مین بھول گئے اُسکے آتے ہی گریغ و مَن بھول گئے</p>	<p>ایسے گل کھانے بن پر کہ چمن بھول گئے دلغِ دل دیکھ کے ہم سیرِ چمن بھول گئے دیکھتے ہی رُخ و لدار کا جلوہِ ناصح یاد مین تجھ کو جو تھے مہسے کیے قول و قرا جلوہ فرما جو ہوا دیر مین وہ بت بخدا دیکھ کر اُسکے لبِ لعل کی لالی دل سے گو بہت دردِ جدائی کے سے تھے ہنسنے</p>
غزل ۱۱۳	
<p>کیا غیرتِ گلزار ہی صحراے مدینہ مرجاؤ کھا کہ کہ کے یہی ہا کے مدینہ ہم دور نہ کچھ دور ہے احوالِ مدینہ موسیٰ کو دکھائی گئے تاشاے مدینہ کیا غیرتِ فردوس ہی صحراے مدینہ سو جان سے ہوں بلبلِ شیدائے مدینہ ہاتھ آئے اگر دامنِ صحراے مدینہ لیجاؤں نہ دینا سے تمناے مدینہ</p>	<p>بلبل سے فزون تر ہی تمناے مدینہ دکھلا دے مدینہ مجھے مولاے مدینہ اسی لطف کرے لطف جو مولاے مدینہ مہمورِ تجلی ہی ہر اک کو چہ و بازار آہوے حرم ہی نظرِ حور سے خوشِ چشم نے خواہشِ فردوس نہ پرواے ارم ہی کیا گلشنِ ایجاد ہو دیکھوں نہ سوئے خلد اسی لطف یہ خواہش یہ تمنا یہ ہوس ہی</p>
غزل ۱۱۴	
<p>دل تڑپتا ہو حبیبِ کبریا کے واسطے احمدِ مرسل ترے وصفِ وثقہ کے واسطے</p>	<p>اسی فلکِ سیلِ مدینہ کو خزا کے واسطے لاسٹے یہ بندہ کمان سے حقِ تقاسے کی زبان</p>

بارغ میں جا کر پڑھاجب روح احمد پر درو بارگاہ احمد مرسل ہو وہ دار الشف سن لیا ہو جسے تمکو رحمت النعمان میم احمد کے نکرنا راز کوفشا کہین	کھل گئے غنچوں کے مٹھ صل علی کیو آئینگے عیسیٰ جہان اپنی دوا کے واسط اکس قدر میاں ک بین عاصی خطا کے واسط بندر کراہی لطف مٹھو اپنا خدا کے واسط
---	--

غزل ۱۱۵

بھر دسا ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفا پر ہو اہو جب سے دل مائل گل رخسار حضرت دھمول مقصد کو فین عشق ذات عالی ہو جگر ہو اسکی یا نہ ضعف عارض میں سیما بنی کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہو مدینہ کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہو	نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شرف رکھتا ہو ہر داغ جگر گلما سے جنت پر محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر نزول آیت رحمت ہو جسکی پاک صورت پر ہزاروں صل یان قربان ہیں کشت کی فرقت پر چلداہی لطف یان سے خاک دلاوسن یا سبت پر
---	---

غزل ۱۱۶

کوئی اسکو ادھر لایا تو ہوتا تو قاصد کچھ نہ اس سے کہ نہ کا دل زخمی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹ وہ رشک حوریان کس طرح آتا تراپ اس بن ہنین دل کو ترے چین	ہمارا حال دکھلایا تو ہوتا مرا پیغام پہونچا یا تو ہوتا یہ سکر یار گھبرا یا تو ہوتا قصو را پنا میں بخشا یا تو ہوتا کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا
---	---

غزل ۱۱۷

دل نادان سچے بہکا رہا ہو کیا شاید کسی نے یاد مجھکو جو آنا ہو تو حبلہ آدمی سچا	فسون عشق پچھ سیکھلا رہا ہو کہ یہ دل اس طرح گھبرا رہا ہو لبون پر دم ہمارے آکر رہا ہو
---	---

<p>کہ زلفین شام سے سلجھا رہا ہو ارے قاتل تو کیا دھکا رہا ہو</p>	<p>بلا دیکھیں یہ کسے سر پہ آئے مین تیری تیغ کا دم بکھر رہا ہو</p>
غزل ۱۱۸	
<p>تراہیم رسل نیم جان ہو عجب بید رویار و باغبان ہو خدا جانے وہ ہر جائی کمان ہو بلین کیونکر عدو ساز جان ہو شہید ناز کی تربت کسان ہو</p>	<p>خبر لے اے مسیحا تو کمان ہو کوئی سنتا نہیں فریاد بلبل نہیں ملتا ہمیں اُس کا ٹھکانا اگرچہ غلبہ الفت ہو از حسد لیے پھرتی ہو بلبل چونچ مین گل</p>
غزل ۱۱۹	
<p>وصل کی شب ہو چکی رخصت تم ہونے لگا تم باذنی جب کہا وقت سحر ہونے لگا لوے مشک غنبرین سے درد سہونے لگا جانب ملک عدم دم کا سفر ہونے لگا اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا</p>	<p>آفتابِ روزِ محشر جلوہ گر ہونے لگا شام سے مژدہ رکھا رشکِ مسیحا نے سر بارِ صندل سے عرق آیا جب سین پر ایک دو دم ہوں مسیحا اب دم آخر تو پاس رہتا تھا شہیدی کچھ نہ تھا دلو خیاں</p>
غزل ۱۲۰	
<p>وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظرون مین میری سناٹے ہو چکے ہیں وہ اپنے سے پھراب پرائے ہو چکے ہیں کرین کیا کہ تیرے سناٹے ہو چکے ہیں کہ تیرنگہ کے دکھائے ہوئے ہیں</p>	<p>وہ فضل مین تشریف لائے ہوئے ہیں زمانہ ہو مشتاق دیدار جب کا دل و دین گے گونون ہمراہ جنکے بجز دیکھے دل کو نہیں چین میرے نہیں زخمِ دل ہونگے اپنے یا چھپے</p>
غزل ۱۲۱	

<p>کیا ملا تیری آشنا کی مین راہ در رسم وفا وہ کیا جانے کچ خرامی روش ہو خوبون کی خار و خس چومتے ہیں اسکے قدم بے طرح مرغیہ عکس زلف پڑا شاہ ہوتے ہیں پائے بوس گدا ناحق اس بت کی دوستی مین تراب</p>	<p>غم آخبر ہوئی جدائی مین منتخب ہو جو ہونائی مین خوشنمائی ہو کچ ادائی مین خوش ہو مجنون برہنہ پائی مین تیرگی بھائی روشنائی مین ہر عجب سلطنت گدائی مین لگ گیا داغ پارسائی مین</p>
---	---

غزل ۱۲۲

<p>رہے لاکھوں برس آباد ساقی تیرا میخانہ ادا جسکی ہو بانگی تر چھی چتون چال مستانہ وہ بے پردا مین سودائی وہ سنگین دل مین دلوانہ مری صورت فقیرانہ ترا در بار شاہانہ وہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آباد ویرانہ کوئی سنتا نہیں اب لیلی و مجنون کا انسانہ کر شاخین جھومتی مین نالہ بلبل ہرستانہ کرے گر زندہ در و دل سے ہاسے وہ چستانہ</p>	<p>بہار آئی ہو بھرنے باد گلگون سے چنانہ اسی رشک پری پر جان تیا ہون مین دلوانہ نبھے کیونکر ہمارا اس پر می پیکر سے یارنا مجھے آنا ملے کیونکر تری محفل مین جانانہ غزال دشت بوسے دیکھ کر مجنون کی میت کو ہمارے اور تمہارے عشق کا چرچا شہر و نین گذر یارب گلستان مین ہوا ہو کس شرابی کا ظفر وہ زاہد بیدرد کی ہو تختی سے بہتر ہو</p>
--	--

غزل ۱۲۳

<p>کیے نئے قول اور اقرار یہ کیا جان کر پہلے اٹھاتے کیون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کیو طر ہو جو تھا آٹھون ہر پہلے کبھی جاہان مین ہننے کیس کو عمر بھر پہلے</p>	<p>جدائی آپکو منظور تھی ہم سے اگر پہلے بڑے ہی بیروت مین یہ سب معشوق دیکھ وہی غصہ کی بات مین وہی قصہ طرائی ہو لگا یا حبسے دل تھے محبت مین کی اس سے</p>
---	---

لیا کر نامہ جانے کا تو میری جان جا نیگی
گنوا تے جان کیوں اپنی لگانے کیلئے دلو
سفر کرنے سے صاحب کے مراہو کا سفر پہلا
تمہاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلا

غزل ۱۲۴

نگاہِ قہر ہم پر آج بے قصیر بھرتی ہو یا نہ
نہیں تیرا قصور اس میں یہ سب ہو کھیل کھیل
کیسا لبس نہیں چلتا ہو جب تقدیر بھرتی ہو
پلیٹی ہوگی جب قسمت نہیں تدبیر بھرتی ہو
نہایت ہو خیال اس جان تمہاری بھرتی ہو
ترا وہ چاند سا مکھڑا میری آنکھوں میں چھایا ہو
بڑھتا ہو رفیع الدین سدا اس جان تصور میں
مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر بھرتی ہو

غزل ۱۲۵

اور رشک پر پی دل کا جلانا نہیں اچھا
سب خندہ زنی کرتے ہیں روتا ہوں نہ صدف
کھلا کے نیچے ماہ لقا چاند سا چہرہ
اغیار کی صحبت سے حذر جا سیے ظالم
مونس کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہو
یہ لوگ بُرے ہیں یہ زمانہ نہیں اچھا
بلبل یہ ترا شور چھانا نہیں اچھا

غزل ۱۲۶

تلاش یا رین ہو رہنا دل
اُسی کے بھر میں روتا ہوں نہ رات
لے پھرتا ہو مجھ کو جا بجا دل
نہوتا زلف پر گر یہ فدا دل
کے جنے ہنستے ہنستے لے لیا دل
نہو کیوں ہوتا بلا میں مبتلا دل
مبارک ہو تمہیں صاحبِ مداول
نہو تا واسطی یہ سوز غم میں
کہ ہوتا میرے پسو میں ترا دل

غزل ۱۲۷

گوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئی گئے تو کیا مرنے نہ دینگے شبِ فرقت میں مرمز کبھی جان یہ سب ہو پیارے قسمت کی زبانی چلو سب مل کے اُنکو دیکھ آوین	محبت چارون ہر جیتے جی کی مصیبت اور ہواک دو گھڑی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی نکل پائی نہ کچھ ارمان جی کی برسی حالت ہر اس دم واسطی کی
---	--

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر میں اُسکا نہ کرتا زمین میں ناپتا ملکوں میں پھرتا جو ہو تین قابل دیدار آنکھیں اُٹھاتا بار الفٹ کون سر پر نہوتا واسطی گر عشق پنہان	مثل پیچ ہو کہ مرتا کیا نہ کرتا نہ ملتے تم تو میں کیسا کیا نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا اگر مجھ کو حشر اپنا نہ کرتا تو دل سینہ میں یوں دھڑکانے لگتا
---	--

غزل ۱۲۹

پرسے ہو کیون قدر منہ پیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا نہ منہ سے بولو نہ سر سے کھیلو کٹے گا کیونکر لال دل کا نتیجہ ابرو کا اہمو ڈر ہر تہ تیر مژگان کا کچھ خطر ہو ہمیشہ سینہ یہاں سپر ہو تو حوصلہ کچھ نکال دل کا میں اُن سے گستاخ ہو گا جدم تو پہلے اُنکو نگاہ کا ہو وہ مجھ سے بے شرم ہونگے جدم تو پہلے ہو گا سوال دل کا وہ زلف پچان سے اُڑ چلا تھا ترپ ترپ کر پھر پھر کر یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ پھنس گیا بال بال دل کا بزدل کہ تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یاد اُسکی
--

ہو اسکو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا
 تمھاری زلفیں لٹک رہی ہیں جو انہیں ہوتا تو گری پڑتا
 تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی میں ہو احتمال ل کا
 پھرے ہیں وہ ہم سے خیر بہتر ہم اُسے اسی قدر ہیں مکدر
 ہمیں جہان میں نہ تھوڑا دلبر اٹھیں نہ دنیا میں کال دل کا

غزل ۱۳۰

شب ہجران کی طولا فی نہ پوچھو حقیقت کیا بتاؤں چشمِ نرم کی نکلنے ہی نہیں پاتے ہیں گھر سے بچا یا لکھ پر پھینس ہی گیا دل برت بکعبہ ممتازِ حنین سے	جو گزری ہو سے جانی نہ پوچھو ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو عزیزِ دن کی نگہبانی نہ پوچھو دل نادان کی نادانی نہ پوچھو کوئی حال پریشانی نہ پوچھو
---	---

غزل ۱۳۱

روٹھے ہیں ہم سے آج اٹھیں ہم منائے شکر خدا جنازے پہ میرے وہ آئیں گے نامے ہمارے یونہی اگر سر اٹھائیں گے جسدِ ہمارے مٹھو سے وہ مٹھ کو ملائیں گے ہم سے خدا نخواستہ وہ گر جڑا ہوئے احوال ہوں میں بھی تنگ تر ہاتھ سے پہلو میں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر دکھا ہو سننے جاہِ ذوقِ راتِ خواب میں اگر آنکھ اُنکی پھر گئی اپنا بھی دل پھرا	کر کر کے منتیں اٹھیں گھر لیکے آئیں گے اس آبرو سے خاک میں ہم کو ملائیں گے سن لینا تم کہ عرشِ معلّٰی ملائیں گے کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب مٹھ کی کھائیں گے پھر کس طرح فراق کے صدمے اٹھائیں گے بہتر کرینگے تھکوا اگر وہ جلا لیں گے کیونکر نہ اسکو دیکھ کے ہم خار کھائیں گے تعبیر یہ ہو ہم کو کنوین وہ جھکا لیں گے اب مل کے اور سے نیا نقشہ جائیں گے
--	---

زلفون کی طرح پیچ میں لائینگے وہ ہمسک
یہ خوف ہو کہ ہوے نہ عالم سیاہ آج
اُس گلبدن کے پھولوں کا زیور بننے سے
دن رات جب رقیبوں میں صحبت ہو آپ کی
اخگر انھیں تو شوق ہو دل کے جلنے کا
یونین بگڑ بگڑ کے اگر وہ بن لینگے
زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپا لینگے
یہ کھل گیا کہ کوئی بینا گل کھلا لینگے
کاہیکو آپ ہمسک بھلا چہرہ بلا لینگے
کاہیکو میرے حال پہ وہ رحم کھا لینگے

غزل ۱۳۲

دیارتبہ خدا نے سکویوں جیوں کے جانا کو
جو آیا بام پر وہ گل تو گردن پر ہوئی حیرت
مری اس نو گرفتاری سے ہر ایک کو شکایت
کہاں بھول کر آہم ترے کو بے بین جانے
لیا تیری اداسی لوٹ کر شہر و ولایت کو
نچھڑا قتل سے تو نے کسی مذہب کو اس قاتل
سمجھتے کم بین رستے میں ہم اپنی چشم گریان سے
شب وصل صنم میں یاد کرین سکھو رہا ہوں
ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں
میں اس درد دل نے کر دیا شرمندہ حکمت کو

غزل ۱۳۳

صنما بر بکریم یاں ترے چہرے ہر ایک میں
ہوس جمال حبیب ہو تجھے کچھ داتا تو کلیم تر
وہ جو خودشت نظارہ ہیں یہی آہ میرے کہیں میں
یہ جو کہتے کہہ میں تو فقط سو غلط ہو محض غلطی
کہ اگر اہست بر کام تو اچھی کہے تو کہیں غلطی
نمودہ ترائی ادھر کی سن ارنی ہی کہ تو یہ جی چلا
کہ اسی تجلی نور نے میں، مثل طور دیا جلا
جدھر آگے اٹھا کے نظر کروں نظر اُسے مجھ کو نہ

ایں کتاب کے مجاہد پر شہر مبارک است

گلرستہ عقیقۃ اللہ خان

۵۷

مجھے انشا اور تو کیا کون جہان میں کئی بھی فرق ہے جو خدا کے نور سے پر ہو کہ حال دہر میں ہر غلام

غزل ۱۳۴

<p>دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا گو نہ لیوے تو نام عاشق کا جان سے ہو گیا بدن حسالی قابل بستگی نہیں تو نہیں یار ایسا نہ پاؤں گے فدوی</p>	<p>یا الہی یہ کس سے کام پڑا اب تو منہ میں یہ سب کے نام پڑا حسب رہی گنگا تمام پڑا کب گلہ آئے یہ غلام پڑا دیکھ لینا اگر اس کو کام پڑا</p>
---	---

غزل ۱۳۵

<p>دل گرفتار کیا کئے کیا یار کیا ہم جو رہتے تھے سدا گوشہ تنہائی میں آپ کثرت میں گیا گوشہ وحدت کے کئے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو کون منصور تھا وہ جسے انا الحق بولا</p>	<p>اب مجھے پیار کیا کئے کیا یار کیا سر بازار کیا کئے کیا یار کیا عشق اظہار کیا کئے کیا یار کیا مار گلزار کیا کئے کیا یار کیا بر سر دار کیا کئے کیا یار کیا</p>
--	--

غزل ۱۳۶

<p>قدر ترا سرور و ان تھا مجھے معلوم نہ تھا وہو پ میں غم کی غیبت جی کو جلا یا انوس خاک تیرے قدم پاک کی اسی راہ جبین شب ہجرت کے اندھیرے سے بتنگ آیا تھا یار نے ابرو سے ترکان سے مجھے صید کیا سب جگہ ڈھونڈا وہ پھر اس کو نہ پایا ہرگز میں نے سمجھا تھا کہ اس یار کا ہی نام و نشان</p>	<p>گلشن دل میں عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا پیو کے سایہ میں انان تھا مجھے معلوم نہ تھا سر نہ دیدہ جان تھا مجھے معلوم نہ تھا منح ترا تو رفشان تھا مجھے معلوم نہ تھا اُس گئے تیرو کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا دل کے گوشہ میں مکان تھا مجھے معلوم نہ تھا وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا</p>
--	--

دل بیدل نے کہا تھا سو ہوا آج سہرا ج | کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا | اس سے جیتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا
تجھے جس بزم میں زہار نہ دیکھا نہ سنا | تاج اور راک وہاں یار نہ دیکھا نہ سنا
ہمدومین نے کبھی رد کلام و اعظ | اُسکے جز مصحف رخسار نہ دیکھا نہ سنا
عشق کی راہ میں نقش قدم و شور جس | گاہ پہننے دم رفتار نہ دیکھا نہ سنا
چشم دار ہتی میں اور گوش بر آواز قدم | عاشقوں کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد | آکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
کیا عجب ہو جو اُسکے مرقدِ لیلیٰ سے صدا | میرے بختوں ترا کیا حال ہوا میرے بعد
تیز رکھو سر ہر خار کو امرو دشتِ جنوں | شاید آ جاوے کوئی آبلہ یا میرے بعد
وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن میں ہر صبح | پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد
منہ پہ رکھو دامن گل رو دنیلے مرغانِ چن | ہر روش خاک اڑا نیکی صبا میرے بعد
اسیلے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے | کون کھولیکا ترے بند قبا میرے بعد
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے | یاد آو گی تجھے میری وفا میرے بعد
لاش مجھ گشتہ کا کل کی کوئی لٹکا دو | تانہ نوے کوئی مجھوس بلا میرے بعد
جلکے کہ دیوے کوئی خان کی زبانی آتی | اب نہیں آتے ہو پھر آو گے کیا میرے بعد

غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤں میں کیونکر گسے جانان چھوڑ کر | بلبل نالان کہاں جائے گلستان چھوڑ کر
کاوش غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا | خار آتے ہیں کہیں صحرا کا دامن چھوڑ کر
وصل جانان کسکی قسمت میں ہمیشہ ہو | جاتی ہر اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر

کلب وہ انسان ہو جو مانگے حور انسان چھوڑ کر چلے بے ہین جسم کیا کیا قصر والیوں چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہیں جس طرح سے تیر میدان چھوڑ کر مسجدوں میں بیٹھے ہیں وہ اپنی دوکان چھوڑ کر	ہو اسی وصل جنت میں بھی مجھ کو یار کا سر پہنکی پھرتی ہیں ارواح سنگ و خشت راہدار کیونکہ کروں میں ترک یہ دینا ہوڑ کوئے قاتل کو چلے و خشت میں یوں صحرائیم مر گیا کیا ناخ میکش جو سارے مرفوش
---	---

غزل نمبر ۱

وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلع
یہ قلع ہو کیسا کہ ہر ستم گئی جان پر نگیب قلع
کسی کے خرام کی یاد میں تہ خاک بھی یہ رہا قلع
کر زمین کو زلزلہ آئے ہو جو ٹوٹے مجھ کو زلزلہ قلع
ہر حال پہلے تو دھکا تھا غرض اب تو جان پر آہی
یہ عذاب مرگ ہو یا طیش یہ خدا کا قہر ہو یا قلع
یہ کہاں کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا ہے جو ہو ایک ساشب و روز صبح و مساق قلع
سین چاہ میری اگر اٹھیں نہین راہ دل میں تو کیلے
مجھے روتے دیکھ کے رو دیا ہر حال سکے ہو قلع
غم بحر پار کے ہاتھ سے شب و روز ہوں میں عذابین
یہ ہمیشہ ایک نئی طیش ہو دما م ایک سینا قلع
کہا جان بلب ہوں جو آئے تو مری زندگی ہو تو یہ کہا
ترے چہنے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا تجھے کیا قلع

غزل نمبر ۱

کوئی اس دامِ محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ نہان بالہ مرعِ چمن نے اُسے بخواب کیا آج ہر دھوم اسیرانِ نفس آتے ہیں نحبت بیدار اگر خواب میں جھکویا دے	ایضا یہ تو کسی بندے کو آزار نہو سانس لیتے ہیں کوئی شخص گنگا نہو مجھے ڈر ہو کہ خفا مجھے وہ دلدار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھر تا بقیہ مت کبھی بیدار نہو
---	---

غزل ۱۲۲

ڈرتا ہوں جدا مجھے وہ دلدار نہو جاے و فدا بیو ہرگز نہ مری لاش کو یارو ساقی تو اسے جان کے مت کیجیو مدہوش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پریمی نہ ابو موج تجھے خون نہیں کیا دل وحشی	یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جاے جب تک کہ جنازے پہ مرایا نہو جاے ایسا تو نشانی کہیں سرشار نہو جاے ایسا نہ کہیں تو سربازار نہو جاے الفت میں کسی بت کی گرفتار نہو جاے
---	---

غزل ۱۲۳

عشق ہو دامِ بلا زلف پریشان مددے ہجر میں یار کے پھرنا ہو مجھے کوہِ دشت نیچ ابرو نے تری جھکوا کیا ہو گھائل سُرخ چہرے پہ جو کھاپاں وہ آیا قاتل جوش دیوانگی ہو مجھ پر سراپا فانی	راہِ بھولا ہو یہ دلِ خضر بیابان مددے پا برہنہ ہو مرا احبارِ منیلاں مددے نیم بسمل نہ رہوں خنجرِ مرثگان مددے خون کرنے کو مرے خاکِ شہیدان مددے ہاتھ کھنکے میں نہیں چاکِ گریبان مددے
--	--

غزل ۱۲۴

بتا دین ہم تمھارے عارض و کاکل کیا تجھے یہ کیا تشبیہ بیودہ کیوں مودی سے نسبت نباتاتِ زمین سے اُسکو کیا نسبت معاذ اللہ	اسے ہم سانپ سمجھے اور اسے من سانپ کا سمجھے سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی بتا تجھے ہما عارض کو اور کاکل کو سنبل کی بتا تجھے
--	--

<p>اسے برق اور اسے ساون کی ہم کالی کٹھا سجے اسے ظلمات اُسکو شبیہ آب بقا سجے یہ میفیا اسے اور اُسکو موسیٰ کا عصا سجے اسے قندیل کعبہ اُسکو کعبہ کی روا سجے اسے وقت نماز صبح اور اُسکو عشا سجے سویدا اُسکو سجے اور اُسے نور خدا سجے</p>	<p>غلط ہی ہو گئی تشبیہ یہ بھی ایک طائر سے گٹھا اور برق کیا ہو کیوں گٹھا کر اُسکو نسبت دے جو کیسے یہ فقط مقصود تھے خضر و سکر کے جو اس تشبیہ سے بھی داغ دل و لون پر آیا کر جو یہ تشبیہ پسند خاطر والا نہ تو پھر حقیران ساری تشبیہوں کو رو کر کے یہ کہتا کر</p>
--	--

غزل ۱۴۵

یہی کستی تھی لیلیٰ پر وہ نشین نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم
غم قیس سوا مجھے کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز واد کی قسم
رُک پایا جو لیلیٰ نے مجنون کا جی کہا کیوں ہو خفا مرے سروسی
نہ تو میں نے کسی سنگ بات جو کی مجھے میری ہی شرم و حیا کی قسم
مرے گریہ سے جاوے ہو صبر و سکون مرا اشکوں سے ٹپکے ہو قطرہ خون
ارے چین نہیں مجھے پیارے کبھوں مجھے اس تری نہ و وفا کی قسم
شب ہجر میں اشکوں کا خون ہا اُسے دیکھ کے رنگ شفق کا اوڑا
نہیں اس میں مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ خدا کی قسم
ترے کشتہ غم کا ہر حال تیر ہی کیو جو جانا ہو تیرا اُدھر
مجھے قاصد مع نسیم سحر مرے ہجر کی شب کی بکا کی قسم
کبھی کہتا تھا قیس غزالون سے جا کو ناتواں دھرے کدھر کو گیا
کبھی کہتا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلیٰ کی زلف و تا کی قسم
کبھی ساغر و صل نہ میں نے پیا کبھی زخم جگر کو نہ میں نے بیا
غم و رنج و لعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو رو جفا کی قسم

نہ تو پائی ہوس کبھی پھولوں کی بونہ تو بیٹھا ہوں میں کبھی برب جو
نہ تو بیکلی دل کی گئی آہ کبھو مجھے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۴۶

<p>مرا وصال صنم کا اٹھائیگا پھر کیا کیسکی زلف کی جانب جو کھنچ رہا ہوں آگنی خیر ہو کیوں جوش پر ہر دیدہ تر بتوں کے کوچے بہر خدائیکل احوال ازل سے یان خط قسمت کی جاہر نقش قدم وہ دم حسنینوں کا بھرتا ہر ہو چکی رہی ست دکھایا زلیست میں جنے نہ منہ امانت کو</p>	<p>ڈرا جو بھر سے وہ دل لگائیگا پھر کیا بلے تازہ مرے سر پہ لائیگا پھر کیا کیسکے عشق کا طوفان اٹھائیگا پھر کیا یہاں جو بیٹھا ہر صدمے اٹھائیگا پھر کیا ٹٹے ہوئے کو مقدر مٹائیگا پھر کیا جو خود مرے گی کسیکو جلائیگا پھر کیا پس وصال وہ تربت پہ آئیگا پھر کیا</p>
---	---

غزل ۱۴۷

یہی دل کو قلق رہا زیر زمین نہ موی پہ بھی رنج و الم سے چھٹے
جنھیں چھوڑتے تھے اکدم نہ کبھی تاخیر غضب ہو وہ ہے چھٹے
کوس پتہ ہزار طرح کے بشر یہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے
چھٹ جاتے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے
ہو کیوں نہ ہمیں مرنے کی خوشی کہ حد میں فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ایذا سے چھٹے ہر وقت کے رنج و الم سے چھٹے
صیاد کے جب پھنڈے میں پھنسے مرنے کا ساما ہنسنے کی
ہمدم یہ پھر کئے کی ہر جگہ ہم فام میں آکر دم سے چھٹے
صہبت میں تن و جان کے احوال دیندے مرنے سب حاصل
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے ہم دم ہے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت شکل ہو کوئی نہیں شکل رہائی کی
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ کر قید عدم سے چھوٹے

غزل ۱۴۸

<p>کس طرح بال کے پھندے سے کبوتر چھوٹے ہی بڑا قمر جو قمری سے صنو بر چھوٹے عشق باز می میں جو پوچھو تو برابر چھوٹے کس طرح باز کے چنگل سے کبوتر چھوٹے طبع سے گو ہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے</p>	<p>زلف میں پھنسے نہ مرغ دل مضطرب چھوٹے جان مضطرب کو بن اُس سرور کے کیونکر ہو قرار آبرو اپنی گئی داغ حسنین کو لگا مرغ دل نیچے مژگان سے رہا ہو کیونکر غرق ہو بحر فکر میں امانت دن رات</p>
--	---

غزل ۱۴۹

<p>زمین کو زلزلہ ہو آسمان چکر میں آیا ہو پیا ہو عمر بھر خون جگر غم میں نے کھایا ہو لب رنگین پہ مٹی مل کے اُسے پان کھایا ہو یہ کسے چادر متاب میں دھب لگا یا ہو کسی محبوب کو تو ای امانت یاد آیا ہو</p>	<p>شب فرقت میں نالوں نے جہان سر ہٹا دیا ہو حساب آب و دانہ حشر میں ہو گا تو کدو دنگا شفق بھولی ہو دیکھو شام کو شہر بدخشاں میں مری تربت پہ تانا چاندنی میں کیوں ہو میگو نہیں بیوجہ ہم چکیاں آتی ہیں فرقت میں</p>
---	--

غزل ۱۵۰

<p>لیکیا باغ میں بھوے سے نہ جلا د کبھی یون سیگا نہ تمھاری کوئی بیدار کبھی اس طرح دل سے تم ہوتے تھے ایجاد کبھی آئینہ کاموت کے پھندے میں جو صیاد کبھی ہم بھی اس باغ میں تھے قید سے آزاد کبھی کبھی کتا ہو امانت مجھے استاد کبھی</p>	<p>دل مرا سیر میں سے نہواں کبھی زندہ جب تک ہیں ہم ای جان جفا میں کر لو تم ایجاد تھے سنے بت یا جانی ہو گا تب جال میں بلبل کا پھنسا نامعلوم بلبلو کس کو دکھاتی ہو غم و غم پر دانہ میں قیامت بت بے شرم و حیا کی باتیں</p>
--	--

غزل ۱۵۱

دل نادان تھے آزار ہوا خوب ہوا ایک کافر کی محبت نے بھلایا جو یہ سزا ہوا دل نادان کی نانا کسا بار منت کا مرے کون اٹھاتا سر پر ناصحا مجھے تھے کوئی سروکار نہیں روز کے جھگڑے سے بنے بھی فروخت پالی خون بخش کر نہیں لین ہر کچھ میرے غلیل	دام کیسویں گرفتار ہوا خوب ہوا بدے تسبیح کے زنا ہوا خوب ہوا نرگسین چشم کا بیمار ہوا خوب ہوا وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خوب ہوا میں جو رسوا سر بازار ہوا خوب ہوا اسکو ملنے سے بھی انکار ہوا خوب ہوا رہنا حیدر کرار ہوا خوب ہوا
---	--

غزل ۱۵۲

ترا یہ حسن و جون رہے نہ رہے یہ چار دن کی حوالی بہت غنیمت ہو جو قتل نظر ہو تو میر بھی فخر یہی ہوا شک فشان تو صبر ہو کیسا بچی کو ہاتھ لگی واسطی نشست رو	یہ نور بہار یہ گلشن بیکار رہے نہ رہے ترا یہ رنگ و روغن رہے رہے نہ رہے جھکی ہوئی مری گردن رہے رہے نہ رہے ہجوم سیل سے خرمن رہے رہے نہ رہے کیسا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے
---	---

غزل ۱۵۳

رخ روشن ترا قرآن ہو اللہ اللہ شیخ کو کعبہ بھلایا ہو برہمن کو دیر وصل دلبر میں بھی آرام نہ ہو دے حاصل ترجی جتوں سے وہ پھر دیکھتے ہیں آن د عشق نے اُسکے فقط مجھ میں نہیں کی تاثیر تھی خلیل ایسی کمان تیرے سخن میں لذت	ای صنم میرا یہ ایمان ہو اللہ اللہ وہ تری زلف پریشان ہو اللہ اللہ عاشقی کی بھی پیمان ہو اللہ اللہ قتل کا کہے یہ سامان ہو اللہ اللہ حبسے دیکھا وہ پریشان ہو اللہ اللہ شاہ تہام کا یہ فیضان ہو اللہ اللہ
--	--

غزل ۱۵۴	غزل ۱۵۴
<p>کردن اس ستم کا میں کیا بیان میرے سینہ نگار جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابلِ داور وے کلمہ گو یوں کیطرت آج بھی مل میں آنکھ باز جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط اب تو اجڑا دیار جو بہار تھی سو خزاں ہوئی جو خزاں تھی اجڑا بہار گلے طوق بانوں میں بیزبان کہا گل کے برسے غبار چل اب خزانگی یہ کیس ہو انہ وہ رنگ ہر بندہ نہ وہ تاج ہر نہ وہ تخت ہر نہ وہ شاہ ہر نہ دیار ہمیں ہر وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کار</p>	<p>گئی یک بیک جو ہوا پٹ بنیں لگو میرے قرار یہ رعایا ہندو بہ ہوئی کویسی اپنے جفا ہوئی یہ کسی نے ظلم بھی ہر سنا دیا پچاسی لاکھوں کو بکینہ نہ تھا شہرِ دہلی یہ تھا چین کو کس طرح کا یہاں تھا یہاں تنگ حال جو سب کا ہو یہ کرشمہ قدرت رکھا شب و روز پھولوں میں جن تیلوں کو غم کو وہ کینہ یہی شہرِ خلد سے کم نہ تھا اسی جاکسی کو لم نہ تھا سبھی جاوہ ماتم سخت ہو کہو کیسی یہ گردشِ وقت ہو ظفر تجھے غم حشر کیا جو خلد نے پوچھ تو رلا</p>

غزل ۱۵۵	غزل ۱۵۵
<p>چھپتے رہے کچھ میں بھالے تمام رات کنجت آج اور ستائے تمام رات اس چاند میں پڑے رہے ہائے تمام رات زاری تمام روز ہونا لے تمام رات رہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات جو تیرے دل میں آئے سنائے تمام رات</p>	<p>فرقت میں ہم کیا کیے نالے تمام رات یاد آ گیا کیا یہ کتنا غضب ہوا زلفیں بٹھیں نہ چہرہ مہر دے ایک دم ہوتی ہو کس طرح لبر اوقات کیس کسو وقت اُن سے کیجیے مطلب کی گفتگو ہم چھپنے سے باز نہ آئینگے اسی ضم</p>

غزل ۱۵۶	غزل ۱۵۶
<p>دیکھتے ہیں والد اسکو دل کے ہم کاشانے میں دھونڈتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور بتخانے میں دھوکھا ہم نہیں کھانے کے تو لا کر چھپا دیتے ہیں</p>	

تیری ہی پر یہ جلوہ گری سب لبتی اور ویرا نے میں
 فرق نہیں اس میں کچھ بھی گر چھوٹ کنوں تو کافر ہوں
 دیکھ رہا ہوں شکل کسی کی اپنے اور بیگانے میں
 عشق و محبت جیسا یا روشن سے ہر پروانے کو
 عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خون نہیں جل جانے میں
 زہرا خلیل آگاہ تھے ہم عشق و محبت کی شہر ہو
 چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یا رانے میں

غزل ۱۵۷

میں نے تم سے کیا کیا اور تنے مجھے کیا کیا جان کھونے کے لیے اللہ نے پیدا کیا دیکھ لے میں مرتے مرتے سوے درد کیا کیا بڑا موس سے کیوں کہا تھا راز جو افشا کیا دھرو یا تھ اُسے دلیر تو بھی دل مڑا کیا	میں نے تلو دل دیا تنے مجھے رسوا کیا کشتہ ناز تیرا روز ازل سے ہوں مجھے آنکھ عاشق کی کہیں پھرتی جڑا دے دھنا دلبروں میں بیوفا میری وفا کی دھوم ہو کیا نجل ہوں اب علاج بیکار سی کیا کروں
--	--

غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاہد رہتے اُسے بھی فکر ستم نہوتا
 جو ہم نہوتے تو دل نہوتا جو دل نہوتا تو غم نہوتا
 وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزایا
 عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اسکو بچ والم نہوتا
 مگر قیام نے سر اٹھایا کہ یہ نہوتا تو میروت
 نظر سے ظاہر حیا نہوتی حید سے مگر میں خیم نہوتا
 ہر ترقی جمال کو ہر میان محبت ہو روز افزون

شریک زبیا تھا بلوالموس بھی جو بیوف کی مین کم نہوتا
 ہوا مسلمان مین اور ڈرس نہ درس واعظ کوسن کے مومن
 بنی تھے دوزخ بلا سے لیکن عذاب تجبہ صنم نہوتا

غزل ۱۵۹

کھل گئی غم کے مارے جان افسوس جی گئی یون ہی رایگان افسوس آگئی باغ میں خسروان افسوس راز رہتا نہیں نہان افسوس مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس	کھل گیا جی غم نہان افسوس میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہوا گل داغ جنون کھلے بھی نہ تھے موت بھی ہو گئی ہر پردہ نشین تھا عجب کوئی آدمی مومن
---	--

غزل ۱۶۰

خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیوں ہو اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیوں ہو مجھے کچھ کام نہیں ہر تو ستاتے کیوں ہو چارہ ساز و مری امید بندھاتے کیوں ہو اب چھپاتے ہو عیبت بات بناتے کیوں ہو	سر نہ گین آنکھ سے تم نام لگاتے کیوں ہو گرم جولان میرے مدفن پہ تم آتے کیوں ہو جسے منظور وفا ہو جفا بھی اپنے توڑنا جان کا ہو جائیگا دشوار آخر کھل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن
---	---

غزل ۱۶۱

وہ جو جسے تم سے قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہی لئے وہ بد بناہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو لطف مجھ پہ تھا پیشتر وہ کہ تم سے حال
 مجھ سے ہر ایذا و ذرا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مرے مرے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پر رہنمائی تھیں یا دہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں میں ہر گفتگو
 وہ بیان شوق کا ہر لفظ تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 ہوے اتفاق سے گریہ تو وفا جانے کو دم بدم
 گلہ ملامت افسر با تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی مجھے تم سے بھی رابطہ
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ مانس کسی بات کا
 وہ ہنسین ہنسن کی ہر آن صدا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے یاد
 میں دہی ہوں مومن بتلا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی نہ بچے کیونکہ تضرع کے آنے کی
 چلی ہر جان نہیں تو کوئی نکالو راہ
 خیال زلف میں خود رفتگی نے قہر کیا
 کروں میں وعدہ خلافی کا شکوہ کس کس سے
 مجھے یہ ڈر ہے کہ مومن کہیں نہ کست ہو
 خبر ہولاش پہ اس بیوفا کے آنے کی
 تم اپنے پاس تک اس مبتلا کے آنے کی
 امید تھی مجھے کیا کیسا بلا کے آنے کی
 اجل بھی رگہی ظالم سنا کے آنے کی
 مری تسلی کو روز جزا کے آنے کی

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک میں ہم سوختہ سامان ہونگے
 تارک انداز ہر دیدہ جانان ہونگے
 فلس ماہی کے کل شمع شبستان ہونگے
 نیم بسمل کئی ہونگے گئی بیجان ہونگے
 چارہ فرما بھی کبھی قیدی زندان ہونگے
 صبر یارب مری وحشت کا چڑیگا کہ نہیں

یہ وہ اخترِ نبین جو خاکِ مین پہناں ہو چکے بھر وہی پائون وہی خارِ میخلمان ہو چکے آخری وقتِ مین کیا خاکِ مسلمان ہو چکے	داغِ دل نکلیں گے تربت سے مرے جون لالہ پھر بہا سائی وہی دشتِ نوردی ہوگی مہر ساری تو کٹی عشقِ بتان مین مومن
--	---

غزل ۱۶۴

نخلِ تابوتِ مین جو بھول گئے نرگس کے کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہن اسکے یہ مزا ہونہ نصیبون مین کسی بحس کے جب عدو باعثِ گرمی ہون تری مجلس کے واہ افکارِ ترانِ اؤ منہ یا بس کے	کشتہ حسرت دیدارِ مین یارب کسکے کس پریر سے شکر سے ملاول افسوس لذتِ رگ سے ہجرانِ مین و عا جو کر خدا کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور کھڑے یارِ مومن سے بھی ہن مدعی طبعِ روان
---	--

غزل ۱۶۵

کس یوسفِ عزیز کی اس دل کو چاہہ ہو جارو بکش گلی کا ترے بادشاہ ہو ابو مرلیفِ عشق کی حالتِ تباہ ہو مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہو بوسہ کا مانگنا نبین کوئی گناہ ہو یہ قتلگاہ میرے لیے عید گاہ ہو یہ گنجِ حسن ہو تو وہ مارِ سیاہ ہو کیا صید گاہ یار کی تیسرے نگاہ ہو کافی ہمارے واسطے تیغِ حکماہ ہو مجھے فراقِ یارِ خدا کی نگاہ ہو	لیقوب سان جو آنکھوں مین عالم سیاہ ہو ہم ایسے خاکساروں کی کب تبھکو چاہ ہو دعویِٰ عبثِ عبث ہو سیجائی کا مجھے ہو جائیگے گناہ مرے عفوِ حشر مین کیون مجھے بقصور بگڑتے ہوا میرے حضور اس جا جو تنے ذبح کیا مجھ کو بے قصور گیسو کو رخ پہ دیکھکے کتنی ہو ساری ظن آنکھیں دکھا کے طائرِ دل کر لیے شکار قاتلِ نبین ضرورتِ شمشیرِ آبدار کیونکر نہ آہ آہ کرے خسگرِ حیرین
--	---

غزل ۱۶۶

بہار آئی چین میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال قامتِ جانان میں تپلا ہوں ز بس غم کا ہنیں بھولا مجھے شرم کے اسکا وصل میں کتنا مزاج اسکا نکلیو نکرا نہ بلبل سے برہم ہو ہمیر دام الفت پھر ہو تم آج کل عاشق	چلی پھرانے وحشت کی ہوا پھر دل چپکا گمانِ سر و گلستان پر ہر جھکلو غل ماتم کا اتارے قبر میں ہمکو جو کھوے بنزِ محرم کا نراکت سے ڈوپٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا پڑا پھندا گلے میں حلقہ لگیسویے پر غم کا
--	--

غزل ۱۶۷

کب سر سے دل کو خیال رنجِ جانان نہوا کونسا دل ہر نینِ حسینِ محبت تیری دشمنی کسے نہ کی مجھے تری الفت میں کیوں مٹا جاتا ہر قاتل مجھے بسل کے بوسہ لب مجھے اُسے کبھی عاشق نہ دیا	جلوہ گر کب میرے گھر میں مہتا بان نہوا کون کا فر تری الفت میں مسلمان نہوا ایہ پری کون مری جان کا خواہاں نہوا لطف کیا خون سے جو دامن ترا افتان نہوا شکر کرتا ہوں کہ شرمندہ احسان نہوا
---	---

غزل ۱۶۸

دل پر وہ نشینوں سے لگانا نہیں اچھا رنجِ چاند ساز فنون میں چھپانا نہیں اچھا پیرے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگی دل میں مگر ضبط ہو لازم سوئے ہیں شبِ وصل کے جاگے ہو عاشق	گوچے میں پری رویوں کے جانا نہیں اچھا ایہ جان یہ اندھیر چھپانا نہیں اچھا قالی فقط آواز سننا نہیں اچھا ایہ شمع یہ اشکوں کا بہانا نہیں اچھا ایہ مرغِ سحر شورِ چپانا نہیں اچھا
--	--

غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیس دیا تیری صدا نے چین نہ ایہ دلربا دیا ردیا کبھی جو یاد میں اُس بھر صُن کے	دی جان اُس پری کو جلا دل جلا دیا سوتے ہو دن کو خوابِ اجل سے جگا دیا آنکھوں نے میں نے اشک کا دریا بہا دیا
---	--

بیگانوں کی خبر نہ یگانوں کا ہوش ہو سمجھانہ کچھ کہ قہر ہی چاہو ذوق کا عشق بکھوے نہیں ساتے ہو کل رات سے جو تہ	سب کو تمہارے عشق میں دل سے بھلا دیا دانتہ میں نے دل کو کنوین میں گرا دیا عاشق تباؤ تو تمہیں اس گل نے کیا دیا
---	--

غزل ۱۷۱

کیسی زلف میں گر بھول کر بھی دل اسکا مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق سوائے جرم محبت تصور ہو نہ گنہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کر کے بے نہ معرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا بھرا اٹھایا وہ جھٹکا گھڑی گھڑی ہو بیان خوف دمدم کھٹکا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا جھٹک کے ہٹ گئے کیسا رجو سنا کھٹکا اڑے رہو کہ اسی میں ہو نام جیوٹ کا
--	---

غزل ۱۷۲

ہمارا آئی خیال آیا مجھے پھر خوش جالوں کا قلق سے دم ہریان بکھا ہوا آشفہ حالوں کا ترا جنوں اسی جانب تڑپتا ہوگا امریلیلی کہاں ترے کمان مسکن کیا مطلق نہیں کھلتا گران ہو گوش گل ناحق جن میں غل جاتے ہو جگر کے داغ سے ہر دم دھواں پیچیدہ اٹھتا ہو	گلی پھر آگ سینے میں ہوا پھر خوف نالوں کا ادھر بھیندا پڑا ہوا یوں میں زلفوں کا یہ غل زنجیر کا جس دشب میں ہو شور نالوں کا پتیاں کس پوچھیں ہم ہم کے جانے والوں کا نہیں یاں سنے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لیگا عشق گھونگر دالے بالوں کا
---	---

غزل ۱۷۳

چھپے کرتے ہیں مرغان خوش الحان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو نغان کرتی ہو دور و فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سوزش دل داغ جنوں دشت میں کیونکر ہو	وجد میں لاتا ہر بلبل کو گلستان کیا کیا دھونڈھتا ہو تجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل بیمار کراہا دل نا لان کیا کیا اگ بھر کاتے ہیں بیان غول بیابان کیا کیا
---	--

خاک میں ملنے ای چنچ ترے ہاتھوں سے بعد مدد بھی نہ پھولوں گا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھائے کہیں اللہ مجھے ای عاشق	دل نکلین میں بھرے تھے مرے ارمان کیا کیا یاد آئیگا مجھے خانہ زندان کیس کیس یاد آتا ہی مرزا رش فویشن کیا کیا
--	--

غزل ۱۷۳

سوت اُسکی ہو جو شخص ہو میرا محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غل وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک ہوگی مشتوقوں کو کیا کام بھلا مہر و وفا سے یارب نہ خوان آئے کبھی باغ جہان میں رخ زرد ہو تن زار ہو ترشہم ہر لب خشک ہمت نہ کبھی ہا ریو عاشق یہ رہے یا	عیسیٰ سے بھی جاتا نہیں آزار محبت نہ لو قتل ہوا آج گنہگار محبت نہ ہوں خادم ویرینہ سرکار محبت نہ نادان ہو جو اُن سے ہو طیبگار محبت سر سبز ہمیشہ رہے گلزار محبت کیونکہ نہ کہیں سب بٹھے بیمار محبت ہر مرد وہی جس سے اُسٹے ہار محبت
---	--

غزل ۱۷۴

روا نہیں یہ جفا میں خدا سے ڈریا ستاؤں گر تجھے درد دل جو گر صیاد بیان میں کس سے کروں حال کون سنتا ہو اسیر کج قفس ہوں میں اتبودت سے ہمت بڑا ہو ستانا کیسا ای ظالم ستاؤں کسکو سیجیگا سننے دل کسا چھٹا ہو جب سے جن کچھ نہ بوجھ حال جن میں رہنے دے بلبل کے آشیانے کو اسیر دام بلا کر کے مجھ کو ای عاشق	عبث نہ باندھ میرے قتل پر کمر صیاد یقین ہو شام سے تو روئے تار صیاد کسے دکھائوں میں بیتابی جو گر صیاد کبھی مرا بھی گلستان میں تھا گر صیاد نہ فوج کر مجھے لہر در گزر صیاد مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثر صیاد کہ رخ ہو زرد و ہن خشک چشم تر صیاد اچار نا نہیں اچھا کیسا گھر صیاد ہوا ہو آج خوشی دل میں کس قدر صیاد
---	--

غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان نثاروں کا کوئے قاتل میں دل بچکا نہ اب کسی صورت ہنہیں معلوم اب ہمیں صیت رہ گئے ہم تو دشتِ غربت میں آج وہ شوخ کہ گیس عاشق	صبح غم ہر عیان حسدِ حافظ آج ہوا امتحانِ حسدِ حافظ اشکِ خون میں روانِ خدا حافظ لیکے جانے کہاں حسدِ حافظ جاؤ اے ہمراہِ حسدِ حافظ تو ہوا بے نجبانِ حسدِ حافظ
---	--

غزل ۱۷۶

فرقتِ بین جا بھینسا ہوئی ثابتِ خطا دل فرشتہ بین یار کے ہو یہ ہر دم دعا دل پیارے یہ دے بتا کہ وہ جادو ہو کون سا مشہور ہو جہان میں کہ دل کو ہر دل سے ل مجنون بنے اسیر رہے در بدر بھرے بالکل وفانہ مہر و محبت نہ دلبری دیکھو تمہارے رکھو قدم کو سے یار میں اک دن وصال بار نہ عاشق ہوا نصیب	چھوٹے نہ دام سے یہی اب ہو سزا دل خالق کرے کیسے کسی پر نہ آئے دل قابو میں آپ لاسے میں جس پر اے دل پھر کیوں تمہارا دل نہوا آشتاے دل اُنکی سزا یہی ہو جو تھے لگائے دل پھر کس امید پر کوئی تھے لگائے دل یاں اور کچھ نظر نہیں آتا سوا بے دل کیونکہ نہ صدمہ شبِ فرقت اٹھائے دل
--	---

غزل ۱۷۷

کئے دیکھی ہیں زمانے میں وہ پیاری بکھیر جسہ کی ایک نظر جان سے مارا اُسکو دیکھیے کب نظر آتا ہو وہ خورشیدِ حال نامہ بردیکھیے آتا ہو کب اُس گلہ رو کا	چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہیں تمہاری آنکھیں کیوں نہ کیئے تری آنکھوں کو شکاوی بکھیر راہ نکلتی ہیں کئی دن سے ہماری آنکھیں نگرانِ صورتِ نرگس ہیں ہماری آنکھیں
--	---

قابل دید کہان دیکھیں گے اے عاشق
اب نہ وہ ہم ہی رہے اور نہ ہماری آنکھیں

غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمیں ترساؤ نہیں جان بلب دیکھ کے آپہن نہ کرو آتش دل ابھی کھینچ لی کچھ نہیں تمکو محبت میری تم زبان سے مجھے جو چاہو کو میں ہوں یا تم ہو بیان اوں کو کیون دکھاتے ہو میرا زخم جگہ تھا مقدر میں جو ہونا وہ ہوا اچھے ہو جاؤ گے جلدی عشق	عارضی حسن پہ اتر آؤ نہیں تم کلیجہ مرا سلگاؤ نہیں اس دہلی آگ کو بجھ کر کاؤ نہیں جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہیں گالیاں غیر سے دلو آؤ نہیں آؤ آغوش میں شرم آؤ نہیں جس میں بخیہ ہو یہ وہ گھاؤ نہیں دل کو کھویا ہو تو کھپت آؤ نہیں مرغن عشق سے کھب آؤ نہیں
---	--

غزل ۱۷۹

بھلا ہو تیرا اے ساقی رہے آباد مینا نہ کہوں کیا تجھ سے اے زاہد مرا شرب ہر زمانہ میرا بھی قصد ہے صحرانوردی کا مبارک ہو سوال بوسے لب پر نکیو نکر منھ پھر امین وہ پسند آئے نہ کیون عاشق مرا چون کو یہ اے عشق	مگر کلنگ سے بھر دے فقیر دن کا بھی پیمانہ کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی میں سوئے تخانہ کوئی کدے یہ مجھ سے کر اور آتا ہو دیوانہ صری عادت فقیرانہ مزاج اُنکا امیرانہ کلام اپنا ہو رندانہ غزل اپنی ہر مستانہ
--	---

غزل ۱۸۰

کروں تعریف کیا زلف رسانی بنھالا ہوش حبائس سنگدل نے جہان تک جی میں آئے ظلم کیجے	یہ ہو اڑتی ہوئی ناگن بلا کی مجھی پر مشق کی پہلے جفائی کی منو نکا میں کبھی صاحب سے شاک کی
--	--

لگے سب چھوڑ کر دل سوز مجھ کو یہی جاری ہو فرقت میں زبان پر مرا جانا ہو کب تک دیکھوں عاشق	فقط اک شمع تربت پر جلا کی کوئی صورت دکھاوے دلربا کی ہر نیت روضہ بغیر الو را کی
---	--

غزل ۱۸۱

تڑپ رہا ہوں میں جسکے فرقت میں اسکو مطلق خبر نہیں ہو
یہ کیسے نامے ہیں میرے یارب کہ جنہیں کچھ بھی اثر نہیں ہو
لقابِ مرغ سے اٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خون کو دل میں جا دو صاحب بیان کوئی بد نظر نہیں ہو
کردن زبان سے اسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دلکا
یہ اڑکے تم تک ابھی پہنچتا مگر ہر مجبور پر نہیں ہو
لکھوں میں کیا انکو حال فرقت ہو مجھ کو دردِ جگر شدت
بڑی تو اس میں یہ اب ہر وقت کہ کوئی یان نامہ نہیں ہو
میں کس سے پوچھوں بخشیم حیران رہ عدم کے پتے کو اس کن
سوائے اندوہ دیاس و حرمان کوئی میرا ہم سفر نہیں ہو
بھرا ہوا ناشون سے کوئے قاتل تڑپ رہے ہیں ہزاروں بلبل
عجب تماشا ہو دیکھ ای دل کیسے تن پر بھی سر نہیں ہو

غزل ۱۸۲

ہنیں سب سے رکتی ہو طبیعت آہی جاتی ہو
اُڑاؤں دھیمیاں کیونکہ نہ وحشت میں گریبان کی
کتا رہے ہوں بزرگ خارگو میں ناتوان لیکن
حسینوں سے نہیں خالی اسے صاحبِ دنیا ہو
حسین جب سامنے آتے ہیں لفت آہی جاتی ہو
بہار گل میں زور و ن پر طبیعت آہی جاتی ہو
مجھے اُس گل سے کچھ بوسے محبت آہی جاتی ہو
نظریاں یک نیک لچھپ صورت آہی جاتی ہو

خیل قامت موزون ہر جبے دلکوار عاشق
نئی ہر روز اک مجھ پر قیامت آہی جاتی ہے

غزل ۱۸۳

نیند آنکھوں میں بھری ہو کہاں رات بھر ہے
تاوک میں راستی ہو گئی ہو کہاں میں
ہر دم بتائیے نہ محبت شب وصال
ہر دم گلے سے اپنے لگائے رہوں انھیں
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائینگے ایک دن
کسکے نصیب تنے جگائے گدھر رہے
بیڑھی اگر کھوین ہوں تو سیدھی نظر ہے
جب یہ نگاہ آپکی آنکھوں پہ رہے
یہ ہاتھ میں وی جو ترے سینہ پہ رہے
منظر کی آہ وہ نہیں جو بے اثر رہے

غزل ۱۸۴

باہر نہیں ہوں حکم سے ار جان آپکے
زلفوں کی آڑ میں بے پوسے تو بول اٹھے
اللہ رے ناز و دیکھی جو پر چھائیں زلف کی
صورت دکھا کے فرج کیا جان بڑ گئی
منظر بغل میں رہتی ہیں پر یان تمام رات
دل سے نثار جان سے قربان آپکے
نکلے اندھیری رات میں ارمان آپکے
ناگن سمجھ کے اڑ گئے اوسامان آپکے
بندے کے سر پہ آنکھوں پہ احسان آپکے
رہتا ہوں روز گھر میں پرستان آپکے

غزل ۱۸۵

ضم دل کیے تڑپایا نہ کیجے
پڑیگا صبر دل تجھ پر مری جان
نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہے
ہزاروں مرغ جان ہوتے ہیں بے مل
اسیر دام الفت کر کے ار جان
نظر جسکی بڑگی ہو گا گھسائل
میں عاشق ہوں ترا دل سے مری جان
کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے
وگرنہ ہمکو کلپ یا نہ کیجے
جو کہتا ہے یہاں آیا نہ کیجے
چمن میں سیر کو بایا نہ کیجے
دل مضطر کو تڑپایا نہ کیجے
خدا را پام پر آیا نہ کیجے
مجھے لبت ترسایا نہ کیجے

کہا مانو وگرنہ ہو گے بدنام حسینوں پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگیا نیکی تکو مری حبان جو مانگے کوئی تھے ایک بوسہ حقیقۃ اللہ دل دیکر بتوں کو	بہت اُس کو چے میں جا یا نہ کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے مکان سے در پہ یوں آیا نہ کیجے اُسے اللہ ترسایا نہ کیجے کبھی پیچھے سے پچھتا یا نہ کیجے
---	---

غزل ۱۸۶

خوشی سے کاٹ لے دلدار گردن جو عاشق ہیں نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلف کی پھانسی بناؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے معشوق کے دوہی پیچھے حقیقۃ اللہ گر ہو عشق صادق	کر حاضر رو برو ہو یار گردن کٹاتے ہیں سربازار گردن تھکاتا ہوں ابھی سو بار گردن نہیں پھٹنے کی ہو زہنار گردن کمر پتلی صراحی دار گردن تو سہ کانا نہ تم زہنار گردن
--	--

غزل ۱۸۷

کسی کے عشق میں بیتاب دل ہو نہیں ہو ایک دم یاں چین پیارے اٹھائے ہوجو کے صدمے یہ کینک پھنسا ہو دام الفت میں کسی کے گلستانِ محبت کا پریشان وہی سمجھیکا رمز عشق جانان	مثال ماہی بے آب دل ہو نہ جا میں کیسے یہ تجواب دل ہو سہری جان اب بہت بیتاب دل ہو اسی باعث سے یہ بیتاب دل ہو جدائی نے کیا ہر باب دل ہو حقیقۃ اللہ جو ارباب دل ہو
--	---

غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شید مراد دل	کر افسردہ سارہتا ہو بند دل
-------------------------	----------------------------

<p>حسینانِ جہان کے گیسوؤں سے مین خود حیرت میں ہوں بیٹھے بٹھائے چلے کس طرح اُس پر زور اپنا کروں کیا ہاے سوے کوے جان ملا کر آنکھ وہ ہمسے پر یرو بتیان ہی ہجر سے تیرے میری جان اگر تو مانت گنہ ہمارا کسی کلفام کے فرقت میں یارو جہان کے خوب رویوں پر ہمارا نہیں ہوتا نین ہوتا اثر کچھ سلام اُس وقت کرتا میں تجھے کر حفیظ الدخان ساندھی سے کتبک</p>	<p>بکایا تھا بہت پر جا پھنسا دل کر گئے پھل لیا سدا بجلاد دل جو ہو مشہور عالم بیوف دل لیے جاتا ہی دیکھو کھینچت دل نہ جانیں کس طرح سے لگیں دل مثال مرغ بسمل یاں مرا دل بڑ تو کیوں ممتی یہ تجھ کو اب سزا دل ہیں نامے ہر گھڑی مثل عناد دل ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل عجب ہی سخت پتھر سے ترا دل کسی پر تیرا آنا مامی دل کر گیا عزم سوے کر بلا دل</p>
--	---

غزل ۱۸۹

<p>اسیر زلفِ جانان دل ہوا ہی نینِ معشوق کی فرقت سے بڑھکے شبِ تاریک کا خوف کیسا ہو سنبھالوں کس طرح دل کو میں اپنے ترمی فرقت میں ناووں نے ہمارے دل نادان نے کی غلطی ہمارے نینِ موقوف کچھ مجھ پر مری جان پر نشانِ رہتے ہو ہر وقت پیارے</p>	<p>حفیظ الدخان حافظِ احدا ہی ہمارے واسطے کوئی بلا ہی کہ داغِ دل ہمارا پُر ضیا ہی وہ قابو میں نین میرے رہا ہی اٹھایا آسمان سر پر لیا ہی جو تم سے بیوفا پر آگیا ہی حسینوں پر ہر اک ہوتا ندا ہی وہاں دلِ مراشید پڑا ہی</p>
--	--

کر دو تم قدر اسکی میرے پیارے	کہ دل سے تپہ دل میرا خدا ہے
حفیظ اللہ خان تمکو مبارک	کہ آیا آج تیرا دل رہا ہے

غزل ۱۹

نہیں آسان کسی سے دل لگانا	کہ خون دل سدا پڑتا ہے کھانا
بہت مشکل ہے احوال عشق باری	ہزاروں رنج و غم پڑتا ہے کھانا
ملین ہم کس طرح اُس ماہ رو سے	کہ ہے دشمن ہمارا سب زمانہ
خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم	نہیں لازم وہاں ہر روز جانا
تمہارے ہجر میں نوبت یہ پہونچی	کہ ہنستا ہے ہمیں سا زمانہ
خدا کے واسطے آکر مری جان	لگا جا ہا تھ سے اپنے ٹھکانا
منع کرتا ہوں دل کو وہاں نہ جاتو	نہیں رکتا ہے لیکن یہ دوانا
بھروسہ کیا ہو اُسکی زندگی کا	چھٹا ہو جب کا کب سے آب و دنا
کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر	نہیں لازم تمہیں کرنا بسانا
مری جان عاشق صادق سے اپنے	نہیں لازم تمہیں کرنا بسانا
حفیظ اللہ خان اُس ماہ رو سے	مبارک ہو تمہیں دل کا لگانا

غزل ۱۹۱

بیطرح حال ہے پیارے ترے دیوانے کا	جلد آب آکر نہیں وقت ہے شرمانے کا
ہو گیا ہوں مرض عشق سے لاغریاں	ہو یقین سبکو مری روح نکلیانے کا
دل کو دے پیچھے تمہیں پہلے ارادہ کرے	لخت دل پینے کا اور خون جگر کھانے کا
دل میں رو رو کے کہا کرتی تھی لیلی اپنے	حال کیا جانے ہوا ہے مرے دیوانے کا
منج بسبل کی طرح دل ہے تڑپتا میرا	سُن لیا حال ہے جیسے کہ ترے جانے کا
کشش دل نے اثر آج دکھایا شاید	ورنہ کیا کام تھا تشریف ادھر لانے کا

ماجر اکون سینگا ترے دیوانے کا حفظ کیا حال ہوا دیکھوے پروانے کا	اس طرح پیار سے بھلا کے قہر آپ اپنے شمع رویوں سے نہیں دل کا لگانا بھلا
---	--

غزل ۱۹۲

بچ و علم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا سبکی نظرون میں تو بنام ہوا خوب ہوا راضی تھے نہ وہ گلفام ہوا خوب ہوا دل لگانے کا یہ انجام ہوا خوب ہوا محفوظ تو تارک اسلام ہوا خوب ہوا	دل نادان جو تو بنام ہوا خوب ہوا بارہا میں نے کہا تو نے نہ مانا کستا مریٹا تو تو محبت میں و لیکن احوال لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پینا عشق میں اُس بت کا فرے بھنسا کر دل
---	--

غزل ۱۹۳

چین ہو عاشق مضطرب کو کہاں اب تب سے جھوٹے گیا کو چہ دلدار ہمارا دب سے کسی قابل نہ رہا جھوٹ گیا میں رب سے نام کیا کیا ہوئے مشہور و مخبر تب سے دشمن جان ہوا میرا دل نادان کہ تب سے دل نذر کس کو کروں کون ہو بڑھ کر تب سے	مہنس کے دل بچیں لیا تو نے ہمارا جب سے غیر حالت ہو مری کج نفس میں عیاں حال کیا اپنا کون تیری محبت میں غم مضطرب حال سر اسیمہ پریشان خاطر ہاے کس درد و مصیبت سے تجھے پالا تھا ایک ل سیکڑوں دلدار حقیقت لکھد خان
--	---

غزل ۱۹۴

وہ اگلے چمچے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل ترے بیمار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل ہمارے پائوں کی زنجیر کٹوانے سے کیا حاصل جہاں سے اٹھ گئے جب ہم تو بچہ پڑنے سے کیا حاصل مجھے ہر تماشا باغ میں جانے سے کیا حاصل	نفس بلب کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل نفس کی آمد و شد ہوئے جنبش نبض میں باقی دور زندان ملک آنے کی بھی طاقت نہیں تیرا ترا بیمار وقت نزع پہ رو رو کے کتنا ہو مرا باغ تماشا چہرہ رنگیں خوبان ہو پڑا
---	---

غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک تو پھر خاک پا سے یا رہوں مین
فنون عشق مین کیسا سے روزگار ہوں مین
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں مین
کر اس چمن مین گل آخر بہار ہوں مین
جفا شعار ہو وہ اور وفا شعار ہوں مین
نہ جانتا مجھے غافل کہ ہو شیر ہوں مین

نہ گرد و گنجہ نہ تاجانے کا غبار ہوں مین
نہ کہ کہن سے ہو نسبت مجھے نہ مجنون سے
نیکو و لطف جو کرتے تھے وہ تباہ نہ کریں
شکستہ رہنے دے ادم تو مجھکو باد خزان
یتیم کے ظلم سے ہرگز نہ سنا کو موڑوں گا
کٹی ہو یا دانی مین عمر رفت مری

غزل ۱۹۶

کیسی کچھ نہیں ملتی ہے جب تقدیر بھرتی ہو
جو نظرون کے تلے ہر ایک کی تصویر بھرتی ہو
بگولے کی طرح سے ڈھونڈتی زنجیر بھرتی ہو
ہماری آنکھ کب قائل تہ شمشیر بھرتی ہو
کہ مدت سے ہماری خاک دامنگیر بھرتی ہو
زبان براپنے اتہک لذت تقریر بھرتی ہو
زیلجا ہر گل کو چے مین بے توقیر بھرتی ہو
خدا جانے کہاں یہ آہ بے تاثیر بھرتی ہو
طبیعت جس سے اپنی اوبت بے پیر بھرتی ہو
نفل مین اپنے مجنون کی لیے تصویر بھرتی ہو

نگاہ یار سے آج بے قصیر بھرتی ہو
موت جو مری آنکھوں مین کیا یاران رفتہ کا
تراویا نہ جبے اٹھ گیا صحرے وحشت سے
ثری ملواری کا منہ ہم سے پھر جائے تو پھر جائے
کبھی تو کہیں لایکل آسے گورغبان تک
بیان کس منتہ سے جو کو یار کی شیریں بیانی
مقام عشق مین شاہ و گدرا کا ایک رتبہ ہو
درباب اثر تک ایک دن جاتے نہیں دیکھا
خدا شاہد ہو اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی
ہم اُس لیلی کے دیوانے ہیں اے غافل حقیقت

غزل ۱۹۷

دانستہ کس بلا مین گرفتار ہم ہوے
ہرگز نہ آشنائے گل و فہر ہم ہوے

پابند گیسوے سیر یار ہم ہوے
بیگانہ و اس چمنستان مین کی لبر

آتے ہی اس گل میں ہوا درودل فزون جھوٹے تمام عمر نہ زنجیر زلف سے اسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ڈھنگ ہیں پوچھیکا کون مجرم الفت کو شہر میں فرہاد و قیس و دامن و غافل علی الخصوص	دراشفائین اور بھی بیمار ہم ہوے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے پہلے قدم میں کشتہ رفتار ہم ہوے اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے کامل یہ فن عشق میں دو چار ہم ہوے
---	--

غزل ۱۹۸

چپے رفیق مگر گئے نشان باقی بہ فلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے دست جو ظلم چاہیے عاشق پہ کیجیے مشفق نہ مدت لب رنگین یا ر چھوڑ و ن کا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	میں داغِ خرفت یا رانِ رفتگان باقی نہ جنتیں ہیں نہ یا رانِ رفتگان باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پہ مہربان باقی مرے دہن میں ہر جانبک سری زبان باقی نہ کاروان ہر نہ اب گرد کاروان باقی
--	--

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہر بوجہ سر پہ بھاری آئی تو بہ آئی تو بہ زنا و مکرو و فزیب کاری غرور و غل و غاشکاری نہ کی غریبوں کی پاسداری نہ کی یتیموں کی نگہداری خطائیں ہیں اس قدر ہماری زبان ہر جگہ بیان ہاری مدام غفلت رہی یہ طاری دعا نہ کی یا جانا باری ترا جو ہر فیض عام جاری ہر کھٹا و حرمت امید ہاری	ہر اپنے فعلوں سے شرمساری آئی تو بہ آئی تو بہ گئی انھیں سب میں غم ساری آئی تو بہ آئی تو بہ سُنی نہ مفلس کی آہ و زاری آئی تو بہ آئی تو بہ قلم ہوا لکھتے لکھتے ماری آئی تو بہ آئی تو بہ کر تجھے ہر چشم رشکاری آئی تو بہ آئی تو بہ ترے کرم کی ہر انتظار آئی تو بہ آئی تو بہ
---	--

غزل ۲۰۰

وزن تو سوچا ہر فاعل کو کیا دم کا ٹھکانا ہو مساخر تو ہو اور دنیا سر ہو بھولی مت غافل	نکل جب یہ گیاتن سے تو سب اپنا بگنا ہو سفر ملک عدم آخر تجھے درمیش آنا ہو
--	--

لگا تا جو عبت دولت پہ کیوں تو دو کلو بیاہتی	بجائے سنگ کچھ ہر گز بیان سب چھوڑ جانا ہو
نہ بھائی بند ہو کوئی نہ کوئی آشنا اپنا	بھول بی غور کرو کیوں تو مطلب کا زانا ہو
لگا رہ یاد میں اُسکی اگر اپنی شفا چاہے	عبت دنیا کے دھندوں میں ہو اگل کیوں دونا ہو

غزل ۲۰۱

فارحستِ قریب تک دل میں کھینکتا جائیگا	میں بس کی طرح لاشہ پھڑکتا جاؤں
سر مر اجب کاٹ کر تشنیر فراویں گئے آپ	خون ان آنکھوں سے قدموں پر پھیلتا جائیگا
جان جائیگی جو عشقِ عارض گل رنگ میں	تختِ تالیوت مثل گلِ مکتا جائیگا
وہ میں کشتہ ہوں کہ میری نفس پر او دستو	اک زمانہ دیدہ حسرت سے تکتا جائیگا
چنگے افشان بام پر بہرِ خدامت جانیو	ای صنم جو دیکھ لیگا سر پھیلتا جائیگا
برگیا ہوں میں کیسکی حسرت دیدار میں	قریب لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا
ای ظفر قائم رہیگی جب تک اقلیم ہند	اختر اقبال اُس گل کا پھیلتا جائیگا

غزل ۲۰۲

یابگے افسر شاہ نہ بت یا ہوتا	یا مہراج گدایا نہ بت یا ہوتا
خاکساری کے لیے گریہ بنایا تھا	کاش خاکِ در جان نہ بنایا ہوتا
اس خرد نے مجھے سر کشتہ و بدنام کیا	کیون خرد مند بنایا نہ بنایا ہوتا
نشہ عشق کا گزرت دیا تھا جھکو	عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
ای پری حور لقانور قدم سے اپنے	ریشکِ جنت مرا کا شانہ بنایا ہوتا
روزِ مہر و دنیا میں خرابی ہو ظفر	ایسی لہتی سے تو دیر نہ بنایا ہوتا

غزل ۲۰۳

اواسے دیکھ لو جانا رہے گلہ دل کا	بس اک ننگاہ پہ ٹھہرا ہو فیصلہ دل کا
رہا شباب میں باقی جو دلولہ دل کا	تو خاک نکلیگا پیری میں حوصلہ دل کا

<p>جہان میں جو کہ ہر مشہور قبائل عالم وہ زند ہوں کہ نغمہ ہنکڑی سے بیت ہو وہ ظلم کرتے ہیں ہم پر تو لوگ کہتے ہیں پھر انہ کو چہ کا کل سے یار کے کوئی نہ ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کھلا بہار آتے ہی بچ قفس نصیب ہوا عو خدا کے سامنے ہوا اپنا اس قلع انصاف</p>	<p>پڑا ہر اُس سے اپنا کر مقابلہ دل کا ملہ ہر گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈاٹے معاملہ دل کا سنا ہر لٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ دولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ عرصہ دل کا بتوں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا</p>
---	---

غزل ۲۰۴

<p>یار تھا گلزار تھا مگر تھی صبا تھی میں نہ تھا محفل دلدار میں غیروں کی جا تھی میں نہ تھا ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلّا اگر چوری کیا بیخودی میں لیلیا بوسہ خطا کیے معاف ہائے ساقی یہ ہوسا مان اور عاشق وان نہ میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حسن و شباب از طرف یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا</p>	<p>لائی پا بوس جانان کیا حنا تھی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں تھی با و صبا تھی میں نہ تھا یہ سر پہا شوخی دزد حنا تھی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا یار تھا مہرہ تھا بدلی تھی ہوا تھی میں نہ تھا کیا اچھین دولوں کے حصے میں نصاف تھی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی میں نہ تھا خانہ بے باغ میں خلق خدا تھی میں نہ تھا</p>
---	---

غزل ۲۰۵

<p>ٹپٹے بٹھائے مفت میں سودا نیا ہوا کعبہ کا ہر خیال نہ خواہش ہو دیہ کی رویا شب فراق میں فیضان کیلئے میں افسوس زندگی میں نہ آیا کمین نظر</p>	<p>دل بتلاے الفت زلف و دوتا ہوا دل ہو تمھاری چال سے ایسا ہوا ہر قطرہ آنسو و شکا و رے بہا ہوا مرقد پہ میرے آگے وہ سر پہ کھڑا ہوا</p>
---	---

ابن حزم چمن بندش شمار کیا سبب	یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا
غزل ۳۰۶	

ہو گیا دل جب سے مائل زلف چچان کی طرف تقصیر بھی جانے کا کرنا ہوں کسی جانب اگر بعد محزون ہو گیا خالی بیسا بان یک قلم دیکھ لے کر کوئی میرے یار کے رخ کی چمک پھر ہوا جوش جنون دل شہر میں لگتا نہیں یک قلم عالم جو تھے ترک دینا کو یکسا	آنکھ ہر کے پھر نہ دیکھا سببستان کی طرف دل لیے جانا ہو مجھ کو سے جانان کی طرف پھر نہ آ نکلا کوئی اس دشتِ ویران کی طرف عمر بھر دیکھ نہ پھر وہ ماہ تابان کی طرف دھیان پھر جانے لگا کوہ و بیابان کی طرف دھیان شائد آ گیا کچھ دین وایان کی طرف
غزل ۳۰۷	

ہمارے استاد ششی شکر پر سا صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرسی اسکول

تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصلا پر نشان کا تجھے دیکھ لے جو کمین و لاہری بادی کی مجال کیا تو کمان ہوا دل شیفہ ہوا برو و تپہ فریفتہ نہ قہر خیمہ پہ جائے یہ ہلا کی آہ ہوا حسد ز نہ بڑھیکا آگے کو تو ذرا نہ اٹھیکا آگے قہر ترا شب وصل میں پہل لیسے ہی وہ ہزار دن بابتا ہین سر چارہ نہ برابر کو نہیں چہرہ زلفوں میں آ گیا کمین چلے دھونی رائے مڑے عاشق کے اڑا دیے مڑے مرنے کی جو خبر سنی تو یائے کیتہ جنازے پر	نہ ہر شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے آویسے مکان کا ترسی بارگاہ میں اے خدا نہیں مغل کچھ بھی لگا سری بات باندہ گروہین تو ہو خطر وہان ترسی جان کا کہ تو اخلاک کا بھی توڑ دے وہ ہو تیرا ہی گناہ کا ارے نامہ ہارسے باد کمر یہ نشان ہو رنگ کا کچھ ابھی ہاتھ پائی نہ کیجے کہیں بال لٹے نہ کان کا ہو ہلال ایک تر شفق نہیں نگ لب پوچھا ابھی حل کے خاک سیاہ ہو یہ کچھیر آسار ہا کا کہ صبح کیا ہی جوان تھا مجھے غم حوایسے چو کا
غزل ۳۰۸	

میری آہوں کا دھواں ہونے دو ہونے دو شور و فغان ہونے دو و اعطو حبیبہ و دستار کی خیر حوصلے مکمل گے انشاء اللہ ہم موزوں کا گلا گھوٹیں گے جان جاتی ہو خدا کو مانو ساقی صبح کو منگوادو شراب	دل کی گنگناہ تو جان ہونے دو راز پوشیدہ عیاں ہونے دو اب کی محکوم حقان ہونے دو خیر سے آنکو جوان ہونے دو صبح کو آج اذان ہونے دو وصل تو ادرمری جان ہونے دو ہی جو ماہ رمضان ہونے دو
---	--

غزل ۲۰۹

پس مرگ میرے مزار پر چو دیا کسی نے جلا دیا مجھے دفن کرنا ہی جگہ ہی تو ایسے کنا کہ اوپری دغم سل سے سر پہ پیشتر سے ہمدردی یہ سوج کر مری آنکھ جھکی تھی ایک پل کے دل نے جاہا کہ اٹھنے پر میں دل دیا میں نے جان ہی مگر آہ تو نے تقدیر کی	آسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجا دیا وہ جو تیرا عاشق زار تھا تر خاک اُسکو دبا دیا کہیں جاؤ گا نہ دل بدل مری لاش پہ بٹا دیا دل بیقرار نے اویسان اُسے چکی لیکے جگا دیا کسی بات کو جو کبھی کہا اُسے چلیوں نہ اڑا دیا
--	--

غزل ۲۱۰

عرب مفت میں کھو یا کیے نادان رہے دن تو تمہہ دیکھے کی موتی ہی محبت سب کو ہم تو جاتے ہیں صنم ملک عدم دیکھیں گے بعد مرنے کے مری قبر پہ خنجر رکھنا نزع کے وقت ملاقات نہو نے پائی اب کسی گل میں نہیں بوسے محبت باقی حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ علی گوہر کی	دل میں پایا جسے اُسکے لیے تیرا رہے جب میں جانوں کہ مرے بعد مراد و حیاں رہے کسکو سو نہوں تر اللہ نگہبان رہے کشتہ ابرو سے خدا کی پہچان رہے دل کی دل ہی میں یگانہ باریاں رہے وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان رہے تندرستی رہے ایمان رہے جان رہے
---	---

غزل ۲۱۱

مجھے جام الفت یار نے جو پلا دیا کئی بار ہو
جو سب کا رے تو دھر گزرتو یاس سے کنا مری خبر
مری جان جاویا رہے مگر اتنا کہتے ہیں او صنم
تیرے بزمین جو سے تم نہیں اسکا شکوہ کرینگے ہم
مجھے خوت حشر خلیل کیا کہ ہوشاہ خادوم پیشا
مری آنکھوں میں دی ایتلک بجا امی کا خدا ہو
غم ہر تیرے نے او صنم کیا کیا ساز و نزار ہو
نہ پھر نیلے عشق سے تیرے ہم مراد تو تجویہ تیار ہو
چاہو سر کو تن سے کر دغم بجا انہیں مجھے عا دگر
کوئی مانے یا کر نہ مانے ہاں مراد تو اپنے تیار ہو

غزل ۲۱۲

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں منت
پاس اس کے میں جاؤں تو کٹھن ہو اگر اسکو
وزرات گزرتے ہیں تصویر میں اسی کے
وہ شرم سے مجھ سامنے کرتا نہیں میرے
کتنا ہو جواک آن بچوڑوں کا میں بھبکو
قاصد یہ پیام اس سے تو کہتہ بچو چکے
بیکل کوئی کرتا ہو تراب اپنے کو ایسا
بکڑا ہو وہ ایسا کہ بنائے نہیں بنتا
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا
یاد اسکی بھلاؤں تو بھلائے نہیں بنتا
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں بنتا
جی اس سے چھوڑاؤں تو چھڑائے نہیں بنتا
گر خط میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں بنتا
دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھائے نہیں بنتا

غزل ۲۱۳

گلے میں ڈالکے مالاہن کے کان میں بالا
غلام ناز آفت ہو وہ بالاہن قیامت ہو
پر ہی چہرہ بت طناز و خوش پہلو خوش اند
ہو احب لیف پر مفتون وہ دہ دالی ہو محزون
نہ پوچھو یار و اسکا گھر کمان رہتا ہو دہ دلی
وہ چشم شرمگین پیاری غضب کرتی بن خوشنوا
لیے جاتا ہو دل میرا یہ لڑکا بزمین والا
دکھاتا اسکا قامت ہو عجب عالم بالا
بدن نازک سراپا ناز کیا سانچے میں ہو ڈھالا
نہیں اس سانپ کا افسون غضب پاک ہو کالا
جہاں بستہ ہوں جادو گر وہی ہو ملک بگالا
تراب اس سے نکریاری مجھے کل قتل کر دلا

غزل ۲۱۴

ترے فرقت زدہ کماہ کے کس حسرت دم ٹوٹا
تو کتنا ہر قسم اپنی نہ خیروں سے ملو لگا پھر
ایا آخر قیہوں سے ہونا خوش جیہوں سے
کیا جطر جسے فارت مرادلی اُسے تہوں سے
مکڑنا تھا اُسے یار و تراب ایسے کی دشمنی
کیا مردہ ٹپک کے سر جوہن تیرا قدم چھوٹا
کسی سے یوں بھی کرنا ہر کوئی قول قسم چھوٹا
نصیب اُسکا کو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا
نہو گا یوں کسی کا کرنے کوئی بیت الحرم ٹوٹا
یہ دل ٹوٹا نہیں ہاتھوں سے اُسکے جام چھوٹا

غزل ۲۱۵

نہایت ہو فاجحکا صنم سے دل مرا ٹوٹا
لگا دٹ سے پھر اسکی ٹیکن سے نہ جا دیگی
ہمارے شیشہ دلو کو سنبھل کے ہاتھ میں لہجو
بہت پیری میں دلنا کی کا تھا جھک گھٹا اور
تراب انکو قیمت جان جو رسوا ہوا جاگ میں
نہیں اب کچھ امید اس سے یہ بالکل اُسرا ٹوٹا
نہیں جوڑے سے ملتا ہر جہاں شیشہ ذرا ٹوٹا
تزاکت ایمن ہر اتنی نظر سے جب اگرا ٹوٹا
جنون میں ہاتھ سے لیا کو کچھ دیکھا سر ترا ٹوٹا
محبت میں ہوا فانی ترا چون دجر اٹوٹا

غزل ۲۱۶

یہ چیرٹ بلبل کو اویصیتا دہنگام ہمار
کچھ کھیلے ہیں کیوں نہ مورخ چین کو پیکلی
کیوں مزے میں بلبل دھل کے خل ملے ہو تو
بچنے سے تاجوانی یوں رہا اُسکا جمال
کس طرح وہ رنگ بوبر گل کے اہل ہو تراب
صبر کر چندے گزر جانے دے ایام بہار
بھول جاتے تھے خوشی سے سنکے جو نام بہار
دور کر صیاد دام اپنا با ایام بہار
جطر گل ہو دم آفزا زودا بختام بہار
ہو گئے صبح خزان دیکھے گئے شام بہار

غزل ۲۱۷

جو دے ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہیں
کڑھ اُسے میرے قتل پر پانڈھی ہر لبسم اللہ
اوہ دم سر نہجکائے ناتواں بیمار بیٹھے ہیں
کہ جی دینے پر ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہیں

کہ چارون سمت اُسکے طالب دیدار بیٹھے ہیں	کہ ہر ہودے وہ منوج کہ ہر اکھین ملاوے
ہن میں اسیلے پوشیدہ ہم چون غائبے ہیں	سنائی تہنہ او بلبل بہان اُنیک کا کل وہ گل
کہ کتنے بیان بہرین توڑ کے زنا ربیٹھے ہیں	ترا ب اُس بت سے کہ دنیا بچھ کے یان قہم رکھے

غزل ۲۱۸

بہت بچھٹائے وہ قتل میں آگے	ہوے ہم کامران خون میں نہا کے
ملا یا خاک میں ہب کو جلا کے	گئے ٹھوکر سے غیرون کو جلا کے
رکھا تھا آنکھوں سے لگا کے	سر شکون نے ویا داغ جدائی
دوا کے ہیں نہ قابل ہم دعا کے	عبث کرتے ہو تکلیف دی میجا
ہوئے ظلمت کے ہادی خضر آگے	بڑھا ہر عشق خط سے عشق گیسو
گرا اٹھتے ہنیں پر دے جاکے	شب وحدت کٹی جاتی ہو بارب
کسے رکھیں گے چھاتی سے لگا کے	گئے لخت جگر بھی اشک کے ساتھ
کسی دن سورہنگے زہر کھا کے	یہی عشق خطا خضر اگر ہو
کر نیلے خاک وہ ہلو جلا کے	نہ سمجھتھے کہ شل شمع محفل
نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے	میں وہ افسردہ دل تعابعد مرن
مرے ہم چشمہ حیوان پر جلا کے	بول کی یاد میں ہلو غش آیا
وہ روئے تربت عاشق پر آگے	محبت کی بیچ لائی بعد مردن
بگاڑا تنے اپنے سر چڑھا کے	آج بھی زلف ہو شانہ سے کیا کیا
سیجا بھی چلے شانہ ہلا کے	نہ زندہ کر سکے عاشق کا مردہ
اُٹھو سوئے بہت آرام پا کے	کہا قاتل نے آگے قبر پرستقد

غزل ۲۱۹

بہتر تو کسی سے نہ کوئی لگاے دل	سنا ہو کون کس سے کمون بجز دل
--------------------------------	------------------------------

کیونکر مین حواس جو تابو سے جاے دل باتین وہ دلفریب ادائین وہ دلربا بیمہر و بیدرت و نا آشنا ہو تم شیرین کا یہ کلام ہر دقت ہر گھڑی	اے کاش موت اے کسی پر نہ آے دل ایسے پری جہاں پہ کیونکر نہ آے دل تسے خدا کرے نہ کوئی بھی لگاے دل جسکو خدا خراب کرے وہ لگاے دل
--	--

غزل ۲۲۰

نشان ہو دلمین اپنے نادک و مگان جان کا نہ چھو بہر سو کٹنا شب تاریک بجران کا جنوں کی شکش ہے بحث ہو تجھ کو زندان میں جہاں گل ہر زخم دل بجائے ابر چشم تر مجھے گریہ کی نصرت ہے تو اہو حشمت کھا دین خرابی میں پڑے گا تو پریشان دل ترا ہوگا خنازہ جلد پہنچا دو مرا نسبت کے کوچہ میں	مداوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم نہ پاں کا دم شیر تھا گردن پہ ہر دم خسم گریبان کا چھڑا دے قید سے ہکو تو رستہ لین بیابان کا مثال تار بارش تاریک اک گریبان کا جو عالم ہی بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے نا صبح نہ سن تھمرے حال پریشان کا کہیں جھوٹکا نہ لگ جائے نسبت مرغ و فراں کا
--	---

غزل ۲۲۱

کوئی بشر مجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیق وان کوئی جاتا ہی رحم کھا کے اگر مریض درد محبت کا دل نہ توڑا اپنے سج ہو یہ جہلا نامرا نہیں منظور ہوا ہی حال چیتا کا یہ بحر میں تیرے	کر تیرے کوچے سے تھامے جگ نہیں آتا تو پھر وہ بھول کے رستہ ادھو نہیں آتا نہیں یہ مجھ سے نہ کر تو اگر نہیں آتا مرے جنازے پر وہ جان کر نہیں آتا کلاب تو دم بھی ہو دو دو پر نہیں آتا
---	---

غزل ۲۲۲

لبوں پہ جان ہریان وان سوال جلے کا بھیرن ہیں آن کے سینے میں سرتین ایسی	کہاں ہو ہم میں دم اس صد کے اٹھانے کا کہ اب ٹھکانا نہیں دم کے بھی سمانے کا
--	--

خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا اور آسپہ بھی ہی خیال اُسکو آزمانے کا کہ حوصلہ نہیں رکھتا جگر جلانے کا قدم قدم ہی تصور شراب خانے کا	غیر جان لیے آزار غم نہیں جاتا ننگان سینہ مرا جاک دل جگر ٹکڑے رقیب سوزش دیکھے مرے کو کیا جانے خدا ہی ہو کہ رہے توبہ کعبہ جانے تک
--	--

غزل ۲۲۳

آب شفیق سے روزہ دم بسمل کھولا کس نے زخم جگر عاشق بیدل کھولا کہ نہ جھپٹی سے مرا ہاتھ تیر گل کھولا خوب انصاف پہ دل خورشید شامل کھولا خط مرا غیب کے آگے مہر محفل کھولا	تشنہ کاسون نے شہادت پیرے دل کھولا الاماں کی درو دیوار سے آتی ہر صدا سینہ کو بی سے بتنگ آئے تھے یا نکلا جبا واو بیدا کی چاہی تو کیا اور ستم ہاے رہے ہاے محبت کہ صفائی کے لیے
---	---

غزل ۲۲۴

جزاک اللہ مجھ بھوئے ہوئے کو یاد کرتے ہیں کہ مرغان چین شور مبارکب اور کرتے ہیں نہیں معلوم کیا جاو یہ آدم زاد کرتے ہیں وہ معین باغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغان چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں	سنا ہی آپ ذکر عاشق ناشاد کرتے ہیں عروس گل کی مہدی آج ہو کیا محن گلشن میں اتر آتی ہیں پریاں صاف آنکے شیشہ زمین نہیں معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے غافل کتر کر نیچ کر پر توڑ کر یا بندھ کر فرحت
--	---

غزل ۲۲۵

ضام لون منبت کروں دیکھو سنبھالوں کوکون ای زلیخا اسے بازار دکھا لون تو کوکون چاشنی دیکھ لون کس دیکھ لون مالون تو کوکون ہاتھ منہ دھو لون منہ کوکون نہا لون تو کوکون	قصہ ہجر بیان ہوش میں آ لون تو کوکون دیکھے دل دام جو پوچھے تو کہا یوسف نے زر رخسار کے بوسے کی ہویون کیا قیمت سلبیل دہن پاک کی پوچھو نہ خبر
--	--

میسوہ ہو سہ طغیب کا مزالون تو کمون اپنے سر پیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کمون فرست اغیار کو حب بزم سے ملا لون تو کمون	تلخ ہو ترش ہی شیرین ہو کہ پھیکا ہو کہ تیز سرگذشت غم کیسو سے وہ بہم ہونگے رازدل کی نہ کسی کو ہو خستہ کا لون کان
--	--

غزل ۲۲۶

جو کین ہو نقش بر آب ہو جو مکان ہو شکل جانا جو وہ تن ہو رشک گل چین تو پسینا عطر گلانا یہ ہیں سب ہمیں کے مہلت خنہ ز خدایا ہو نہ ثواب نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہو نہ شباب ہو روان عدم کو یہ کاروان مجھے بھو با پر کا ہر اسے پتے ہیں اسے کھاتے ہیں شیراب ہو وہ کب تک رہے بیٹھے منہ کو چھپاے وہ جو کتا تو بولے جانا مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہو کہ نہ جسکی حد نہ حساب ہو	یہ زمانہ عالم خواب ہو یہ تشنہ نل سراب ہو رگ برگ گل ہو رگت بدن رخ صاف غیت پان نہ پھرے عدم کو جو بل بسے ہو سزا جو کی خبر کے نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطف باد کشی رہا ہو سمنہ عمر روان روان شرا کے چھپے میں سب دوا لمحجم تر سے بہاتے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے تیز کبھی آئے نہ آئے نہ آئے نہ اگر آئے بھی تو کجا وہ تھیں طرفہ مشترقی ضبط ہو کہ جو یونہی دیکھ رطوبت ہو
---	---

غزل ۲۲۷

کہ جوش فصل گل ہو اور عالم ہو جوانی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہو گا اپنی زندگانی کا کسی ساعت نہ بھولا شوق ہو کہ شعر خوانی کا اثر ہو تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس زعفرانی کا فرو ہو تا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو لگا حشر تک ممنون تری اس مہربانی کا وگر نہ خضر سان کیا لطف عمر جا دوانی کا	پلا سانی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں مہم جو کہ بھی تشریف لاتے ہو یہاں صفا مختاری بیت ابرو ہو گئی ہو یاد بدن سے ہنداکرتے ہیں خربان جمان جو دیکھ کر تگ و نہ کیونکر سر سے پائے زرد ہو جا دے مالا شہ ترمی مخمور اکھون نے کیا سرت کیا تھک کو نورا کماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا میسر ہوئے وہ مشوق ادا خگر تو راحت ہو
--	--

غزل ۲۲۸

نجر دیتا ہی بتیابی کی جو آنسو نکلتا ہی
ترے بیمار کا اب کوئی دم بین دم نکلتا ہی
کوئی ناشاد حسرت سے کفِ افسوس ملتا ہی
زمانہ ہجر کا کب دیکھ کر وٹ بدلتا ہی
مگر ان ای خیال پار تجھے جی بہلتا ہی
تھیں پر جان جاتی ہی تھیں پر دم نکلتا ہی
ہماری قبر سے منھ پھیر کر وہ شوق جلتا ہی

اگلی بڑاگ دل سوز غمِ فرقت سے جلتا ہی
منہ دارا جلد لے آ کر خبر آئی عیسیٰ دوران
ابنِ متحدی وہ خوش ہو کر اصفین ہو گیا خبر اسکی
وہ دن آئین کو وہ پلو میں ہوں اور وصل کی شب ہو
بجز غمخوار تنہائی نہ مولس ہو نہ ہم دم ہو
خدا شاہد کسی کی اور الفت ہو تو کا فر ہو
پس مردن بھی اسکو بقدر نفرت ہو کر زمین

غزل ۲۲۹

مٹھارے عاشق کو کیا ہوا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مست مخدوب بن گیا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے
جسے کہ اسیب زلف کا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
کیا جسے تو نے محو حیرت دکھا کے آئینہ دار صورت
وہ تیری صورت کو تک رہا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
مٹھاری وہ بات ہی دہن میں ہزار اندازہ ہر سخن میں +
چمن میں یہ غنچہ کیا بلا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
کھلی ہو چہرہ کچھ حقیقت وہ کھول کر دیدہ بصیرت
تمائے قدرت کے دیکھتا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
جو درد ہوتا تو غل چھاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
اگلی دل کو مرض یہ کیا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

طفر جسے اُس پری نے اپنا جمال دکھلایا حیرت افزا
وہ نقش دیوار ہو گیا اور نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

غزل ۳۳۰

کسی پردہ نشین کا ہو شوق تھا کوئی طرح اب ایسی بتا دے مجھے
کہ اٹھا کے وہ پردہ شرم و حیا ذرا اپنا جمال دکھا دے مجھے
ترے دیکھنے کے تو ہیں کچھ بڑے ٹھہرے بنیں دیکھتا میں تو ہی ہر سبب
کہ تجلی حسن سے برق بھنب کسین ایسا نہ کہ جلا دے مجھے
مجھے قتل کیا تو یہ اُس نے کہا کہ تو بچ و عذاب سے چھوٹ گیا
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کشتہ ناز دعا دے مجھے
رہی اتنی بھی طاقت و تابنیں کہ زمین اب اٹھے خاک نشین
ترے کوچے کی کمت بلا سے کہیں مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے
کئی زخم تو کھائے پر آج تلک ملی لذت عشق نہ زیر فلک
مرے زخم جگہ پہ چھڑک کے نہک مزا عشق و وفا کا چکھا دے مجھے
لگے بات کا میری ٹھکانا کہ جب ایک سخن میں وہ بحر بیان
کبھی عرش برین پہ چڑھا دے مجھے کبھی فرش زمین پہ گر دے مجھے
نہ وہ دام علائق جسم اگر گردن گلشن قدس کی سیرِ ظفر
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ جو قیدِ ہواؤں سے چھوڑا دے مجھے

غزل ۳۳۱

جسکو دلدار سمجھتے تھے سوداگر لبر نکلا
جس سے تیغِ نگہ ناز کا جو ہر نکلا
خاک جو شوق شہادت میں ہوا ہوں قائل
سبرہ تربت سے مری صورتِ خجستہ نکلا

خون کے یہ داغ نہیں میری ہن گویا قاتل	ترا د امان ہی مرے خون کا محضر نکلا
حسرت قدیم ترے سینہ گلزار سے آج	صورت آور سا سرو صنوبر نکلا

غزل ۲۳۲

جہان میں ہمنے اگر کیسا نہ پایا	نشان لیکن محبت کا نہ پایا
جزائی اپنے دل سے دور کر کے	بیان ہمنے کسے اچھا نہ پایا
گشت و کعبہ دشت و چمن میں	کہاں یارب تیرا جلوہ نہ پایا
خبر لے کون یا ران عدم کی	کسی زندہ نے وہ رستہ نہ پایا
رہی نالان سدا بلبل چمن میں	مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا
چھپا یا ہمنے یہ سوزنسان کو	کسی نے راز غم اپنا نہ پایا
بہت دیکھے اگرچہ صبر و بانا	کوئی یوسف مگر تجھ سے نہ پایا
یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہی	نشان یاں عیش و راحت کا نہ پایا

غزل ۲۳۳

کیا تڑپنا دیکھ کر میرا وہ گھبرا جائیگا	سامنے قاتل کے خود مجھ سے نہ تڑپا جائیگا
کیا میں تڑپوں خیر بران قاتل کے تلے	دیکھ کر مجھ کو تڑپتا وہ تو گھبرا جائیگا
یہ تو کرتے ہیں تم پھرانکے کوچے میں کوئی	کیا دل شدید اکو اپنے خاک بہلا جائیگا
بسکہ شوق دید ہو چھٹ جائیگا سنگ حزار	وہ بت کا فری تربت پہ گرا جائیگا
عاشق کا کل کا دشت سے ٹھہرنا جو محال	لاکھ گودیوانہ و خیر و ن سے باز ہا جائیگا
اگر خدا اس کرے تو محفل میں آسکے ہاتھ کو	وہ سراپا نازان باتوں سے شرما جائیگا

غزل ۲۳۴

اشک سے میرے غبار کوے جانان بیگیا	سے ترا کل الجوا ہر چشم گریان پر گیا
دختر گردون ڈوبو یا میری موج اشک نے	غرق ہونے میں عطار دھو تو کیوان بیگیا

دیکھو ای غافل کہاں تخت سلیمان بہ گیا غل ہو ارباب جہان کا یہ کر رضوان بہ گیا دیکھو کیونکر لشکر قرون و ہامان بہ گیا	لقد روینا من دریاے فنا ہی موجزن باغ جنت میں جو رویا ہوں فراق یار سے ای فراسا ان نخت ہی خدا کو ناپسند
---	--

غزل ۳۳۵

دل مرا اس جسد زار میں ٹھونڈھا نہ ملا غنجہ ایسا کوئی گزار میں ٹھونڈھا نہ ملا کاش ایسا کسی تنواریں ٹھونڈھا نہ ملا حسب قدر کوجہ و بازار میں ٹھونڈھا نہ ملا اسب وہ آئینہ توزار گار میں ٹھونڈھا نہ ملا	کھویا ایسا غم دلدار میں ٹھونڈھا نہ ملا زخم جوہن دل صد جاگ میں سیرا نہ ملا تینہ ابرو سے قاتل میں جو ہی بڑا نہ ملا یوسف اپنا مینہ معامکہ ان پینار نہ ملا حسن کو خط نے ترے رنگ بنایا نہ ملا
---	--

غزل ۳۳۶

مارا ہی مجھے تو نے گنہگار سمجھ کر بالین چلیب آتے ہیں بہا سمجھ کر ماشت مجھے اپنا وہ ستم گار سمجھ کر ہم آئے عدم سے تھے جو اسرار سمجھ کر کرنا ہو تبسم مرے اشعار سمجھ کر دنیا میں فدا کیجیے ہر کار سمجھ کر	فریاد کہ میں آیا تھا دلدار سمجھ کر واقعہ نہیں کوئی مری بیماری مل سے دکھاتا ہی ہر روز نئے رنگ کا انداز سب بھول گئے عالم بہتی میں صدافوں واقعہ ہو مرے سوزنماں سے جو وہ کافر تعمیل کسی کام میں اچھی نہیں ہرگز
---	---

غزل ۳۳۷

دار غم دیتا ہی وہ رشک تر سو ببار جا کے لیتی ہی گلستان کی خبر سو ببار جھکتی تسلیم کو ہر شاخ شجر سو ببار جایا کرنا تھا میں ہر روز جدھر سو ببار	لیکرا خیار کو آتا ہی ادھر سو ببار ہو کہاں گل کا نشان فصل خزاں سو ببار سیر کو جاتا جو گلشن میں وہ رشک گلزار دل لگا کیا کہ ادھر اب ہی گلنا ڈھوار
---	---

اے قدر شوقی ہو تیرا مجھے اور فصل بہار
روزِ زندان میں لیتا ہوں خبر سو بہار

غزل ۳۳۸

ایسے رکھتے تھے نہ روشن نہ کنگان عارض
ہنر کا خطا ہی جو ریکان تو ہی کا کل سبیل
دیکھا کہ وہ بہت کافر پہ خطِ نواغ ساز
غیر کو بوسہ دو اور بائے ستم یوں مجھ سے
میں حسن ہو وہ غیرت شمشادِ فدا
ہیں دو نور شیدا میں تیرے جہانِ ناز

غزل ۳۳۹

ڈالا ہو کس بلالین مجھے واسے واسے دل
جی جائے جان جائے اجل آئے موت آ
اُس بت کے غم میں اب کی سلامت رہا اگر
مجھ کو بلائے جان یہ دل بقیہ ارا ہو
کیونکہ نہ عزم کو بتان مجھ کو ہوا
ہو روز و شب جو لب پر سے ہے ہا دل
یار بگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل
کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگاے دل
در و بتان شوخ ہو یارب بلاے دل
ہو خضر اشتیاق مرا رہنماے دل

غزل ۳۴۰

ترے ہجر کی تاب نہیں ہو صنم مجھے نالہ و آہ رسا کی قسم
مجھے عادتِ ریخ و عنای کی قسم مجھے شیوہ در دو بجا کی قسم
یہ جو آپ کے لب پہ ہو داغ ہوا نہیں مجھ پہ کچھ اسکا ہو راز کھلا
یہ بنا و صنم مجھے ہر خدا تمہیں خالق ارض و سما کی قسم
میں زبور تو مسیحا ہو طلب میر جان یہ سکوت کا کیا ہو سبب
مجھے دیکھیے خیر جواب ہی اب تمہیں پر دہ شرم و حیا کی قسم
صنم آتشِ غم سے کباب ہوں میں کی روز سے بخور و خواب ہو نہیں

مری لیجے خبر کہ خواب ہو نہیں تمہیں شامِ روزِ جزا کی قسم
 تری دید کے شوق میں رشکِ تفریقِ نلی ہو عدم کی جوراہ سفر
 مرے کچھو جنازے پہ تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز واد کی قسم
 ہنوکھ کی خطا پہ حفا او پری کردرات کو بہر بیان جلوہ گری
 میں نہ پھیر ٹونگا اب بت رشک پری مجھے پاس لحاظ و وفا کی قسم

غزل ۲۴۱

<p>شفایا ناہی ہر بیمار و مضطر کو سے جانانِ مین سیجا کا گذر رہتا ہی اکثر کو سے جانانِ مین کہ آتی ہو کمانے بوسے عنبر کو سے جانانِ مین غبارِ خاکِ رانِ پہونچے کیونکر کو سے جانانِ مین بنا ہوں ایف ایمن بھی سکندر کو سے جانانِ مین</p>	<p>اٹھا کر لیچو میرا بھی بستر کو سے جانانِ مین عجب کیا ہم مریض غم جو رہتے ہیں ہاںِ ناہ شیم زلفِ مشکین ہی نہ پوچھا ہی ہدمِ نادان گذر بادِ صبا کا بھی وہاں وقت سے ہوتا ہی یشبِ ظلمت ہی اور آنسو ہیں میرے پتھرِ حیران</p>
--	--

غزل ۲۴۲

<p>مرضِ عشقِ از قد مجھ کو اُسے تو نے کیا جہدِ مجھ کو زنج کر کے چلا گیا مجھ کو دے گیا غم وہ دلِ با مجھ کو اُسکے کوچے کا کر گدا مجھ کو جلد اڑا لیجیسا سے صبا مجھ کو</p>	<p>بہت مشکل ہی اب شفا مجھ کو دو لنگا ہی چرخِ گالیبانِ تجھ کو چرخِ فریاد اک بتِ سفاک لیکیا دل اور اُسکے بدے مین مال و دولت سے کیا غرضِ یارب ناتوان ہوں دیارِ جانانِ مین</p>
--	---

غزل ۲۴۳

<p>کچھ موثر نہ دعا ہی نہ دوا ہی مجھ کو ناشہِ خونِ جگر کا جو سد ہی مجھ کو</p>	<p>کیا برا عشق کا آزار لگا ہی مجھ کو کام کچھ آبِ دغور غش نہ رہا ہی مجھ کو</p>
---	--

میں نے

مونس جانِ حزین سنج و عنا ہو مجھکو تلخ کامی مین جو شکر کا مزار ہو مجھکو بارے کچھ دردِ تب غم سے شفا ہو مجھکو ہر درِ مشکل دارین کھلا ہو مجھکو	مشغلہ ہجرین جو آہ دہکا ہو مجھکو کس بوسہ لبِ شیرین کا ملا ہو مجھکو آج جو شربت دیدار ملا ہو مجھکو نظرِ انصال خدا پر جو خدا ہو مجھکو
---	--

غزل ۲۴۴

تو جو لیلیٰ ہو تو مجنون بھی بنادے مجھکو آتشِ ہجرِ بنانِ کاشِ جلا دے مجھکو بیوفائی سے نہ ایشِ رخِ دغا دے مجھکو بھیجتا خط بھی ہو وہ شوخ تو سادے مجھکو بتِ میکش کبھی اک جامِ پلا دے مجھکو غزلین دو چار تو آج اپنی سادے مجھکو	اے پرسی سن دلِ افروز دکھا دے مجھکو تابِ دوریِ بنینِ اسلام دے دل کو یارب عمرِ کالیٰ تو ترے رنج و محبت میں مدام سادہ رویوں کی نہ سادہ ہی کوئی ناز سے بات بوسے زلف جو لے لوں میں سیہِ سیہی میں ایک مدت سے خدا ہوں ترا مشتاقِ کلام
--	---

غزل ۲۴۵

ہو گیا میں ذبحِ اوقا تل تری تلوار سے کام رکھتا ہوں بتوں کے سایہ دیوار سے مر گیا ہوں میں کسی کے جلوہ دیدار سے مجھکو ہوتا ہے جنوں پیدا کل و گلزار سے ہر عبت پر ہیز کرنا صحبتِ دلدار سے	زخم کھایا ہے جگر پر ابرو سے خمدار سے سایہِ طوبی کی خواہش ہے نہ حور و جنِ غرض قبر پر کوندا کر گئی میری بجلی رات و دن ہجرین اُس سرِ وقامت کے نہ دو کیفِ سیر پاک ہو نیت جو تیری اے خدا کچھ غمِ بنین
--	--

غزل ۲۴۶

چہ سان کو ہم سرا سر جلوہ دلدار کتنے ہیں جہان تو جلوہ گر ہووے اُسے گلزار کتنے ہیں سخن جو جی کو لیجاوے اُسے گفتار کتنے ہیں	جسے تم غیر سمجھے ہو اُسے ہم یار کتنے ہیں نہو جس گل میں تیری بو اُسے ہم خار کتنے ہیں ہوا جس حال میں مچلے اُسے رفتار کتنے ہیں
--	---

سردار آسے جبکا سر سے سردا کرتے ہیں عجب آنکھوں کو تیری نگاہیں کیا نذرینا زانکے جو یا شمار کرتے ہیں	سندھو سے جو یہ ہیں راہِ محبت میں نگاہ دست تیری کس قدر خوریز عالم ہو نہیں ہوا اپنا شیوہ شاعری کا فرد پر ہنسنے
---	--

غزل ۲۴۷

جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہو پھپھکتی حسن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہو یہ یقین کہ نہ گردوں جہل معلوم ہوتی ہو جڑی بھی ہر ادا اسکی جہل معلوم ہوتی ہو عجارت بھی غنی کھلی جہل معلوم ہوتی ہو گلون میں رہ کے نازوں کی ملی معلوم ہوتی ہو کسی پر تیغ قاتل کی چہلی معلوم ہوتی ہو رہائی اس سے شکل یا علی معلوم ہوتی ہو	پری ہر شکل گوری سانولی معلوم ہوتی ہو منو ہو آنکھ پستان کا بہار آئی ہو جو بن پر شب فرقت فلک پر ہیں تارے یا کہ انکار طبیعت کا عجب ہو ڈھنگ ہو عشوق کیسا ہی خط آنکا دیدہ دل سے محبت میں جو پڑھتا ہوں کھامیا دسنے انداز دیکھا جب کہ بلبل کا نہیں ہو جہ لب پر خون کی لالی لگائی ہو لطافت ہند میں ہو متبلا اگر خبر لیجے
---	---

غزل ۲۴۸

جدا کی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں بل پر کڑھی چوٹ کھائے ہوئے ہیں خدا سے بس اب لو لگائے ہوئے ہیں ترے گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں یہ سب خون میں کیوں نہاے ہوئے ہیں دل غمزدہ کے ستائے ہوئے ہیں ڈو پٹے سے منہ کو چھپائے ہوئے ہیں علی بہر امداد آئے ہوئے ہیں	تو چھپو تو ہیں نہ دکھائے ہوئے ہیں جو اشک آنکھ میں ڈب ڈبائے ہوئے ہیں بتوں نے جلا یا ہیں شمع صورت نہ دے اس قدر قبر تکلیف ہوگو شہید و کج لاشوں پہ بولا یہ قاتل کجا بخت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے حیا وصل میں بھی نہیں جاتی ہوگی جو آجائے شکل نہ گھبرا تو رنگین
---	--

غزل ۲۴۹

چاشنی گرم زقت نے چٹائی آپ کی
جان لگی ایک دن یہ کج ادائی آپ کی
دستے میں در پر کھڑے عاشق دہائی آپ کی
چاندی صورت جو نظر دن میں سمائی آپ کی
وہ طبیعت ہنسے پھر اک دن نہ پائی آپ کی
واہ و احباب حنا کیا رنگ لائی آپ کی
نقد دل تو دے چکے ہیں رونمائی آپ کی
بیقراری بڑھ گئی جب یاد آئی آپ کی
سخت مشکل اب ہر عالم سے صفائی آپ کی

سم ہو حق میں ہمارے آشنا کی آپ کی
بے سبب اچھی نہیں جانان رکھائی آپ کی
حال بُری جا رہی ہے اس شہ خوبانِ درد
آنکھ بھر کر بھی کبھی ہنسے نہ دیکھا حور کو
ہو گئی اغیار کی جب سے رسائی بزم میں
جب ملی تھمدی ہوے دو چار خونِ عناق کے
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا نذر دین
شبِ نرپتے لوٹے سردھننے گذری ہر مجھے
پھر گئے غمِ دن کی خاطر آپ اپنے قول سے

غزل ۲۵۰

شرم دینا خوفِ عقبیٰ ہر نہ وجہاں اللہ کا
سچ جو پوچھو یہ بتا ہر اسکے گھر کی راہ کا
گنبد گردوں نے بکھا ہر چلنِ رواہ کا
شور ہر چاروں طرف گلشنِ لبم اللہ کا
سچ تو یوں ہر ہو یقین کے شین افواہ کا
روے دلبر ماہ ہر کیسو ہر ہا لا ماہ کا
تجھ میں عالم کُتر با کا مجھ میں نقشِ کاہ کا
آج تک کھلتا نہیں احوال اسکی تھماہ کا
کیا اثر جاتا رہا اللہ میری آہ کا
واہ جی آسان ہو کیا کرنا کسی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہوں اس بت دلخواہ کا
کوئی چپ ہر ٹھینچتا ہر کوئی غصہ آہ کا
جیلہ سازی کر کے مارے کیسے کیسے شیراز
کس گلِ خوبی کے آنے کی خبر ہر اچھا
یار کو دیکھا ہر اور یوسف کو سنتے ہیں سی
دونوں عارض ہیں ہمارے لکھنیاں وہ انگلی
عشق تیرا کیوں نہ ٹھینچے تیری جانب کو مجھے
غرقِ بحرِ عشق میں لاکھوں ہوئے میں آشنا
روزِ ترسانا ہر وہ قاتل مجھے ہر بات میں
آزائش کے لیے کتا ہر یہ ہم سے دشمن

گردِ تہخانے کے پھر بنے سے ملا کیا فائدہ | کیجے چل کر طوافِ اے جوشِ بیتِ اللہ کا

غزل ۲۵۱

<p>کسو کو وحشی کسو رسوا نہ کیا چشمِ سرشار سے اُسکی تو نے خاکِ دعوئے تعاصُبِ جانی کا نقدِ اک بوسے پہ ہر اُسکی خدیہ تسے کینِ مجھ پہ جفا یمنِ لاکھوں بجلی کب ہنسنے سے تیرے نگر کی ہو گیا املِ رخسارِ صنم کیون نہ کیتا اُسے کیے جسے کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک دل شے دینے میں کیا تم سے سوچ</p>	<p>حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا سامنا نگر کس شہلا نہ کیا کشتہ ناز کو زندہ نہ کیا تو نے دل کا مرے سودا کیا میں نے پر ایک کا شکوہ نہ کیا فتنہ کب چال نے برپا نہ کیا نجدِ ادل نے کچھ اچھا نہ کیا اپنا ثانی کوئی پسند نہ کیا کام اُس آہ نے اتنا نہ کیا جوش نے اپنا پر ایسا نہ کیا</p>
--	---

غزل ۲۵۲

<p>آکھ نہیں ہمسے زبیا تمھارا لیا دل تو لو جان بھی کیوں رہیگی یہ تصویر چہرہ اتر کیوں گیا ہے نہ تیرا آہ کا دستِ قدرت میں اپنے رقیبوں سے لڑنے کا قصہ نہ بوجھو میں اپنے ہی جذبے کا قاتل تھا لیکن چلے متو حسرت ہی لیکر رقیبوں کی مجھے اوز سے کیا میں عاشق ہوں ہیا</p>	<p>تمھارا ہمارا ہمارا تمھارا تمنا ہمارے تقاضا تمھارا کھنچے کس سے ہو کیا ہو نقشہ تمھارا نہ شمشیرِ ابرو پہ قبضہ تمھارا فضیحت ہماری تماشا تمھارا غضب ہو مری جان غصہ تمھارا مبارک رہے تم کو پیار تمھارا تمھارا تمھارا تمھارا تمھارا</p>
--	---

خفا ہوتے کیون ہو کر رکتے ہو پیار	نہ جذبہ ہمارا نہ جلوہ تمہارا
خیمہ اس حین میں گل تر کی صورت	پھٹے پھٹے رکتے ہیں بد تمہارا

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان ٹھاتا ہے	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جسوقت پاتا ہے
کبھی تو خون روتا ہے یہ دل کہ مسکراتا ہے	کبھی صحرائیں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے
سمجھتا تو نہ اے نادان کہ یہ بائیں بنا تا ہے	بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ تا ہے
مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں	کراہی کھنت کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہے
نہو ناپست پایا دل تو میدان محبت میں	کہ جھکو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہے
کلام تلخ کرنے سے مجھے کیا فائدہ ظالم	مثال آبلہ خود دل ہی کیوں اسکو دکھاتا ہے
اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہدینا	جگر میں درد ہی اور ضعف سے دل سناتا ہے
نین ممکن ہے بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا	بہت مشکل سے دل پیارے کی کلاہچہ آتا ہے
اگر کتا ہوں اُس سے دیکھ جاؤ لگا کچھ کھا کر	تو کتا ہی بلا سے گس کو مرنے پر ڈراتا ہے

غزل ۲۵۴

دل مرا تیرے شکر کا نشا نہ ہو گیا	آفت جان میرے حق میں دل لگا نہ ہو گیا
ہو گیا لاغیر جو اک یلی ادا کے عشق میں	شل مجنون حال میرا بھی فسا نہ ہو گیا
خاکساری نے دکھایا بعد مردن بھی عروج	آسمان تربت پہ میری شامیسا نہ ہو گیا
خواب غفلت سے ذرا دیکھو تو کب چونکے ہیں ہم	قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا
فصل گل میں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی	قید میں صیاد مجھ کو اک زمانہ ہو گیا
بعد مردن کون آتا ہے خبر کو ای رسا	ختم لبس کنج لحد تک دوستانہ ہو گیا

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو	ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو
-------------------------	---------------------------

<p>کچھ جاتا ہوں دل تائیں دیکھو یہی ہوں وہ بت بے ہوش دیکھو ہمارا خون ہر دامن گیر دیکھو مزار عاشق و لکیر دیکھو مری تقدیر کی تحریر دیکھو مری الٹی ہوئی تقدیر دیکھو اسیر عشق کی توقیر دیکھو مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو</p>	<p>جد محمد ہوں اسی جانب کو اپنا دیا داغ جگر ہوں جسے ہیکو نہیں دامن میں اُسکے سرخ سنج اُداسی چھا رہی ہوں بیکسی ہوں جو خط جاتا ہوں پڑھ سکتا نہیں وہ پھر آیا یا میرے در سے جا کر گلے میں طوق دہرے پاب زنجیر وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہیں سلطان</p>
---	---

غزل ۲۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سد حارے ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہوں
قیامت آئی ہوں یا آئی یہ آج کیسی حسد ہوئی ہوئی ہوں
مریض الفت کی روح تن سے روانہ پھیلے سپر ہوئی ہوں
تمام آفاق میں ہر چہ چا تمہیں کچھ اسکی خبر ہوئی ہوں
تجھے ہوں معلوم خاک ز اہد کہ عاشقی میں ہوں کیسی لذت
یہ پوچھ مجھ سے کہ عمر بیری اسی میں ساری بسر ہوئی ہوں
خدا نے ایسا حال روشن کیا ہوں اُس حسد کو غایت
جو روئے نابان سے زلف اٹھی تو شام کو بھی حسد ہوئی ہوں
کبھی چور تک میں اُنکے پہونچا تو محکوم دربان نے وہی تیکین
بلائی نگاہِ فہر و رشک ذرا سا ٹھہر و خبر ہوئی ہوں
نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ جیسے بد لا

اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہوں

گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شمع خروانی؟
زبان پر بند اپنی صفدر رخوش شمع سمہ ہوئی ہر

غزل ۲۵۷

لیے پسترا ہی مجھ کو جا بجا دل ملا یا خاک میں کیوں اسکو تو نے ہزاروں حسرتوں کا خون ہو گا اٹھاتا کیوں تبوں کے ناز بجا اوداؤ نازِ حبا نان سے دُبا تی ملا روز ازل عالم میں سب کچھ ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا گلی سے اُنکی گھڑ تک آتے آتے خوشی ہو غم ہو کچھ ہو بنے صفدر	مرا بچپن میرا چلبلا دل بہت نازوں کا پالاتھ مارا دل ارے ظالم نہ مٹی میں ملا دل اگر ہوتا مرے بس میں مارا دل کیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل ہیں آفت رسیدہ اک ملا دل ارے ادبیر دت بیو غا دل مچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل بس اب تو اک صنم کو دیدیا دل
--	--

غزل ۲۵۸

ہزار صدے سا کر نیلے کبھی نہ آہ و بکا کر نیلے چسپین بل چک ہے ہن گونہ گل ملک سر ہن جمع ہوتے ہیں اہل مذہب تجھ کو سر سے کہتے ہیں بہت سی کی ہنیں ہر عالم بس اب ارادہ یہ مصمم اُسے ہر کیا فوف روزِ محشر کہ جسکے صفدر علی ہر	وہ لاکھ ہم پر حفا کر نیلے ہم آسکے بد بھوفا کر نیلے سرور میں ہم سبک ہے ہن نہ ہاتھ ختم ہے ہر کر نیلے جو یہ نہو گا تو زندہ شرب سی کا چرچا کیا کر نیلے گلی میں اس بت کی ٹھیکہ ہم ہمیشہ یاد خدا کر نیلے سیاں بھی حاجی رہے برابر وہاں بھی جنت معلو کر نیلے
---	--

غزل ۲۵۹

کوئی گھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے	باتوں میں اُس پر ی نے گنوئی تمام رات پہلو میں دل نے دھوم مچائی تمام رات
---	--

سیر کی نہ آنکے منہ سے دُلائی تمام رات گالوں پہ دھر کے سوتے کلامی تمام رات جھگڑے تمام دن ہیں لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات	سیروں پڑے بلائیں لین اور تین بھی کین خوف اُنکو تھا کہ نیند میں بوسہ نہ لین کین پالا پڑا ہی مجھکو عجب بد مزاج سے مولنس پھر آج ہجر کی شب کاٹنی پڑی
---	---

عزل ۲۶۰

دودن کی زندگی میں تباؤ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جدا کروں تقدیر میں لکھا نہیں تدبیر کیا کروں اب قصد ہے کہ سیر بیابان کیا کروں	عشق خدا کروں کہ میں یاد خدا کروں تجھ بن میں ایسی بھلائی کے کیا کروں بلجائے آسمان و زمین تپہ بھی صنم کی لاکھ جستجو نہوا وصل بھی نصیب کاشن میں جا کے اور بھی دشت ہوئی نصیب
--	--

عزل ۲۶۱

مرے داغ جگر بھر صورت لالہ لکھتے ہیں ارے آجا ابھی دم تن میں باقی ہو سکتے ہیں ابھی کم عمر ہیں ہر بات پر مجھے جھجکتے ہیں تو اسکی نیچ کو ہم آہ کس حسرت سے سنتے ہیں کہ مثل شیشہ میرے پاؤں کے چھلے جھجکتے ہیں	پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے کھیتے ہیں کوئی جا کر کو یہ آخری پیغام اُس بتاتے ہیں نہ بوسے لینے دیتے ہیں نہ لگتے ہیں گلے میرے وہ غمخوار کو اداسے قتل جب سفاک کر رہا ہے رساکی ہی تلاش یار میں یہ دشت پہاڑی
---	---

عزل ۲۶۲

قضا کا سامنا کر گھا ہوا ہو دل لگانے میں ہمیں آباد بئسل اپنے اپنے آشیانے میں نہیں ہو دخل بندوں کو خدا کے کاڑھے میں خطر ہو ڈوب جانے کا بھی دریا کے نلے میں	قیامت ہو کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانے میں جنگ ویر و کعبہ کا سبب کیا جانے کیا ہو قدم رکھ دیجیکہ بحر محبت میں ذرا اول
---	--

صبا جو چاہتا ہے بس گریبان چاک کرنے کو | کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامیانے میں

غزل ۲۶۳

تری صورت بہت کا فرخدا نے وہ بنائی ہے | جنوں کا جوش ہے اسی گلبدن تجھے جدائی ہے
ہو اے زلفِ عنبر نام پھر سر میں سمائی ہے | کسی دن پان کھانے میں نہیں اُنکو جو آئی ہے
ہو اسنطور پھر ناراج کرنا کشورِ دل کا | ترے کوچہ سے جیتے جی نہ اٹھو گانہ جاؤنگا
ہماری قبر پر درود کے فرماتے ہیں حسرت سے | اُلجھ کر وہ سوال بوسے کا کل پہ یون بولے
وہ عیسیٰ دم جو پھر آتا تو جی اٹھنا یہ پھر مر کر | کوئی کتا ہے محبوب اور کوئی کتا ہے دیوانہ
نہ کر اس سکہ داغِ جنوں کو رائگانِ انکھر | کہ یہ تیرے بڑے گاڑھے پسینے کی کماٹی ہے

غزل ۲۶۴

بر کو رشک سے ہلال کیا | ماہِ رونے مرے کمال کیا
چہرہ سے عاشق جمال کیا | نقد کھا کے مجھے نہال کیا
عشق کیسو نے تیرے آہ مجھ | ہی گنگارِ بالِ بال کیا
باغِ عالم میں ہوں وہ برگِ حنا | جسکے ہاتھ آپا پائمال کیا
کس ادا سے وہ بولے جاؤ بھی | میں نے آنسے جو عرض حال کیا
عکس پڑتا نہیں ہو آئینہ میں | تمکو اللہ نے بیہال کیا
سرِ نرِ نودہ ہنِ خفیف میں ہوں | کنے شب کا بیان حال کیا

شب و صلت میں خوف سے بننے	اپنا ہی مرغ دل حلال کیا
باغ عالم میں سبزہ رنگوں نے	صورت سبزہ پائمال کیا
صدقے ہو جاؤں ایسی فرقت کے	اجسہ ہی میں مرادصال کیا
ایک دن راہ میں لے تنہا	بوسہ مانگا تو رد سوال کیا
انفرض لول جب ہوا قصہ	چار بوسوں پہ انفصال کیا
بولے بیٹو مجھی کو تم اچھے	دل میں گرا در کچھ خیال کیا

غزل ۲۶۵

سودا ہوا ہر سپہ مرزہ چشم یار کا	تلو دن کو اشتیاق ہر پھر نوک خار کا
آؤ اگر چھو اہر عارض پر نور یار کا	دیکھو تو حوصلہ مرے مشت غبار کا
اک پل کی غنیمت ہو ترے شوق دید میں	آنکھوں میں گھر بنا ہر ترے انتظار کا
لکھا ہوں زیر تیغ کلا شوق ذبح میں	ہر عشق جب سے ابرو سے خمد اریار کا
نشہ نہ اُسکے زہر کا اتریکا تا جگر	مارا ہوا ہوں انھی گیسو سے یار کا
مجھ کو کیا نفس سے نہ صبا دے رہا	افسوس ہر گز رہ گیا موسم بہار کا
یوسف بنوں کے عشق میں مہوئے خدا کی	کچھ نکلو در رہا نہیں روز شمار کا

غزل ۲۶۶

یہ سمجھ جیتے جی ہم خلد کی تعمیر میں آئے	اٹھا کر گردِ شین جب کو چڑے بیر میں آئے
عدم سے شوق وصل اُس سیم کی دہریں لائے	ہوس میں زری کی ہم فی خواہش اکسیر میں آئے
تمھاری زلف کے سودے میں آؤ بچو	بہت کرا یاں اٹھا کر خانہ زنجیر میں آئے
لبِ معجز بیان سے اپنے گرتہ لفظ تم کس د	نہج کیا اگر جان پیکر تصویر میں آئے
غنی وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھ کر ترا	گدا جو پاس تیرے خواہش اکسیر میں آئے
چھٹی عارض کی الفت یار نے عجب سر دم چ	حلب کو چھوڑ کر ہم خطہ کشمیر میں آئے

دکھا دوں بھی یارب جو کہیں سب دیکھ کر مجھ کو کہ لو یوسف رواق حضرت نبیؑ میں آئے

عمر ۲۶۷

اک طرف عشق میں یارب دل نا والی ہو جا
میں تو کیا ہوں کہ برہمن بھی کبھی دھوکے سے
کیا کیسی اور اکیس کمان تیسری لگا
بر ملا زلف کو چہرے پہ جو ڈالے وہ شوخ
عرض یہ ہر شبہ خادم سے خلیل احمد کی
یا تو آباد ہو یا کاش یہ دیران ہو جاے
تیری صورت کو جو دیکھے تو مسلمان ہو جاے
گر پڑے مور پہ وہ اللہ سلیمان ہو جاے
کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہو جاے
ایک سب دور ہوں اور عیش کا سامان ہے

عمر ۲۶۸

جیون میں نام لے لیکے تمھارا یا رسول اللہ
یہی ہر آرزو دل میں پڑھوں تمھارا نام کی تسبیح
نہیں ہر دوسرا کوئی قیامت میں شفیق میرا
مدنیہ میں جو پہنچا دے خدا مجھ کو تو بہتر ہو
ترے کوچے مبارک کو جو ملکوں سے پہاڑوں میں
اندھیری گون میں رکھ کر اکیلا چھوڑ کر جاوین
مجھے یہ نام لکھا ہی پیارا یا رسول اللہ
کروں سب کام دنیا سے کٹا یا رسول اللہ
مجھے آسودن تمھارا ہی سہارا یا رسول اللہ
کہ دیکھوں جا کے میں روضہ تمھارا یا رسول اللہ
تو حاصل ہو سبھی مطلب ہمارا یا رسول اللہ
میں برکت تمھاری سے اندھیرا یا رسول اللہ

عمر ۲۶۹

حسیناں جہان جب سیر کو گھر سے نکلتے ہیں
حاصلتا ہی تو ہاتھوں میں وہ ظالم خدا سے ڈر
سوے گور غریبان ایک دن آبانہ وہ قاتل
عجب قسمت ہماری ہی کہ بعد از مرگ بھی کا فر
نہیں معلوم یہ کس شعلہ رو کی سوزن زفت میں
کسی محبوب کے جوش محبت کا تقاضا ہی
دل عشاق ہر ہر گام پر پاؤں سے ملے ہیں
نہراؤں عاشق شیدا کعب افسوس ملتے ہیں
آئی دیکھیے کس دن مرے ارمان نکلتے ہیں
عوض میں ناختم کے قبر کو ٹھکرا کے چلتے ہیں
ہماری آہ آتش بار سے اُگھر نکلتے ہیں
نہیں بوجہ اپنی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں

جو آہستہ بھی فرش گل پہ وہ کروٹ بدلتے ہیں
جدا کی مین تری عاشق مثال شمع جلتے ہیں
نثارِ محمد ہر کیا غم گرد و صہرت سے جلتے ہیں

تنِ نازک میں نورِ انیل ٹپ جاتے ہیں بھوکوں سے
ارے او بیوفا پتھر بھی بجھے پروا نہیں اسکی
شیعہ عاصیان اپنا شیعہ روزِ محشر ہی

تمام شد

اشعارِ مشرق

سہرِ دیوان مے طغرائنا مہرِ نبوت کا
کب خوش آتی ہوا سے اے دوست گلشن کی بیا
دن بھر بھرا پھر آیا تو جہلا کی طرف
سو کھ جاتے ہیں لب زخم مے تر ہو کر
لو دل تمھیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کرو گے
پٹیے بس اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھر
تر پے ہر مرغ قبلہ نما آشیانے میں
یار رب کوئی بٹہ نہ پڑے انتشار میں
ترقی جس طرح ماتم کو ہو دے نوہ خوانی سے
حد ملک عدم ملحق ہر ملک جاودانی سے
جہان میں آگ کو بجھتے ہوے دیکھا ہو پانی سے
مزا دینے لگے کچھ ستے ستے اب تم ترے
ای اشک دیدہ دوڑ لگی بال دہر میں آگ
چھب جائیں سنہ دکھا کے وہ زخم جگر سنیں
ہم بھی تو کچھ نفس سے مرغ نو آزاد ہیں

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعت ائمہ کا
خینے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار
لائے نصیب کھینچ کے بیدا کی طہرت
آبِ شیشہ سے محسوس نہ رکھ اے قاتل
دل لیکے ہمارا کہین برباد کر دے گے
نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبلِ جدِ اچھری
تاوک نے تیرے حید نہ چھوڑا زلمے میں
طاقت نہ صبر کی ہر نہ دل اختیار میں
ہم دردِ الم رقت میں ہیں میری کمائی سے
دہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لبے
جگر کا سوز گریہ سے بڑھایا ماجرہ کیسا
شکایت کی عوف ہم شکر کرتے ہیں صنم ترے
پہونچی ہر دن سینہ سنگ کر حکم میں آگ
ای تجھ معاف یہ احسان کر نہیں
سب تم سارے وہ سامانِ مصیبت یاد ہیں

بتیابی فراق سے عالم بدل نہ جاے
عجب عالم ہر اُس گل پیر بہن کی یاد میں لگا
آئینہ بنکر ہوں ہر وقت پیش رو سے دست
سیر حنیت خوب جب بہنووان مجھے دکھلا چکا
جاہر قطرہ خون جگر شمشیر دشمن پر
عزت دیوانگی بخشی مجھے تقدیر نے
تقصیر روشن صبا دھنا طہنیت کا پیرا ہی
غور سے سمجھو تو مشکل ہر نباہ
نکہ عاشق مشتاق پہونچ جاتی ہر
مر گیا عاشق تمہارا ہو گیا قصہ تمام
خون جگر پیانو جسے وہ مریے
نئے ڈھب کا کچھ جوش و سودا ہوا ہی
کسی صورت تو دل کو شاد کرنا
دل میں رہتا ہر ضیاء داغ سے روچ لگ
لب بام آگے گر بیٹھو تماشا تھکو دکھلائیں
روح پرواز ہوتی کام نہ آئی زنجیر
جباب ابرامع ہر گز رکیو نہ ہو گلشن تک
زلزلے نے تیری کیا بے سرد سامان مجھ کو
قاصد کو کیو باکے مرے یار کا مزار
پریشان زلف آنکھیں سہ رخ منہ زرد
ملین کیونکہ اگرچہ غالبہ الفت کی شدت ہر

نالہ فراز عرش سے آگے نکل نہ جاے
کہ نالہ منہ سے نکلا زمرہ بنکر عناد کا
وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کردن بین رو دوست
بے تامل منہ سے نکلا ہلے لطف کوے دست
تماشا ہی یہ گل بھولا نسیا دیوار آہن پر
طوق نے کی بندگی چو مے قدم زنجیر نے
ہتمام گلشن ایجاد دم بھر کا بسیرا ہی
دوستی کرنا بہت آسان ہی
لاکھ گونگھٹا کو کرے کوئی حصار عارض
کوئی دم میں جا بیگا لاشہ ادھر سے دیکھنا
کھائے وہی کباب کہ جودل جلا نہو
خدا جانے ابکی مجھے کیا ہوا ہی
سہین دشمن سمجھ کر یاد کرنا
گھر چر عاشق کا بیان جلتا ہی بے روغن لک
کند آسٹر حین تار نگہ پنا تو ان ہو کر
نہ رکا قید بھی ہو کر ترا دیوانہ عشق
وہ شبہم ہوں پہونچ سکتا نہیں پہونچوں ان
آپ سا کر دیا کافر نے پریشان مجھ کو
پوچھا ہی اُس غریب نے سرکار کا مزاج
کہان تھے رات اس بگڑی اداس
آنکھیں ہر پاس عزت کا سہیل گون کی دھند

اس زلفِ سیہ فام کو چھڑا نہیں کرتے
 نہ نامہ ہر نہ قاصد ہی نہ پیغام زبانی ہر
 آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگایا ہے
 بہت روزن کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ
 آنکھیں نہ لڑایا کرد ہر بار کسی سے
 تمھاری زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری
 قاصد اجورہ دیتا ہوں میں تجھ کو جان نلک
 آیا جو نامہ تیرا بہت انتظار میں
 کچھ ایسا ناتوان اب دل ہوا ہر
 اسی دل تو عبث نالہ و فغاں کر رہے
 خال شکنیں بھی ہو اور زلفِ سیہ فام بھی ہو
 ستارے جب تک چاہے زمانہ آسمان ہو کر
 چلا ہی اودل راحت طلب کیا شادمان ہو کر
 ہم مہن اور سایہ ترے کو چنے کی دیواروں کا
 تمک جتک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جا
 اسی بلبلانِ شعلہ دم اک نالہ اور بھی
 لب بند ہوں تو روزنِ سبب کو کیا کروں
 نہ آیا خط کوئی پڑزہ ہی آتا کاش جانان کا
 کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جا کر
 چراغ جلتا ہر لیسکن بہ شام جلتا ہر
 قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی

نادان بہت سانسپ سے کیلا نہیں کرتے
 یکا یک دل کا لگ جانا یہ آفت گمانی ہر
 مرضِ حشر کا تعویذ بنا یا ہے
 لفظہ پڑھ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ
 اس بات میں چل جائیگی تلوار کسی سے
 ہماری جان گئی اور تری بلا ٹھہری
 پہنچا دے میرے نامہ کو اُس مہربان نلک
 ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں
 کہ اٹھنا بیٹھا شکل ہوا ہر
 وہ بھول گیا جسکو کہ تو یاد کرے ہر
 مرغِ دل کیوں نہ پھنسنے دانہ بھی دلم بھی ہو
 ستارا اپنا چمکا کبھی تو کامران ہو کر
 زمین کو سے جانانِ سرخ دلی آسمان ہو کر
 کامِ جنت میں ہی کیا ہے گنہگاروں کا
 کہ لذتِ عشق میں کیا ہے محبت کا مزہ کیا ہر
 گم کردہ راہِ باغِ ہوں یاد آستانِ نہیں
 تھمتا تو مجھے نالہ آتشِ نشانِ نہیں
 آسے نسخہ سمجھتے ہم دوا سے دردِ ہجران کا
 ہر جا تمھیں ایساں جہان یاد کرے نیکی
 یہ دل ہمارا ہر ہر دم مدام جلتا ہر
 طاقتِ نہیں رہی ہر مجھے انتظار کی

جو ہو گے ترش رو مجھے گالی ہزار دے
 باغبان کے ڈر کے مارے باغ میں چائین
 باغبان نے بند جب سے باغ کا رستہ کیا
 دیامزدہ مجھے دل لے کہ غش سے ہوش میں آؤ
 جواب نامہ کیا آیا تنہا جان میں جان آئی
 شکوہ ظلم کا نہ شکایت جفا کی، سو
 پھینک دیکے ابھی ہم حیر کے پسند اپنا
 موت مبرم ہر کلام سخت غمخت دار کو
 ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہزارہ
 بحث آرائشیں ہیں غافل و حیدم نضا آئی
 حال ابن لوح جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا
 غافل و ایسی کڑی ہو سنہل ملک عدم
 نہیں درد و دل نہ پہانے کے قابل
 قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
 مژدوں کو جلاتی ہو تری ناز کی آواز
 دل دیکے اوپر ہی سمجھے دلبر نہاد یا
 واجب القتل ہیں خنجر کے سزاوار ہیں ہم
 تیرے کو چے میں ترسے گا سب دلچ کھلا
 بیٹھے تھے مٹھن ہو کہ لے آئے ان دل
 بند ہو گانہ مرے پر بھی کھلا رہنے دو
 الفت کا نقشہ جب کوئی مچاتے تو جاتے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے
 جو نیا گل ہو اسے ہم دیکھنے پاتے نہیں
 ہنسنے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ گلدستہ کیا
 پیام خط ابھی آیا ہر قاصد کے قدم لے نو
 گیا یا ان سے کہو تروا لے آبا مرغ جان ہو کر
 آنکو ستم کی خوہیں عادت وفا کی ہو
 سمجھو قابو نہیں دل پر تو ہو قبا ہو اپنا
 اندمال زخم شہر ز بان ہوتا نہیں
 دنیا سے گزرنا سفر ایسا ہو کسان کا
 بنے کا نخل ماتم قد فنا ہو گی یہ رغباتی
 صحبت بد سے پکڑ جاتے ہیں یوں شرف تھا
 رہبر دون کے پاؤں کا جہین نشان ملتا نہیں
 یہ قصہ ہو انکے سنانے کے قابل
 پر ترے عہد سے آگے کبھی دستور نہ تھا
 اعجاز کا اعجاز ہو آواز کی آواز
 ایسے ستم سے کہ سنگ نہاد یا
 ہاں بیان سچ ہو کہ ایسے ہی گنگا میں ہم
 تھا اسی خاک پہ آخر زمین بسمل ہونا
 اسکی نہ تھی خبر کہ وہیں پھر وہ ہو رہا
 یہ وہ دیدہ ہو جو حسرت کش و بدار رہا
 یہ درد سر ایسا ہو کہ سر جاے تو جاتے

صراط عشق پر از بسکہ ہر ثابت قدم میرا
 دل یہ جسکے لیے پہلو میں طیان رہتا ہر
 آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم
 اسے چارہ گرد قد سے رکتے ہیں کمان ہم
 اس دم جو تونے کی طلب بوسہ پر نہیں
 صحبت آلودگان میں پاک داس پاک بن
 وز دیدہ نظر یا تو چرا لیکسی دل کو
 جانتا حفظ ہو دل میں مجھے عاشق لیکن
 ہاں نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہم
 واہ و اکیا تازہ پانی خجہ قتال میں ہر
 سطح سینہ پہ ترے ادب نوازیہ کیا
 بار اغیار ہو گئے افسردہ
 مرض عشق میں کوئی بھی گرفتار نہو
 ہمیشہ آگ نکلتی ہر اپنے سینے سے
 کیسی نہیں کمان کی خوشی کبسا اختلاط
 ہمارے گل کو مست پوچھو بڑی اسکی کمانی ہر
 قسمت کو دیکھیے کہ کمان ٹوٹی ہر کمنہ
 تھے تابع فرمان پر یزاد سہناردن
 سج ہو کہ روز بد میں کیا کوئی نہیں
 تری موج دریا میں لاکھوں ہی ڈوبے
 ہم ہیں مشتاق سخن اور حسین گویائی نہیں

دم شمشیر قتال پر بھی جم جاتا ہر دم سہرا
 بون سنا ہو کہ اسے بھی خفقان رہتا ہو
 بلکہ بلو میں ہو دل دل میں مری جان ہو تم
 کیا جانشین سکتے ہیں تصور میں دہان ہم
 جی چاہتا ہرے لون تری ضد سے نہیں
 خاک سے دجبانہ آئے جا در متابین
 یا آنکھ لگا دٹ سے لگا لیکسی دل کو
 اپنی کیا بات بھی کھودے جو تجاہل نہ کرے
 اک ادا حسن کی عتاب بھی ہر
 اسکا زخموں کو مزار زخموں کی لذت دل کو
 ابھرا بھر نظر آتا ہر کچھ اٹھا اٹھا
 کیسا زمانے کا انقلاب ہوا
 دوست تو دوست ہر دشمن کو یہ آزار نہو
 اگلی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے
 ہکو نہ جھپٹو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے
 نشانی انکی محفل ہر یہ چھلے کی نشانی ہو
 دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا
 املاتے تھے ایجان سلیمان کبھی ہم بھی
 تھے بھی بھاگتے ہیں خزان میں شجر سے دور
 مگر ہم نہ ڈوبے سنبھلتے رہے ہیں
 ایسے تصویر جاناں ہنسنے کچھوئی نہیں

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف کیمائی ہو
کوچ کی اسپنے اب طیاری ہو
اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
سج بتاؤ کہ دھیان کسا ہو
رنج شمس شعلہ رو کا کھاتے ہو
کون سی ماہر دہ مرتے ہو
ہائے بنیادیوں سے دل کو نہ مین دل بھجا
نہیں جنت نہ سہی خیر جسم ہی سہی
گنہگار فلک کے پار گیا لامکان تنک
مر مر گئی لبس جو کیا یا چین کو ملہ
ستاہی کرکھانا ہر جلاتا ہر لاتا ہو
کیے نالوں سے اٹھانوں میں زانہ سر
آنکھیں تو قتل کریں ہونٹ جلا لیں کیا تو
نہیں غم زایدان خشک کو خورشید محشر کا
ہو واجب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن کر
قامت سوزن سے کیوں ہر شتہ سوزن
کیا تراے غم تریلی میں سودا کی ہنر
چلن انفاس کے ہن اندون کچھ گت گل
امید دار کیوں ہنوں میں تجھ کریم سے
جان تک تیری محبت میں گنوا بیٹھے ہیں
کیا بھروسہ اسکا ہے جب یار ہو دس میں کا

ایسے تصویر جانان پہنے کنبھوالی نسین
تیرا حافظ جناب باری ہو
قسمت میں جو لکھا ہے اتنی شتاب ہو
دل میں غم میسری جان کسا ہو
شیع کی طرح پکھلے جاتے ہو
سچ کدو کو پیار کرتے ہو
کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسمل سمجھا
اتنا تھوڑا ہے مجھے تو کسی قابل سمجھا
ادبیر آہ بے ادبی یہ کمان تنک
غربت میں خدا یاد دلائے نہ وطن کو
خبر ہوتا نہیں عاشق سے دہ نامہ زبان سون
فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہو
نم تو قابل بھی ہوا می یار سجا بھی ہو
سلامت ہے اگر سایہ ہمارے دامن ترکا
گرہ پڑ جاتی ہے جسوقت دھاگا توڑ کر پڑا
بدنام ہوتا ہے قد سے ہو جو پیرا ہن دراز
موج بوسے زلف کی بیڑی جو پینا فی نہیں
کہ آمد شد ہوا سکی کو چہ انتقار لبس میں
نومید کون ہے ترے فضل عیم سے
ہاتھ جینے سے ہر دست اٹھا بیٹھ ہیں
ماہ رمضان جسطرح نکلے ہے پورے تیس کا

فرقت میں تری جان تلف کی نہیں جاتی
 دل دے دیا ہو اک سبب کافر کے ہاتھ میں
 نہ تم برہمن نہ دل پہلو میں رو میں آہ کس سکھ
 دنیا میں اگر ڈھونڈ جیسے تو کیا نہیں ملتا
 آبلے پائون کے کیا تو نے ہمارے توڑے
 کچے میں خوب سے نفاڑے باغ ہستی کے
 بانٹ لے کوئی کسی کا دردیہ ممکن نہیں
 نہ چھٹے بعد فنا کو چہ جانان ہمسے
 ایسے رسوا ہوئے شے سے پر نیا دوں تھے
 لنگاروں کے تن سے صطرح سے مٹکنا
 آسکو جانا تھا تو کیوں موت نہ آئی اللہ
 ساحل دکھائی دیا ہی مجھ کو نہ تھما ہو
 جہان میں عرصہ عشرت سے سوا وہ چند ہی غم کا
 آہ دریا پہ کروں نالہ کروں چھوڑا میں
 حال کیا کہیے بھلا اس لبسبیل ناشاد کا
 گین بہت آہیں مگر آنکو خسر مطلق نہیں
 بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے معذرت
 اجازت وصل کی شب دی جو چرخ کینہ پروردگار
 میں سچا بیان کیا نہ جان نے فون لیل سے
 جٹائے دیتیم میں حق کو گولہ کوٹے میں
 ہمیں ہر میں نہیں عاشق ہوں جانی

اے جہان جہان جان تو یوں دی نہیں جاتی
 اب حق میں دیکھیے مرے اللہ کیا کرے
 مقام شکر ہو دیکھیں فلک کیا کیا دکھاتا ہو
 پرچاہنے والا نہیں ملتا نہیں ملتا
 خار صحراے جنوں عرش کے نامے توڑے
 جہان کو بس مرے پروردگار دیکھ چکے
 بار غم دنیا میں آنکھوں نے نہیں مزدور سے
 یارب آباد دنور وضع رضوان ہمسے
 متوش نظر آنے میں سب انسان ہمسے
 لنگنا یوں ہوا مشکل ہمارا کوئے جانان سے
 ایسی رسوائی کا جینا ہمیں درکار نہ تھا
 دریا سے عشق میں مری کشتی بجا ہو
 اگر ہی عید کا اک دن تو عشرہ ہو محرم کا
 مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں ہرن دریا میں
 آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جسے گھر صبا کا
 نام بھی ہمنے ڈوبو یا نالہ و منہ یاد کا
 نہیں ہر جو شتم روزگار سے واقف
 تو زہد بچ کر ڈالائے اللہ اکبر نے
 کہا خرزنگ ہو کر سچوٹ نکلا چہرہ گل سے
 مٹوٹے سے فلک کے ہم آہ کوٹے میں
 رہے موٹے ہی سے یہ لن ترانی

اوجان لڑکپن کی ترسی مت نہیں جاتی
 لگا ہی تیر دل پر آہ کس کافر کی مڑگان کا
 مین کس کس شعلہ رو کو سینہ صد چاک کھلا
 کیا ہنسی آتی ہر محجو حضرت انسان پر
 مانگ اس کافر کی کالی رات تھی ظلمات میں
 نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے
 دیکھو تو لے ہو جان ملک الموت کی طرح
 جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
 لگ لگ سنگ جھلت خیشہ ناموس پریشہ
 زندگی آخر ہوئی آبا نہ وہ دلدار حیف
 مین داد پاؤں کہاں کیا کروں کوں کس سے
 ارے او بیو فاجب سے طبیعت تجھ آئی ہو
 جو اعلیٰ ہو سو اعلیٰ ہو جو ادنیٰ ہو سو ادنیٰ ہو
 درد و رسی کا مبتلا جانے
 جو گذرتی ہو مہمان پر سیری
 مین وہ ہوں گناہم جب دفتر مین نام آیا
 اسی حفظ دل مین ہر نہ ملنے کسی سے ہم
 جوڑا کھلا تو زلف سیہ فام مین چننا
 نہ تو بیٹھے بٹھائے خراب اسی مومن
 ابھی سے ڈرتا ہو اتنا بری جالوں سے
 تمہاری قوت مین کیا رکھے مین کیا نہ دل آئے

ہاں سچ ہو کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی
 نشان سو فارقا معلوم ہوتا ہو نہ پیکان کا
 رکھا تھا ایک دل سوجل گیا کیا خاک کھلا
 فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر
 غصہ کو بھی ہو مسافت ایک دن دوری مین
 کشتی عمر یہ اب دیکھیے کس گھاٹ لگے
 تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا مین ذرا
 کدو ملک الموت خبر دار نہ آوے
 بحث ہم بے گنا ہوں کونہ کہ بدنام ہو
 مرتے مرنے بھی نہ دکھلایا مجھے دیدار حیف
 فراق کو کوئی مہیگا جو دے سزا سے فراق
 بجائے روح غالب مین تری الفت سالی ہو
 نہیں کچھ قدر سایہ کی بڑھا گو قد انسان سے
 دل بے درد کی بلا جانے
 مین ہی جانوں ہوں یا خدا جانے
 رہ گیا ہنسی قدرت بس ملکہ کو چھوڑ کر
 لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم
 چھوٹا تھا دل قفس سے سو بچو دام مین چننا
 لڑانہ اس بت خانہ خراب سے آنکھیں
 کسی پہ حفظ ترا دل یہ آہیگا بچہ کیا
 دے تھیں کچھ خبر مین ہر کہ نیم جانوں کا حال کیا

مر گئے اور نہ دیدار ہوا ہائے نصیب
 محال مل کے ہاتھوں سے جو دریا میں نہ جا
 تمھارے ہاتھ جو بھیدی سناج لال ہوئے
 یاد آتی ہر جو صورت کسی تنوالی کی
 شکل ناگاہ جو دیکھی تبت بنگالی کی
 حسرت سے رہ گئے ہم ہمدم تلک نہ پہونچے
 یہ کسکی زلف کی ناگن نے ایدل مار ڈالا ہر
 زلف گنو گنوٹ سے نکل کھڑے پہل کھائی ہر
 ساری جگت پہ یار دین ڈولتا پھر ہوں
 مین گیا نعا دہ چاہ کنوین پر
 جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا
 اچھا کیا ہر تمنے جو باندھا ہر ہسے ہر
 کیا ہمیں سیر حین سے کام ہر ای مہوان
 آپ ہم ڈوبے ہوئے ہیں اپنے غم کے ٹکٹین
 دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
 طبیعت کو ہو گا قفس چند روز
 جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہو
 کبھی مدد نہ بگوئے کا کبھی مصرع کی جست ہو
 کوہ کن کوہ مین او زمیس مرا صحرا مین
 یاورد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو
 سبق صبر و ستم یاد ہوئے جاتے ہیں

سیکڑوں عاشق جانبا ز خفیض اللہ خان
 غضب کتے ہو صاحب آگ پانی میں لگا ہر
 کوئی پسے نہ پسے ہسم تو پا ہمال ہوئے
 گو مسلمان ہوں یہ بول لکھا ہوں جو کالی کی
 دل سے بسا ختہ نکلی مرے جو کالی کی
 دم ہم تلک نہ پہونچا ہم دم تلک نہ پہونچے
 کہ کو سون تک مری تربت پہ پھیلا کوٹیا لایا ہر
 ناگنی ڈسنے کو یا بنی سے نکل آئی ہر
 ساہن یہ وہ رسبلی پھر چاہ پر نہ آئی
 مجھکو دیکھے سے ڈول ڈال گئے
 خورشید اسے دیکھ کے نیچے اتر آیا
 جتنے رہے تو سمجھینگے اور مر گئے تو خیر
 خار آنکھوں مین نظر آتا ہر نیمچہ بن بوستان
 کس سے کیلین پھاگ کسے ساتھ گائین ہو لیا
 عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
 ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے جاییگی
 یہ درد وہ ہر کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
 ہماری خاک یوں اٹاتی پھری ای اجڑت ہو
 سر ٹپکنے کو رہا کوئی نہ ہر اپنا
 قسمت مین جو لکھا ہر اتی شتاب ہو
 ہم بھی اور آپ بھی استاد ہوئے جاتے ہیں

رگ رگ میں پیشِ غم ہو کیسے کمان کمان کی
 خانہ ماتم میں ہو پڑے سے زاری بیشتر
 زبان کرتی ہو لکنت اور کلجہ منہ کو آتا ہو
 وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہو
 ان تبون کو کس توقع پر خدا یا جا ہے
 بار اپنے جسم پر اپنی ہی رنگت ہو گئی
 کوئی بجلی ہی فلک ٹوٹے گرائی ہوئی
 آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی
 کب رہا ہونے جو ہم صبا کے گھر بولتے
 تراغ دیکھے سیکڑوں آنکلی محدود رہتے
 آٹھ سہ ماہ میں لبیکر گڈائی کیجیے
 توڑنا تارِ نفس کا بھی بہت دشوار ہو
 آدھ و رفتِ نفس گویا چھری کی دھار ہو
 دہن زخم بکا را کیے قاتل قاتل
 ہم دل سے بہ تنگ آئے ہیں کٹائے جو ہیں
 یوں بعد ہمارے اگر آئے تو ہمیں کیا
 کیسا ہم لوگ کے مرغ گرفتار رہ گیا
 میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا
 وہی ہوتا ہو جو قسمت کا لکھا ہوتا ہو
 غل جڑا عالم بالا میں کہ سونکا سونکا
 کتنے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے

کیا پوچھتے ہو ہمد م مجھ جسمِ نالوان کی
 دل دلا سے سے ہو کر تا بقیراری بیشتر
 اب آگے کیا کدوں احوال جی تو سننا تا کہ
 یہ آدمی ہو کہ برسوں جمال رہتا ہو
 داغِ وقت زلیست بھر سوزِ جہنم بعدِ برگ
 اس قدر مجھے قوی میری نقاہت ہو گئی
 ابرِ رحمت سے تو محروم رہی کشتِ عری
 نبضِ بیاری کی اپنے جو سیما دیکھی
 بے زبانی نے عین قیدِ نفس سے دی بخت
 نعمتِ بیل سے ہوتا تھا جنہیں دورانِ سر
 کوچہ قاتلِ ملک امی دل رسائی کیجیے
 نالوانی سے جیون سب راہِ حالِ نزار ہو
 ایک دم بھی زلیستِ بھاریا میں دشوار ہو
 نہ کیا فتح کیا چھوڑ کے نسلِ قاتل
 ایذا میں اٹھائے ہوئے دکھ پائے ہو ہیں
 اے جانِ دم نزع ہو آنا ہو تو آؤ
 قیدِ نفس میں آج جن یاد کر کے آہ
 میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا
 اب جو بچتا میں تو بچپانے سے کیا ہوتا ہو
 تا فلک آہِ شہرِ ربار یہ فرقت کی گئی
 وعدے پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

ہر عرش آستانہ دولت سے دل
راحت گئی اگر تو کیا رنج نے گذر
گو ہر اشک سے لبریز ہر سارا دامن
نظر دن سے دور رہنے کا یار کے گلشن
سل ہو دل سے بھلا دون سارے عالم کو
مر مر گئی بابل جو کیا باد چمن کو
بعد از فنا زین سے اٹھا مر اغبار
آہ کینچون تو ہمارے ابھی تھپتھپا
کون جیتا ہو احوں منہم مر کے
ہوا ہر عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہو
زردیا زور دیا مال و یا گنج دے
صحا کیے ہیں پیدا بڑھ کر غبار دل نے
سینے پہ مرے زخم ہیں کیا بے نشان لگے
حدائے نالہ دل آ رہی ہر نکست گل سے
دیکھ پھپھائیگا ادب مرے ترسانے سے
آئینہ میں دیکھ کر وہ زلف سلجھانے لگے
عجب طرح کا یہ منہم حصول کیونکر ہو کا
کسی سبکیں کو ایسا بیدار کر مارا تو کیا مارا
روح لے پھر کے جب تن بجان چھوڑا
زلف کا عاشق ہو کوئی کوئی کو ہے یار کا
مہربان مجھے ہوا ہر مہ انور سیرا

اللہ ربہ حرم کبریا بدل
خالی رہی وزیر نہ مہمان سراے دل
آج کل دامن دولت ہو ہمارا دامن
دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں
یا ویری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہو
غربت میں خدا یاد دلاتے نہ وطن کو
ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ
نکل آئین شرر سنگ سے نیکر آنسو
آؤ تو دیکھ لین نظر بھر کے
مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہو
ای فلک کونسی راحت کے عوض رنج دے
سینکا ہو دور ہلکواس دشت متصل نے
جراح ہاتھ ملتا ہو پچھا ہا کمان لگے
جلی آتی ہو شاید کوچہ منقار بلبل سے
اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤ لگا بھانے سے
ہند کے کالے حلب میں جا کے لہرنے لگے
نجانے پاتے ہیں اس ملک ہم نازنگی کا قرار
جو آجی مر رہا ہو اسکو گر مارا تو کیا مارا
جسکو جی جان سے چھوڑا اسے بس ہاں چھوڑا
دل میں قابو میں ہر اک کافر و دیندار کا
آج تقدیر سے چپکا ہو مقدر سیرا

داہ کیا سہ فراز ہیں ہم لوگ
یا کون اٹھ سکتے نہیں اور ہیرا درہ دور کا
نیچے پر اپنے کس دن آب تو رکھو ایٹکا
نہ رہیا تاملی جانب کو اٹھ کر ہاتھ قائل کا
میری باعث ہی جو نہ چھو گیا شمشیر قائل کا
جواب تلخ سے دل توڑے ہر گز نہ سا گل کا
ہر طن کو ہی یہ پھر گنج شمس دان کیسا
وہی مونس وہی ہمد وہی ہم راز ہوا
دل دیا جسکو وہی دے پے آزار ہوا
ترے چہرے سے میں آنا رحمت پیدا
رہے روتے ہو گئی جو چشم دریا بار رخ
مبول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد
کو سون صبح کو چلے جانے میں ہم
جلے تھر تھلی سے نہ آئی آغ موسیٰ کو
گر گیا سارا تماشائے خدا کی آنکھ سے
جہان پھوٹا نکلتا ہر بین طنائان سچوں
دھڑ تیر رنگہ ہونے کو آہو نکلے
تو بولے گل ملکتی تھی ہر اک بلبل حکمتی تھی
بزرگ ابر کردون سبز کو سون تک بیابان کو
دیکھیے خط تھمارے آیا ہر
رہز نون میں تو مسافر کو مشرام نہ بھیج

کشتہ تیغ ناز ہیں ہم لوگ
نزل مقصود تک پہنچنے کیوں نہ ہم ضعیف
نشکی سے عاشقوں کا کام ہونا ہر تمام
مقدور میں اگر ہوتا ہر آنا مطلب دل کا
نہیں آسان تر پتے دیکھ سکتا ہے سبیل کا
عزیز اس سے نہ کیجے گوہ مانگے جان شیریں بھی
قتل عشاق پر گر باندھی نہیں تنے کمر
حال دل جس سے چھپاتا تھا میں اپنا قائل
کتنی برگشتہ ہر تقدیر حنیفہ اللہ خان
ہم سے کیا راز چھپاتے ہو حنیفہ اللہ خان
یاد آتے ہیں یہ کسکے سہول سے خستہ حفظ
شرط لغت ہی یہی حفظ کہ تو نے ہمکو
دشت دل سے جو گھبراتے ہیں ہم
خدا بھی دوست رکھتا ہر نہایت اپنہ شیدا کو
ایں منہ دیکھی جو تیری خود نمائی آنکھ سے
امارت جسکو ہو برسوں نہیں جاتی ہر ہو سکو
سرمد دے چشم میں گو صید گن تو نکلے
چمن میں جب ہوا سے صبح شاخ گل ملکتی تھی
خیال آجائے رونے کا جو میری چشم کیان کو
حسن کے بادشہ نے کوچ کیسا
دل کو اے عشق سکو زلف یہ نام نہ بھیج

دل کی جگر کی سینہ کی ہسلو کی جان کی
دل لیکے ہمارا بھی کوئی طالب جان ہو
نہ رکھا ہلکو دنیا کا نہ رکھا دین و ایمان کا
آہ کیوں ٹھنچ کے امی حفظ بھرائے آنسو
ہو رقم کس قلم شوق سے امی غنچہ دین
دور جہد ن سے ہوا تجھ چمن چمن سے
کیا لکھوں جیسی گذرتی ہو مرے دل نظر
دور و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
بے تاب ہوں میں دل ہر طلبگار کی کا
اگر بخشے زبے حمت نہ بخشے تو شکایت کا
قدر گل بوئے غضب میں گلشن ایچا کے
لاکھ پردے میں چھپ کے تم بیٹھو
بعد مرنے کے ہوا امی قدر یہ بارگشاہ
کیا پوچھتے ہو قصہ شور و فغان دل
دور و زائیک دفع پہ رنگ جان نہیں
کیا حال تمھارا ہے مہن بھی تو بتاؤ
دم آنکھوں میں اٹکا ہو ذرا شکل دکھا دو
قہر ہی بیٹھنا آ کے لب بام بہت
تری دوری سے امی پیارے پیل برداد غم کو
ہم بھی تھے غلط دور و جان خراب میں
شاید کسی کا دل ہر بہت اضطراب میں

آنکھ بھجھا دین اشک یہ کس کس مکان کی
ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جی ہو تو جان ہو
اتنی ہو برا دو نون جہان میں عشق جانا کا
کیا تجھے عالم غربت میں وطن یاد آیا
اشتبا قی کہ بدیدار تو دار و دل میں
نہ مجھے باغ خوش آتا ہے نہ گلشن نہ چمن
دل میں داند دین و انم و داند دل میں
رخصت ای اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں
یارب نہ جدایا سے ہو یار کی کا
نہ تسلیم خم ہو جو مزاج یار میں آئے
ہائے کیا کیا صورتیں میں مدتے آدم زاد
دیکھ ہی لٹکے دیکھنے واسے
ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی میں کی کا
بیٹھو تو کچھ سنائیں نصیحتیں داستان دل
وہ کون سا چمن ہے کہ حسین خزان نہیں
بیوجہ کوئی شیفہ آفت نہیں کرنا
جلد آؤ کہ بس نہ ہو مہیا نہ ہمارا
خود تری ذات کر لگی تجھے بذا م بہت
کہ روز عید بھی گویا مہین ماہ محرم ہے
بدلی کبھی نہ شکل ذرا انقلاب میں
وہ کروٹیں بدل چکے ہیں آج خواب میں

جاؤنگا تقدیر کا لکھا دکھانے کے لیے دل نہ اٹکانے کہیں اللہ بے مقدور کا سچ کہا ہی باڑھ کاٹے نام ہو تلو ار کا صد اطوطی کی سنتا کون ہر نقار خانے میں ہوے برسوں نہوئی پردہ تمھاری پرین ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوئی	نامہ اعمال عشرین جو مانگے گا خدا ای صنم کیا پوچھتا ہو حال اس رنجور کا سر رہے سفاک شہرہ ہر نگاہ یار کا مرے نالوں کے چپ میں مرغ خوش الحان نہاے ہیں کتے تھے آنے کو خاطر سے ہماری پرین ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوئی
--	--

دوسرا ہو کالے نے جسکو ظالم تودہ فسوں کے اثر سے کھیلے

وہاں گیسو کا تیرے مارا نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے جی کے لگانے سے جینا بھی برا لگتا ہو خاک میں جب تلکے دونوں برابر ہو گئے یہ کس عذاب میں ہوں میں یہ کیا عذاب جواب نامہ کا میرے نہ با صواب آیا ادھر گیا مرا خط اور ادھر جواب آیا رشتہ صد چرخ برین ہی ان میں کو سنت	اگر پوچھے کوئی مجھے کہ کیوں لاغ ہو لب کہ دہن دل کمان سیر و تماشا یہ مرا لگتا ہو کتے مفلس ہو گئے کتنے تو انگریز ہو گئے نہ موت بھر میں آئی نہ مجھ کو خواب آیا پیام مرگ بیان آگیا مکر دان سے انہی آج ہو کیا دگر نہ تھا یہ حال انتخاب ہشت باغ خلد ہی مشکوے دوست
--	---

تمام شد

فارسی غزلیں

غزل ۱

<p>دل پر سرود و زوہتم صا جہ لان خدا را کشتی شکستگانیم اے باد شہر طبریز آسائش دو گیتی نفیر این دو حرفیت در کوئے نیکنامی مارا گزر ندادند آئینہ سکندر جام جسم است بنکر ہنگام تنگدستی در عیش کوش مستی ترکان پارسی گو بخشندگان عمر اند حافظ بخود پیو شنید این خرقہ می آلود</p>	<p>در داکہ راز نیشان خواہد شد آشکارا باشد کہ باز بینم آن یار آشنار با دوستان تلمط با دشمنان مدار گر تو نمے پسندی نفیر کن فضا را تا بر تو عرض دار د احوال ملک دار کین کمیائے ہستی قارون کند گداز ساقی بشارتے دہ پیران پار سار باشیچ پاک دامن مسدور دار مارا</p>
---	--

غزل ۲

<p>منبع فیض و کرم معدن لطف نیردان اے ضم بہر خدا تو رخ زیبائسا ساقیا لطف و کرم کن تو برائے خالق چند سوز و بغراق تو دل خستہ من آہ جون ہائی بے آب طبیان مے ماند</p>	<p>یک نظر سوئے غریبان بگلن ہم لعل جان تا کہ نسکین شود خاطر این خستہ دلان منتظر ساغر وصل اند ہمہ نشند لبان رحم فرمائے تو بر حال من ہمیدان در فراق تو شب و روز حفیظ افند خان</p>
--	--

غزل ۳

<p>خط بہر لب لعل و رخ زیبا داری شیوہ و شکل و شامل حرکات و سکنات حسن یوسف و م عیسیٰ ید بقیہ داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنها داری</p>	<p>حسن یوسف و م عیسیٰ ید بقیہ داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنها داری</p>
---	--

تا بنم نکتی عقل نگوید مگر گز	که تو در آب خضر لولے لا لاری
سبیل دیاسن دسترن دسروسی	از سبز لعل و عذار و قد بالاداری
دل و دین برده همه پیش و خرد صبر و قرار	دیگر از خسر و بیدل چه نمنا داری

غزل ۳

نصیحت به نسا زور و دم زخم جدائی را	بناشد در شکستِ شیشه دمی موبائی را
بجاک و خون نشاندی همچو گل مار و برین گلشن	شعارِ خویش کردی تا چو شبنم بیوفائی را
جیاتِ خویش را چون شمع صرف و دیگران کو	کسی چون من ندارد پاس رسم آشنائی را
بهر صورت برویت چهره همچون عکس میگردد	بلے ناگس نمیداند طریق آشنائی را
امید از دست مردم چاره دل بر نمی آید	ز مرهم بنی سازد کسے داغ جدائی را

غزل ۵

کافر عشقم سلمانے مرا در کار نیست	هر رگ من تا رگشته حاجت زنا نیست
ما غریبان را تماشاے چمن در کار نیست	داغهای مینه من کمتر از گلزار نیست
از سربالین من بر نیز ای نادان طیب	دردمند عشق را دار و مجبزی دیدار نیست
تا خدا در کشتی من گر نباشی گو مباش	با خدا کار است ما را نا خدا در کار نیست
خلق میگردد که خسر و بت پرستی میکند	آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست

غزل ۶

هر شب بنم فتاده بگرد سراسے تو	هر روزه آه و ناله کنم از براسے تو
جانان باین شکسته دلے بیون مشو	عمرے که شمت تا شده ام آتشاے تو
روزی که ذره ذره شود استخوان بن	باشد همیشه شفته دل و دیوایے تو
یک دم شب و حال میسر نشد مرا	اسے داسے بر کسے که شود قبلایے تو
بر حال زرا برانظرے کن ز راه بلف	تو بادشاه منی و خسر و گداسے تو

غزل ۷

من آن پروانه غمغم که در آتش وطن دارم	چو فانوس آتش دل را بریر سپهرین دارم
نم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود دارد	نماند ز بریر هر چه زنی گلستان سخن دارم
به محشر گر سپردم چپه آوردی بهین گویم	شاید خنجر غمغم گواہ خود کفن دارم
نه پنداری که در محبت مرا صبرست آرامی	ز افغان داغها برداغ مرغان چمن دارم
اگر در گلشن عشرت نذارم راه اسے مخفی	بجدا کند که باری گوشه بیت الحزن دارم

غزل ۸

مارا به غمزه کشت و قضا را بهانه ساخت	خود سوسے ماندید و حیا را بهانه ساخت
رفتم به مسجدے بے نظاره ترش	دستے برد کشید و دعا را بهانه ساخت
دستے بدوش غیر نهاد از سر کرم	مارا چو دید لغزش پا را بهانه ساخت
اتزار و مسل کرد و نیامد خبر از حیف	در روز وصل پا به حرف را بهانه ساخت
رفتم بحقیقے دیدار حسن او	دورم نشاند و مشکلی جا را بهانه ساخت
خون قاتل بگشاید را بے خویش	باید آن نگار و حنا را بهانه ساخت

غزل ۹

روئے فدای اسے سیم الطی نقب	آشوب ترک و شور عجب فتنه عرب
کس نیست در جهان که نیست عجب نماند	اسے در کمال حسن عجب تر ز هر عجب
هر کس یافت جبرائیل از جام وصل تو	زین بزرگانه نشاند جگر رفت و خشک لب
ما زلف تو شب است دماغه آفتاب چن	واللیل و الفجر است بر آو روز و شب
رفتن به طریقی ادب نیست و در رهت	ما عاشقیم دست نباید ز ما ادب
دل باو نشنید غم و سرخاک بقدرت	کاین موجب شرف بود آن مایه طرب
مطلوب جامی از طلبم فتنه که چسبیت	مطلوب ادبین که بد جان و دین طلب

غزل ۱۰

<p>دے تسع شب افروز من از من چرا رنجیده جاسے تو در چشمان کتم از من چرا رنجیده یک شب بیا ممان من از من چرا رنجیده تا زنده ام یا تو ام از من چرا رنجیده دام گنه بخشیده از من چرا رنجیده چون لاله دل فون شدم از من چرا رنجیده تو تسع دمن پر دانه ام از من چرا رنجیده فردا بگیرم دامت از من چرا رنجیده علی بیت حلوا سے من از من چرا رنجیده من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیده</p>	<p>اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیده یک شب ترا ممان کتم تا جان و دل قربان کنم اے جان من جانان من سویم نگہ سالکان من من عاشق زار تو ام از جان و فدا دار تو ام رنجیده رنجیده از من گنا ہے دیدہ نگہ ز عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم من عاشق دیوانہ ام اندر جهان افسانہ ام گر سن به سیرم در غمت تو نم فدا برگردنت ای سرو خوش بالاسے من وی دلبر فغان من من سعدی دل خواہ تو ابرو کو تو چون ماہ نو</p>
--	---

غزل ۱۱

رویتو

<p>زلف داری همچو عنبر لب چو شکر و قبلہ آزادگانی اے صنم بار و رخ دردمندم مستندم تن گرفتہ دست و پ دار و سحر دم تو داری در میان لب و موی در پیش آید لبستہ باشد و در نقل خواہم از زبان تب و دوسدہ کس گفتہ شعر بچوس و عود دمی</p>	<p>اے بیالاجون صنوبر صحت چون موم آفتاب و عاشقان و ماہتاب و لبران در میان روح اندر کشیدہ رخ و ط ت دست و پ آمد نگار من مرا از عشق تو لب و پزل لب نباده باشد تا سحر اے نگار اگر تو ما ایک شے ممان بری شاعران لبیا گفتہ شعر بکے پرنک</p>
--	--

غزل ۱۲

<p>سرا پا دل کشی رنگین نگاری کردہ لم پیدا</p>	<p>بہشتان تخیل گلشن داری کردہ ام پیدا</p>
---	---

قیامت قائمے بالا بلائے آفت جانی	تسے غارتگر دین سحر کارے کردہ ام پیدا
اگرے کا فزا ہر فریبے عشوہ پر داندی	عمائب درباری طرفہ یاری کردہ ام پیدا
جوئے نکتہ دانی طبع موزونی سخن سنجی	سر دیوان حسینی خوش شعاری کردہ ام پیدا
سیا جانان تماشا کن چراغان تن سوزان	بد اخستان دل رنگین بھاری کردہ ام پیدا
جگر آتش تن آتش سینہ آتش بیدہ آتش	باین ہر چار آتش کاروباری کردہ ام پیدا
گزار کاروان نخت دل از سینہ می جستم	رہش از دیدہ خونبار باری کردہ ام پیدا
سر سامانم از عجز و نیاز و بخور و خواہست	بزدور ناتوانی حال زاری کردہ ام پیدا

غزل ۱۳

الایا ایسا ساقی نیشہ شان جامے مارا	کہ نشاسم زہد ہستی سر از پاؤں سر بارا
سرا پا بخودم گردان ز قید ہستی حرمان	چہ در بند خودی خود با فتم جملہ ہمارا
بلائے عجب ہستی سخت عقد مشکلی دارد	کہ شکل می نماید حاصل او ہر پیر و بزم مارا
پیاد جلوه گر شو بدلم اسے راحت جانم	و گر پسند برین وعدہ امر و نفع دارا
سر بر دل جملک تن میا دارم و لیکن	اگریزی نیست گردناید پسند آن شاہ زیلا
بہ شبہائے فراق تو دور روزان مجھوری	اگر منید مرا صد پارہ گرد و سینہ خارا
نیاز و انکسار و عجز من از حد گذر کردہ	بدہ یکذرہ باری بدر گاہ خودم مارا

غزل ۱۴

رہے عروج بلبل بو ترابے فزا سانی	علی مرتضیٰ اشک شانی شیر بند دانی
ولی حق دمی مصطفیٰ و ریاض فیضانی	امام دو جہانی قبلہ دینی و ایمانی
امیر کشور فقرے شبہ اقلیم عرفانی	خدا گوئی خدا بینی خدا دانی خدا شانی
انیس محفل انسی مجلس مجلس قدسی	سرور جان خاصانی نشا طر و روح پاکانی
تیا ز اندر قیامت بی سر سامان نخواہی شد	کہ از حجب تولائے علی داری توسامانی

غزل ۱۵

مست گشتم از دو چشم ساقی پیا نہ نوش نیست اندر اختیارم ضبط حالت چون کنم زہد و تقوی در فلکدم زیر پای آن صنم خدمت پیر بخان بر خود گرفتم فرض عین وی بدم سن شیخ وین و سجد خوان سجد نشین بر در سہانہ بنشستم بعد عجبہ و نیاز	الفراق اے تنگ ناموسل لوداع او عین ہوش می برآید از دو دم میخروش و میخروش نہیم عشق است ورنہی شہریم خوشن فروش کمترین از بند گانش بندہ ام حلقہ بگوش ہستم اکنون بت پرست و کافرو ز مار پوش گشتم ام از ہر یک دو جام می طاعت فروش
---	--

غزل ۱۶

اے از رخ تو در دل گلزار نارزار اے گل ہزار بے گل روی تو تابہ کی شب بر بختم بیا و قدرت سر دنا زین باشد ز باغ حسن تو گلچین رقیب و سن و لیش خیال زلف تو میداشتم کہ بود و دراز دبار و بارم و بے بار و بیشتم اگر دیدہ آہ سر و زول خستہ تو دید	وز نموی کست نافہ تانا نار نارزار تالم چو عند لیب بگلزار زار زار صدجوی خون زویدہ خونبار بار بار دارم بے سنیہ ای بت بیخار غار غار ہر سوے برن سن بمبار مار مار تا چند باشد آہ باغبان یار یار افتادش آہ با بست مکار کار کار
---	---

غزل ۱۷

جانان زاشتیاں تو جان آدم بلب تا جان بود بہ تن نہ ہم داشت ز دست کہ در خیال عارض و کہ در خیال زلف زلفی و آمد از پے تو صد ہزار دل کاین سحر سامرست و یا سجنہ کلیم	در باب سائے کہ نشست از پے طلب وصل تو در زمانہ ہوا نیست منتخب از کثرت خیال بود روزین چو شب حیرت فرو دہ بر دل ازین نقش بویاب صیاد پیش بسو و صیدش از عجب
---	---

نفسه کرد و تو همه هست و طالب	نهند که بیدار بک فرنگ و روم
از خون راست آنچه توئی بازگو سبب	دست که خیال همچو سر زلف خود دام
گر بار بد بصوت کشد نغمه طرب	شعبه سیمید زهره بر نفس آورد و بچرخ

غزل ۱۸

قبله ما جات عالم بارخ نیکوست این	طاف محراب دعا با خود خم ابرو است این
خنده صبح قیامت یا فردغ روست این	پرتو نور تجلی یا شمع اقدس است این
یا کند عین برین یا بچشم بادوست این	حادثه فخر آن چشمش دام عین و فریب
یا ناله باغ جان یا قاصد و لجوست این	یا آه است یا بلایافته یا آشوب شمس
مشک تانار است این یا کاکل خوشه است این	نغمه رباب پریشان رشته عمر سنج

غزل ۱۹

که نگر و بد دل آبله پا خالی	بست از خار گردان محمد اخیالی
بیکند خاک بر لب همه کس جفا خالی	عزت شاه و دلازیر زمین کیاست
بر کس با کف صورت و سبب خالی	چشم تعظیم ازین بجز ان ندان و شست
شد بیان من و سپهر این من جفا خالی	شمع فانوس نیم یک زبانه سامانی
گشت تا جام پیرازی شده مینا خالی	از غم آباد جهان نیست بهم عیش دام

غزل ۲۰

ز سوز عاشقان پروانه داری	خلق از سوزش پروانه دارم
قوسد با عاشق دیوانه داری	بنوده عاشق لبلی بجز قیس
چراغی لب و پیمانه داری	لبالب پیام خواهم ساقی از من
عجب تیر و گسان تر گانه داری	و لم مستربان این مژگان دارد
اگر بسته در میخانه داری	طریق بنمودی سدد و گرد

تراب آوازہ عشقت فسنہ دن باد کہ ہاے وہوے خوش مستانہ داری

غزل ۲۱

بہ بین در وقت رفتن حسرت دیدای نگارن
نگہ از دیدن او چون پر پروانہ می سوزد
فلک را کرد از فرط حرارت کورہ آتش
اگر از سستی بخت سمنداو نمے آید
بغیر از روے حسرت شکل دیگر در نظر ناید
مبادا پائے تو در غرض آید گر قدم نہی

کہ از نقش قدم پیدا ست چشم انتظارن
مگر دار و چراغ از داغ دل شبستانی زین
بعاذ اللہ فتدگر بر زمین مشیت غبارن
پیائے اور سدا ی کاش این شبت غبارن
بہ نیکو گر کسے آئینہ لوح مزارن
صفا با صورت آئینہ می دار و غبارن

غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل بن گشت پر لبانی بی تو
وعدہ وصل نکر دی بہن خستہ و منا
واقعہ از درد دل غمزہ و جان حزین
و اے صدواے کہ درد دل مارا از سر
دردن نیست بجز نام تو تا جان دارم

ز درد باز آے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو
جان من چند کشت محنت بحسبہ ان بے تو
چشم نیست کسی اے شہ خوبان بے تو
نماند چرخ فلک ذرہ در ان بے تو
مونس جان حزین و بیدہ گریان بے تو

غزل ۲۳

از درد و بغیرم مسند یاد رس الہی
بے یار و ناتوانم بر لب رسیدہ عیانم
ہر درد و ادوائے ہر رنج را شفا لے
سلطان بے وزیر ی خلاق بے نظری
درد مراد و کن زحمت ز تن جدا کن
مسکین و دردمند سوزندہ چون سپندم

کس نیست جز تو یا رم مسند یاد رس الہی
بجز تو دو گز ندارم مسند یاد رس الہی
از تو کنم کہ آئے مسند یاد رس الہی
رزاق دستگیری مسند یاد رس الہی
ایمان بہن عطا کن مسند یاد رس الہی
دل جز تو در نہ بندم مسند یاد رس الہی

ہستم شکستہ خاطر در بند گیت فاصہ ہستی تو جملہ ناصر فریاورس الہی

غزل ۲۴

<p>مر جسا سجد کی مدنی العربی من بیدل جمال تو عجب جسد نام چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر نہتے نیست بذات تو نبی آدم را ماہمہ نشنہ بانیہم و توئی آب حیات نفس محلج عروج نور افلاک گذشت ذات پاک تو کوکہ ملک عرب کردہ ظهور نخلستان مدینہ ز تو سر سبز دام نسبت خود بہ سگت کردم و بس نتعلم عاصیانیم ز مائیکہ اعمال میسر بہ در فیض تو استادہ بعد عجب نیاز سیدی انت جیدی و طبیب قلیبی</p>	<p>دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش نصیب اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی اے قریشی قحقی ہاشمی و سبطے بہتر از آدم د عالم تو چہ عالی نسب رحم فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی ہمقا میکہ سیدی نرسد بہ سج نبی زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی زان محمد شہرہ آفاق بشیرین ربی ز انکہ نسبت بگ کوئی تو شد لی ادبی سوی ماروئے شفاعت بکن از بی سبی رومی و طوسی و مہدی مدنی و عربی آمدہ پیش تو قدسی پے در مان طلبی</p>
--	---

غزل ۲۵

<p>توئی کہ قبلہ ایمان و کعبہ جانے توئی حبیب خدا یا رسول صلی اللہ بگو و میت تو ہر روز چرخ میگردد خدا ز نور طور تو خلق پیدا کرد کیکہ روئے ترا دیدہ حق را وید نخواب ہم ز جالت کیکہ یافت نصیب</p>	<p>چگونہ کس نہ مند بر در تو پیشانی تلاست شاہی کوئین و نشان لطانی گندہ مہر ع لولاک نہقت خوانی تو آفتاب جانشاب و نورہ حمانی کہ خود حدیث شریعت تو ہست من انی رحم او شدہ زائل حجاب ظلمانی</p>
---	---

ملاحت تو دل یوسف بے سیح بود	توئی پیچ من رشک ماه کنعانی
خدا بوضعت جالت به صفحه عارض	نوشت سوره یوسف بخاطر بانی
ز آفرینش آدم تو بوده مقصود	ترا ملائکہ کردند سجده میدانی
و گرنه مشت گل بود طینت آدم	ز تست عزت آدم تو فخر انسانی
تو بوده بچہ انا خدا سے نوح بنے	و گرنه کشتی او گشته بود طوفانی
کنون سفینه است نگاه از رزق	که بحر جرم در آمد بعد طغیانی
نشسته است بر فردوس منتظر قبول	که در جناب تو جایش بود در ربانی
ترا ب نعمت کونین از تو میخواهد	ز آفت در جهان نیست اسج آمانی

عشق ۲۶

ای چہرہ زیبای تو رشک تان آوری	ہر چند وصفت بکنم در حسن زان زیاتری
تو از بری چابک نرمی و زبرک گل ناز کنی	و ز ہر چہ گویم بہتری مفا عجائب دلبری
آقا تا گردیدہ ام مست تان و زیدہ ام	بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چہرے دیگری
عالم بہہ نیامی تو خلق جان شیدای تو	دی نرگس رعنائی تو آرد در ہر دم کافری
ہرگز نیاید در نظر نقشے ز رویت خوشتر	من این ندانم تو ملک فرزند آدم یا پری
من تو شدم تو من شدی من تو جان شدم	تا گسنگوید بعد ازین من دیگر نہ تو دیگری
خسر و غریب است و گدافتادہ و شہر شام	باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری

عشق ۲۷

ماہ نو پیش رخت آئینہ دار روے تو	تو سگر دون رشک ار و از کمان بوی تو
از سر بالین من جانم مشکب دم جفا	تا دم خوش میکند زلف مجنوبوے تو
حور و غلمان را جمال و عوی من تو نیست	منفعل گردد اگر غور شید مجنوبوے تو
زرق و شل جنون کردہ حال زار من	زین شدہ جانم فقط در شوق جست جوے تو

در گلستان زمان سر و سی غیر از تو نیست خواستم هر خیزد در بان تعلق را گشتم گا و پر سیدی نه احوال دل خانه خراب در شب وصلت که عهد نو و سی تو بود گر کنی جور و جفا یا کنی بر من عتاب و سبدم از کرد و کار خود همین خواهم دعا	از بیان دامن فزون و صف میان مکتو تو لیک هر دم جذب دل میکشد خود سوسو تو چون کنم شکوه تبوتر سیم چنین ابروی تو یا فتم لذت عجب در شورهای و هوای تو خوش نماید عاشقان را هر چه باشند نو تو تا نه بگذارد فلک آسائش سپاو تو
---	--

غزل ۲۸

چه تدبیر ای مسلمانان که سن خود را نمیدانم هوا لا اول هوا لا آخر هوا الظاهر هوا الباطن نه بچون عاشقان عاشق نه بچون ابدان را بهر مقام لا مکان باشد نشانم بے نشان باشد نه شرقی ام نه غربی ام نه بری ام نه بگری ام نه از خاکم نه از بادم نه از آیم نه از آتش الایا شمس تبریزی چرا هستی درین عالم	نه ترسا و میو دیم نه گرم نه مسلمانم بجز یا هو یا سن هوو گر حیرت نمیدانم نه بچون کافران کافرنه دالستان و ناویم نه تن باشد نه جان باشد نه باشد جان بهانم نه از ملک عراقی ام نه از خاک خراسانم نه از آدم نه از خوانه از خود و دوس و دوانم بجز هستی و بد بویشی نباشد هیچ بهانم
--	--

غزل ۲۹

بلاش گر معر بان بودی چه بودی مقام لا مکان بودی چه بودی بگردن آه آن نازنینی لب لعل تو آب زندگانی سگ کوی ترا بچاره خسرو	تو ان تا تو ان بودی چه بودی نشانم بے نشان بودی چه بودی دل من ساربان بودی چه بودی بکام عاشقان بودی چه بودی کے از همدان بودی چه بودی
---	--

غزل ۳۰

ای سرور هر دو سرادی رحمته للعالمین ای رهبر جن و بشر ای صاحب شوق القمر ای شاه اقلیم سخا و شجاعت ملک مدبر افلاکیان خاک رهت شاهان گدای گدایت کروی سفرنازین جهان ای دستگیر آسمان و اتم ترا خوانم بدل جانم بیادت مشغول اے پیشوا اے انبیا اے شافع روز جزا	ای صاحب تاج و لوا محبوب عالم آفرین ای منبع علم و خیر ای مبسط روح الامین ای جامع اعجاز با ای شاعر جبل المتین ازندگان مهر و دست هر یک ز نوریت متعین نوری نه دارد این مکان در لامکان گیتی مهر تو ام در آب و گل شوق جمالت و نشین بنما جمال دلربا بخشم آرزو دار و همین
---	---

غزل ۱۳۱

نه من بیوده گرد و کبود بازار میگردم خدا یا رحم کن بر من پریشان دار میگردم شراب شوق می نوشم بگرد یا بگردم خطایم را عفو فرما گناه من را عفو گردان گه خدمت گه گریم گه افتیم گه خیزم نه از این غوطه ها خوردم درین دبیای بی پایان بیاسانی عنایت کن تو مولانا اے رومی را	مذاق عاشقی دارم بے دیدار میگردم خطاکارم گنگارم بحال زار میگردم سخن مستانه میگویم وے هشیار میگردم مریض ناتوانم بکیس و ناچار میگردم مسجادر دلم پیداو من بیمار میگردم برای گویهر سنی بد یا معسر میگردم غلام شمس تبریزم قلندر دار میگردم
--	--

غزل ۱۳۲

بس شدیم در حال خود چیران نم یا مصطفی از بهر صدق صادق و از بهر عدل علوی هم بر بریرین مکان پر چیران جهان است آورد و ام پیشیت تیغ نام بندگان از یقین آمد یی بر درت در یوزه خواهان چون کلاه	بهر خود هم آل خود فریاد رس یا مصطفی وزیر ذی النورین خود از سوختن در تفت جمله از شد مقتدی او هست از تو مقتدر از نام خان اسلم لانا تشیع نیا یا مصطفی یعنی ناسن و صلک ای مالک ملک مدبر
---	---

غزل ۳۳

شدم بر صورتے عاشق کہ برہم کند غوغا اگر رویش غمی بنیم و چشم چشم گردو	چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر دلبر زیبا چہ چشم چشم دلور چہ دلور دلور لا
خیالی را کہ میدارم غم را ہمدے باشد نگار من بعد خوبی و در نقش نکستہ دارد	چہ ہدم ہدم محرم چہ محرم محرم دہما چہ نکستہ نکستہ غنجر چہ غنجر غنجر سارا
مرا از ہر جانانی نظامی شہر تی باید	چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل جانا

غزل ۳۴

سند شوکت شاہانہ مبارک باشد گل گلزار زری پوش طرب ساز ہمین	شادی صحن و دین خانہ مبارک باشد می سرایند کہ جانانہ مبارک باشد
شیشہ بندی جو خوش آدب گل آرایش پانڈان ار گنجہ و جامے و عطر و گلاب	خوشنما ہجو پر بختانہ مبارک باشد رونق بزم اسبہانہ مبارک باشد
خوب این تازہ غزل تو تہلاش آوردی	طلب بہت مردانہ مبارک باشد

غزل ۳۵

اے دل من حبیب دام زلف تو زلف تو بالائے سروار و مقام	دام و لہا گشت نام زلف تو بس بلند آمد مقام زلف تو
نہ شد در زلف تو و لہا تنہا دو شریف غلامی سبہ را	دام نہ بد آمد تنہا زلف تو زلف تو اے من غلام زلف تو
لائی رخسار گل رنگ تو نیست رم کنند از دام مرغان عجیب	جز نقاب مشکفام زلف تو جانب آرام رام زلف تو
صبح اتہال است طالع ہر نفس	سبہ جامی راز شام زلف تو

غزل ۳۶

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی مازنین دلربا محبوب رب العالمین وہ شب معراج بودی جبریل اندر رکاب یا رسول اللہ تو دانی استانت عاجزانہ شمس تبریزی چہ داند نہت پیغمبر	برگزیدہ ذوالجسلی پاک بی ہمتا توئی نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی پانادہ برسہ یرگنہ خضر توئی عاجزان را رہنمای جملہ سامان توئی مصطفیٰ و معتبہ و سید اعدا توئی
--	---

غزل ۳۷

یا رسول عربی شاہسوار مدنی در حریم حرم خاص تو جبریل غلام تو کہ در باغ رسالت چو قدرت سرور رخ بران رونق کن خاک رخ شو جای	بلبل مکہ و لطفا و سیل یسنی کترین بندہ در گاہ او یس قرنی سرو باغ ملکوتی و گل با سمنی زانکہ تو میل آن باغ و فاسے چنی
--	---

غزل ۳۸

بدام آن پری خورشید رخسار چو مجنون در طلق عشی لیلے ز لیلخوار سبب عشق یوسف لبش میگفت با ما ورتبسم بریدی سعید یا از من تو افست	گرفتارم گرفتارم گرفتار پرستارم پرستارم پرستار خسیدارم خسیدارم خسیدار شکر بارم شکر بارم شکر بار وفا دارم وفا دارم وفا دار
---	--

غزل ۳۹

جلوہ حسن یارے بینم چہ بلا بود نادک نگش در مندراق تو صورت لبعل کردہ ام در غمش گریان پاک	قدرت کردگارے بینم مرغ دل را شکارے بینم دل خود بیعتہ ارے بینم در کفن جسم زارے بینم
---	--

چشم تو گرچہ آہو چین است گلشن دہر را بقائے نیست صد مہ مرگ ہم کم است از د خود بخود پیش یارای عاشق	زلف مشک نتارے بنیم گہ خندان گہ ہمارے بنیم انچہ در انتظارے بنیم راز دل آشکارے بنیم
--	--

غزل ۱۴۸

مرجا احمد بے سیم محمد بقبہ گشت خورشید فلک شمرہ جان بخشی تو ہجر تو مرگ وصال تو حیات است بیتا گر گویم کہ ایازے و خدا محمود است یا حبیبی ارنی گفت خدا مثل کلیم بر دایے خضر دلم تشنہ دیدار کسی است	عین ربی بہ حقیقت و مجازاً عربی آمدہ عیسیٰ مریم پئے در مان طلبی جسم راجانی و جانانی و روح قلبی بسر عشق قسم این بنو دے ادبی حق پسند این چہ حال است بدن بولہبی نخورم آب بقا جان دہم از تشنہ بی
---	--

غزل ۱۴۹

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سرے پانادی بر فراز عرش زین و ہلیر لپت آبروے دین و ایمانی تو اسی در یتیم پیش از لوح و قلم نور تو شد جلوہ طراز یا رسول اللہ چہ گویم وصف ذات پاک تو چون ناشم یا محمد از تو من اسیدوار	ختم شد بذات پاکت منصب پیغمبری نیت از خالی نزاوان باتو کس را ہمیری از تو ز نیت یافت در کوئین تاج سروری جملہ موجودات عالم را تو خود سر و فری ہر چہ سیکویم ازان صد مرتبہ بالاتری کار ساز عا جزان و در عرصہ گاہ محشری
--	--

غزل ۱۵۰

ہر کجا باشم اسیر دام آغوش توام سیکنی بادم دلی یادت نمی آیم مہور	بسکہ نزدیک توام از دل فراموش توام سحر و لہیب از خاطر فراموش توام
--	---

در تب از کم حرفی لعل لب نوش توام گل جنب مهر سیریز شکستناهی ماه ملوک قمری جلوہ چشم پری با من کند	من کباب آتش بسیار خاموش توام آنقدر کر ز خویشتن زخم در آغوش توام اینقدر دیوانہ سرو قبا پوش توام
---	--

محسن فارسی

اے شہ فخر بشر صل علی محبتی ہمہ را در وہین است ز شر قی غری	ہست ذات تو خلاصہ زہمہ جسد نبی مرحبا سید کی مدنی العصری
--	---

دل و جان با وفایت چہ عجب خوش بختی

یا فتم آئینہ وصف رخ تو طہ سورہ شمس تبصیف رخت گفت خدا	والضیاء نور حسین تو زہی صل علی نسبتی نسبت بذات تو نبی آدم را
---	---

برتر از آدم و عالم توجہ عالی بی

عرش پر نور شد از ذات تو ای نور قدم گفت یوسف کہ بہ جن تو زہی مشتاقم	خور و غلمان سرخو در اکبند پیش تو فہم من بیدل بحال تو عجب حیرانم
---	--

اللہ اللہ چہ جمال است بدن بو اعجبی

روی تو مطلع خورشید عنایات تمام یافتہ گلشن کوئین خوشا از بہت نام	شاد گشتند ز تولید تو ہر خاص و عام نخلستان مدینہ ز تو سر سبز ہدام
--	---

زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین طبعی

ہست در بان در پاک تو روح الاعظم عذر ما را بپذیرای تبو چشم عالم	فخر دانند گدائے تو شاہان نعم نسبت خود بسبکت کردم و بس نفعلم
---	--

زانکہ نسبت بہ گوی تو شد بے ادبی

فخر کوئین توئی آمدہ اسی مایہ نور	ذکر تو بہت بہ توریت نہ نناسطور
----------------------------------	--------------------------------

نیز وصف تو خدا کرد در انجیل و زبور	ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور
زان سبب آمد قرآن بزبان عربی	
وصف ذات تو چه گوید شد و الا در جات	بالعاب و منت قدر رسد ہم نہ بات
عرض داریم ز تو بعد هزاران صلوات	ماہمہ نشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطفت فرما کہ نقد میگزد و نشنہ ای	
التماس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعله فشان روز بزا حدت تو
از تو آمیخته است قسیم کوثر	چشم رحمت بکشا سوسے من انداز نظر
ای قریشی بقی ہاشمی و مطلبی	
بدومی عصہ کوفین چو اسپ تو نوشت	آدم و نوح زده برسہ فتراک تو دست
رتبہ تو ز حد مرتبہ بالا تر رفت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامی کہ رسیدی ز رسد بیج نہی	
یک آنز سوسے من انداز شد بندہ نواز	حکم فرما بہ اسیدم بزبان اعجاز
ماہمہ بے سرو سامان و تو ما را ہمہ ساز	ہر فیض تو استادہ بصدر بحر و نیاز
زنگی در دومی و منہدی بینی و جلی	
ایستادہ است خلیل احمد پیش تو نبی	نظر مسر برد کن شدہ عالی بسی
ز آتش بجز تو نگذشت ز حد نشنہ لبی	سیدی انت جیبی و طبیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی بے در مان طلبی	
مختص دیگر	
ای قبلای عشق تو جن و بشر جور و پری	روشن ز علس حسن تو آئینہ پیغمبری
نور رخت را مشتری ہم زہرہ و ہم مشتری	ایچہرہ زیباے تو رشک تہان آوری
ہر چند وصف میکنم و حسن زان زیباتری	

نہ خوردار دے پری باو جمال ہستی	از دلبران ہم دہری ختم است بر تو دلبری
تو غم مہر خادری تو رشک ماہ انوری	تو از پری چاک تری و ز بگ گل ناز کتری
از ہر چہ گویم بہتری حقاً عجائب دلبری	
من لب لب شوریدہ ام کز بگ گل بخیلہم	ہر جا رسوا لیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوسیدہ ام از ہر چمن گل چیدہ ام	آفاقا گردیدہ ام مستبان و رزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو خیرے دیگری	
اسے نوریزدان سرسبز از طلعت تو جلویم	اسے خلعت وحدت بترج حقیت زیبہم
مشعل بکف گرداگر خورشید نابان دیدہم	ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبر
شمس ندانم با قمر منہ زند آدم یا پری	
حق گویدت کامی عین حق جان بودی جان منی	از نور من پیدا شدی در ذات مستطاب شدی
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری	
خورشید نقش پای تو گردون چمن پر اے تو	در ہر سرے سوداے تو در ہر دے غولے تو
ای عرش اعظم جاے تو ای عاشقت مولا تو	عالم ہمہ نیامی تو خلق خدا شیدا سے تو
این نرگس رعناے تو اور دہ رسم کافری	
دربار گاہ مصطفیٰ بیکرہ این ہا لت ندا	ای شافع روز جوداے خواجہ ہر دوسرا
سرتاپا ای مدفا همچون شہید بے فوا	خسر و غریب است و گدا افتادہ و شہر شاما
باشد کہ از ہر خدا سوی غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ خاک آن قدم	تو تپاے چشم سازم و مہدم

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
 ز بس بکبت غم عشق لاغری کردم
 گر شود لطف و کرم در شان من
 ز جوش گریہ اشکم گشت کلمون
 دو گونه رنج عذابست جان مضمون
 چہ غم دیوار است را کہ باشد چو نتوانستین
 گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ
 گر در دم از تو نقش توام و نظر بس
 بے توجان قطره ایست بر لب شوق
 گنج فار و ن کہ فرو میرود از قعر
 دور از تو سر سیمہ ترا زد و چہ سر غم
 ندانم آن گل خندان چہ رنگ بودار
 آتش مزاج من بگذار بن عتاب
 ہر کہ او نیک میکند یا بد
 تابع نامزکت نہ پذیرد ملاست
 مازیاران چشم یاری داشتیم
 روزم بہ غم و شب بہ الم میگزد
 و دوست دست حق کہ بہ ستا ہستی
 گفتگوی نا ملائم نیست رسم عافان
 مایا بد تو سلاست بخیاں تو خوشیم
 گناہ من از نامہی در شمار

بسا نیکین دولت از گفتار خیزد
 تنم بکاغذ سطر کشیدہ میساند
 جلوہ طاعت و بد عیبسان من
 شدہ مژگان من قواری خون
 بلای محبت یلی و فرقت لیلی
 چاک ز موج بحر آنرا کہ دایر لعل شیبان
 تو در طریق ادب کوش و کو گناہ من است
 دل بیش نیست دولت من اینقدر نیست
 ورتو دبر آدمی چلید اینک
 خواندہ باشی کہ ہم از غیرت در دینست
 بے نرم تو خون سچا کداز چشم ایام غم
 کہ مرغ ہر چہ گفتگوے او دارد
 چین بر چین مذہب کسے آفتاب را
 نیک و بد ہر چہ میکند یا بد
 آن بہ کہ نامہ را بدعا مختصر کنم
 خود غلط بود آنچه ما پس داشتیم
 محرم ہمہ با محنت و غم میگزد
 دارد و گونہ بہتر ازین پشتخار دست
 از بلی نرم نفعن شد زبان بے سخن
 غیر نا دیدن تو بیج پریشانی نیست
 ترا نام کہ بودی آمرزگار

رسید فزودہ از انجا و مندر گشت پدید ازین نوید رخسار شد شگفتہ و شاداب مرایک چشم خوابے نسبت بر بہتر ز تنہائی آب چون در روغن افند نامہ خیزد از چرخ درین سراسر کن خوشی کن بخوش سخنی تا ز نہ ایم لطف خود از من مکن دریغ	چنانکہ قطرہ باران بہ گاہ خشک رسید چنانکہ بلغ ز شبنم چنانکہ گل ز نسیم بہ ہر آواز پائے چشم بکشایم کہ می آئی صحبت ما جنس باشد افسرہ آزار بد کہ ستر از سخن خوب یادگار سے نسبت بعد از وفات کس بہ کس احسان نمیکند
--	--

اشعار در ذکر نامہ و پیام

بیایان آمدین دفتر حکایت بچنان باقی نامہ سہل است نوشتن بہ تو لیکن ترسم نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت لختائے دل لود و پیچیدہ در مکتوب من تو لیسیم نامہ و از بسکہ خون بیکریم از ہجرت در کنار نامہ اغیار یا دم کردہ می نویسم نامہ و مشتاق دیدار تو ام قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید چہ می برسی زین حال دل غمیدہات چون شد شرح شوق مینوشتم دیدہ و نبار گفت قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم شکایت شب بجران و فرقت و دوری بر دیگران نوشت بے نامہ و فنا از برائے نامہ ما قاصدے در کار نیست	بعد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی کہ تو آن نامہ بخوانی کہ در و نام من است بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت از شکست نامہ خواہی یافت مضمون مرا تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگش دارد تا بدانم بعد ازین قدر فرا مشکار بیت لبتہ ام رنگ صفت بر نامہ چشم خویش را در حیرت کہ جان بکدامی کنم نشان و لم شد خون و خون شد آب از دیدہ و برون شد جاسے سرخیاش بگذاری کہ من خواہم نوشت شکایت شب بجران تمام بنویسم ز حد گذشت ندانم کو ام بنویسم بر جاشید سلام ہم از من دریغ داشت کاروان اشک ما منزل سبزل میرود
---	---

اشعار شوق و تمنا	
<p>یایا که خداست تو ام بیایه دوست بیایه که نیست مرا پیش ازین شکبائی دهان غنچه ز خشک که چو طفل بے خبر است از آن زمان که تو رفتی نگاه بجا رست</p>	<p>خدا گزشت جدائی میان ما ای دوست بیایه بے تو بجان آدم ز نبیائی بیایه بے گل رویت بهار دلگیر است آنکه نمیرد و از ضعف تا در وید</p>
اشعار فراقیه	
<p>که شنیدم است که دیدار است و کرا پیش آمد خدا کوتاه سازد عسر ایام جدائی را سپرده ام تو خود را بمن چه کار مرا که مرغی داورم در آستان سینه بسل شد من اگر گشته شوم بهتر ازین روزی نیست</p>	<p>آنچه من دیدم و من میگویم از جور فراق ز حیران دیده ام حالیکه کافرا ز اهل بند غریب کوی تو ام با وطن چه کار مرا اندام دل چه شد لیکن ز خون دیده دهنم ای اهل روز فراق آدم و لوسو نیست</p>
اشعار در ذکر وداع	
<p>شام فراق نیست که صبح قیامت است که سنگ گریه خیزد وقت وداع باران دوست میداند که استقبال بجز آن کل است و لے وداع تو آسان نمی توان کردن آه این چه سخن بود که این بار شنیدم و چنان رفت و من چنین رفتم و عده وصل میداد طاعت انتظار کو صد جان نشان دیده پر نم گذاشتم</p>	<p>اشتب وداع یار زمرگ علامت است بگذر تا بگویم چون ابر در بباران و روداد عشق گریه ز فتم احتیاج غرض نیست توان به جبر تو آسان وداع جل کردن شب حرف وداع از لب دلدا شنیدم رفتم از هوش رفت رفتم بار یار وداع میسکند ناب وداع یار کو روزی وداع بر سر کویت ز خون دل</p>
اشعار در انتظار	

<p>طاقت نماند مالایه روسی یار بودن خوش آن جیات که در انتظار میگذرد تنهاییا تو نیستی که تنه نشسته ام بیا که گوش بر آواز چشمم بردارم خانه تست دل اے خانه بر انداز بیا خوشم که روز و شب من بفکریار گذشت هجران ندیده که بدانی عذاب چیست وز دوری نشینی و نظاره میکنی غایب از قیامت شب هجران باشد کسی که از تو شود دور انجمن سوزد ورنه جان دادن ما انیمه دشوار بود که رسوا کرد ناق در عرب عشق فلان را صد روز آن بیک شب هجران نمی رسد شرمنده ام که بے تو حیا زنده مانده ام کز خیال اهل در دهمین سبده مانده ام ده خود را نسلی تا که چشمم براه من که جانم میبرد و ناب سرم میباید آید</p>	<p>عمری گذشت تا که در انتظار بودن اگر چه دعه خوبان و مناسی دارد بر راه دعه اے گل خوبان نشسته ام نشسته بر سر راه است گریه دایم انتظار طلب و دعه تکلیف چرا شیم بگریه در روزم در انتظار گذشت ترا بگو عذاب عذاب قیامت است می افکنی تو بر تن من آتش سراق شب هجران تو از روز قیامت کم نیست زمان زمان دلم از آه آتشین سوزد مرگ را تلخ بجا حسرت دیدار تو کرد شبه یلی بقوم خویش لغت از در محرومی گویند روز شد بیایان نمی رسد دور از حرم وصل تو شرمنده مانده ام بیدار دین به محنت هجران کش مرا ز رویت تا که نوید برگردد نگاه من بدام انتظار ادمن آن صید گرفتارم</p>
---	---

اشعار شعلی بیدم مسافر

<p>دلم هم می طید و رسیدن شب یاری آید ای درد و اے بر تو که درمان من رسید باش تا جانم بر دل آید با استقبال تو</p>	<p>بگو شرمزده وصل از درد و یاری آید تا صبر رساند مرده که جانان من رسید بخیبر سویم چه آئی ای سدم پامال تو</p>
---	--

دل در طپیدن است مگر بار سیرسد	بازم زیار و عہدہ دیدار سیرسد
اگر یار سر دقت من آید عجب نیست	اگر دوز محب مغلط ہم بے سبب نیست

اشعار وعدہ و عہد و پیمان

کارم ز دست رفت دنیا بدست یار	اے صبر یا پدر کہ پیمان شکست یار
کہ من امر در منہ دارا نمیدانم	غریب وعدہ ام وز فردا کار نکشا یدہ
دیدہ ام دفتر پیمان جان حرف برفت	صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست
کار دل ما این ہمہ دشوار نبودے	ای عہد شکن با تو اگر کار نبودے
کہ بیک محبت اغیار دگرگون گردد	دل بہ ہر شہ چہ نتم تکیہ بعدش چہ کنم

اشعار مناسب بزرگان از خردوان

خوش آن گدا کہ گمے یاد او کند شاہ	مشینہ ام کہ زمین یاد میکنے گا ہے
چو اشتیاق بہ عید روزہ داران را	شد آرزوے تو از حد امیداران را
سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا	غریب کوے تو ام با وطن چہ کار مرا
یاد ہر لطف تو اکنون سبب صدالم است	ذوق الطاف تو ای کاش نمی یافت دلم
تا ہر قدم بدیدہ کشم خاک کوے تو	سازم قدم زدیدہ و ایم بسوے تو

اشعار جواب نصائح

این را بہ کسے دگر بگو پسند	من پند کسان نمی کنم گوش
من بہ فرمان دلم یا دل بفرمان مست	ناصحان بہودہ میگوید کہ دل بردار از د
دل از من دیدہ از من آستین از من گناہ	نمیدانم ز سنج گریہ لفعی چیست ناہج را

اشعار در شکر یہ

غبار کوے تو ام گر بر آسمان شدہ ام	بلند مرتبہ زان خاک آسمان شدہ ام
من بے زبان کہ ام یکے را بیان کنم	احسان دوست در حق من بی نہایت آ

اشعار از اظهار بیگناهی خود	
دگر مرا به چه تقصیر ششم کردی نبیدانم گناهم چیست کز من سرگران دار آنکه از چشم تو افکند مرا بے تقصیر	چه کرده ام که بمن التفات کم کردی سرت گردم تصور سده و وفا می نمود نمی بینم چشم دارم به همین درد گرفتار شود
اشعار میوفائی خوب رویان	
هر چنانکه که کنی راحت جا هست ولی تو شرط یاری و رسم و خادای نمیدانی یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گریار ز احوال من آگاه نمے بود بعد گزشتہ و نازم شکار خود کردی موتے شد که ره مهر و وفا مسدود است چومی بینم کسے از کوی تو و نشاندی آید روا مدار جوانی بسیر از غمسم تو	رسم انصاف بباد از جان بچیند همین دل تپوانی برو و دل داری نمیدانی هم ز دل فریادها دارم هم از فریادس در دین سودا زده جانگاه نمے بود کنون گناره گرفتی چو کار خود کردی نه کسے میرود آبخانه کسے می آید فریبے گز تو اول خورده بودم با دمی آید تو هم جوانی و از خود امیدها داری
اشعار شکایت	
شرط عشق است که از دست شکایت نکند بهر ارشک که مار سبب شکایت نیست بنشین و نه که شکوه ز در و پن من کنم باور و سحر شکوه ز جانان نمے کنم از شکوه لب من کنم که دل یا ز نازک است	لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید و گرنه قصه جور ترا نهایت نیست جوری که کرده بتو خاطر نشان کنم بگرم همان که وعده نمود و وفا نکرد خوبی که شکوه نازک و بسیار نازک است
اشعار در اظهار دوستی و ایثار	
نزدیک شد که عشق منان بر ملا شود	چشم نیاز و ناز بسهم آشتا نمود

زبانہ دشمن و ما بیدلیم و بخت سیاه	تو رحم گر کنی کارشکل افتاد است
با خلق آشنا نشود مبتلاے تو	بیگانہ باشد از ہمہ کس آشناے تو
میخواهم از خدا بد عاصد ہزار حبان	قاصد ہزار بار بسیم برائے تو

اشعار شوقیہ و شکایت آمیز

بیایا کہ حبائی نہایتی دارد	طییدن دل بے صبر غایتی دارد
تا بکے آوارہ و مہجور سیداری مرا	تا بکے آوارہ و مہجور سیداری مرا
نمی آئی نمی خوانی نمی جوئی نمی پرسی	چرا از آشنا یا ابتداء کس بخیر باشد

اشعار طعن آمیز بہ معشوق

تو وفا بادگران کن کہ سن خستہ دل	زنده از بہر ہین ام کہ جنائے تو کشم
با غیر من نشیند و دشنام میدہد	مارا مہجور بوسہ بہ پیغام میدہد
خردار تو بسیار اند بہر انہماں باری	طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا

اشعار رشک

ز جور و فتنہ عتاب و نہ کین میکشد مرا	با غیبت و لطف میکنی این میگشت مرا
رشک آن تازہ گرفتار تو ام میسوزد	کز تو جبران شود و کبہ بد یوار کند

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکہ دید ترا دسپر و جان	آگہ نشد کہ ہجر کدام است و وصل چیست
آنچنان بیگانہ ام از مردمان و عشق تو	کاشناے من جہان نا آشناے من بود
رسم کجا است این تو بگو در کدام سہر	دل بسیرند و چشم بہ بالائے کفند
روز مشرق چو بہر سہد کہ خون تو کہ رخت	آہ حسرت کشم و سوئے تو نظارہ کشم
نہ در دیر و نہ از دل نہ تاب مے آید	نہ صبح میشود و شب نہ خواب مے آید
مکہ تا کہ گریزان دارم از تو	گرفتارم چہ نپسان دارم از تو

اگر از عشق نبودم که چنان میباش
بخیب کرد و چنانم که خبر دار شدم

اشعار در وصف جمال

نخید اند کسی در عشق او غیر از حسد عالم
عجب حال بدی دارم درین سودا خوشا عالم
بج میدانی چنان سر و قامت میکنی
میکشی وزنده میسازی قیامت میکنی
بدل زو یا بس زو یا بس زو
چه داند کس محبت پر کج زو

اشعار در گمراه و ناله

سبیل اشکم رفته رفته در گلو زنجیر شد
طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد
گریه های خانگی دل را تسلی بخش نیست
در بیابان میتوان فریاد و خاطر خواه کرد
تنگ آمدم ای ناله دلخواه کجائی
فریادی ام از دست تو ای آه کجائی

اشعار حسرت و محرومی

خبر من برسانید به مرغیان چمن
که هم آواز شما در نفسی افتاد است
مدتی شد که ز خاک قدمش محروم
در میان من و او پلوسه به پیغام افتاد
ما را ز خاک کویت پیراهن است بر تن
آنهم ز ناشک حسرت صد چاک تا بدانم
بجالم هر کرا بنیم بدل درد و غمی دارد
ز دست غم منال ایدل که غم هم عالمی دارد

اشعار آه و درد

من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام
گماهی ز دل بود گله گماهی ز دیده ام
چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد
کنا رسیده قیامت و لم قیامت کرد
دل را فدی آیدن او نمیدم
ترسم بجال خود بگذارد و گمرا
روزگار ساخت چون شب تیره آناه از فراق
چند سوزم از فراق آه از فراق آه از فراق
الکی نرم گردان از کرم دلهاے خوبان را
و گرنه عشق را ناپید کن یا عشق بازان را
این کو چه آفتوخ ستمگار بنا شد
دلها همه مجروح فتادند به یک سو

اشعار مکتب وادیب

ماہ من در مکتب من بر سر رہنظر ماہ مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق منیدانم کہ دادا می تند خو تعلیم بیدارت ز قید مکتب اندوہ آزا دم بمجد اللہ	ای معلم کی زمان آن سرور آزادکن اولی صحرارفت مولود کو چہ ہارسوا شمیم تو ہرگز این قدر بدخونودی کیست است ز خوشحالی دلم طفل مسلم مرده رانند
---	--

اشعار متفرقہ

صائب دو چہیزمیش کند قدر شعرا صائب غفلت سائل بز منعم در کرد اگرچہ مرغ غیم بسمل ماندہ ام در قید تو ایجان تو اگر جان طلبی جان بتو بخشم نہ پرستہ ز گلہ فی پیام از خارے جگر ز زخم تو معمور دل بہ غم شاد است برو بجار خود احو و اعظاین چہ فریاد است دل من لفظ و یاد تو منہ نہ گرد و رم از تو نفش تو ام در نظر بس است شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین ہاں اشتیا تیکہ بدیدار تو دارد دل من سواد دیدہ حل کردم نوشتہ نامہ سوی تو این شکایت نامہ نامہ ربانی ہاے تست حال من دیدست قاصدا احتیاج نایست مدتی شد کہ رو مہر و فاسد و داست	محسین ناشناس و سکوت سخن شناس بے زری کرد بمن انجہ بقارون زر کرد یا کبکش یا داند وہ یا ز نفس آزاد کن از جان چہ عزیز است بگو آن بتو بخشم درین چمن بچہ دل خوش کند گرفتاری بہرین جور تو اقلیم در و آباد است مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد است منہ از لفظ کے حبہ ابا شہر دل پیش تست دولت من بقدر بس است کجا داند حال ماسکساران ساحل ہا دل من داند من و انم و داند دل من کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بروی تو انجہ دیدم از جدائی ہا جدا خواہم نوشت اگر نویسیم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم نہ کد امی روح آبخانہ کسے می آید بہ
--	--

دل بتو دادم و افسوس نخے دانستم؛ اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را یاد تو شب و روز قرین و لم است ز حلقہ بند گیت بیرون نشوم	کہ پس از برون دل شوخ چنین خواہی شد مینکردم بدل روشن چراغ آشنائی را لطف و کرم ت گوشہ نشین و لم است تا نقش حیات در نگین و لم است
---	---

مستزاد اورو

مستزاد اول

حال دل کس سے کہوں کوئی بھی غموار نہیں غم فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چیکا بہت ہی بھلا
زلف کے پیچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل اور یہ پیچ پہ پیچ
کو نسا دل ہے کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دامن بام
سیکڑوں پن جگر افکار ہزاروں دلریش تیرے ہاتھوں لیکن
پاس تیرے کوئی خنجہ کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز و ادا
کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے کہ جہاں ہو بدست
جب کو اب دیکھو وہ بدست ہے ہشیار نہیں اسی بت ہوش رہا
مرے خاک دریا پہ عشاقِ ظفر کہ جو ہونا ہو سو ہو
اٹھ کے اب جائیں کمان طاقت رفتار نہیں مثل نقش کف پا

مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفت بیمار ہوا
وہ میمانہ معالجِ مراز نہ رہا ایسا بیزار ہوا
پڑتے ہی آنکھ میان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سرنیزہ مرزگانِ صنم بار ہوا میں دل افکار ہوا
 آپکے آنے کی واللہ نہایت تھی خوشی بس تمنائیں تھیں ہی؛
 مہروشِ کلیدِ غم مطلعِ انوار ہوا خوش دل زار ہوا
 یا رب مہر و وفا ہو یہ نہ تھا دل کو یقین تادمِ بازین
 رحم کا اُسکے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غمخوار ہوا
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا احوالے نصیب پھر کجا و صلیب
 میرا دشمن یہ غبتِ چرخِ ستمگار ہوا غم کا انبار ہوا
 طاہر اُس شیخ کو پرہیز تو تھا حد سے فروں کیوں نہ باشد کردون
 وصل پر بارے رضا مند وہ دلدار ہوا عجب سے اقرار ہوا

مستزاد سوم

جا بھنسا طائرِ دل اپنا بعد شوقِ پری تری کا کل میں ستم
 ہلے آزار کسی ڈھب کا اسے دے نہ ذری لطف کلا درگم
 ہجر کے جور کی اب تاب نہیں ہر مجھ میں سچ یہ کہتا ہوں اجی
 دلبری اتبوزا ہر خدا کر تو مری جان من کرنے ستم
 تری مہتی کی دھڑکی پان کی سُرئی نے پری قتل کر ڈالا مجھے
 دیکھ تو خیر مرزگان نے کیا کیا پُڑے رہا ہونٹھونپہ پیہم
 جان من تیری ہی الفت میں یہ برباد ہوا سو گلے کس سے کردون
 مثل سیاب کے بتیا ہوں فرقت میں تری عرصہ تری قلم
 دینِ دِل و دونوں یے دولتِ ایمان بھی دمی س ہمایوں نے تجھے
 دلبری تسبیح بھی تو نے نہ ذرا ہلے کری یہ ہر سینہ پالم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یار و مجھے دنیا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے
 زلفون میں پر ہی رو کے گرفتار کرایا پھر شانہ بنا کے
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی پی بھر بھرنے پلائی
 پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا ستانہ بنا کے
 بیدل کیا دلبر نے غبت لیکے مراد کس کمر و نہر سے
 پھر اپنی لگا کان کی بالی میں جھکایا دُروانہ بنا کے
 نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
 پھر اپنی شمع رو کے اُپر ہلکوب لایا پروانہ بنا کے
 غیروں کو بلا کر وہ لگا پاس بٹھانے دت کے گویا دوست
 ہم دوست یگانہ کو لگا دوڑ بٹھانے بیگانہ بنا کے
 اگر کی یہی عرض ہو اب حق سے شب و روز کرنا تو طالب
 دنیا میں اگر رکھنا ہو نور کھلے خدا یا مروانہ بنا کے

مستزادِ پنجم

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کروں غم میری غذا
 تو جو معشوق تجھے غم سے سروکار نہیں کھائے غم تیری بلا
 دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
 پھر جو بیزار ہو تو مجھ کو بتا اسکا سبب میری تقصیر ہو کیا؟
 بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تمہیں ہنسی سے بڑی دشواری سے
 تنہے بھیجنا جواب ایک بھی عیاری سے یہ ہو قسمت کا لکھا
 طلب بوسہ پہ کیوں اتنا برا مانتے ہو ہمیں پہچانتے ہو
 دیکھو ہم ہیں وہی جاننا نہیں جانتے ہو کرتے ہیں جانِ خدا

ہر حیاتِ ابدی گر ہوشِ ماوتِ حاصل ترے ہاتھوں قاتل
 تیرے آبِ دمِ شمشیر کو تیرا بلبل سمجھے ہر آبِ بقا
 کیا کون تیرے مین اندازِ داد کا عالم ہر قسم ہاے ستم
 دیکھ کر ہوشِ رہین کیا کر نکل جا جو دمِ اے سبتِ ہوشِ رُبا
 نہ تو تقدیر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو اور نہ تدبیر سے ہو
 ہتھوکتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہر یہی بات بجا

مستزاد ہفتم

زلزلتِ پر پیچِ مین دل ایسا گرفتار ہوا چھٹنا دشوار ہوا
 بیٹھے بھٹکائے نیا عشق کا آزار ہوا مفتِ بیمار ہوا
 ہمدرد و ہم نفس و ہمراز و رفیق نہ رہا کوئی شفیق
 درد و غم ہی کے سوا کوئی نہ غموار ہوا غم فقط یار ہوا
 خاکِ صحرا کی ترے ہجر میں چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی
 بار تلو دن سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار ہوا
 ہمسے چھپ چھپ کے تم اے یار چلے جاتے ہو اسکا باعثِ لوگو
 کون ہو ہمسے سوا کس سے نیا پیار ہو اکون و لدار ہو اپنا
 بار ہا تجھے کہا ہے نہ مانا کہنا غم پڑا اب سہت
 آخرش دامِ محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یار ہوا
 یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہلکو عالمِ نجدا
 واسے تقدیر کہ وہ یارِ ستمگار ہوا تن چہ سربار ہوا

مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہو کوئی کب تجھے اے رشکِ قمر جو کسے تابِ نظر

نہ رہے حضرت موسیٰ کی طرح غش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر
 عاشق زار کو ہو درد دل و درد جگر ہو بہت حال تیرا
 چشمِ رحمت بکشا سوسے میں اندازِ نظر اے شہِ من و بشر
 اے صبا ہو جو ترا کو پہ جانان میں گذر کیو بادیدہ تر
 ترے عاشق کی تپ غم سے ہو حالت اتر کچھ بنیں جھکو خبر
 ہو گئی عمر بسر عہد جوانی گذرا کچھ بھی وقفہ نہ رہا
 غافل و جاگو اٹھو صبح ہوئی باندھو کرنج گیا کو سِ سحر
 کیون یہ سنسان شبِ ہجر ہو کیا مر گئے سب بنیں کھلتا سب
 بوسے ہو کوئی موندن نہ کوئی مرغِ سحر ادر نہ بجنا ہو گجر
 دل میں ہو یاد تری سر میں ہو سودا تیرا جان ہو تجھ پہ خدا
 تیرا ہی دیکھنا ہو آنکھ کو منظورِ نظر گوشِ مشتاق خبر
 آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ منھ کو ڈھانکو غمزہ بیجا نہ کرو
 آنکھ میں مڑے کی رہتا ہو کمان نورِ نظر شوق سے دیکھو ادم
 خوب سمجھا ہوں کہ ہر سب میں تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری
 عرش سے فرشِ تلک چاہے نظر جاے جدھر تو ہی آتا ہو نظر
 نہ پیچے جو ترا دل تو یہ ہو بات عجیب کیا کمون واسے نصیب
 سوزِ فرقت میں کروں نالہ پُر درد اگر کرے پتھر میں اثر
 کون ہو جسکو ترا عشق کہ ای یار بنیں آسمان ہو کہ زمین
 جستجو میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر رات دن شمس و قمر
 یہ مرادل یہ مرا حوصلہ میرا یہ جگر کر دیا سینہ سپر
 ایک دم رشکِ تباہ سے نہ کرین قلعِ نظر ہو گا ہر قطرہ گھر

جسم کیا جان ہو کیا لطف ہو کیا عقل ہو کیا نہ ملا اسکا پتا
واسطی تو ہی بتا کون ہوا یا ہو کہ مر کچھ بھی ہو تھکوں خبر

مستزاد ہشتم

مرض ہجرین دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار ہوا
اب تو عیسیٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا
جان آخر ہر بس اب ہونٹوں پہ آیا مردم شکل دکھلا و صدم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار ہوا
لوٹو ڈھنچا ہوں اُسے پہلو میں مگر پاس نہیں ملنے کی آس نہیں
حیف جس ن سے جدا مجھے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا
خواب میں بھی نہیں اب شکل دکھاتا وہ صدم ہے کیسا ہستم
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار ہوا
ہو گیا تھا ترے سودا کی کو دشت میں سکون پھر ہوا اسکو غمین
بعد مدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا
غیر کو چاہا نہیں جب سے تجھے دیکھا صدم تیرے ہی مری کی قسم
جود ترے اور کسی سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا سایہ لقار ہوا ہوش بجا
نشہ اخشاق میں اس درجہ میں سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا
وہ بھی دن ہو گا آئی کہ جو میں اُس سے کمون ہو کے خوش سب کمون
طالع خفتہ مر اشک ہر بیدار ہوا وصل و لدار ہوا
کو نسا ملنے کا تیرے کرے عاشق سامان امی مرے جان جہان
بچوں میں سلسلہ ہجر گرا نبار ہوا ملنا دشوار ہوا

مستزادِ ہمس

اسی طیبہ مریے جینے کے کچھ آثار نہیں نکر دے کر دنا
 اُس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہیں لکھی ہو جاے شفا
 بیوفا تجھسا جہان میں کوئی زہار نہیں کیجے کس سے گلا
 سچ تو یہ ہے کہ بہنِ عشق سزاوار نہیں تری تقصیر ہو کیا
 فصل گل کی نہ چمن میں مجھے دی خوشخبری یاں ہو بالِ امیری
 لائقِ سیرِ حین اب یہ دل افکار نہیں کیوں رلاتی ہو صبا
 لکنا چاہا کہ ترے عشق میں مرجائیں ہم پر نکلتا نہیں دم
 اسی صنم تو ہی مری شکل سے سزاوار نہیں ہو اجل بھی تو خفا
 شمعِ کاتری سپا کوئی پروانہ نہیں اور اگر ہیں تو ہمیں
 دام کا کل کاترے کوئی گرفتار نہیں پہنچ یہ ہم پہ پڑا
 فوج کرتا ہے اگر مجھ کو تو اے عہدہ جو خیرِ حاضر ہو گلو
 کوئی ارمان مجھے جز حسرت دیدار نہیں رخسے پردہ تو اٹھا
 قاصدا اُس سے تو یہ کہ دیکھو اے ماہِ جبین ہوں ہلاکی کے دین
 ترے آنے کی توقع تھے اے یارِ نہیں جھولی تقسیم تو نہ کھا
 کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہو یہ اندازِ ترا
 تو مریے حال سے افسوسِ خبردار نہیں ہے یہ قسمت کا لکھا
 دیکھ پچھتاہیگا مولس تو نہ کھو مفت میں جان ترکِ عشقِ بے
 فائدہ اس میں سوانح کے زہار نہیں رکھ نظر سوے خلا

مستزادِ دہم

ہم کو دن رات بجز عشقِ صنم کا رہنیں کبریا کی ہر قسم

کون دل ہو غمِ فرقت سے جو ناچار بنیں ہو عجب طرح کا غم
 یاد میں تیری سیما ہو لبون پر مری جان کیا کروں حال بیان
 ہاتھ اکٹھا ٹینگے ترے عشق سے زنا رہیں گرجہ ہوں لاکھ ستم
 ہمدرد ہم سخن و مولنس و ہمارا بنیں اور نہ دس لاکھ کوئی
 جز غم و درد و مرا کوئی بھی غمخوار بنیں ہاں مگر دیدہ نہم
 زندگی خاک ہو بے تیرے مجھے ماہ لقا اسکا عالم ہو خدا
 پاس افسوس ہے تھکنا طرح دار بنیں ہو فزون کیوں ناظم
 دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے اے دلبر ہوا گردِ نظر
 ہو کو دنیا میں سوا تیرے سرو کار بنیں چاہے بے جسکی قسم
 کیوں ہر اسان نہ ہو عالم بنیں حیرت کا مقام ہو یہ مشہور کلام
 چھوٹا دامِ محبت کا گرفتار بنیں جب تلک دم میں ہو دم

مخمسات اُردو

مخمس اول

لٹنے کا ترے رکھتے ہیں ہم دھیان اوھر دیکھ	بھاتی ہو بہت ہو تری آن اوھر دیکھ
ہم جاسنے واسے ہیں ترے جان اوھر دیکھ	ہولی ہو صنم ہنسکے تو اک آن اوھر دیکھ
اے رنگ بھرے توکل خندان اوھر دیکھ	
ہم دیکھتے تیرا یہ جال اس گھڑی ایجان	آئے ہیں یہی کر کے خیال اس گھڑی ایجان
تو دل میں نہ رکھو جسے ملال اس گھڑی ایجان	نکھرے پہ ترے دیکھ گلال اس گھڑی ایجان
ہولی بھی یہی کہتی ہو ایجان اوھر دیکھ	

ہولی کی طرب ہو جو ہر اک جا میں نمودار	سننے ہیں کہیں راگ کہیں مے میں سرشار
ہو دل میں ہمیں تو تری نظروں سے سروکار	پچکا ری ہمارے تو لگا یا نہ لگا یا رہ
اٹکو تو فقط یہی ارمان اور درد دیکھ	
ہر دھوم سے ہولی کی کہیں شور کہیں غسل	ہوتا نہیں کچھ رنگ چھڑا کئے میں تامل
دن بچتے ہیں سب ہنستے ہیں اور دھوم ہو باکسل	ہولی کی خوشی میں تو نہ کرہے تماطل
ایحسان ہمارا بھی کہا مان اور درد دیکھ	
ہر دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تیری نگاہوں کے سہارے
ہیں یاں جو کھڑے آن کے اس شوق کے مار	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
ملک پیار کی نظروں سے میراں اور درد دیکھ	
ہر چار طرف ہولی کی دھو میں ہیں اہا یا	دیکھو جو جہاں ہوتا ہے نظر سرد زمتا شا
ہر آن جھکتا ہے عجب عیش کا چہر چا	ہولی کو نظیر اپ تو کھڑا دلیہ ہو یاں کیا
محبوب یہ آیا رہے نادان اور درد دیکھ	
محسن دوم	
مزان نازک صیاد سے مجھے تھی یاس	کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن میں یاس
جو پوچھیے تو کیا انتہا کا میرا پاس	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سننا کیا میری تاصبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں رونق گلزار ہر مے دم سے	اڑا سے تونہ سرائی میں ہوش بلبل کے
ابھی نہیں ہے ستمگار میری قدر تجھے	کہ لگیا یا مرے زمزمون کو بعد مرے
ہوں چند روز ترے گھر میں مہمان صیاد	
عزیز کہتے ہیں میخوار سا غرل کو	بغیر گل بنیں آرام و چین بلبل کو
صد آفرین ہر مے صبر اور تحمل کو	کہ جھانکتا نہیں چاک قفس سے بھی گل کو

کہ تا نو مری جانب سے بد گمان صیاد	
مرا خیال تو دل میں کب گذرتا ہو کبھی نہ مانو نگاہ میں تو خدا سے دُرتا ہو غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہو پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہو	
فقس کو لیکے میں اڑ جاؤنگا کہاں صیاد	
اُدھر ہوتا کہ میں الجھانے کے ترے سنبل اُدھر ہوا دام بچھائے ہوے محبت گل بھنسا ہی لینے کی ہو فکر جا بجا بالکل نکالو نہ قدم آشیان سے اُدبل	
لگائے بیٹھے ہیں بھندے جہاں تہاں صیاد	
اگرچہ میری بھی کی اُسے خانہ بربادی مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا شک کی پر اب تو ظلم پہ جب لادنے کو کر باندھی چمن میں رکھانہ بلبل کا نام تک باقی	
خدا کرے یونہی ہو جائے بے نشان صیاد	
نہ اسکے دام میں آتا میں زینہارا مرند یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں زینہارا مرند کبھی قریب نہ جاتا میں زینہارا مرند فریب دانہ نہ کھاتا میں زینہارا مرند	
نکرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد	
محسن سوم	
بخشتی ہو خالق نے تجھے سب سرور و نیکوئی پنغیروں کی دی تجھے اللہ نے پنغیری صورت سے تیری ہر عیان شان خدا کی ہر اگر چہ وہ زیبائے تو رشک تہاں آوری	
ہر چند وصف و صفت سیکم در حق زان زیبا تری	
ہیں ختم تیری ذات پر اوصاف امت پر و پائی ہو کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری اللہ کے محبوب سے کسکو مجال ہمسری تو از پری چاک تری و زبرگ گل ز کرمی	
وز ہر چہ گویم بہتری حقاً عجائب دلبری	
میں نے مصور سے کہا بے مثل ہو یہ ناؤں تصویر اسکی کھینچ کے تجھے تو یہ ممکن نہیں	

یہ بات سچ کہتا ہوں میں ہو کہ اگر تجھ کو یقین	صورت گر نقاش بین در صورتے نازم بین
یا کس تو صورت این چنین یا ترک کن صورت گری	
ہو سارے عالم میں کوئی تجھ سے ہمیں دکھائے تو	دعوے ہو جسکو جس کا غفل میں تیری ہے تو
احوال تیری مع کا جبریل سے سن جائے تو	عالم ہمہ لغاتے تو خلق خدا شیدا سے تو
این رنگس رعناے تو آدرہ رسم کاوی	
جبریل سے معراج میں کہنے لگا یوں وہ صغیر	تخنے تو دیکھا ہو جہان بتلا تو کیسے بین ہم
روح الامین کہنے لگا اے مہم بین تیری قسم	آفا تھا گردیدہ ام مسد بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیکری	
ہمسرا ترا ہرگز نہیں حور و ملک جن کو شہر	لکھڑے سے تیرے ہر عیان شان خدائی سرسبز
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈے فلک بھی دریا	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر
شمسی نہ دانم یا قمر یا زہرہ و ماسری	
ہم میکسوں کا چارہ گر کوئی بین تیرے سوا	ای بادشاہ کی اتی دے خواجہ ہر دوسرا
مسکین شہید بے نوا ہو آستانہ پر پڑا	خمس و غریب است و گدا افتادہ در شہر شام
ہاں کہ از بہر خدا سے غیجان بگری	
خمس چہارم	
عشوہ سے ظاہر سرسبز ہو جلوہ حور و پری	غز سے میں تیرے ہو بونہان فن جادوگری
جنتی کو خوبی چاہیے ہر تیری صورت میں بھری	اسی چہرہ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند و صفت میکنم در حسن زان بالاتری	
نقاش قدرت نے تجھے حیدم بنایا سرسبز	جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ سبائے نظر
سلا مرقع و ہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیاید در نظر نقشے زرویت خوبتر
شمسے ندانم یا قمر حور سے ندانم یا بھری	

مشتق خرام ناز سے توجوہ کرتا ہر جہان	جون سایہ رستے ہیں بڑے عشاق بے تاب تو کون
چاہیں کڑھیں خاک سے سوہم میں یہ طاقت کون	اسی راحت و آرام جان باقد جون سرور کون
زائسومر و دامن کشان کا رام جان پری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے یہ کس قدر بیگانگی	مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
پرانتہا سے عشق میں دیکھا کہ یہ صورت ہوئی	من تو شدم تو بن شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگو ید بعد ازین من دیگر م تو دگر می	
در پر جو اپنے دیکھ کر مٹھکو وہ شبنم جیب	ہو کر غضب کنے لگا تو کون ہر اٹھ بیان سے جا
معروف میں نے رو دیا اور رو کے یہ مقطع پہ	خمسرو و غریب است و کذا افت و در شہر شام
باشد کہ از بہر ذرا سوے غریبان بگری	
مختص پنجم	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہر بے ادبی	میں غلام اور وہ صاحب ہر میں مت وہ بنی
یابنی یک نگے لطف بہ اسے والی	مرحبا سید کی مدنی امری
دل و جان با فدایت یہ عجب خوش لبی	
منظر نوحہ اشکل ہو محسوس و صنم	مختیر سے ملک و حورو پری و آدم
کیا ہی عالم ہو کہ تصویر ہی کا سا عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوا لبحی	
دشت عالم میں سر اسید گزاری اوقات	آج تک منزل مقصود نہ پائی ہی بات
مدوای خضر کرامت کہ نہیں پائے ثبات	ماہیہ تشنہ لبانیم و تو لی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی	
خود کہا ابن ذبیحین تو عسا ہر میں کس	جو ہر پاک کی خوبی ہر فرشتوں سے سوا
سر سے لے پاؤں ملک نور خدا نام خدا	نسبتے نیست بذات تو نبی آدم را پیتہ بیہ

	برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نبی	
صاحب خانہ سے ہوتا ہو مکان کا اکرام آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام	وہی جنت ہو جہان مین ہو جہان تیر امتقا نخل لبان مدینہ ز تو سر سبز مدام	
	زان شدہ شمرہ آفاق بشیرین ربیعہ	
ہوئی انجیل کمان ناسخ توریت و زبور ہو رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور	تیری خاطر سے خدانے یہ نکالا دستور ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ طور	
	زان سبب آمد قرآن بزبان عربی	
کر سکے پایہ عالی کا ترے کون ادراک گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیث لولاک	تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہونچے نہ سماک شب معراج عروج تو گزشتہ از افلاک	
	بمقامے کر سیدی نہ سہیج بنی	
جوش مین شوق کے کچھ یاد رہی مج نہ فنا خود ستائی ہو زلس رسم فضیلت ان عجبم	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا جانے ہو اور کیا بین ہم نسبت خود بسکرت کر دم و لبس منفعلم	
	زانکہ نسبت بسکرت کوئی تو شد بے ادبی	
مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب پر ترا لطف ہوا عجاظ مسیحا سے بھی خوب	نہ دو اور نہ پر ہمہ مرض حرص و ذنوب یا طبیب الفقرا انت شفا و اقلوب	
	زان سبب آمدہ قدسی پھر مان طلبی	
	انجمن شمس	
کیا تو نے حال اُس سے مرے درد کا کہا سچ فراق کچھ نہ کہہا تو نے یا کہا	اور مرے انتظار کا کیا، احسا قاصد صنم نے خط کو مرے دیکھ کیا کہا	
	حرف عتاب یا سخن دلکش کہا	
آتا ہو ہول اب تو مرے دل مین ہو ہو	صبر و قرار ہونے میں خاطر سے ایک سو	

حس جس طرح کی باتیں ہوئیں تیرے روبرو	بجھکو قسم ہو کیونکہ نہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیو وہی جو اُس نے مجھے بر ملا کہا	
میں تو کمال ہجر میں ہوں اُس کے بیقرار	دن رات اُس کے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا مجھے جو ہوا تجھ پہ آشکار	قاصد نے جب تو سُننے کہا کیا کمون میں یا
پہلے بھی کو اُس نے بہت ناسزا کہا	
میرے جو ہوش سنتے ہی اس بات کے اُٹھے	گھر کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پر شتاب خبر کرنے کو تجھے	میری تو کچھ خطا نہیں تو وہی سمجھا سے
یہاں کہا یہ اُس نے مجھے یا بجاکا	
تجھے تو اُس نگار کی خوب تو تھی سب عیان	کیون نامہ لکھ کے تو نے کیا درد دل بیان
اب آنکار کر یگا وہ کیا کیا خرابیاں	کتنی تھامیں تجھے کہ نہ بھیج اُس کو خط میان
لیکن نظر تو نے نہ مانا مرا کہا	
محسن مفقوم	
میان تو مجھے نہ رکھ کچھ غبار ہو لی میں	کہ روکے ملنے ہیں ابیسین یا رہو لی میں
مجی ہر رنگ کی کیسی بہا رہو لی میں	ہوا ہر زور چمن آشکار ہو لی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہا رہو لی میں	
اب اس مینے میں بہو بجی ہو یاں ملک چال	فلک کا جامہ پہن سُرخ شفق سے لال
بنائے چاند و سورج کے آسمان پہ تھال	فرشتے کھیلے ہیں ہو لی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شمار ہو لی میں	
گلوں نے پنے ہیں کیا کیا ہی مجھ سے رنگ	کر جیسے پڑے یہ معشوق ہیں بہتے تنگ
ہو اسے چوں کے بکتے ہیں تال و مردنگ	تمام باغ میں کھیلین ہیں ہو لی گل کے تنگ
عجب طرح کی مجی ہو بہا رہو لی میں	

یہ سیر ہوئی کی سہنے تو برج میں دیکھی	کہیں نہ ہو گی اس لطف کی بیان ہوئی
کوئی تو ڈوبا ہوا دامن سے لیکے تاجوئی	کوئی تو مرلی بجا تا کہ نہ سباجی
ہو دھوم دھام یہ بے اختیار ہوئی میں	
جو کچھ کہائی ہو اہل بہت پیاساری	چلی ہو اپنے پیاسے کے بچکاری
کلال دیکھ کے پھر چھائی کھول دی ساری	پیاسی چھاتی سے لگتی ہو چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی فر قرار ہوئی میں	
جو کوئی سیانی ہو آئین تو کوئی ہو ناکند	وہ شور و ہتھین سب رنگ سے بٹ یک جند
کوئی دلاتی ہو ساقین کو یا رکی سو گند	کہ اب تو جامہ دا گیا کے ٹوٹے ہیں سب بند
پھر آکے کھیلنے لگا ہو کر دو چار ہوئی میں	
مخمس ہشتم	
کب لالہ و گل کر سکین عارض سے تیرے ہماری	قد سے خجل سرو سہی رفتار سے کبیک درمی
محبوب تجھ سے سیکھ لیں ناز و داد و دلبری	اک چہرہ زیبا سے تو رشک بتان آفری
ہر چند صفت بہکم و حسن ان زیبا تری	
ہر شور و ترے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک	دن رات صورت کو تری شمس و قمر رہنے میں تک
دیکھے ہو جو تیرے تئیں کتنا یہی ہو یک بیک	تا نقش می بند فلک کس اندیدہت اس فلک
حوری نہاتم یا ملک فرزند اکرم یا پری	
تیرا رخ عناصرم بھر کر نظر دیکھے ہو جو	کھو وے ہو وہ ایمان کو باندھ ہو وہ زنا کو
دیوانے تیرے عشق میں ویسے بنیں کچھ ایک دو	عالم ہمہ دنیا سے تو خلق جہاں شیدا سے تو
این رنگس عنائے تو آورده رسم کافی	
ہو خلق و فوہی میں ہر اس طور سے وہ نازین	ہزار و مانی دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت قرین
اگر اس بیان راستہ کا آمانین تجھ کو یقین	صورت گر دیا چہن روم درت خوشیش بین

	صورت کبش قوی غنیم یا ترک کن صورت گری	
مکمل گون قبا ناک بدن صذریب و زینت سے ہم	ہیں خلق میں ہر سوسمان زین ادا زیا صنم	کی غور توجہ ہی ہی مجھ کو محبت کی قسم
	آفا تھا گر دیدہ ام مہرستان و زیدہ ام	بیا رغوبان دیدہ ام کیلین چیزے دیگر
ابر و کمان جادو نظر شیرین سخنو عشوہ زرا	آیا نظر حسن روز سے تجھ سا شکر لب نہ لقا	اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل لطیفہ مبتلا
	خسر و غریب است و گدا افتادہ در شہر شہا	باشد کہ از بہر خدا سوسے غریبان بگری
مخمس نسیم		
جو سپند آسا جگر اس آگ کا مالوس ہر	آہ کیس شعلہ روست طبع اب مایوس ہر	اور تپ غم کی تپش اس تہرے پر محسوس ہر
	کسکی نیرنگی یہ برق شعلہ فانیوس ہر	جو شر اس سے اٹھا سو جلوہ فانیوس ہر
مر گئے پھر جی اٹھے تڑپا کیے دکھ بھر گئے	بزم میں تری صنم جدم چشم تر گئے	دیکھ تیرے حسن سے برباد کیا کیا گھر گئے
	صبر اور تسکین بیان سے کوچ کب کے کر گئے	اب وداع ننگ ہوا در رخصت ناموں کے
یا کنار آب یا تو کوے جانان کی طرف	مین نے جانا پھلین گے یہ گاتان کی طرف	ز وہ صحرا لیکنے ذباغ دبستان کی طرف
	لیکنے اک بار تو گو غمہ بیان کی طرف	جس جگہ جان تناسو طرح مایوس ہر
کوئی بے سایہ کہیں سایہ کسی پر کیا کرے	میں جو دان ہوں بختا تو اسیجا ڈھیر دیکھے خاک کے	اتنے میں عبرت کپڑے ہاتھ میرے خوف سے
	مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کنے مجھے	یہ سکندر رہی یہ دارا ہے یہ کیا دوس ہر
یہ وہ ہیں جگو کہ سہنت افلاک سے اتر آتھا تاج	یہ وہ ہیں جگو کہ سہنت اقلیم دیتی مٹی خراج	

یہ وہ ہیں جنکا فرشتہ نکونہ ملتا تھا مزاج	پوچھ تو اُسے کہ مالِ حشمت و دنیا سے کج
کچھ بھی اُنکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی	
کر دیا ہی عشق کے غم نے تو بے طاقت تجھے	اس مرض کی بطرحِ لطیفی ہوا اب آفت مجھے
بس یہ کہتا ہی نظیر اب نہ کہتے حکمت تجھے	کر نہ بخشے شافعِ محشر شفا قدرت تجھے
عارضہ سے تیرے تو حیران جا لینوس ہی	
مخمس دہم	
سرورِ اودہ نبی جسکے ہنیں بسد نبی	دیکھ کر شانِ تیری عیش کی بھی شانِ دلی
انبیا تجھ سے کہیں وقت شفاعت طلبی	مرحبا سید کئی مد نے اعراسِ بی
دل و جان با دفایت چچ بچش بقبی	
ہو ترے جلوہ سے مسجود ملا تک آدم	ہر ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ جہ جہال ست مدین بوا لہجے	
نجلو گر خالق کو نین نہ پیدا کرتا	پھر تو یہ ارض و سما ہوئے نہ اصلا پیدا
گرچہ اولاد میں آدم کی ہوا تو پیدا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
ہر تیرا از عالم و آدم تو چہ عالی نسب	
ابراہسان و کرم سے ترے سیراب انا	ثر خلق سے ہر تیرے جہان شیرین کام
اس تر و تازگی افزاے ریاضِ اسلام	تخل لبستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان تھے ہاورد	وہین نازل ہوئی توریت و انجیل و زبور
اُنکی ہر خاص زبان میں کہہ نو فہم سے دور	ذات پاک تو درین ملکِ غرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی	

جب گیا سوے فلک کے زمین کے طرشت	دیکھے سب باغ و بہشت ایک سے لیکر تا بہشت
کچکا کاشن نہ چرخ کا جب تو گلگشت	شب معراج عروج تو ز فداک گشت
بتھائے کریدی ز سر پہج بنی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم	آکے در پر ترے آنکھوں کو اگر کر کے قدم
تو ادب سے یہ کہے کھائے تیرے در کی قسم	نسبت خود بگت کر دم و بس منفعلم
ز انکاء نسبت بہک کو تو رشد بے ادبی	
سوز عصیان سے جا سوختہ جب غلاوت	آئین صحرائے قیامت میں طلبگار تجات
کہیں سر چہرہ احسان ہر شہما تیری ذات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد سیکر ز دلشنہ لبی	
ہو ظفر کے دل بیمار کا بھی حال وہی	اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہو وہی
کہ گیا آکے شنائیں ترسی جیسے قدسی	سیدی انت جیبی و طیبیب قسبی
آدہ سوے تو قدسی بے دریاں طلی	
خمس یا ز وہیم	
کوئی جاوے جو دھر شام و بچا ہے کا ہے	تو کہے اس سے یہ بانالہ و آہے گا ہے
چاہیے ہم سر حال بتا ہے گا ہے	اس طرف بھی تحسین لازم ہو نکاہے گا ہے
دبدم لختہ بلنظ نہیں گا ہے	
دل پہ سوزش ہو سدالب پہ ہر دم دم سرد	اشک سرخ آنکھوں میں ہر رنگ ہر خسار کا زرد
بہد ہو پوچھو نہ تم حال دل غم پر درد	ہی بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں تھی کہ گرا ہے گا ہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے	خون کے دریا کیے جاری کئی چشم نم نے
جو نہ کہنا تھا کہا تیرے لیے عالم نے	اب تو یہ عہد کیا چاہ کے تسکو ہم نے

	روسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گا سے	
جیسے من عشق میں اس شمع کے بن بخور و نواہ	اگر فغان لبّ بزد چہ شرم سے جاری خون ناب	دیکھنا اسکو بھی اک دن یونین جہنم پر تاب
	اسکو ہو بچا جو ظفر صدمہ آہے گا ہے	
محسن دوازہ ہسم		
گنگو اور ونکی شامل کبھی ایسی تو نہ تھی	ہو تی خفت ہمیں حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی	بہی اس ہزم میں کل کل کبھی ایسی تو نہ تھی
	جیسی اب ہوتی محفل کبھی ایسی تو نہ تھی	
پوچھتا ہوں دل بیتاب سے میں یہ ہر بار	کہ نہ سیاب نہ تو برق نہ شعلہ نہ شرار	پھر جو تو مضطرب اتنا ہی بتا تو ہی یار
	بقیاری تجھے اک دل کبھی ایسی تو نہ تھی	
ہوں تو مدت سے ترا شفیقہ روئے نکو	پر جو آبِ حال ہوا ہی یہ نہ دیکھا تھا کبھو	بس نظر ملتے ہی دل پر نہ رہا کچھ قسا بو
	کہ طبعیت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی	
جلوہ اپنا جو سر چارہ نہ دھکھلایا	میں نے پوچھا یہ نیا نور کہاں سے پایا	آج جو اوج پہ تو اتنا چمک کر آیا
	ناب تجھ میں نہ کمال کبھی ایسی تو نہ تھی	
نہیں پروا سے افسوس کہ میرا ہل	تر پلے ہو خاک پہ اتنا کہ گیا خاک میں ل	نہیں معلوم کہ کانسہ ہو کہ مھر کو مائل
	دہ ترے حال سے غافل کبھی ایسی تو نہ تھی	

جہاننا ہو آسے تو خوب کہ ہر عاشق زار	دل تو کیا جان کے دینے میں نہیں ہو انکار
وہ کسی بات پہ تجھ سے نہیں کرتا تکرار	کیا سبب تو جو بگڑتا ہو ظفر سے ہر بار
خوتری حور شائل کبھی ایسی تو نہ تھی	
محسن سیزدہم	
ہمیشہ ازندا است اشکبارم	ز جرم خویشتن خود شرمسارم
مگر از رحمت امید دارم	اکہی واقفی از سال زارم
تو میدانی کہ جز تو کس ندانم	
گناہوں کا مرے از بس ہو طغیان	رہے ہو موجزن طوفان طوفان
تری بے دستگیری ہوں ہراسان	الہی غرقہ ام در بحر عصیان
از دست رحمت افکن برکنارم	
جہان ہو مجمع ارباب غفلت	میں ہاں سبھی اسباب غفلت
یہاں پی کر شراب ناب غفلت	اکہی رفتہ ام در خواب غفلت
بدہ بیدارے زین کار و بارم	
ترے آگے نہیں مانند تصویر	زبان غدر کو یارے نقیر
مری کیا رست گاری کی ہو تدبیر	اکہی کردہ ام بسیاں تقصیر
وزان حضرت نہایت شرمسارم	
بجا ہو گردِ دل مضطرب کراہے	کہاں بٹھرے جو کچھ آرام چاہے
نہ پانی سنبل مقصود گاہے	اکہی برکت از غیب راہے
ز چندین سال و نہ درانتظارم	
تجھی کو زیب دے ہو حکمرانی	کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی

نجانین میں غضب و مہربانی	اکلی گزیرا نے در بخوانی +
تو دالی بندہ بے اختیارم	
سید کاری میں ہوں سلطان و پچان	پریشان حال مثل زلف نوبان
کردن کیا اپنی جمیعت کا سامان	اکلی خاطر م راجع گردان
کہ مسکین و پریشان روزگارم	
زگرین نہ سوز دل میں تاثیر	گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
تجھی سے ہی امید غفو تقصیر	اکلی از کمال لطف بی بندیر
دل سوزان و چشم اشکبارم	
ربا میں جیسے یان خورسند و فیروز	یونین ہوں حشر کو بھی جلوہ افروز
رہوں دونوں جہان میں برہ اندوز	اکلی گزیرم کر دے امروز
مکن فردا بہ نزد خلق خوارم	
طغرہ ہر جنگ و ایمان اپنا درکار	دعا ایمان کی وہ مانگے ہیں ہر بار
کہے ہی دیکھ تو کیا مرد ہشار	اکلی بر جلیب ایمان نگہدار
کہ ایت اصل جاہ و اعتبارم	

مخمس چہار دہم

یہ کیوں آئی کمان سے بلا کو تو سہی	یہ کیوں اتر گیا منہ چاند سا کو تو سہی
ہوئی ہو کا ہشون کی وجہ کیا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کیسے ہوا کو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے اور لقا کو تو سہی	
جہیں سے نور وہ کیا ہو گیا کو تو سہی	میا سے رخ نے کہہ رخ کیا کو تو سہی
مری طرح ہو کہیں تبتلا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کس کے ہوا کو تو سہی

	ہلال کیوں ہو سے اوس لقا کو تو سہی	
خدا کے واسطے تباراؤ کیا ہیں یہ سامان زودہ ادا نہ وہ غمر نہ وہ خوشی کے نشان	کہ رنگ رخ متغیر ہوا عیون تہا بان زودہ مزاج نہ وہ چہنہ نہ وہ ہنسیاں	
	اوس رہنے کا باعث ہو گیا کو تو سہی	
ہیان ہم سے کرد کون ساتین غم ہی ہوا ہی کچھ نہ کچھ ایسا کہ فکر بردم ہی	یہ بے سبب بنیں اصلا مزاج برہم ہی یہ کیا سبب ہو کہ لب خشاک جہنم پر ہم ہی	
	کہ وجہ اب نہ بہر خد کو تو سہی	
نہیں ہج وصل پہ راضی اگر تم اسی خوشخو گرد نہ شرم جو منظور ہو تو صاف کہو	تو چاہیے لب رنگین کا ایک بوسہ دو جواب کچھ مری باتوں کا دو غموش ہنو	
	زبان سے اپنی بٹایا بھلا کو تو سہی	
نہیں ہو خوب رقیبوں سے ربطا ہی خوشخو اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو	بدی کریں گے یہ سمجھائے دیتے ہیں تجھ کو جواب کچھ مری باتوں کا دو غموش ہنو	
	زبان سے اپنی بٹایا بھلا کو تو سہی	
ہیں کو رنج دم قیل و قال دیتے ہو جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو	رقیب کو نہیں ایسا لال دیتے ہو ہماری بات جو سن سُن کے مال دیتے ہو	
	مزا ہی دل کے جلانے میں کیا کو تو سہی	
لال کی تو کوئی بات مٹی نہ اسی خوشخو بھرا رقیب نے شب کو اگر چہ تم نہ کو	گئے تھے چھوڑ کے ہنہنشی خوشی سکو کلام آج رکاوٹ کے ساتھ کرتے ہو	
	مرا قصور بت و خطا کو تو سہی	
نہاں دل گذرے ہیں لیلی جمال قیس مزاج نہ خط جنس محبت تھا اس طرح جو ہو تج	ہمیشہ ہو قہقہیں عاشق گدا و صاحب تاج ہوا وفا کے عوض میوفا یون کار و لاج	

یہ کیوں زمانے کی بدلی ہوا کو تو سہی	
بڑھائیں اُلفتیں پہلے وہ گر مجبوشی کی بیاں صاف کر دو جبہ شیشہ سم پوشی کی	شہریک بزم رہے خوب بادہ نوشی کی نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یوں خموشی کی
سنا کسی سے جو ہو بر ملا کو تو سہی	
چین یاد تھکو دغا بازیان زمانے کی فقط یہ گھات ہر یان اب اٹھو کے جانے کی	ہمیشہ سے یہی عادت ہو زمین کھانے کی عبث بحث نہ قسم کھاؤ کل کے آنے کی
کیا ہر کون سا وعدہ وفا کو تو سہی	
بہار کا بھی نہیں ہو دام نظم و نسق خوشی کی واسطے ہر اک نہ ایک روز فلق	فردا ان نے دفتر گل کے اُلٹ دیے ہیں قنق غور حسن دور درزہ پہ ہر تھخین ناحق
شباب کسکا رہا ہوسدا کو تو سہی	
سراسر می ہو یہ تقریر اُنکی شائستہ مزاج کیسا ہو کیا ہو کسی کے وابستہ	کبھی ملے تو کہا کان میں یہ آہستہ اسیر زلفت سے وہ پوچھتے ہیں دانستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کو تو سہی	
بیان ہو نہیں سکتا ہو اسکی شوخی کا سرطمی بنادیا مجھ کو یہ واقعہ ہر نبی	جواب ہی نہیں دیتا سوال کا سیدھا ہو امین سائل بوسہ تو ہنسکے کئے لگا
مزاج کیسا ہو بہر حرف کو تو سہی	
کرو بیان خدار کچھ اپنی وحشت کا ہوا ہو کیوں تمہیں محبوب کی طرح سودا	دباں جان ہو ڈیوچ کیا پڑا ایب تھارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تھا
یہ کس طرح سے ہوا متبلا کو تو سہی	
محسن پانزویں	
تجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھر میں کچھ ہو گھر میں کچھ ہو	

زمانہ کی طرح ڈھنگ کسکا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو
 نہ آج مانو لنگا کل کا وعدہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو
 کسے بھر دسا کہ دم کا نقشہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو
 گھڑی کی صورت لگا ہو گھٹکا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

دلانہ کر غم سے اشکباری کہ اس میں ہو امید داری
 جو یون ہی ٹھہر گئی بقیہ داری تو ہو چکی زندگی ہماری
 یہ خوبی اعمال کی ہو ساری کسی کی عورت کسی کو خواری
 یہ ریخ وز محنت ہو اعتباری نہ عیش و عشرت ہو اختیاری
 کبھی ہو دنیویپ اور کبھی ہو سایہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

میں ہوں مرلیض تب محبت عیان ہو بیت بیون کی صورت
 میں دل جلا ہوں دم عیادت نہ جی کے بچنے کی آئے نوبت
 جو کوئی دم پسے گرم صحبت تو بھونکے جا صور سحر الفت
 نہ کیجیو ہمد ذرا بھی غفلت کہ مشل اگلے ہر دل کی حالت
 جو دم میں زندہ تو بل میں مردہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

ساق ہو موت کی نشانی جواب دیتی ہو زندگانی :
 محال ہو ضبط خون چکان کمال ہو زور ناتوانی
 عیث ہو اس درد کی کہانی عیان ہو منہ پر تپ ہنسی
 میں کیا کمون نامہ بر زبان یہ کیوں دم بھر رہا ہو جانی
 نہ کیوں آنے میں دم کا دغا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

نہ عمدہ دور انکو استواری نہ قصر گردن کو پاؤ داری :
 جہان میں ہمیری اُسکی جاری عیان ہو ماہیت اُسکی ساری

فلک کو شبنم سے اشکباری زمین کو بھولوں سے داغدار	
پلوچیم اعرمہ درخش ہماری کہ کیا ہو ہر آن بقیہ ہماری	
زمینے کا رنگ مثل حربا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو	
محسن شانزدہم	
جان ناسید کی مدنی العربی	شد خدا سید کی مدنی احربی
احسن سید کی مدنی العربی	مرحب سید کی مدنی احربی
دل و جان باوندایت چہ عجب خوش لقی	
گرد از جلوہ خود مقبوس این عالم را	کردہ غرض برین جبالیکہ مقدم را
نظرے کن لغایات خودش عالم را	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم توجہ عالی بسی	
عشق داران مدینہ ز تو سر سبز دلم	رہ گرایان مدینہ ز تو سر سبز دلم
گشت میدان مدینہ ز تو سر سبز دلم	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز دلم
زبان شدہ شمرہ آفاق بشیرین ربی نہ	
بجز از خط و خال تو عجب حیرانم	از قدر و مثال تو عجب حیرانم
ز سہمہ بکمال تو عجب حیرانم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
القدر القدحہ جمال است بدین بوالعجبی	
دعوی وصف ترا دارم و بس منفعلم	تن بتوصیف تو در دادم و بس منفعلم
خویش را عاشق تو دارم و بس منفعلم	نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت لبیک کوے تو شد بے ادبی	
موسیٰ از آمد ثوریت حسب کرد ظهور	عیسیٰ از بیل چو آورد نسب کرد ظهور
چونکہ آن صاحب لولاک نسب کرد ظهور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظهور

	زبان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
جان جان سوختہ جانیم و تولی آب حیات پس ترا چونکہ نخواستیم تولی آب حیات	سر بسر لفته لسانیم و تولی آب حیات ماہمہ تشنہ لبانیم و تولی آب حیات	
	لطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی	
چشمہ فیض رسا سوئے من انداز نظر عین رحمت بخدا سوئے من انداز نظر	قبلہ اہل ضیا سوئے من انداز نظر چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر	
	از قریشے لقبے ہاشمی و مطہری	
رہتہ منز نش از ہمہ ادراک گذشت چون توا ز عرش برین صاحب لاک گذشت	تا سر چرخ برین از مد خاک گذشت شب مزاج عروج تو زان فلک گذشت	
	بمقامیکہ رسیدی نہ رسد پیج بنی	
پیش تو شاہ و شہنشاہ کند عجز و نیاز این ہمہ از تو نمایم ز جد عجز و نیاز	کیست آنکس کہ با نکس نہ رسد عجز و نیاز بد رفیض تو استاده بعد عجز و نیاز	
	زنگی و رومی و طوسی مینی و حبلی	
سرور اہل ہدایت شفا رلقلوب ایم خلیل غر با انت شفا رلقلوب	محمد راز خدا انت شفا رلقلوب یا طیب الفقرا انت شفا رلقلوب	
	آمدہ پیش تو قدسی بے دربان طلبی	
	مخمس مفتد ہم	
واہ کیا شان ہو کیا رتبہ ہو سبب عالی کس پیہر کو سوا آپ کے مزاج ہوئی	مستفیض اندر توا عسری تا عجمی مر جبا سید کی مدنی العسری	
	دل و جان بادندایت چہ عجب خوش فہمی	
	ہست شمع تو شہستان قدم راز خدا	بجھ سے ہو عرش معلیٰ کو حبلا اور ضیا

نسبت نیست بزاز تو نبی آدم را	نسل آدم میں ہو تو گرچہ بظاہر پیدا
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسب	
برنگین پردہ رخسار خود از رحم کرم	ترے دیدار کا مشتاق ہوں میں شاہ اہم
من بیدل بحال تو عجب حیرانم	حسن رخ کی ترے تعریفیں ہر قرآن میں تم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجب	
باعث کون و مکان جلوہ حق خیرانام	ای شہ جو دمنی تجھ پہ درود اور سلام
نخلستان مدینہ ز تو سرسبز بام	اک نظر میری طرف کیجیے باحسان تمام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
ہمدران دم کہ گزشتی تو زعرش اکرم	تجھ پہ جان میری بشارتیں شہسوار اہم
نسبت خود بسکت کردم و بس منقلع	عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی	
یک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور	مصدر علم لدنی ہو تری ذات حضور
ذات پاک تو کہ در ملک عربا کرد ظہور	منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور
زان سبب آمدہ قرآن بزدان عربی	
توئی محبوب خدا شافع یوم المصحات	میں اطاعت میں تری حور و ملک و جنات
ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات	واہ ہر ایک تری بات ہی ماہمند بنات
لطف فرما کہ ز حد میگردد تشنہ لبی	
عاصیا نہ است توئی بہر شفاعت سرور	وہشت روز جدا سے ہوں سر ابا مفضل
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر	سر بسر بوجھ گناہوں کا ہی میرے سر پر
ایمقریشی بقی ہاشمی و مطلبی	
عیسے و آدم و موسی و ملائک یک تخت	تھا فلک سیر ترا شہب خوش رو یک دست

کہتے تھے ربتہ عالی سے ہیں ترے ہم سب	شب معراج عروج تو زافلاک گذشت
بقامیکہ رسیدی نہ سہیج بنی	
مجھکو بھی کیجیے فیضان نظر سے ممتاز	گشت کو نین ز فیض تو ہمہ سدا فراتر
اک نظر میری طرف بھی شہ عالی اعجاز	بدر فیض تو استادہ لصد عجز و نیاز
زنگی درومی و ہندی یمنی و حلبی	
نفس امارہ کے ہاتھوں سے ہوا ہون مغلوب	حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہو گناہوں سے خلیل احمد عاصی محبوب	یا طیب الفقرا انت شفاء لقلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے دربان طہلی	
مسدس الروو	
اول	
جہان بین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	وے نہ دیکھا تھا دروالم جدائی کا
دیا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا	بڑا ہو مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا
غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلاے غم جدائی کا
گھڑی گھڑی میں اُسٹھے ہو ترپ کے دلہا	جگر کے ٹکڑے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مری دیکھتا ہوا ب والہ	یہی کہے ہو وہ سینہ سے سر دیکھ کر آہ
غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلاے غم جدائی کا
مجھ نے کیونکہ نہ دل میں دادا درمیداد	کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے پر باد
نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو شکم نہ دل پر شاد	بھلا میں کس سے اب اس ظلم کی کروں فریاد
غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	

	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی تو یار کے آنے کی راہ نکلتا ہوں کبھی تو آہوے جنگل میں جا بھٹکتا ہوں	گلی میں اُسکے کبھی جا کے سر ٹپکتا ہوں نکلتی جان نہیں اور پڑا سسکتا ہوں	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	
پھرون ہوں شست و بیابان میں رات دن خواب حال جگر خستہ اور گریبان چاک	جلاتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک یہ جبرِ آن پرے غم وہ کیا جیسے پھر خاک	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	
کبھی چین کو جو گھبرا کے ہوں نکل جاتا جدھر کو جاؤں ادھر غم جگر کو ہر کھاتا	تو وان بھی ہے فراول نہیں ہو ٹھہرتا عجب خرابی ہو کچھ ہے بن نہیں آتا	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	
نہ بھوکھ گتی ہو نہ نیند منہ دکھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجھ کو بھاتی ہو	جو دن پیسے ہو لمورات مجھ کو کھاتی ہو کلیجہ ٹوٹے ہو اور چھاتی اُٹھی آتی ہو	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	
ظہیر ہجر کے اب غم کو روئیے تاکر جدائی ہے محبت کی کیا برسی ہو شیو	کردل نہ بزم میں پہلے نہ خوش لگے ہو بہت بُرا ہو یہ عاشق کے حق میں گھر ہو	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	

	دوم	
جب سے تھک لیگیا ہو یہ فلک اظلم کہیں ہم یہ جو گذرا ہو وہ گذرا کسی پر تم کہیں	جی ترستا ہو کہیں اور شہم ہو پر تم کہیں نرتلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہیں	
	جھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں	
ہر گھڑی آنسو بہا نہ دیدہ خونبار سے آہ و نالہ کھینچت ہر دم دل بیمار سے	رات دن سر کو ٹپکنا ہر درو دیوار سے ہر بُرا احوال اتنا بھر کے آزار سے	
	جھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں	
فریسی سے مہر و الفت کسی سے پیار ہو دل اُدھر سینہ میں تڑپے جی اُدھر پیار ہو	لی کوئی اپنا رفیق اور لی کوئی غمخوار ہو کیا کہیں اتنا بے بسی ہمارے خار ہو	
	جھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں	
پر نہیں اڑ کر تمھارے پاس جو آجائے چشم تراور داغ سینہ کے کسے دکھلائے	جی ہی جی میں کب تک خون جگر کو کھائے دل سمجھتا ہی نہیں کیونکر اسے سمجھائے	
	جھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں	
اب جوانیے حال پر ہم خوب کرتے ہیں نگاہ ہر گھڑی مثل نظیر اس غم سے ہے حالت تباہ	ہر گھڑی مثل نظیر اس غم سے ہے حالت تباہ بن ہوئے اتنا نظیر اپنے انہیں ہر گز تباہ	
	جھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں	

سوم	
اپنے غمخواروں کوئی آن ہنسے بولے	درد مندوں کا نکال رہا ہنسے بولے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان ہنسے بولے	دم غنیمت ہمارے نادان ہنسے بولے
مان لے کنہارا ایجان ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
آج بجو حق نے دسی ہر حسن و خوبی کی بہار	چاہنے والوں سے کرے کچھ سلوک و مہر و بار
کووند نا بجلی کا اور جو بن کا مت گن اعتبار	کاٹھ کی ہانڈی بنیں بڑھتی ہر تیر بار بار
مان لے کنہارا ایجان ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
اس قدر مت کرمیجان اپنے جو بن پر گمان	یہ بنیں رہتا سدا کا فر کسی کے پاس ہان
کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہر اسین میجان	قدقمہ ٹھٹھا ہنسی ٹھٹھکیا لیان پھر یہ کہاں
مان لے کنہارا ایجان ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
کیا ہمارا حال دل خوبی مجھے کتنی بنیں	یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی بنیں
آہ کہتی حسن کا فر کی ہری رہتی بنیں	ناؤ کا فذ کی پیار سے یہ سدا بہتی بنیں
مان لے کنہارا ایجان ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
کیسے کیسے خوب دیان ہو گئے ہیں میجان	اپنے غمخواروں کی کیا کر گئے ہیں خوبیاں
تو جو روٹھا روٹھا ہے رہتا ہر نامہربان	دیکھ کچھتا دیکھا غافل حسن پر مت کر گمان
مان لے کنہارا ایجان ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے

حسن کا عالم ستارہ ہر گھڑی متاثر مجھ سے تیز اور ٹھنڈا ہر دم کا اب جھلنا نہیں	گل بھی کھل کباری یجان کچھ بھی کھلنا نہیں دودھ اور دل جب پھٹا پیار سے یہ پھلنا نہیں
--	---

مان لے کنہارا یجان ہنس لے بول لے حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے

اب نظیر آگے ترے رہتا ہر خاص صبح و شام پھر کہان یہ دلبری یہ عیش کی باتیں مدام	پیار سے ہنس لول پیار پی لے الفت کا جام کچھ نہ رہو یگار ہیگا آخرش اللہ کا نام
---	---

مان لے کنہارا یجان ہنس لے بول لے حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے

پیارم

جہان ہر جب تلک یاں سیر و تاش دی و نہ ہو کنار و بوس اور عیش و طرب بھی مبدوم ہو	ہزاروں عاشق جا بنا زور لاکھوں صنم ہو گئے مگر جیتے یہ اپنی صف کے ہیں یہ بدم ہو گئے
--	--

نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہو گئے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گئے نہ ہم ہو گئے
--

تجھارا اب جو جتنا حسن کا عالم غنیمت ہو ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہو	اگر ہر بیش تو بہتر و گرنہ کم غنیمت ہو بھر دسا کچھ نین دم کا عزیز و دم غنیمت ہو
---	---

نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہو گئے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گئے نہ ہم ہو گئے
--

ہماری چشم ہلکی اور تجھارے عارض ملکوں گھڑی بھر بلکے ہم پاس کرو عیش و لقون	غرض تم وقت کے لیلی ہو پیار اور ہم مخبون کسی کے کہنے سننے پر نہ جاؤ دلیجو کتا ہون
---	---

نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہو گئے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گئے نہ ہم ہو گئے
--

اگر تھے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے تریا	غلط فہمی تمھاری یا یہ جس نے تم کو سکھایا
کیا جب وقت کا فرما تھو سے پھر ہاتھ کھلایا	غرض پہنچے تو اب بھی اور تمھیں آگے بھی سمجھایا

نہ یہ چمیلین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بھم ہونگے	
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	

اکھیاں لفتیں بڑھتی ہیں درد ان کی گھٹتی	غنیمت میں طمانچے پیار کے اور جاہ کی لاتین
جب آنکھیں بند گئیں سب ہو چکیں جتن اٹھتی	کمان پھر دن کر کے اور کمان عیش کی تین

نہ یہ چمیلین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بھم ہونگے	
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	

ہیں ہر بقیہ اری اور تمھیں ہر دم طر جاری	غنیمت ہی ہماری اور تمھاری گرم بازاری
نظیر اب کیا کہے آگے غرض آخر بنا چاری	کمان پھر تم کمان پھر تم کمان لفت کیان

نہ یہ چمیلین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بھم ہونگے	
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	

پنجم

بند اتم رسل ہاشمی و مطلبی	اگر پس از تو نہ فرستاد خدا هیچ بنی
شریش رس و حش علی نسبی	بز باہناشہ موصون بہ شیرین طبعی

مرحباً سید کی مدنی العسریٰ :	
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	

تو ہر محبوب پسندیدہ رب الارباب	ہر بڑا مرتبہ عالی ہر بہت تیری جناب
نام سے تجھ کو پکاریں نہیں شرط آداب	اسیلتے کرتے ہیں یون یا دہ کر القاب

مرحباً سید کی مدنی العسریٰ :	
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	

آپ کی ذات مقدس کا ہوا جب کہ ظہور جن وانسان و ملائکہ کا تو کیا ہر مذکور	ہوئی مخلوق خدا سب دل جان سے سرور کتنے تھے اپنی زبانوں میں یہ سچ خوش طویر
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
تھے جو مشتاق لقا عاشق صادق جان باز دست نہ بھرے مجروح بصد سوز و گداز	دل سے ندوی تری درگاہ کا خاص اہل نیاز اُنکے ہر ایک لب زخم سے آبی آواز
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
ذکر خیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہر دل سے ہر ایک کے عیان شوق نہایت ہر	منزل رحمت ایزد وہ مکان ہوتا ہر اہل مجلس کو کبھی یہ ورد زبان ہوتا ہر
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
واہ کس درجہ نعل شب مزاج میں بکتا شوق سے فاشیہ بردار سرافیل ہوا	لاہٹے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں نے کیا
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
آپ جس وقت شفاعت سے فراغت پائیں کہ جو داخل ہوا ہوسے اُسے بلوائیں	جائزہ لینے کو امت کا جناب میں آئیں حور و غلمان بچے تقظیم زبان پر لائیں
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
اسی نغمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہر	حسب طرک کان لگا کر کے ست یہ غل ہر

گلستان میں یہی آواز شکست کئی ہو	سر ہر شاخ ہی زمرہ پہ بسبل ہو
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باوندایت چہ عجب خوش تھی
سرد پر بیٹھ کے ہر قمری شیریں گفتار	غمرستان میں ہر اک طوطی شیریں منقار
درہ گوہ میں ہر ایک تندر و کسار	اس ترانے کی کیا کرتے ہیں ہر دم تملار
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باوندایت چہ عجب خوش تھی
باعث راحت و آرام دل و جان ہو یہی	تخم روح فرا سے جن والہ انسان ہو یہی
نغمہ پروازی ہر مرغ خوش الحان ہو یہی	طار گلشن فردوس کی دستان ہو یہی
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باوندایت چہ عجب خوش تھی
صدق دلسے ہوں غلاموں کا ترے حلقہ گوشت	رو سیاہی سے گناہوں کی مگر ہوں بوش
جب ملک منہ میں ہوا تو تاکہ رہے باقی ہوش	یہ سخن کہنے سے یارب نہ رہیں لب خاموش
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باوندایت چہ عجب خوش تھی
ساتے آنکھوں کے آیا جو خیال اظہر	میتھوائی کے لیے بڑھنے لگے پیک نظر
پھر قد مبسوس کی دولت سے مشرق ہو کر	وجد میں آن کے کہنے لگے باویدہ تھر
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باوندایت چہ عجب خوش تھی
دل میں جب چہ سہرہ الزور کا تصویر	گر سیہ خانہ وہ تھا خانہ خورشید ہوا
یخچ شاقب کی طرح خال سویا چمکا	خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صلا

مرحباً سید کی مدنی العسری دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش لقی	
آرزو ہو کہ کبھی بخت مرا ہو بیدار خواب میں ہوں میں زیارت سے مشرت اکبار دور سے دوڑ پڑوں دیکھ کے نور رخسار سر کور کھڑکھ کے قدم پر یہ کون میں ہر بار	
مرحباً سید کی مدنی العسری دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش لقی	
قبر میں آئین نیک بن جب از بہر سوال پوچھیں یہ بات دکھا کر مجھے تیری تمثال کہ تبا کون ہر یہ مہر سپہر اجملال ہو کے صورت سے مخاطب یہ کون میں آج	
مرحباً سید کی مدنی العسری دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش لقی	
جبکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری خون ہو مجھ سے گنہگاروں کے دل پکاری توشقاغت کو اٹھے اور دن کو ہونا چاری پیچھے پیچھے چلے ہاوی یہ ہلب پر جاری	
مرحباً سید کی مدنی العسری دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش لقی	
رباعیات و قطعات	
قطعہ	
یاران و ہم رفیق و شفیقان دوستدار سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے جب منہ گئی یہ آنکھ تواری دوست گدا پھٹکے ہو کون گرد کسی کے مزار کے	
قطعہ	
اگر ملک عرب تک مادہ فرسوا ہوا ہو فنان نازغ سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا اگر ملک عرب تک مادہ فرسوا ہوا ہو اگر اُس میں عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا	

رباعی	
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا بیدار دکر گیا آج کل پاویگا	جو کوئی کسی کو یار نکلیں ویگا اس دارمکانات میں سن اے غافل
رباعی	
تو ہی نے کیا ہو شرک سے پاک ہمیں زندہ نہیں چھوڑنے کی خاک ہمیں	تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں یار ہو بنیاد خاتمہ احقر آہ
رباعی	
کیون جی وہی گفتگو چھپ آئی کیا تیری ہی ہوئی حسدائی	آیا عریال بیوفائی اوست نہ سینگا کوئی میری
رباعی	
عاشق کش و دشمن آشنا تو نکلا کیا سمجھے تھے ہاے اور کیا تو نکلا	امید وفا تھی بیوف تو نکلا حق بات یہ ہو کہ ہنہ دھوکا کھایا
رباعی	
عشق کو بخوف لیے جاؤ خراب کرتا ہو خدا کہیں سینوں کو عذاب	تا حق ہو تمہیں دغدغہ روز حساب لکھتے ہیں ملائکہ کہیں اچھون کی خطا
رباعی	
کیا ہو جاتا جو مہربانی کرتے تم آتے تو ہم یہ میہمانی کرتے	مدت ہوئی ہلکوا جالفتشانی کرتے لخت جگر و کباب دل تھتھتیار
رباعی	
نی چشم کو خواب شکباری سے جو کچھ دیکھا سہ تیری یاری کے سبب	ز دل کو قرار بقیہ راری کے سبب واقعہ نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی

	رباعی	
اچھا ہی خدا کا شکر صبا ہر مزاج سنبھلا ہر مزاج اُسپر ایسا ہر مزاج		کچھ پوچھو نہ ہنشین کر کیسا ہر مزاج وکیہ اب بھی اُپھل رہا ہر دل دودھ
	رباعی	
پر دونوں طرف چمخ نے ڈالا ہر فتور مجبور اُدھر ہم ہیں اُدھر وہ معذور		ہم اور وہ گو عشق کے نشے میں ہیں چور لئے نہیں دیتے ہیں ہمیں اُنکو عزیز
	رباعی	
لب پر نہ فغان و آہ لائیں کب تک کھل کھیلو جو تم تو ہم جھپٹیں کب تک		ہر دم کی جفاؤں کو چرائیں کب تک ایر پر وہ نشین راز کا اخف تا کہ
	قطعہ	
احکام فضل ایزدی کشف الدجی بکمال الغلام فیض احمدی صلوا علیہ وآلہ		الحمد للہ الذی بلغ العالی بکمالہ ایم تارک فعل بدی صفت جمیع خصالہ
	قطعہ	
سب جگ میں اُجیا لا ہوا کشف الدجی بکمال حور و ملک سب یوں کہیں صلوا علیہ وآلہ		حضرت سچے معراج کو بلغ العالی بکمالہ اُسکے خصال نیک تھے صفت جمیع خصالہ
	قطعہ	
وہ سنہی کی بات تھی سو اُسکا اب رونا پڑا راہ چلتے جس طرح پاؤں کوئی سونا پڑا		جستجو میں ل کے بہلانے کی دل کھونا پڑا نقد دل پنا لگا یوں جرات اسکی ہاتھ
	قطعہ	
ہزاروں بیلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا بتا تا باغبان رو رہا دیان غنچہ بیان گل تھا		چمن کے تخت پر جسدن شہ گل کا تھل تھا خروان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جڑ خار گلشن تھا

	قطعہ	
ایسے نادان کو دل دیا مہنے پھنس گئے دام میں توے آکر ہو خوشی خون دل پیسا مہنے		آہ رہے آہ کیسا مہنے پھنس گئے دام میں توے آکر ہو خوشی خون دل پیسا مہنے
	قطعہ	
اگرچہ پتھر پہ تخم الفت کا اموشکد ہم اپنا بوتے تو تھا یقیناً کہ اُسکے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے جو تیری خاطر کلی کلی ہم کرے ہیں نہ پھرے ہیں روتے خوابِ دستہ ذلیل و رسوا نہ تھے ملتے نہ ایسے ہوتے		اگرچہ پتھر پہ تخم الفت کا اموشکد ہم اپنا بوتے تو تھا یقیناً کہ اُسکے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے جو تیری خاطر کلی کلی ہم کرے ہیں نہ پھرے ہیں روتے خوابِ دستہ ذلیل و رسوا نہ تھے ملتے نہ ایسے ہوتے
	رباعی	
بھینبی ہنیں کچھ خیمہ ہنیں یاد کیا اُسے ہمیں بھول کر ہنیں یاد کیا		جیسے وہ گئے اُدھر ہنیں یاد کیا ہم یاد میں جسکی آہ سب کچھ بھولے
	رباعی	
ہو شوقِ محبت آزمائی اچھا کر لیجئے جو ہو سکے بُرائی اچھا		گر جو روستم پہ طبعِ آئی اچھا یاں روزِ جزا کی آس ہو روزِ فزون
	رباعی	
ہم کو بھی خیالِ دوستی کا نہ رہا اتنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ نہ رہا		جب پاس وفا سے ہمارا نہ رہا قربان میں کس اداسے کہتا ہو تمھیں
	رباعی	
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر لکھا یہ کاتبِ تقدیر نے کیونکر لکھا		لکھا نہ گیا اگرچہ دفتہ لکھا حیران ہوں کہ جو حال پریشان ہو مرا
	رباعی	

تشریف وہ یان نہ لائے افسوس افسوس	مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
سب رہ گئیں دل کی حسرتیں دل ہی میں	افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس
رباعی	
پھر کوئی صنم پسندائے مجھ کو	کوئی بُت مہر جلوہ بھائے مجھ کو
حبسِ دل نے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اللہ پھر دکھائے مجھ کو
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اسنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کہتا ہوں میں	اگر شج یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیفائدہ غصہ پی کے غم کھاتے ہو	محتاج و فقیر مفت کھاتے ہو
جسے پالا وہی دینے والا	ناحق اور صبحِ تمنتو گھبراتے ہو
رباعی	
وان تملک سفر ہوا جو محبوبِ رمی سے	یانِ ناک میں دم ہر دردِ مجبوری سے
تم پہونچے وہاں اور میں یہاں پہونچا	مرنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
جو کھائے یہ داغِ شعلہ زافاک بیجے	جو زیست سے جلتا ہو بھلا فاک بیجے
ہوتے جاتے ہیں فاک اجزائے وجود	یک چند جویوں بیجے تو کیا فاک بیجے
رباعی	
دلِ درد کا متباہِ خرابی یہ ہو	تو یارِ سو بیوفِ خرابی یہ ہو
میں جانِ دوں تجھ پہ ہونہ تجھ کو معلوم	اگر خانہ خراب کیا خرابی یہ ہو
رباعی	

افسوس شکایت نہسانی نہ گئی	دلبر سے فریب کے گرائی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ رو بروئے دشمن	اُس شوخ سے مجھ کو بہ گمانی نہ گئی

رباعی

مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہو کوئی	اس طرح بھی جان سے گزرتا ہو کوئی
خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا	نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی

رباعی

ہو اور ہی ایک سوزش نہمانی	یہ بات طبعیوں نے کہاں پہچانی
سمجھو نہ غری کہ دیکھ کر دل کی جلیں	تب شرم سے ہو گئی ہر بانی پانی

رباعی

عاشق ہوئے کیا کر اک مصیبت آئی	جون روز نشور شام فرقت آئی
گو یا یہ مکان تھا تنگناے عالم	جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی

رباعی

تو ہی نہ اگر ملا کر یگا	پھر عاشق جی کے کیسا کر یگا
آنکھوں سے مین اپنی اُسکو دیکھوں	ایسا بھی کہیں خدا کر یگا

قطعہ

چاروں زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کارو بار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دین	دور ہے انتظار میں گزرے

رباعی

مجنون کا تمام شور کرنے دیکھا	فرہاد کا سارا زور کرنے دیکھا
احمد دل جو تڑپا تو اُنکے در پر چلکے	ناچا چنگل میں مور کرنے دیکھا

رباعی

داغون کا بنہا جو زور بہنے دیکھا	زخمون میں رہا جو چور بہنے دیکھا
ناسور پڑا جگر میں ناسور میں داغ	یہ چور کے گھر میں مور بہنے دیکھا

رباعی

اے قدرِ غربت موت تجھے کھلتی ہو	ساعت کبھی حساب سے کہیں ملتی ہو
ہر تارِ نفس سوئے ہو گھٹنے گن لے	یہ دل کی دھڑک بنیں گھڑی چلتی ہو

رباعی

کب تک قاضی سے میں دُر دنگا تو بہ	کب تک مفتی کا دم بھر دنگا تو بہ
دیوانے ہو زاہد و ہب آئی ہو	اس فصل میں میں تو بہ کرونگا تو بہ

رباعی

اللہ پہ شاکر ہوں خدا اسکا گواہ	دیتا ہو وہی زرق وہی عزت و جاہ
بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے	لا حول ولا قوۃ الا باللہ ربنا

رباعی

چہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے	بھر جائے جو پیٹ پھرے اُمر دے
جب پیٹ بھی بھر دیا شراب میں بھی میں	پھر تو کوئی معشوق پری پیکر دے

قطعہ

چشم بیان کمال او بلغ اعلیٰ کمالہ	جو فروغ کرو جمال او کشف الدجی کمالہ
من و میرتے زخصال و حسنت جمع خصالہ	دل و جان باو خیال او صلوا علیہ آلہ

تمام شد

حصہ دوم

جسین

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین - بھجن - ہوئی - ٹھمری - چوہا - بارہ - ماسا - وادہ
دوہا - سوڑٹھا - کبت - سوہا - خطو و منظوم زبان بھاشا لکھے ہیں

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشنیان بیگانه گشتی	کہ قصر دل مرا ویرانه گشتی
مات پنا سے بیر بھیکو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن ای سکھی بیٹھی تاکون راہ
چو آلی سوے من ای جان جانان	شوم مرہون منت من فراون
کیسے ہیہ دھیرج دھرون کیکھو لوگوں	تلیچہ تلیچہ جیہ جات ہی یتیم ملین کب آسے
چہ باشد کز طرب مہربانی	برائے وصل من خود را رسانی
ہنست کھیلت مین تو چلون چرچے جلم کر	راکھون بت مین ای سکھی جاکھن کرے پاس
باین سودا رسم شاید لبودے	رسان از من یہ پیغمبر درودے
کلپت بتی رین یہ یتیم لے نہ آسے	جنگے کارن ہو سکھی تن من دیو جلاسے
خیال عجتہ مارا کر دمحستاج	چودرماند بہ پیش بازو راج
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کوڈنہ آلو آج لوہر دم تاکون راہ
بہر گل رنج چو کردم سنج دیدہ	کنون از ہر خرہ خونم چلیہ

پران پیا جب سے گئے سہ ہولین نہ ہاے	درشن آسا لگ رہی چھائی کون لگاے
تو بر حال من بیدل بہ بختناے	زبان در سنج گوہر بار کبشاے
لکڑ لکھ سونی سیجیان جل بھر آوت مین	حافظ جی کیسے کردن پڑے بنین جہا مین
گئے در گریہ کہ در خستہ میشد	گئے مرمردو گاسے زندہ میشد

دوم

رہا کر دے اسے عیناداب فصل بہاری	نفس میں کب تلک تڑپوں نہایت بھاری
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب نہ	یا ہی گت بس ہوت ہی جو کوئی کرے سنبہ

ہجوم نہ توانی سے بہت اب جان عاری ہی	
تن سو کھو کنگری بھویر گین بھین ستار	رووان ردوانی من اٹھے کہ بابت نامہا

مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہی	
پریت تو ایسی کیسے جیسی کہے چکور	پھینچ ٹوٹ گردن ملے چترے وا ہی اور

محبت اسکو کہتے ہیں ہی بس شرط یاری ہی	
تن سمندر سن مر جیا کو تو غوطہ دیوں	پائے نکھون لعل کو یا لعل کارن جیہ یوں

سنو ایجاں نثار تو تم یہ وقت جان نثاری ہی	
تن سو کھو پھر بھویر ہیورکت ناما س	پران چھپریدہ رہ گئے نکسن چاہت ساس

ارے دم باز اب آ جا کر یان تو دم شماری ہی	
لکڑی جل کو کلا بھی کو کلا جل بھویرا کھ	مین پاپن ایسی جلی کہ کو کلا بھویرا کھ

جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہی	
نا کچھ کیا نہ کر سکی رین گنوائی سوے	خالی ہاتھوں جات ہوں کیوں کیا گت ہی

لکڑ میں سب سے یہ سنتے ہیں کہ پہلی بات بھاری ہی	
دھوپ پڑے دھوتی تپے تاہر چنگو گھام	دوڑی تلپھت جات ہوں تو نہ چوت سیاہ

مقدرا کو کہتے ہیں عجب قسمت ہماری ہو	
آؤ پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	نائین دیکھو اور کونا تو ہے دیکھیں دیون
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہماری ہو	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بقیارتی ہو	قرار حُزب الفروس کی تدبیر ساری ہو
وہ دو لقمہ دین ہے حسیہ یہ انعام باری ہو	
ولیش بنی کے جار ہوں دھور کچھ ہوں گیس	راکھوں دان میں آپنا سدا فقیری بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری جا کساری ہو	
ساپنجی واکے بات ہو اور ساپچا وہ ہو بنی	وا کے سندر بلول پر دارون اپنا جی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہو	
دیکھیں دلش رسول کا جاوین سدھو بھول	جیہ کارن ہم ہو رہے ہیں کے دھول میں دھول
ہمارے حق میں بیہوشی وہاں کی ہوشیار ہو	
نکر مدینہ دور ہو چین کہاں سے ہو لے	درشن بن بیاکل رہوں چھن چھن کے لے
ہمیں تو زلزلہ یان جنش باوہ باری ہو	
دستر دینہ سجائے کے جو اتر آوے آج	ینہ بنی کے کامری اوڑھے آوت لانج
ایمان ہر اہل زینت اس لباس میں سے عار ہو	
پوری ہو من کا منانت رہے ہیہ چین	سندر میں جو پیو کے رہا کروں دن برین
ہمیں آس معبد مختار کی بے اختیار ہو	
تج کر باٹ رسول کی نت کریں جو پاپ	سن سن میری ٹھہریں اونیصین ستادت تاپ
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تمیز بخاری ہو	
چہارم	

فراق یار میں ہر دم لبوں پر آہ وزاری ہو	
پر تیر کس کر نہیں کا الیسا مارا تیسرا	تن من سا چھڑ لیا اٹھت کر کیجے پیر
تمھاری تیغ ابرو کا جگر بزرخم کاری ہو	
من بھلاوت دن گیا مہا کٹھن ہو رین	ہاے دلی کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین
گلے سے آگے تو لگ جا ہی امید ساری ہو	
تن پر اچانا رہو باڑھ گئے سب کیس	سدھ بدھ آب کچھ نار ہی ہنست ہو سگڑا
تمھارے عشق میں پیار عجیب حالت ہمارا	
رکت ماس تن مون نہیں کا سے پونچن دھکا	پاین بیری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کہ سر پر بوجھ بھاری ہو	
یتیم دکھیا کیو شکم کو لیکو سا تھ	رین بچھو ما ہوے کیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جانان کی اب ہوتی تیاری ہو	
پیارے تم مت جاتیو تم کچھڑے موچین	جیسے بن کی لاٹری سلگت ہو دین
لوزتی حال پر میرے نہایت بقیاراری ہو	
پردیسی کی پریت پر سکون لپچاے	دامون اتنی لھوٹ ہو رہے نہ سنگ لپچاے
محبت اسکو کتنے ہیں کہ برسوں انتظار ہی ہو	
پیت تو واسون کیجیے جاسون من پتیاے	جتنے جنے کی پیت مون خیم اکارت جاے
جگر پر چھار ہی پیارے محبت اب تمھاری ہو	
گہری ندیا اگم ہو زور بیت ہو دھار	کھیوٹ سے پہلے ملو جو اتر اچا ہو یا
سنو تم آشنا یہ ہی نصیحت اب ہماری ہو	
پنچ	

سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہو ہماری جیو کی جیون سد اپارے کھائی ہو	
اُہوشیام سن لیجیے دے کیے برج بال پران پیارے پران پت پران ناتھ گوبال	
کئے دن تو نہیں ریتاں ترقی متیں کے چھتیاں دیاندہ نام کی بتیاں فٹ کرتب کسائی ہو	
تم جھپٹت جھپٹے سکل سکل سماج آئند بھٹین منوش چندر بن جامن جم بن چند	
صورت کراگلی بتیاں ملو ہر ہنگ بھر چھتیاں کیٹ پھل چندر کی بتیاں تجو تب ہی بھلائی ہو	
پرتھم کن کی صورت کرے پریم دھاسے سج باتین گھائی کپٹ ہو موہن جدوراسے	
چلے برج چند برج کو جاگی پر شا دس بنتی درس پیاسا بجھاسے ہو ہر کہ چھتیاں لگائی ہو	
سنو لو ارج چند جو برج بالا کی مین پتہ برج نایک برج مون کئے برج بہار برج این	
سبب کیا جو تھی گوہن پری کیا چوک من موہن نہیں جگ پک دگر جوہن چرن برج دھور لائی ہو	
بچی کون اپرا دھوئے من موہن برج گرام تو درشن کے آسے میں کھڑی لگ دھام	
سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہو ہمارے جیو کے جیون سد اپارے کھائی ہو	
ششم	
رہا کروے اسے حیاداب فصل بہاری ہو نقص میں کب تک ترلوں نہایت بقیار ہو	
برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن ین حافظ کاہو کے کہوں لاگین ہاسے نہ ین	

ہنیں زخمی ہی اسکا یہ دہ میٹھی کٹا رہی ہو	
پریت ریت تم انکلی سبھی دی بسرے	ایسی کوڈ کرت ہو جیسی تم کی ہا سے
ہنیں معلوم کیا ہے ہولی تقصیر بھاری ہو	
پریت پریت لگاے تم کمان کئے پردیس	برہ روگ بس ہو بیان جٹا جٹا بنے کس
ترس آنا ہو دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہو	
حافظ تاج کل کان سب تم سن گئی پریت	تم نرموہی نھڑ ہوے کرن لگے ابریت
اسی کا نام الفت ہو ہی کیا شرط یاری ہو	
پریت کرے سے نا بھئی گانوں دھڑ دھڑ	حافظ دوا ہی گت بھئی مایا ملی نہ رام
بجائ کشک کشکوں بیان اب خون جاری ہو	
گر جن ہٹ کی ناسی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب لکھ پرے دین لگے دیکھیت
ہنیں تقصیر کچھ انکی یہ سب قسمت ہماری ہو	
پریت کری سکھ لمن کو تن من دھن بسرے	سولا گے دکھ دین ات گرمی کون آپاے
نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہو	
ارے پیہیا زردی بول نہ آدھی رات	برہ آگ تن من وہی جرو جاے سب گات
تری آواز یہ پیو کی ہمیں لگتی کٹ رہی ہو	
پیارے تھری سدرہ مہین ایک گھڑی سب سے	پلہ پلہ جیا جاے اب لے ہنیں چت مین
ہنیں معلوم کیا ہوئی یہ اب حالت ہماری ہو	
ہم بیا کل ترپین بیان وہاں کر دم مین	اسی پیارے من موہنا پریت ریت یہ چرنا
نہ یہ طرز محبت ہو نہ کوئی شرط یاری ہو	
حافظ لاگی ناچھے کرے کوٹ آپاے	گردن اروسب گاؤں گھر جو پا ہے بچاے
ہنیں معلوم ای حافظ یہ کیسا تہرباری ہو	

ہفتم

	خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب بگڑا کرتے ہیں	
	لگا کر دل وہ اور دن سے ہمیں بڑا کرتے ہیں	
بدھنا کا ہو کہ کمون لاکین ہا سے نہیں	پلیو پلیو جیا جات ہو چین بدل پڑے نہ نہیں	
	بہت نکلین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑے اور چین چین دھکا	بیدار جانے نہیں جس سب کروا پاے	
	کہہ ہی درو محبت کی دوا بجا کرتے ہیں	
پچھت بیا کل میں پڑے گھر گھر گوی کوال	اودھو گرجن سب کین یوں پیا سنے ندال	
	کہ مٹھو کر سے مسیحائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیار سے موہنا درشن دیو اب آسے	پچھت بیتی یہ دوس سو اب موہنا جاے	
	محبت کر کے عاشق کو نہیں یوں فرار کرتے ہیں	
اگن برہ تن من دھن نکلن چاہت جان	درشن آسا لگ رہی کر پا کرو اب آن	
	بہنن تو کو بچ دینا سے ہم اسی دلدار کرتے ہیں	
اودھو دیکھو مال جو سو کیو سب جاے	برہ روگ دن دن بڑے سو جیو اٹھلائی	
	بھلا سطر سے کوئی امین بیا کرتے ہیں	
چوک ہو کہ کیسے طے جب نو جان نہ جاے	چلت سے اودھو اٹھیں کہیو نہ کو دھماے	
	بھلا غفلت کین لسی کوئی ہشیا کرتے ہیں	
	ہشتم	
	ہر سون جاے کو یہ کوئی	
	پچھت ہوں درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھاے تم چلے گئے پردیس	نرمو ہی ایسے تھے پھیو نہیں سندیس	

منا کر دھڑا جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن تو بچے گی یہ پریت	ہاے دئی سو کا بھئی کمان گئی مہمیت
کاسون کون کر سنے نہیں کوئی:	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پرے نہیں جیہیں	اٹھائل سی تڑپت پڑی بھل مہادین
سود پدا ہم کاسن رولی:	
جو میں ایو جانتی نرمو ہی ہیں آپ	کبھون نا میں بسا ہتی پریت ریت کو یا پ
جاے کمان تم کا اب جوئی	
ای من موہن آپ بن بل نہیں پڑے نہ چین	پلیٹھ پلپو پتین ہمیں حافظ یہ دن رین
داغ نہیں چھوڑے جو دھوئی:	
حافظ جو میں جانتی آپ دے میں بسا	کبھون تو کرتی نہیں پریت ریت نکلیے
سوا ب جگت کیے نہیں کوئی	
ہو دین یو در شمن کر پا کرو اب آے	بیا کل حافظ لکھ میں ہیہ سون یوہ لکھا
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجاستہ پیاری بیٹی بیری گولی گوال	اُنکے رنگ مون جاری میں چھانڑ جال
حافظ ایو کوری نہیں کوئی	
در شمن اسانگ رہی نکسین نا میں پران	کر جو ری دنتی کروں کر پا کرو آب آن
چھن مون دودر بھس سب ہوئی	
در دین سون کر پریت تم ہمیں دیو لبر آے	کون جو کہ حافظ پڑی جان پڑی نہیں ہا
سوا ب حافظ کر پا کب ہوئی	
نہم	
اودھو کب آئے ہیں بنواری	
در کشش کو تر سین برج ناری	

ایسی تلو چاہیے کہ تو گوئی نا تھ	جیسی تم ہم سون کرسی چوڑا ہارو ساتھ
کیا بھی تمہیں ات پیاری	
ہر سون پریت بڑھاتے کے پڑوہین کچھیاں	ہم جانی بھج جائی اُن کچھو اور مٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساری	
حافظ دھری بان پر کرے کون دواں	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سوسب بھاگ کی لاگ باری	
لکھ لکھ سونی سچیان جل بھڑاوت نین	حافظ اب کیسی کروں پڑے نہیں جیہیں
بھول گئیں سگری بشیاری	
حافظ پیارے شیاہ کی تجھاسی نین جا	موجھت ہوئی دھرنی گردن بار بار کھچپات
کون لکھے یہ دشا ہماری	
برہ بان ایسے لگے نمکن چاہت پران	سو غریب ہم کا سمجھ کر پاگرداب آن
تم بن کوٹھڑے ہماری	
تلچمین ات بیاکل پیری برج بالا سمارے	نمکن چاہت پران بن کر پاگرداب آے
دے بن اسیں سبئی برج ناری	
ایسے ہی دن چار لوکری اور جو دیر	کھائے بلاہل یہ سبئی ہوئی رہہ بن بس دھیر
پھیر کا کر ہوائی مزاری	
برج مون گھر گھر سوگ ہو تم بن اند لال	موجھت ہوئے دھرنی گرین کراہ کراہ سبال
ڈھونڈت پھیرن سبئی یہ ناری	
وہم	
تم بن چین بہن نہیں پیارے	
تلچھ تلچھ جیہ جات ہی پڑے نہیں ہیہ چین	جب تے پر تم گئے روت بن یہ نین

تا پر برہ دیت تن جبارے	
گجرات پیاری بھی ہمیں دیو بسراے	کون ہماری پریت اب کہا کرو تم آے
بھلے پھنسنے اب نندو لارے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین	جیسے جل بن ماحصری تلپھت ہر دن رین
سوگت کی جات نہیں پیارے	
اوسن موہن سانورے درشن دیو اب آئے	یا تو تم ہم سن کو دمان لیو بلواے
اکٹین برہ کے دکھ ہمارے	
مگ بیرت انکھیاں ٹھکین پر یو برہ کو پھیر	درشن آسا لگ رہی کرو شیا م جن دیر
دیکھیں کو تر سین اب سارے	
جو حافظ یہ جانتی پریت کیے دکھ ہوے	نکر دھندھو را پٹیتی کہ پریت نہ کیجو کوے
پرورش پھنسنے نیلین رجھو ارے	
پڑے حال خیال میں سب یہ گولی گوال	تم بن موہن آے کے پوچھے کون احوال
سیا گل میں سب یہ بیج وارے	
پیارے تیری یاد میں پڑی رہو نچپین	مور چھت ہوے دھرنی گردن میں حال نین
جب تے ہو تم شہرام سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لیو نکو و سکھ	بڑھت پریت دن ہی رہے شوک و گل اور دکھ
سوا ب کت سب نہ ہمارے	
یا زہر ہم	
اودھو دیکھ سیتلے سو کٹیو	
ہم کا کچھ بجاوے نہیں گرجن کو اپدیش	تم بن سونو سب لگ جیسے من بن سیش
حافظ کاسن کنون تن دہیو	

اودھولا وہ شیا م سون چل کے ہمیں ملائے	ناہین سب ایک دوس یہ مر رہے ہیں بس کھائے
اگر پوچھیں جو کچھ تم چاہیو	
برہ جوگ دھارن کروں جٹا بناؤں کیش	کہیہ اڑاؤں تن دھوؤں جیسے سواناں ہمیش
ایا ہی ہمیں رچو اب چمیو	
ہماری سُدھ بہاے تم وہاں رہے کا چھکا	تلچھ تلچھ جیہ جات ہر درس دیو اب آئے
ناہین من بچھتا ہے رہیو	
نینن آسا لگ رہی کب مل ہو تم آئے	حافظ چھن ہوں کل نینن تلچھ تلچھ جیہ جاکے
اودھو اب جی نہ نینن جان پڑی برہ روگ	اب سو جات نینن تن دھیو
مل لو انکو لکھ پڑے ندی ناؤ سنجوگ	
الکھن پڑو درشن اب لیو	
دوا زو ہم	
نر بانہی حال یوں کستا تو جا کر نامہ بر پہلے	
تڑپ کر آہ سوزان سے تو کر دینا خبر پہلے	
نینا ہاے لگاے کے کل نہ پڑے دن رین	دے بچھڑے جب سے سکھی نینن جیا کو چین
لگاوے آنکھ جو جسے کرے جان کا سفر پہلے	
نینن کی کر کو ٹھہری پتلی دیوں بچھا ہے	ہلکن کی چاک ڈال دون کہ سائین پیٹھیں آئے
کروں خدمت میں آنکھوں سے جھاؤں تم پر پہلے	
نینن سون دیکھتی کھان جیسے وہ نین	مل تل پریت بڑھا ہے کے اب لاگے دکھ دین
ہماری کیا خطا پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
بھونرا الو بھی درس کا کلی کلی رٹس لے	کانٹا لاگا پریم کا بار بار موکھ دے
اسی اُلفت کے کوچے میں نفع دیکھتے ضر پہلے	

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	بدھنا ایسی رین کرکھو رکھو نانا ہوے
سحر گریار جائیگا تو اپنا ہوسفہ پہلے	
پتھر پیارے اب دے گئے ندی کرار کرار	آپ تو پارا تر گئے ہمیں چھاڑ منجہ صار
جو میری جان لینا تھا تو کرتے خبر پہلے	
پنکھ نین بے پنکھ ہوں بے پروا نہ جاے	درشن پیارے شام کے کیہ بدھ ہو دین پاک
مرے صیاد ظالم نے اکھاڑے بال و پر پہلے	
سینر دہم	
ہوئی غیروں سے الفت ہے اب نکرا کر تیز	
خفا ہوتے ہیں ہر دم رخ بھی ہر بار کرتے دین	
ہاٹ ہاٹ روکت پھرت کرت نئی ہٹھ رار	بھج گہ ماگت دان دودھ جھومت نندکار
عبث اب ہکو رسوا بر سہ بازار کرتے دین	
چال چلت گوجا کی پائل شبد سناے	مانو پڑھ کچھ منتر سون بدھ نہ دیت بگاے
وہ ٹھوکرے سیجائی دم رفتار کرتے دین	
پریم روگ کیسے بچے گلو برہ کو بان	ہکوا دکھ چاہیے مت ہو بیدا جان
اکین درو مجت کی دوا بیا کرتے دین	
متھرا کاشی بھرتی ہمیں دیت دشواس	گھٹ ہی بھیتہر بسین کیوں کو جت کاس
سدا دل ہی دین ہم اپنے تلاش یار کرتے دین	
چارو دہم	
لگا دے آنکھ کیا تے کوئی میرے منم پہلے	
خدا کی قدر ہو جسیر وہی رکھے قدم پہلے	
بیا کل بل بن میں جیوں تلچہ تلچہ جیہ دینی	سوئی گت حافظ بھئی کوؤ خبر نالی

تمہیں لینا مناسب تھا خبر سے صنم پہلے	
برجھی لاگی پریم کی پڑے نہیں جیا چین	برہ تھا سہ سہات ہو حافظ جی دن رین
یہ قدرت نے لکھے تھے مری قسمت میں غم پہلے	
گجرات پیاری بھی مین دیو لہراے	ایسی تمہیں نچا ہے ہر پیارے دان جاے
کیے اقرار تھے ہمسے ہی تمنے ہمس پہلے	
نکست ناہن پران مین حافظ تھری آس	نین پیاسے درس کے رٹت پیاس پیاس
بھولائے تمنے جو کچھ تھے کیے تول دسم پہلے	
سمجھائے سمجھت نین رووت مین نج نین	بیا کل حافظ درس بن پلچت مین دن رین
تبادل مین کیا کیا تھی سو پائے نج دغم پہلے	
چانک چاہت سوانت جل عکلی چاہت بھو	حافظ تو ملبوچے جیسے چند رچپور
ہوا جو کچھ ہو جائے دو بھولاؤ دل سے غم پہلے	
پانزدہم	
خدا نگ بھر کا جب سے جگر پر خم کاری ہو	صنم کی آرزو مین رات بھر اختر شماری ہو
لوک کردن تو جگ ہنہ چپکے لاگے گمماے	
ایسی کٹھن پریت کا کہ ددھ کروں ادپاے	
الہی کیا کروں مین اب نہایت جان عاری ہو	
جو مین ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہوے	انگر ڈھنڈھ صوراہی پیتی کہ پریت کرے نا کوے
اگر مین جانتی پہلے سے اس مین ایسی خواری ہو	
وہ گے با لم وہ گے ندی کٹار کٹار	آپ تو پار اتر گئے ہمیں چھانڈ منجہ دھار
بھلا کیوں چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہو	

کنک سول کا غذ بھیو مانگ مس بھیو بول	قلم بھی کئی لاکھ کے لکھت نہیں دوی بول
کبھی بھیجا کرو خط تو یہ کیا عادت تھاری ہو	
نامیرے پنکھ نہ پائون بل اور پیات دور	اڑ نہ سکون گر گر پڑون رہت بسور بسور
نہیں طاقت ہو جانے کی نہ یان دل کو قرار ہے	
کاگا سب تن کھائیو چن کھیو ماس	دو نینا مت کھائیو پیا ملن کی اس
معذرت بعد مرنے کے تمنا یہ ہماری ہو	
شانزدہم	
غم دوری سے جی جلتا ہوا شک آنکھوں کی جار ہے	
سجن سکارے جائینگے نین مرنیکے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی ناہوے
کھو ملی سے ای پیارے سحر رخصت بہاری ہو	
لکڑی جل کو یلا بھی کو یلا جل بھیو راکھ	مین برہن ایسی جل کو یلا بھی نہ راکھ
جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہو	
اک تو نینا مہ بھرے دو بجے انجن سار	ای بورے کوئی دیت ہو متوارن ہتھیار
نگاہ یار جا دو ہو کہ بوندی کی کٹاری ہو	
کاگائین نکاس دون پیا پاس لیجائے	پہلے درس دکھائے کے پانچے بچو کھائے
جمال یار سے کب عاشقون کو آنکھ پیاری ہو	
اسے پیہیا باورے آدھی رین نہ کوک	دھیرے دھیرے سلگتی تو کیون دینے چھوک
ارے ظالم تری آواز نے آفت اُناری ہو	
جا بید اگھر اپنے تو کیا جانے سار	عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار
مرے اس درد کی دار سے افلاطون بھی جاری ہو	

ہم تو ابھی پریم کے پریم ہمارو دیس	سُدھ نہیں پائی پیو کی تب لینو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قیمت میں ہماری خاکساری ہو	
تن سوکھ لکڑی بھجور گین سوکھ بھین تار	روم روم سر اٹھت ہو بابت نام تار
مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہو	
دیکھ سوکھ پنجر بھٹی رکت رہو نہیں ماس	خالی پنجر ارہ کیو بانی بھی نہیں آس
اجل لاری خبر جلدی سے بہہ زیت بھاری ہو	
ہفتدہم	
زبانی حال یوں کنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آہ سوزان کی تو کر دینا خبر پہلے	
بھونزا ابھی درس کا کلی کلی رس لے	کانٹا لاگا پریم کا ہیر پھیر جیادے
ترے اُلفت کے کوچے میں نفع پیچھے مڑ پہلے	
بجن سکارے جائینگے نین مریگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی ناہوے
سحر گر یار جائیگا تو اپنا ہو سفسر پہلے	
جن نینوں سے دیکھتی کمان گئے وہ نین	پر تیر پریت بڑھائے کے ابلا گئے دکھ دین
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
پنکھ نہیں بن پنکھ ہوں کہ بدھ اڑ کے جاؤں	درس پیارے شیا م کو بن پر کیسے پاؤں
مرے صیاد ظالم نے اُکھائے بال و پر پہلے	
وہ گئے بالم وہ گئے ندی کنار کنار	آپ تو پار اُتر گئے سین چھوڑ منجھ دھار
ستگر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
آو پیارے نین میں موند پلک توہ لیوں	ناین دیکھوں اور کونا توہ دیکھن دیوں

گروں خدمت میں آنکھوں سے بٹھاؤں چشم پر پہیلے	انگے دن پاچھے گئے ہر سے کیونہ ہیست
خرد جاتی ہواس کوچے میں ایضاً من گلدازیلے	اب بچھٹائے ہوت کا چڑیاں جن گئیں کھیت
ہیچد ہم	
فراق یار میں دل کو نہایت بیقراری ہو	لبوں پر جان شیریں ہو پتیری یاد گاری ہو
پتیم تنہاے عشق میں رہو رکت ناماں	باقی جو یہ پران بین نکس رہی ہر سانس
شتابی جان آو تم تھاری انتظار ہی ہو	
فقط اس درد سے ہر دم میں آہ دنا کرنا ہوں	نکلتا دم نہیں ہر زندگی کے دن میں بھرتا ہوں
تم بن پیارے شام ہی تڑپت ہوں دن رات	جیسے بل بن ماجھری تلچھ تلچھ مرحبات
تمھارے عشق میں پیارے ہوئی یہ گت ہماری کا	
سزا اسکی ہر یہ پیارے جو تم سے دل بین ہم ہاں	تمھارے دام الفت میں بہت کچھ دست و پاں
پتیم پریت بڑھائے کے کا ہے تم کم کین	ناکچھو دینھو ہم تمھیں ناکچھو لینھو حسین
خطا تیری نہیں پیارے بری قسمت ہماری ہو	
اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تمھیں دیتے	محبت تم سے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے
جیسے تم سے کرمی کرے نہ کوؤ سنگ	سُدا آلی چھاتی پھٹے کانپے سگرو انگ
تمھارے ہجر کا دل میں ہمارے زخم کاری ہو	
جو کچھ اب دل پہ گزرتے نہیں مجھ سے کہا جاتا	نہیں اب دل فرقت کا ضمں مجھ سے سرا جاتا
ٹوٹی ڈور پتنگ کی کون ملا دے آے	جو ہڈنا کے من بیسے آپ آے ملجاے
اسی کو نہ کہتے ہیں یہی تو فضل باری ہو	
ضمں اس حال فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے	نہانی راز دل اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے
کوؤ ایسوی حقیر جو پیو سے کے سندیس	پیو کی ماری ہوں مرت دن دن بڑھت کلیس

	جگر میں آہ سوزان ہو نہایت بیقراری ہو	
تم اپنا روئے اقدس اب شتابی ہو کو دکھلاؤ ہماری تو اب نا تھ ہو نا تھ تمہارے مات		خدا کے واسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ تم بن ہو نا تھ جی نا تھ نہیں دکھلات
	یہ تمہارا قربان ہو تمہاری یاد گاری ہو	
	بجھن	

۱۔ رادھا پیاری ناچت لال بی کے سنگ۔ تک تک تھنی تھنی پخت رادھا سنگ
پخت گو بند۔ ڈھپ ڈھپ و مردنگ کھا بھری مکھ موہر چنگ۔ رادھا پیاری۔
اندر لوک سے اندر آئے بر بھا آئے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے سن راجا ہر چند
رادھا پیاری۔ شیو آئے کیلاسی باسی سرپ لیٹے انگ۔ بھومندر کو دیکھ تماشا
جنا اٹھی ترنگ۔ رادھا پیاری۔ برندا بن مون رہس مجوہر سب گوپی آئند۔
کین کبیر سنو بھائی سادھو دھن دھن گوکل چند۔ سو رادھا پیاری۔

۲۔ اودھو پریت کیے پچھتانی۔ ہم جائے ایسے نبھگی اُن کچھ اوری ٹھانی۔ کاری تن
کو کون پیتا نو بولت مدھری بانی۔ ہو کو لکھ لکھ جوگ پنھاوت آپ کرت رج دھانی
سونی سچ شیا م بن مون کو تلپھت رین بہانی۔ مور شیا م پر جھوہل کے پھڑے تانی
مت جوہرانی۔ اودھو پریت کیے پچھتانی۔

۳۔ کرم گت تارہ ناہ ٹرے۔ کمان بے راہو کمان بے رب شش آن سنجوگ پرے۔
گڑبٹ پنڈت ات گیانی رج پچ لکن دھرے۔ پتامن اروہرن سیا کو بن مین
وہٹ پڑی۔ بھارتھ مین بہری کو انڈا گھنٹہ ٹوٹ پرے۔ ہری پنڈر سے دانی راجا
پنچ کو پانی بھرے۔ تین لوک بھاوے کی ایش مین سر نہر دینھ دھرے۔ سور و اس مانی

سوی ہوئی بڑکا ہے کو سوچ کرے۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔

۴- میرے من اتنی شول رہی۔ وے بتیان چھتیاں لکھ راکھین جے نند لال کی۔

ایک دیوس مورے گرہ آئی مین تھی متھت دی۔ رت مانگت مین مان کیو سکھی سو
ہر گساگی۔ سوچت ات پچتات رادھکا مچھت دھرن ڈہی۔ سورد اس پر بھو
کے پچھڑے تین بھانہ جات سہی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵- اودھو سب سوار تھ کے لوگ۔ آپ تو کیل کرت کجاسنگ بہین سکھاوت جوگ۔

بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھین وہ روپ۔ اب رس راس پلن جمن
لی کرت لاج بھی بھوپ۔ ان دن نین نمیکھن لاگت بھو برہ پت روگ۔ ملو کا نہ
کارا شونی مین سورد اس سب سوگ۔

۶- پریت کرکا ہوشکھ نہ لیو۔ پریت پتنگ کری دیپک سون اپنو پران دھو۔ ال گن

پریت کری جل ست سون سپٹ شکھ گئیو۔ سارنگ پریت کری جوناد سون سو
نکٹھ بانڈہ سیو۔ ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھو کمیو۔ سورد اس
پر بھو پچھڑے رادھکا نین نیر ہیو۔

۷- نش دن برکھت نین ہمارے۔ سدا رہت پاوس رت ہکو جب تے شام

سدا ہمارے۔ ورگ انجن لاگت نہین کہون ارکپول بھئے کارے۔ کچک شوک
تنہ سن سبھی کچ بچ بہت نپارے۔ سورد اس پر بھو اب بڑھو ہے گوکل
لیو اود بارے۔ کہان لگ کون شام گمن سند روکل ہوت ات بھارے۔

۸- اودھو من ناہن دس میں۔ ایکے ہوسو گیو ہر کے سنگ کو ارادہ تو ایس بھینیاں

شقتل سبے مادھو بن جتھا دینہ بن سیش۔ سانس انک رہی آسا لک جیوہ کوٹ
بریش۔ تم تو سکھا شام سند رکے سکل جوگ کو ایش۔ سورد اس رس کن
کے بتیان پر وہ من جگ دیں۔

۴- اودھو ہوت کما سمجھائی۔ چت چھ رہی سالوڑی مورت جوگ کمان تم لائی۔
پالاگون کیو ہر جو سون درس دیواک پیر۔ سور واس پر بھوسون بنتی کر
ہی سناوہ ٹیر۔

۱۰- ہر بچہ پرت پران نلج رہی رے۔ پیہ سمیت سکھ کی سدھ آوے شول شریر
نہ جات سہی رے۔ نش واسر ٹھاڑے مگ جووت یہ دکھ ہم نہ سنیں غمی رے
گون کرت دیکھن نین پائی نین نیز بھر بس ہی رے۔ تے باتن بس رہن ہیہ
مین اولت پن کھی رے۔ سور شیام بن پر ب برہ بش مالو رب شش
راہ کھی رے۔

۱۱- بھونچ نین انا تھ ہمارے۔ سندرشیا م دبان تے سونی سنیت دور سدھارے۔
وے مل یں ہم یں سکھی ری کیسے جو ہن نیا رے۔ ہم چکور چانک امید تر سدھا
برکھ پرت وارے۔ مدھ بن بست آش درشن کے جو ی جو ی مگ ہمارے۔
سور شیام کینمی دودھ ایسی مرتک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- ناتھ انا تھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہن گوپی اودھو کو پتیاں لکھ دیجے
نین سل بھرائے ہر بن کرین شکر میری گھ لیجے۔ سور واس پر بھو آش
ملن کی اب کی ہر پھر آون کیجے۔

۱۳- جپت ہون تیرے نام کی مالا۔ تمھرے کارن جوگن ہووگی باندھ کمر مگ چھالا۔
اک بن ڈھونڈھ سکھ بن ڈھونڈھاکون نپائی نند لالا۔ سور واس پر بھو
تمھرے درس کو ہون برہنی بھالا۔

۱۴- وے دیکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تا میں شیام ہمارے پر تیم جنن ہری
میری نیند بھو کھ لے۔ اون بن مون پے رہو نہ پرت ہی بن دیکھنے نینن کو دکھ
سور واس پر بھو موہن ناگر کو برہ کو لھو بھو تن اوکھ رے۔

۱۵۔ تمہرے دیش کما س کھوئی۔ بھوکھ پیاس سب نیند گئی آل ہر بن برو لیو تن لوئی
 وادڑ مور پھیا بولت اودھ بھئی سب جھوئی۔ پاچھے آسے کما تم کر ہو جب تن
 جیسے جھوئی۔ گوب سندیشو ہر پے چھوٹ پر تھم پریت کیون لوئی۔ سور داس
 پر بھویون جانت ہون بیر کرینگے کوئی۔

۱۶۔ اودھو کب آسے مین نند لال بہیرت پنتھ بہت دن بیتے سب برج بال ہال
 گھیر لیو تپن اور پریم بس پوچھت گوالن گوال۔ سور داس پر بھو تمہرے
 ملن کو پھر کر بہن پرت پال۔

۱۷۔ شیا م و نو دے رے مدھ بنیان۔ اب ہر گول کا ہے کو آوین چاہت نو
 جو بنیان۔ وے دن مادھو بھول بسر گئے گو دکھلاے کنیان۔ گمہ گمہ دیت
 نند جشودا تنک کانچ کی بنیان۔ و نان چارتے پھرن سیکھے پاٹ پتا مبر تیان
 سور داس پر بھو تجے کامرے اب ہر بھئی چکنیان۔

۱۸۔ نند نندن بن کل نہ پڑے۔ ات انور آگ بھرے جوتی سب جہان شیا م تھان
 چت دھرے۔ بھون گئی من تھان نہ لاگے۔ گر جن ات تراس کرے۔ وے
 کچھ کین کرین کچھ اوری ساس نند تن پر جھرے۔ یہی تھیں پت مات سکھا یو
 بول کرت نہیں رسن جے۔ سور داس پر بھو سوچت اودھو یہ سمجھے گیان دھرے
 مات پتا ات تراس دکھاوت۔ بھرا تمارن کو موہ دھر دے دیکھے موہ نہ بھاوت۔

۱۹۔ جھنی کمت بڑے کی بٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتا کہے کیسے کل اوچے من ہی من رساوت
 ہنی دیکھ دیت موہ گاری کا ہے کلمہ بھاوت۔ سور داس پر بھو سون یہ کہہ کہہ
 اپنی بھجاوت۔

۲۰۔ ہم پر بہریت کرے رہیو۔ وہ دن اودھو بہر ت ناہین پھر پھر کاچھیو۔ دیکھے جات
 ہوا پنی انگھیاں یان تن کو دھیو۔ یان برج کو بہو بار ایسو بھییو سب پر بھو سون کیو۔

شیام سرریکل دل لوجن کب درشن لیو۔ سب سکھ لاٹھڑاے سُورواس
پر بھو وہ دھراے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھگوری برج نہیکے ہو۔ یہ بیو پار تار و اودھو ایسوی پھر جے ہو۔ چا
لے آے ہو مدھ کرتا کے اُر نہ سے ہو۔ داکھ چھوڑ کے کٹک بنواری کو اپنے
ٹکھ کے ہو۔ موری کے پاتن کے کوئن کو کتاہل دے ہو۔ سورواس
پر بھو گئی چھوڑ کے کوئر گن نہ بے ہو۔

۲۲۔ راوھے نے بنشی چھپرائی اب نابیون موری مائی۔ کھیلت رہون کدم کی
چھتیاں سب سکھیں بلائی۔ بانھ پکر موری مری چھین لی کا نہ رو دت گھر
جائی۔ لے کنیاں سمجھاوے جو مت بار بار اُرو لیت بلائی۔ بانس کی بنسی
جان دے موہن سونے کی دیون گھرائی۔ سُر پرتے بنشی یہ آئی بابا نہنگائی۔
سو بنشی میرے پران بست ہو اب کیسے جات بنوائی۔ اتنی سکے گوال چمکت بھین
کرشن کو کٹھ لگائی۔ سُورواس بل جات جو مت کا نہ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر ہماری۔ جب اکرو روگو کل آے کنس راج ہتکاری۔ تھڑھڑھ
لیگے مدھ پیر کو کر گیو ہین دکھاری۔ جو ہکو برج چھوڑا کیلے آپ جاکری تیاری
تب سے کل رہت نش واسر جیے مین جل نیاری۔ کھان پان بھوکھن نہیں
بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب سنگار تھے ہم اُن بن تچ دی بیج
اٹاری۔ کین سرور اُراس چرن کی ہون مین سرن تھاری۔ دین دیال
دیا اب کیجے کل سبے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے انہین آئے شیامرے لاگی ہر دے
دیواری۔ کول جتن مین کروں میری آئی رہت مدن تن جاری رجون اُننگ
اُننگ بھراے جیسے کسم رنگ باری۔ بن پیا انکو کون منادے کرے بہت مدھ راری

جائے چھپی کمون کو درگن کی لگنی سوت ہماری۔ تم تو بھوک کرت ہو پیارے
ہم کو جوگ تبھاری۔ کمین سرور بہت دن بیتے مگ ہیرت مین باری۔
کر پاسندھ موہ ملودیا کراؤ دیگ بہاری۔ پیابن مین برہن متواری۔

۲۵۔ پھر گنن انکھیان شیا م تبھاری۔ ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیا بل ہسم
گواری۔ وادن کی سندھ بھول بسر گئی لاکھن ویت جب گاری۔ گلین گلین
ہم ودھ بچین تم چڑھے ہاتھی عماری۔ سو تم اب مہراج بھئے ہو کا ہے کاشنو
ہماری۔ کر پا کو اب نیگ درس دو تلپھت مین برج ناری۔ حافظ واس
کمین کر جو رہی ہو منموہن گنج بہاری۔

۲۶۔ جو گر دھر مری مین پاؤن۔ تبھری تان کمون تبھری سنگ جو سرنیک مڈھ
کر پاؤن۔ تم بس کری کل برج بنتا مین بس کر کے تبھین رجھاؤن۔ جو گیسر
پڈت مین گیانی تنہون اُرا نند پڑھاؤن۔ سنک سندن اور کھ نارد
مادایو کو دھیان چھڑاؤن۔ مارت بند کو دن رب سس گت پربل
پر باہ پر چند بھساؤن۔ اند مین بجائے مین سارنگ ترنگ سہت
اب رتھ بلماؤن۔ شکر ہو دیال میرے اُراس مین ہوئے سنگ گلاؤن
سور واس برکھان نندنی دھرا دھرن پرا چل چلاؤن۔

۲۷۔ سینو برج کی دشا گو شائین۔ رتھ کی دھو جا پیت پٹ بھوکھن دیکھت
ہو اٹھو دھامین۔ جے تم کمین جوگ کی باتن تے ہم سب سے سٹائین۔ بار
بار سندیش جیومت کمت ددار لو آئین۔ ہتو کچھو ہم ہون سونا تو دین بند
بسرائین۔ سور واس جے بالا پن مین تم پر بھو گائے چرائین۔ تن گین
کو گوال نہ گھیرت مانو پھیرت پرائین۔

۲۸۔ کبیو جیومت کی آسین۔ چان رہو تھان نند دولاری جیوہ کوٹ برسین۔

مُری دئی دوہنی گھرت بھراودھو دھرلی سیس۔ یا گھرت ہوا ہی سُر بھی کو جو
پیارو جگدیش۔ اودھو چلے سکھا جُرا ئے بل دس پانچک میں۔ اب کے برج
تم پھیر بسا دھ سُور واس کے ایس۔

۲۹۔ مُری مکٹ پیت پٹ پاؤن۔ مم بھر تو بدن برا جے تو بنشی مین شیا م بجاؤن۔
مور مکٹ مورے سر سو ہر تھہرے سیندور مانگ بھراؤن۔ پتیا نر تھہر مین
اُڑھون نیل امبرنج تمھیں اُڑھاؤن۔ شیا م بھین بر کھجھان نندنی
مین جسودا کولال کہاؤن۔ گھونگھٹ کاڑھ چلو تم موہن مین مکھ سے تو
چیر اُٹھاؤن۔ پھیر پھیر مکھ مان کرو تم مین چرن دھرشیش سُناؤن۔
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون ابھلا مکھ بتاؤن۔

۳۰۔ مُری مکٹ شیا م جو پاؤن۔ تھہر وھیش بناے سانورے ادبھت چرت
دکھاؤن۔ شری بر کھجھان سُنا تم باجو مین شری نند کولال کہاؤن تم
کیول برجے بس کینھو مین بس کر ترے لوک دیکھاؤن۔ سُر نرن مین تم دھیان
چھوڑائے مین تھہر وجب گیان چھوڑاؤن۔ تم موہن سگری برج بالا
مین اب موہن تمھیں دکھلاؤن۔ تم جھنا جل تھکت کیو ہر مین ربشیش
چھن مون بھلاؤن۔ وان بیت روکت تم راہین مین جب یا ہی تھور
منگاؤن۔ تم برج بال نچاوت اُرمین تک تھئی تک تھئی تمھیں نچاؤن۔
ایسی تان کمون من موہن برھما دھ کو دھیان چھڑاؤن۔ حافظ اب
شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلا مکھ سُناؤن

۳۱۔ دیا ندھ توری گت لکھ نا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم اکرم
کرم کرے۔ پتا بچن مارے سو پاپی سو پرہلا کرے۔ تاکے بند چھوڑا دھنکو
پر بھونر سنگھ روپ دھرے۔ ایک گھو جو دیت وپر کو سو سُر لوک

ترے۔ کوٹ گوراجہ بزرگ دینی سو بھو گوپ پڑے۔ گربشٹ ات ہی گن
اگر رچ رچ لگن دھرے۔ سیتا ہرن مرن دسرتھ کو بہت مین بہت پڑے۔
بید بہت تیرو جس گاوے سو بھل جگ کرے۔ تاکو بازہ پتال پٹھایو کیسے
سور ترے۔

۳۲۔ کہو رے پتھک شیا م کب آون۔ مین مدھ بن کی سرت کرت تھی وہ ہر کے
سنگ دھین چراون۔ تے ہراو دھونجی گئے ہمکا جاے بے کبری کے
داون۔ تاہی سے اک بھنور پٹھایو اڑ بیھو رادھا جی کے پاؤن۔ اڑو
بھونراب جاوہیاں سے تھری سورت کے تھہ کھاؤن۔ ہم کاجوگ بھوگ
کبری کو بہا برت اڑ کل نین پاؤن۔ بھشم رامے پن کے سندر اب
ہم جو گن روپ بناؤن۔ نین چلت پنتھ نین سوئھے جب سے بچھڑ گئے من
بھاؤن۔ سور واس اودھو کچھو کہہ گئے رادھا کرشن کرشن
رٹ لاؤن۔

۳۳۔ ہمارے پر بھو اوگن چت نہ دھرو۔ سس درشی ہوام تارو سوئی پار کرو۔
ہمارے پر بھو اوگن۔ اک نڈیا اک نار کماوت میلو نیر بھرو۔ جب بل
گئے تب ایک برن بھئے گنگا نام پرو۔ ہمارے پر بھو اوگن۔ اک لوہا
پوجا مین راکھت اک گھر بدھک پرو۔ سود بدھا پارس نین راکھت
کچن کرت کھرو۔ ہمارے پر بھو اوگن۔ اک مایا اک برہم کماوت
سور شیا م جھگرو۔ کے یا کو نہ راہ کرو پر بھو نین پر ن جات ٹرو۔ ہمارے
پر بھو اوگن چت نہ دھرو۔

۳۴۔ ان مین کو ن رادھکا رانی۔ ہنس رکن پوچھت سکھین سے گوڑھ پن
مرد بانی۔ نیلمبر جا کے تن سو ہی مکھ پر لٹ لپٹانی۔ سو کہیت۔

برکھبان نندی مدھرمند مسکیانی۔ رس کے بس کینھے من موہن سنیت پتر
سیانی۔ درشن بن ترسین ددو نینان جیسے مین بن پانی۔ شیو برعھا
جاکو دھیان دھرت پین سورادھا مہرائی۔ سورواس سنن کے
کارچ گردھرا تھد بکانی۔

۳۵۔ آج رادھکانے روپ بنایو۔ البیلی الٹک کیسر کو تاج بندن بوند
سہایو۔ مانو پورن چند رکھیت چڑھ لڑنر بھان سون گھائل آلو۔ دیکھت
نبت کمت نین آوے مکھ چھب اپا اند لجاو۔ کان کی بیرین ات راجت
مانو مدن رت چکر چلاو۔ کچن کچت رچت بنا لاجھو بن کے نگ بھرن سہایو
مانو مرگ امرت بھر بھو جن پیت نہ نبت دیت ڈھر کایو۔ جیون دیک اودو
بھون مین تمر کچ شرنالگ آو۔ اتنی پر نہیں ملت شور پر بھوے دو تن
درپن دیکھلاو۔

۳۶۔ مدھ بن تم کیے رہت ہرے۔ تمھرے ترے برنشی بجاوین شاکھا ٹیک کھڑے
ادھم ناتج لاج نین تم کا پھولن پھیر پھرے۔ ہری آس تنک چھایا کی جب تب
ہوت کھرے۔ تم نہ مری برکھبان نندی بھٹیت انگ بھڑے۔ جیسے جل بن
ڈکھت ہر جل ہو کے جیو جے۔ کچن کچن پھرت رادھکا نین نیر بھڑے۔ جو آو
سوی منگل گاوین سن سن حال جے۔ سورواس سوامی تمھرے
درس کو برج باسی بھرے۔

۳۷۔ ڈسوہین شیا م بنو بگم کارے۔ روم روم بس چھایے گیو ہر جوت سوان
ڈارے۔ بیگ بلاوگر گو پالی جو یہ بس کا اتارے۔ جنتری کرت منتر نہیں
لاگت کراو پائے سب ہارے۔ بن برجراج پیر کو جانے جو یہ بکھ کو اتارے۔
کھا کون کھو بس نہیں میرو بیدگنی سب ہارے۔ برہ بھاک پیر کھن ہو۔

سومونہ ڈارت مارے۔ بھلی کری اودھو تم آئے بندوے چلے ہمارے۔

سور داس گردھر کب آے بین رکھی بین پران ہمارے۔

۳۸۔ ابکی راکھ لیوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹھی درم ڈریا پارتھ سادھے بان۔

کر شر سادھے ڈھکیو پار تھی اوپر اوڑت سچان۔ دوو اور بھیو وڈکھ میرے

کون او بارے پران۔ رام کمت پر ہلا او بارے ساکھی نگم پران۔ من

کی دبدھا چھاڑ بھنگم واکو دھرو اب وھیان۔ ہر سمرت بکھ ڈسو پار تھی

کر سی چھوٹو بان۔ سور ششیام شر لاگ اچانے جے جے کر پاندھان۔

۳۹۔ بھجومن رام چرن دن راتی۔ رسناکسن جپت کو مل پد نام لیت الساتی

جا کے چپے کنت دائرن دکھ تینون تاپ سراتی۔ کمت پوران شجش رگھو کو

سُن جوڑات ہیہ چھاتی۔ شر و تاسمت سو شیل سو ہرجن کرت صلاح سہاتی

رام چندر کو نام امیرس سورس کا ہو نکھاتی۔ سمبت سولہ سے اکتیس اچھ

ماس چھٹھ سوانتی۔ تلسی واس اک دنی لکھت مین پر تھم عرض کی پاتی

۴۰۔ وہان لگ نیک چلوندرانی۔ دیکھو ست اپنے کی باتین دودھ ملاوت پانی

ہم سے تم سے بیر کسان کو ہیں دکھاوے جوانی۔ میرے شر کی سسرخ

چو نری لے رس گورس سانی۔ یا برج کو بسو ہم چھاڑو جے نشے کر جانی۔

سور داس اوسر کی برکھا تھوڑے جل اوترانی۔

۴۱۔ پوچھت جنی کسان رہو پیاری۔ کون یہ سیس بار گندہ دینھے کن یہ سندر

مانگ سنواری۔ کمیلٹ کھیلٹ گئی نندیا گھر حبو دامتیا یہ مانگ سنواری

کھانے کو دیو ما کھن مصری اوڑھن کو دئی سندر ساری۔ موکر کپڑ پاس

بیٹھا بوتھم کا لگا۔ مین دین لاگین گاری۔ موتن چتے چتے ڈھو ماتن تب

بدھناتن گود پاری۔ سور داس سنتن کی دایامن مان

دھپت بیاہ بچاری۔

۴۲۔ کیو بھین جو گنی رادھے جب تے ہر مدھ پوری سدھارے تب تے
سگل جوگ ہم سادھے۔ سوانسا ائل آس آون کی سیلی شیا م نام کی
باندھے۔ دھونی دھوان ہیو دندکت ہر نش دن کرشن کرشن انورادھے
چھیدے تن بیدھے برہائل اوپر رہی مین شر سادھے۔ سور شیا م
مون جان تیاگ گئے جانت ناہن کون اپرادھے۔

۴۳۔ اودھو شیا م سینی کا کے۔ ایسی لیل کینھی برج مون پھیل رہے جش
کے۔ جب رتھ ہانک چلے مدھ بن کو گوپن روکے ناکے۔ ات ستھرا
اوت گوکل نگر ی بیچ پڑے ہین جھانکے۔ موڑکٹ کی اوٹ لٹکے ہے
بیٹھ قدم تر جھانکے۔ آٹھ ماس نوا ورمون راکھیو بھئے نہ اپنی ما کے۔
دودھ دہی گوکل مون کھا یونیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ توجاے
دوار کا چھانے کر کو بری سنگ ناتے۔ سور شیا م سون اتنی کیو
لاگت گل مون ٹانکے۔

۴۴۔ سنجو سوت تور کھٹائی۔ ڈگر چلت مون سون رار چٹائی۔ مین جنا جل بھرن
جات تھی۔ بانھ پکڑ موہ ناچ نچائی۔ ماتھے ٹکٹ انوپم سوہر۔ نگھ سوہا
کچھو کسی نہ جانی۔ بانکے ہساری پر بھو کے درس کو بنے
کرت ہر سیس نوائی۔

ہولی

۱۔ نام محمد دوؤ جگ پیارا۔ ایسا پرش مت بسراؤ دین کا کھنبہ تمھارا۔
جگت جھان پرکاش جھے ہین سب جگ بھیو ہر او جارا۔ پنتھ کر دیو ہر نیا را۔

۲- بادروہی سکھی گیان ہمارا۔ بالاہن کھیلو سکھیں سنگ بھولو قول قسار ا۔
 جب سدھ آوے پیا اپنے کی کانپت تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان
 ہمارا۔ گوئے کے دن آنگیا نے پیا پھو الو ہارا۔ چار کمار ڈولی لیے ٹھاڑ
 اُترے ہن آسے دوارا۔ بڈا کی ماگت بارا۔ سنگ سیلی دیکھیں آئین
 چھوٹ ساتھ ہمارا۔ مات پتا دلع کر دینھو ساعت کو کیو نہ بچارا۔ اب
 پردیس سدھارا۔ بھوگ ولاس ہے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پردار ا۔
 چھٹو واسل جئے اب اکیلے کو وٹھنیں ساتھی ہمارا۔ داتا کرے آپکارا۔
 ۳- برج کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سدھ
 بسرائی ہیہ جی گیوہی سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آوت کیسی یہ پریت
 لگائی۔ نین موسے جات چھپائی۔ برندا بن کی گنج مٹی مان مل گیو کرشن
 کھائی۔ کمت ہتی کچھ کمن نہ پائی۔ کیسوہو ڈھیٹھ کھائی۔ کرت ہے
 چترائی۔ موری نین برجوری سانورے کُبا سون آنکھ لگائی۔ یہ
 چھل بل تورو ایک نہ چل ہو ہم سے بات بنائی۔ پریت کون اور
 لگائی۔ جب سے بھئے متوارے خاوم تب سے بھئی رسوائی۔
 بھاگ کی لاج تورے ہاتھ ہو موہن گھٹ ہی سون صورت دکھائی۔
 موری ایتو بن آئی۔

۴- برج مون سکھی ری مین نارہ ہون۔ بن تقصیر شیا م گریا وین ریت بھرے
 کے سیون۔ دھرتی کما ملک جھر مارا اتے جاے بسیون۔ آخر برج اب
 رہن نہ سیون۔ مین تو گوی غیب ذات کی تم سن نا براے ہون۔ تم
 شیا م بیان برج نایک تا سے رار بھپون چھوڑ برج کون اتے جیون
 کر کے سنگار اور پھرا بھوکھن مین ددھ بچن جیون۔ جھنڈ جھنڈ سکھیں کے

بچ نہیں گاری تمھاری سیون۔ اپنی مر جاد بچے ہوں۔ جو من آوت سو کہہ
 بھائی میں ایسی ناب سیون۔ بست نہیں اُنکے کچھو کھیرے جو ایسی کہو یوں
 نکس کہوں اتے جیہوں۔ لکھن داس مناوت موہن اپنت ناب
 کہیوں۔ شری کرشن کہیں کر جورے اپنی بانہہ بسیہوں۔ بھس
 کھو جن میں اب جیہوں۔

۵۔ موری مانوسیکھ دش کندہ رگھیرتے بیر کرونا۔ سو جو جن مر جاد سندھ
 کی سو کوئی بانڈھ سکے نا۔ تادہ بانڈھ اُترے رگھندن سنگ بھال کپ
 سینا۔ سمر کو وجیت سکے نا۔ ہوری سی لنگ جراسے دی ہو اب تم بھاگ
 بچونا۔ کر کر داپ بیر سب تناکے پاوک پر بل نیجے نا۔ جلک کچھو ایک
 چلے نا۔ تم جیوت او بات ہارو سانچی کو پیہ بنیا۔ کینھی رار نہیں براہوتا
 سے جائے ملونا۔ بھاگ تہوں لوک بچونا۔ میں تریا ہو بھانت سکھاؤں
 نشچر کان کرے نا۔ تلسی داس موڑھ بھیراؤں پھوٹے ہیہ کے
 نینا۔ یتہ کچھو سو جھ پرے نا۔

۶۔ برج مون آج ہر ہوری مچائی۔ بابت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ منجیرا
 شونائی۔ عبیر گلال کے باد چھائے کیسر رنگ بر سائی۔ کھوب سب
 ہوری مچائی۔ آوت تے آئین سکھر رادھکات تے کنور کھائی۔ بل
 بل بھاگ پر سپر کھیلین شو بھابرن نجائی۔ نند گھر جیت بدھائی۔ بھلا برج میں
 ہر ہوری مچائی۔ رادھکاسین دی سکھیں کو جھنڈ جھنڈ اٹھ دھائیں۔ لپٹ جھپٹ
 لائیں کرشن کنور کو پر بس پکر سنگائیں۔ لال کوناچ نچائیں۔ بھلا برج میں ہر ہوری
 مچائی۔ چچین لیو مکھ مری پیتا مبر سر سے چو نری اڑھائی۔ بیندی
 بھال میں بچ کا جرنک میسر پنائی۔ منونئی نار بنائی۔ بھلا برج مون

سمکت ہو تکہ مور مور کے کہان گئیں چترائی۔ کہان گئے اب نند بیابی
کہان جسومت مائی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا بچ مون ہر ہولی چپائی۔
چھاگ لیے بن جان نہ دیون کر ہو کوٹ اپائی۔ یہون نکار کسر سب
دن کی تم ہو چگل چپائی۔ سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہری کھیت اودھ ہماری۔ کریت ٹکٹ مکرارت کنڈل کام کوٹ ہماری
لچھن ہاتھ رنگ لیے ٹھاڑھے رام ہاتھ پکھاری۔ حاجت تال مردنگ جھانجھ
ٹھپ اور بخت کرتاری۔ اڑت کلال گھٹا گھن گھورن لے عبیرہ مکھ ماری
ہل مل پھاگ پر سپر کھیت شیو سادھ ہرناری۔ شیا مل گور کشور منوہر
پریت رنگ ات بھاری۔ ات مین رام سکھاسب چھرت انین راج دھاری
کیسر کنچ نچی گلین مین گوری واس بلہاری۔

۸۔ ہوری کھیت جنک دولاری۔ روپ کے تھال کلال بھرے مین کنچن کی پکاری
گور بدن نیلا مبراوٹھے مکھ پر میر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری
پیتا مبر کی کچنی کاچھے سر کے پیچ سنبھاری۔ لچھن اور بھرت رپ سودن
پھینٹ کلال سنبھاری۔ سکھن کے مکھ پر ماری۔ جا کو بیڈ بھید نہیں۔
پادت شیش شاردا ماری۔ لچھن سنگ پھرت کنچن مین لے عبیرہ مکھ ماری۔
سکھی سب دیت مین تاری۔ گلین گلین دھوم مچی پھیلا کھیت نرناری
گوری واس کمت کر جوڑے ہر چرن بلہاری۔ بیگ سدھ لیو ہماری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو عبیرہ رنگ ذرا میری اور بچائی۔ شری برندا بن کی
کنچ کلی مین لائے مین گوال بنائی۔ ات نے رنگ چلت رادھے کو سکھین لے
سنگ دھائی۔ گھیر چھون اور سے آئی۔ نندن دن کو پکڑ لیو پکھیاوا مین ہون
منگائی۔ سبز گھینگھری سرخ چوندری بھامن روپ بنائی۔ کرشن کو ناچ

نچائی۔ شیا ما شیا م پھاگ دوو کھیلٹ آنند رنگ مچائی۔ ایسی دھوم مچی۔
برج بھتیتر شیو دیکھن نت جانی۔ بھیکہ گوپی کو بنائی۔ بابت تال مردنگ
جھانجھ ڈھپ اور جیت شہنائی۔ گوری داس آس چرن کی کاہے
کو دیر لگائی۔ سرت ہماری بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلایا۔ پنٹ بلیج لاج نہیں دیا۔ دیکھو دیکھو
ری گوری۔ چھمک چھمک پگ گھنگر و بجاوت ناچت نا تھی تھی تھی تھی۔
دیکھو دیکھو ری۔ دے دے گاری ماری پکاری چوڑی پھار ڈاری کنور کھنڈیا۔
دیکھو دیکھو ری۔ برجوری موری ہتیاں موری ساری رنگ پوری پوری
ودھ کی ملیا۔ دیکھو دیکھو ری۔ پرس بجے آن چھنی ہون پیا عظمت
موسے کرت ہنسایا۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلایا۔

۱۱۔ میں تو کرپانڈھ شرن تھاری۔ چھترتی راجا درجو دھن لاگی سجات بھاری
بیتھے بھانت بھانت کے راجا تن پچ کرت اگھاری۔ کہا ہو مرضی تھاری۔
میں تو بھروسے تھارے رہت ہوں سدا ہی کج بھاری۔ آویگ دیا اب
کر کے ناہیں تو ہوت اگھاری۔ لاج جاسے بنواری۔ چیر پریش بھو پر بھو ترے
بڑھو بسن ادھکاری۔ اینچت اینچت بھجا تھکت بھے بیٹھو مان من ماری۔
چھاڑ دئی ڈرپد کاری۔ کہیں سردار سدا کے رچھک را دھارن مڑائی
آے دیال بھے داسن پر رکھی لاج ہماری۔ کری ہر برج کی تیاری۔ میں
تو کرپانڈھ شرن تھاری۔

۱۲۔ اودھو بی نہیں آئے کھنڈائی اُن موری سرت بھولائی۔ ایسے بھجے اب
موہن جو دینھو مہرائی۔ درشن بن ترست میں نش دن اُن کبری کی سچ بنائی۔
ہیں برج مون ترسائی۔ ہلو سوچ تمہارو بہت ہی چھن چھن حیر اکلائی۔

چونک چونک گر پرت سچ پر روستے روستے نیر بہائی۔ منون میگھو اجمہر لائی۔
 جیون چترک سوانت کے کارن نش دن ٹیر لگائی۔ تیسے پیاسا پیا میں ٹیرت
 کب مل ہو جد و رادی۔ بتھا سگری مٹ جانی۔ کہیں سرور اسکل برج بنتا
 کرین شوچ ادھکائی۔ تاہ سے آئے جد و نندن ملین بے اٹھ دھائی۔ گئی
 من جیون پھر پائی۔

۱۳۔ نہیں مات جتو د اُست تیرو۔ مین دودھ پن جات سکھی ری موہ مارگ مین
 گھیرو۔ دودھ منکی لیکے مہنگی پکڑ مار جھک جھیرو۔ کسا نہیں مانن میرو۔
 ناکون انت سے آئے موہن ناکون اور بیرو۔ ہم جانین ہم کو تم جانو
 یا ہی دو ہوں کو گھیرو۔ رار کے ناہین نیرو۔ جاے کے کیوں
 کس راے سے ہر برج داہی کیرو۔ سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے ناتے
 تمھیں اب ٹیرو۔ ہر بھینو بہت ڈھٹیرو۔ کہیں سرور ارگئیں سب سکھیاں
 دیکھی سکھا گھنیرو۔ لوٹ چلین اپنے اپنے گرہ دیکھو شیا م انیرو۔
 بے پکرو نند چیرو۔

۱۴۔ جب سے سکھی رُت پھاگن آئی۔ بھاگن پھاگ بے سکھی کھیلین بن پیا
 کچھونہ سہائی۔ اُٹھت پیر دھیر تن ناہین برہ بتھا ادھکائی۔ کھون کا سو
 دکھ جانی۔ جب سے گئے موری سدرہ بسرانی لکھ پتیا نہ پٹھائی۔ ہیرت
 مگ بنیت نش داسر نہیں آئے پیو ہر جانی۔ پیت کھون اتے لگائی۔
 جو کوئی آئے سندیس سناوے تاکے مین لیون بلائی۔ جنم جنم کی جیری
 کھاؤن لکھ لے کاغذ لائی۔ کمت ہوں رام ڈوبائی۔ ایسے سے مین پیا
 مورے آئے کر لیتوں من بھائی۔ نرپت ہر دے لگائے پریم میں
 سب دکھ دیہوں بھائی خوشی جیہ مان ادھکائی۔ جب سے سکھی رُت

پھاگن آئی۔

۱۵- سنیان نے موری سُرَت بھاری۔ پیان جوین باد جات خوردی سوچ جیہ
بھاری۔ ہیرت باٹ نین اندھر بھٹے پتیاں نہ چھٹی اناری۔ بیٹھ رہے کر
چھٹکارے جوگن ہوتی کے بھسوت رماقی۔ پھر کسم رنگ ساری۔ لوک لاج
کل کان تیاک کے رہتی مین بستر اگھاری۔ دھرون نولاکھ اُماری۔ برہا
تھاتن جرو جات ہولاکی کر بیچے دیواری۔ بیگ بھجات آسے جو نرونی
تچ دیتیون من کی بیزاری۔ پورن کرو آس بھاری۔ چھمن واس
سنگ سوتن کے گئی مت پلٹ تھاری۔ بس کرنے کی جگت ہو جانین موہ
لنین پر ناری۔ بڑے تم پتر کھلاری۔

۱۶- برج کے کاٹھ ایسی مُرلی بجائی۔ سوت تھی سکھ چین اُتریا مُرلی بھنگ
سُن پائی۔ بیا کل جوے کے مین اسے ری سکھی ری اُٹھ پانگلتے دھائی
چھرون جیسے گھبرائی۔ مُرلی کی تان بان ایسی لاگی گھبرانگنا نہ سُسائی۔
گھاو پہ گھاو لگیو ہر دستچ بیدانہ دیت دکھائی۔ جو اوکھ رویت بتائی۔
جب تے گیونہ نہ پورن موہن کبری ست پریت بڑھائی۔ تب تے گئے
کوئی پائی نہ پھٹی بھری سُرَت بھرائی۔ تناک نمہین لاج نہ آئی۔ جوین
جو رہنے میری آئی۔ رت پھاگن کی آئی۔ خوشدل پیا کا مین پاؤن
مندرمان تب جیہ اُٹھائی۔ کمت مین رام دھائی۔

۱۷- سکھی ری اب رت پھاگن آئی۔ جب سے شیا م گئے پر دیو اچھن جھن جیہ
اُٹھائی۔ بھو جن بھون سے ہم تیا گے کل کی لاج گنوائی۔ دھیان اُن ہی
سون لگائی۔ کون سی چوک پڑی من موہن جو میری یاد بھلائی۔ ہم کا
تیاگ بد میں اکیلو مضر انگری بھائی۔ پریت گجا سون بڑھائی۔ ناکوؤ

آوت جات ہو جو زمین پاتی چٹائی۔ بھول گئے سب بندہ کی باتیں کمان گئیں
چترائی۔ جو تم دین بھلائی۔ چودا پنڈن نا کچھ بھاوے نا ہنس بول سُسائی۔
کرپا کرو مہراج دیا کرسیگ ملو اب آئی۔ کشت سبے کٹ جائی۔

۱۸۔ رات پیا بن نیند نہ آئی۔ جب سے بچھڑ گئے سن موہن برہا اگن بھلائی
کوکل کوک ہوک اُبجبت ہو ترس ترس رہ جائی۔ شیا م کو کوئی دیو ملائی۔
چو یا چنداں اور ارگیا لیسہ رنگ نہ سُسائی۔ دسے نند لال حال جو آسے ہین
تاہن ہلاہل کھائی۔ پران اب دیون گنوائی۔ سوئی سیج ادھک ڈر لاگے
چھن چھن پرت گنوائی۔ جو بن بورا منگ بھٹین پر بن پیا کون سنائی۔ سی
انگیا نین جائی۔ کرم رکھ نین مٹت مٹائے جو دودھ انک بنائی۔ کمین
سروا رسوت بنی گجرا رکھے شیا م سکھائی۔ ہین برج مان ترسائی۔

۱۹۔ سانورے کے چرت سُسوری۔ ایک سے برج کی سب سکھیاں جات ہتین
جل گوری۔ بنجن بیت گھسین جننا میں کوئی سانول کوئی گوری۔ کرت جل
میں جبک جھوری۔ تاہی سے برج راج سانوروا مبرٹ پہو پوری۔ لیکر چیر
قدم کے اوپر چڑھ گیونند کشوری۔ مدت من آندسون ری۔ لے بُرکی ہوروا چیری
جب ایک سکھی جل سون ری۔ جہنا کے ٹٹ پٹ نین دیکھے کمت سبن سون
سُسوری۔ چیر سب کون ہروری۔ تب سب مل پٹ ڈھونڈھن لاگین کوئی
نین درشت پڑوری۔ تاہن ایک چتر برج بننا کمت قدم پر کوری۔ چیر
سب جات دھروری۔ بولت کرشن مدھر رس بتیان تم سب لاج تجوری
لاج چھوڑ سنکھ باب ایو تب پٹ پہو گوری۔ ٹیک تم جانت موری تب
سب مل کے سنان بچارین کرشن ٹیک نین چھوڑی۔ لاج چھوڑ سنکھ جل
آئین نکھ سکھ دیکھ ہنسوری۔ چیر دیو سب کوری۔ سورواس سوانی تھہ

درشن کو یہ ہو ری رنگ بوری۔ چچن مان پار کرت جو ساگر من املو یا ہو ری۔
چلو تھر جھاو ن کوری۔

۲۰۔ اب تو لب نہیں دیت دیکھائی۔ بار بار مور سے گرہ آوین نگری کے لوگ
چوائی۔ گھر گھر میر و نام دھرت میں سیان سے لاگ لگائی۔ سو اک دن
پت موری جائی۔ پت تو موہن تمھرے ہاتھ پت گئے پت نہیں پائی۔
ایسے جنہن سے پریت نیا جو چچین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون لگائی۔
بیا گل یان نش دوس رہن سب برہا تھ سراسائی۔ تلچھ تلچھ دھرنی گرین
سکھیاں تم بن کرشن کنھائی۔ تمھیں دیا نہیں آئی۔ پریت تمھاری عطر
سو گند ہو بل بل انگ لگائی۔ اٹھت سو گندہ باس بھلی آوے آپے آپ
بسائی۔ پریت نہیں چھپت چھپائی۔

۲۱۔ سانورے سنگ سکھی میں جیون۔ ہونی ہوئے ہوئے سو اب ہیں جس
اچیں کا نہ ڈرے ہون۔ کمار ساسے میر و کو کو کرہ برجے سے پران گنہ ہون
اب برج میں نہیں رہ ہون۔ آخر سب بل نام دھرو ہو اور کما کوے ہون۔
مات پتا ہنکی نہیں من ہون جاے کے کنٹھ لگے ہون۔ پران نہیں کپے ہون
تلچھ تلچھ حیرا میں اُن بن کب لویاں ترے ہون۔ جو چاہیں سب نام دھرن
اب میں نہیں نیگ ڈرے ہون۔ نکس کمون اتے رہیوں۔ من مانی
سب لوگ کست ہیں سو کب لو کوے ہون۔ تاسے تچ برج کو اب بھنی
جاے کمون انت بے ہون۔ حافظ مر جاد بچے ہون۔

۲۲۔ ہر سے جاے یہ کو کو کوری۔ جاد ن تے برج راج تجو برج تاد ن تے
بسروری۔ بھوکھن بن آسن سنگھاسن سوانس اوسانس رہوری۔ بھقا
اب کا سون کوری۔ آئے بسنت کنت نہیں آئے پنتھ دلوک رہون ری۔

کو گل کوک ہوک خم لاگے براہر دے دھوری۔ چپن تن دیت جھکو ری۔
تر پردہ سمیر تیر سسم لاگت پیر نجات سوری۔ پلو پچ کچ مدھ گردھن سمن سراج
دھوری۔ دھیر نین جات دھووری۔ جان انا تھ ناتھ ہت کر سسم اُنھت کرن
پروری چھیم کرن ہر آون سُن کے تاتے پران رہوری۔ جتھا کچھو دو
گنوری۔

۲۳۔ بنشی بٹ ہوی رہین ہوری۔ نند لال برکھ بھان لاٹلی سمت پر بھم کروری
مور ملک مکر کرت کنڈل دارون ری دُت ایک ٹوری۔ شرون جھکین
کھوری۔ بنشی تان کان کنکن دھن سُن سُن دھیان ٹوری۔ کنکن جھنک
گھنک گھنکھن کی کھنک مرگ موہ یوری۔ جھکرت بن دیو بھوری۔ کمیر
رنگ انک تک مارت آنن عبیر ملوری۔ شری برکھ بھان سٹا سکھین سنگ
شری پت بانہ گھوری۔ چتے نگہ ٹور ہنسوری۔ تر پردہ سمیر تیر جھنا کے یادہ
پھاگ رچوری۔ چھیم کرن جن بیت کر پاندھ برج ماہر گٹ بھوری۔ کل
دُکھ دور کروری۔

۲۴۔ گور یا بھنی بین جو بنوان کے باری۔ کھیل تھی اپنی لڑکیان سب سکھین مانجھ
او گھاری۔ جب جھپتین پر اُگے جو بنوان بانہ پکر بٹھاری۔ کھیلن مت جاؤ
ڈلاری۔ بیاہ کے باجن باجن لاگے انگننا میں ہوت تیاری۔ آگے آگے مورے
سنیان چلت بین پاچھے سے ڈولیا ہماری۔ بھی سسرے کی تیاری۔
سبھے سنگھار سجن پرے ہم کانتی رسوم سچاری۔ ہرے سنگ کی سکھی سیلی
رُچ رُچ مانگ سنواری۔ بھی گونے کی تیاری۔

۲۵۔ اودھو ہماری تم سدھ بسرائی۔ آپ تو جاسے دوار کا چھائے ہمیں بیان
بمانی۔ کیل کرین گجاسنگ اپنا ہم کا جوگ بھائی۔ نئی یہ چپال چلائی۔

کاسون کون اودھو دکھ اپنا نہیں کو دیت دیکھائی۔ ہیر ہیر یک نین تھکت
 بجے آسے نہیں کرشن کھائی۔ دہون کو نے بلائی۔ جیسے دھکت جل بین پھریا
 کلپ کلپ رہ جانی۔ تلپہ تلپہ جیو جات ہمارو نہیں کو دچلت او پائی۔ ملین
 ہر کا جو دھائی۔ دین دیال کرپا اب کیجے دیجے درشن آئی۔ نئے جنم ہوئی
 پاوین روگ بھاسب جانی۔ حافظ رام دہائی۔

۲۶۔ سنو سکھی آج بلم رہے کون کا نھا۔ گوگل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا۔

نند کا لون برسانا۔ کھیلت ہوئے بن کون برج کی سکھن مون آسے بن
 تو کر بن بہانا۔ تے بن نہیں صاف ٹھکانا۔ ہسے کسے چلو بیج بناؤ تمھارا
 کما ہم مانا۔ ہسے چتر ناری کوو برج مان تا کو دیکھ لکھانا۔ سین من بھائی ستانا
 ۲۷۔ شیا م سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ شیا م سنگ کھیلین۔ ات رادھا ات سری

نندن دوو مل رنگ رچوری۔ برھادک بجے مکن گن پر شور مچوچون اوری
 شیا م سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ ایک ہاتھ پکرو چندر اول دو جو لٹا گوری
 رادھے چمین لئی مدھر مرلیا پتیمبر پٹ چھوری۔ شیا م سنگ کھیلین رادھکا
 ہوری۔ منتی کرت آدھین سانور رادھا کرت ٹھھوری۔ فرحت دھن
 دھن نندن دھن برکھیمان کشوری۔ شیا م سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔

۲۸۔ ینہ لگو میر و شیا م سندرسون۔ بھلانیہ لگو میر و شیا م سندرسون۔

آیو بہنت سجے بن پھولے کھیتن پھولی ہو سرسون۔ مین پیری بھی پیہ کے
 برہ سے نکست پران ادھر سون۔ کو جاے بنشی دھر سون۔ بھلانیہ لگو۔
 پھاگن مین سب ہوئی کھیت بن اپنے برسون۔ پیہ کے بروگ جو گن ہوئے
 مین نکسی دھور اراوت کر سون۔ چلی متھرا کی ڈگر سون۔ بھلانیہ لگو میر و
 اودھو جاے دوار کا مین کیو اتنی عرض موری برسون۔ برہا بھاسے جیرا

جرت ہر جب سے گئے تم کھر سون۔ درس دیکھن کو مین تر سون۔ بھلانیہ لگو
میر و شیا م سندر سون۔ شور شیا م موری اتنی عرض ہر کر پائسندھ
گردھ سون۔ گری ندیا نو پرانی ابکی ابارا و ساگر سون۔ عرض موری را وھا
بر سون۔ بھلانیہ لگو میر و شیا م سندر سون۔

۲۴۔ کرے کون بہا نا گون ہر انگپانا۔ بھلا کرے کون بہانا۔ سب سکھین مان چور
موری سیلی دو بے پیا گھر جانا۔ تیجے ڈرموہن ساس نند کا چوتھے پیا بہین
طعنا۔ گون ہر انگپانا۔ کرے کون بہانا۔ پیمن نگر کی راہ کٹھن ہر و مان زنگر
سیانا۔ ایک بور دیدیو چور مون تا سے پیا پچانا۔ گون ہر انگپانا۔ بھلا
کرے کون بہانا۔ راہ چلت ست گرٹے و جھن اُن کا ہر نام بھانا
جب کر پائنگی ہوے ہر مو پر تب لگ جے ہر ٹھکانا۔ گون ہر انگپانا۔ بھلا
کرے کون بہانا۔

۳۰۔ نند کی نند دیکھو ہوری مچائی۔ مین جمنابل جھن جات تھی مار گتچ کلائی
کھینچ لئی موری نازک ہیٹان ساری لگرایا بہائی۔ دیت مین رام دہائی۔
بھلانند کے نند دیکھو۔ سب سکھیاں مل پھاگ کھلت ہین اُن مین اچانک
آئی۔ جات رہی موری ماتھے کی بند یا ڈھونڈھ پھری نہیں پائی۔ ساس
اور نندر سائی۔ بھلانند کے نند دیکھو۔ کیس جھٹک موراسیس نوا ہوئی
کینھی رُکھائی۔ برجوری موری چینی مندر یا نازک مَر کی کلائی شتر مری
پیا کولاج نہ آئی۔ بھلانند کے نند دیکھو ہوری مچائی۔

۳۱۔ ارے سانورے برج کھیل ت ہوری۔ عجیر گلال دود کر لینے گھونگھٹ
کھول موری۔ بھر چکا رمی سنکھ ماری چور رنگ تے بوری۔ شیا م سکھی
ڈھیٹھ بھووری۔ ارے سانورے برج کھیل ت ہوری۔ ہانکے بہاری

۳۲۔ اری سکھیو مانگ سنوارو ہماری پیالین کی ہوت تیاری۔ بالاپن سکھین سنگ کھیلو چھوٹ ہماؤ کھ بھاری۔ کون جتن کر پو بھجھو ن کیسے کرب رُبکاری۔ بُری گت ہوئی ہر ہماری۔ گوٹے کے باجن باجن لاگے ڈلسیا دروزو اپہ ٹھاری۔ لوگ گٹھم کے روت سارے پیٹت باپ ہتاری وداع اب ہوت ہماری۔ ناموہن گن ڈھنگ بارے جو ہوان باری بھجھ ہماری۔ ہولی کھیلت ہم کیسے پیاسنگ ہم ہین پٹ اناری۔ پیامورے چتر کھلاسی۔ ناگن سکھے ہم کو دناور نرگن گھیرے بھاری۔ ناکوڈ اب سدھ کو لیو نا آس بنی جی ہتھاری۔ کرین آئیے چھٹکاری۔

مختصری

۱۔ موری بے دردی سون لاگی پریت۔ ہر دے بست ہوا کی صورتیا
اب موہن بھٹے میت۔ حیت مرت ہین نین بھرت ہین بھول گئین سب
رس کی بتیان۔ مظہر کینھی ان ریت۔

۲۔ متواریں نینان تمارے پیارے۔ مجھ کو آئے جیسے بدر کا کارے
 لٹ چھٹکائے غیر لگائے چند نکٹ جس چٹکتے تارے۔ چھپاے لیا
 دھندلے کے کھڑا ہنک کر جوابہ برچی مارے۔ جاے آپ پر دیو اچھائے جاے
 جہا مور اڑکھ کے مارے۔ اسے رے چٹکے تو ریں پنیان پر تہ ہون مورے

ایطیاء و رستگاری

پس از این که در این کتاب

2,67

کتابخانه عمومی

ملی جیٹو موروٹ سے

فولسا

۱۰۰

7. 10. 1972

1700

و اما بعد از این که در این کتاب



پیا کی کھیر یا لارے۔ جاے کو کوئی منظر پیا سے جیہ جات مور اورے
مارے۔ متوارے نینان۔

۳۔ بنسی کو بجا کے سنا کے سکھی من ہر لہو کر باور یا رے۔ کنج سبب جمن

کے تہا بسیا بجاوے ٹھاڑ ہو کر دھریا رے چل نین چتون چخل چت
بھون مٹکاوت بنوریارے۔ ملن دھرن ادھرن مری کی سندرتا کو

ساگر یا رے۔ للن پیا دا چھب کے واری جگ جگ جوشا ملیا رے۔

۴۔ تنک بجا سے جیورے بسیا کے بجو یا۔ بہت دن چھپے مورے گھر آئے ہو

دھن دھن بھاگ بل گیا۔ للن پیا پر کرو کر پا اب بکرے کے بنو یا تنک

بجائے جیورے۔

۵۔ جھولا جھولن مین نا جاؤن رسی کا ہے کو کنھائی بیان گنت جا رے۔

روپ کی نویلی ہون اکیلی ناسہیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سٹوے جیون جیون

ہنکت تیون تیون مانت نارے۔ جانت کنھائی ہون ڈھٹھائی جڑائی

توری کرو ننگرائی تھوری تم ہی انوکھے للن پیا چھیدا رے۔

۶۔ چھیل، ہلیا چھیل چھیل گیوری وہ تو شیا ملی صورت وارو شیا ملیا۔

سویر یا اپنی اٹریا آن سٹائی موہ باسریا۔ بوس کیو موہ لیو۔ للن

پیا آن بنسی والے بن ملیا۔

۷۔ پران پت اب آسے پر بھات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ کل موہ

بالم ٹرپ گنوائی رات۔ جاؤ جی ہٹو چلو موری بیان نہ گوسیان جن

چھو ہمارو گات واہی سوتن کے مندر پد ہارو جان نشر، جاگن جات

موسے نہ بولو گھو گھٹ مت کھو لویہ ڈھنگ ہمیں نہ سہات۔ اب ناہین

بولو نگی مین تو سے بیدردی تھری ڈھوائی کھات۔ للن پیا توہ کا یہ

چھل بل کون سکھائی گھات۔

۸۔ پری یہ کون تمہاری بان جو چھوٹرت ہونٹ پرت ایلان۔ کل کے کانٹھے
اب رسیا مانگت جو بن دان۔ ہمیری گود کھلا سے لڑکا اب تم بھئے جوان۔
پتا تمھارے ندر اسے ہین جسومت مات سجان۔ بل داؤ بھرانالگھ تمھ
نام تمھارو کان۔ مین واسی برج باسی ابلاتھمیری مات سجان۔ المین
پیا مین جانت تم کچل ہٹ رار نہ ٹھان۔

۹۔ کدر کو میری گنیاں کیسے بھجوں پانی۔ ایک تو سونی سیج ناگن دو جہ کاری
رین پاپن۔ تیجہ میرا بالاجیا ڈسوڈ سو جاتی۔ کدر کو میری گنیاں۔ ایک
تو ادھی رین اندھیری دو جہ موسے پر ہاگھیری پسیا کی دھن سن سن
نہند نین آتی۔ کدر کو میری گنیاں کیسے بھجوں پانی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو سوری پیت نہ چھوڑو رے۔ پیت لگاسے موسے منج نہ
موڑو رے۔ دیکھو دیکھو پیاں پڑت بنتی کرت ہون سلطان پیا موراجا
ست توڑو رے۔ دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مراری سن چکرت بھلین بر جہاری۔ مورنگٹ سر دھاری
الکین سوہن گھنگھواری۔ گنڈل کی بھلک نیاری۔ نمال انگ رچ کاری۔
دھر مری ادھر سدھاری تب شور بھیر برج بھاری۔ سن مدن بھین
تن جہاری سکھی اٹھین برہ کی ماری۔ سپ لاگی کرن تیاری۔ اڑے
پتیمبر ساری۔ سکھی موہن مانگ سنواری نہ رکھین پڑدہ کنک اٹاری۔
سرورادہ ہر دے بچاری۔ تم آؤنگٹ بھاری۔ سکھی بانہہ میل اڑواری
تب مٹ ہودل کی نیزاری کیونٹ در بھیش مراری۔

۱۲۔ پیا بن کیسے سکھی دھرون دھیر جب سے گئے میری سدھ ہونہ لینی

ایسے ٹھہرے پیر۔ کھان پان بھوکھن ہم تیا گے تیا گے تن سے چیر۔ لیش دن تن
دہت انگ آلی یاتے ناجیہ دھیر۔ کمین سرورار لگاؤ موہ پار کل سب
سکھیاں ملو جدویر۔ پیابن کیسے سکھی دھرون دھیر۔

۱۳۔ سکھی ری تلچھ تلچھ بھجو بھور۔ ناہر آئے نہ بین بجائی نابن بولے مور۔ سگری
این موندہ تلچھت بتی برما بتھان جور۔ مگ ہیرت درگ میرے تھکت
جھسے جیسے چندر چکور۔ کمین سرورار نہ بھاوے کچھو کار ملو تم پیارے
میرے چت چور۔ سکھی ری تلچھ تلچھ بھجو بھور۔

۱۴۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔ سگری برج مون شور بھو ہر کل
بھئین سکھیا۔ بجال و شال تلک کیسر کونر کھ چکین انکھیا۔ پھنسی آے
لھگ بزند تھکت ہوئے لاگی ہیہ گھیا۔ کمین سرورار نند نندن سون
اور نین رسیا۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیا کیسی کروں۔ پنٹ اناری میری سرت ہساری مارے
برہ کے مروں۔ اب کوئی جاوے ہر بھجاوے اکیلی بیچ ڈرون۔ ملو پیا میرے
نہ بھاوے کچھو بن تیرے نہیں بھوکھن بسن دھرون۔ کمین سرورار
لگاؤ مت ہاری ہوسن ماچرن پروں۔ سکھی ری بن پیا کیسی
کروں۔

۱۶۔ سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے۔ رات دن اچھن چھن جیہ بیا کل گنت
گلن کے تارے۔ یہ نینا درشن کے پیارے نوسر وچ رتنا رے کچھ کھنچ
مرگ میں لجاوت ہیں سب سے اُجیارے۔ کمین سرورار ادھک جیہ لرجے
اُو پران پیارے۔ سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے۔

۱۷۔ سکھی ری میں تر سون بن پیا۔ پران ناتھ پردیس سدھارے برہ

جلاوت جیا۔ سُن سکھی کوئی سنگار نا بھادت جون مندر بن دیا۔ سکل لوک بیوہاری
چھوڑ کے ملائدر الیا۔ کمین سر و ار پیا کے کارن مین جو گن تن کیا۔ سکھی لمی
مین ترسون بن پیا۔

۱۔ سکھی ری بن پیا بکل پری۔ اپنا جاوے سوت رنگ را۔ چے ہم ری سدر
بہری۔ ہم کا دن ستاوے نش دن چھن چھن گھری گھری۔ جو مین جنتی
ایسے نھر ہونا حق پریت کری۔ ترس ترس مین رہت سچ پر روے
روے نیر بھری۔ کمین سر و ار مین نا بھاوے تیرے بنا ہری۔
سکھی ری بن پیا بکل پری۔

۱۴۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔ گھر گھر چھن پیل موہ نہ بھاوے پرت مین
دل چین۔ ایک تو سکھی برو کی ماری دو بے ستاوت مین۔ جب سے
گوکل تچ گیو شیا مرو کھ نہ گیو کچھ مین۔ کمین سر و ار شیا مین دیکھے
کٹ مین دن رین۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔

۲۰۔ و دیسا ہمارو بھانو کمین رے۔ مگ بہرت جیہ میرا بکل ہی ترست ہون
پیا آے مین رے۔ نا جانوں سکھی کون دیش ہو اُن مین تو بھسا
سمی رے۔ میری ہتھا مین جانی پیارے۔ شیا مرے کو ایسی ناچی رے
کمین سر و ار ملو تم پیارے نا مین چل اُون دین رے۔ و دیسا
ہمارو بھانو کمین رے۔

۲۔ بہاری توری بسیا بجی بنان۔ خردن شید سُنو میری آئی اُٹھی ہوک
تنان۔ جاے ملون گو پال لال کون یا ہی ہوت منان۔ شیا مین بکل تن
کٹ پٹ سو ہی جیون دامن گھن مان۔ کمین سر و ار جوگ کی مُر لی
باچ اُٹھت چھن مان۔ بہاری توری بسیا بجی بنان۔

۲۲۔ بھینی بھینی رات کا نخاب سیا بجائی رہے۔ ادھر مڑھ دھن جیہ مان
کائی رہے۔ جب سے بھنک پڑی کانن تب سے شیا م بسونین مین
رام پر تاب لکھوری ٹھکوری اچھا میری سبیا پہ نندیا نہ آئی رہے۔
۲۳۔ کاہے کر موری گہہ لینھی کلائی رہے۔ اچھا موری نرم کلائی بل کھائی رہے
دوڑ جھپٹ مورے انگ سون لپٹ گیو کر پکرت چولیا مسکائی رہے۔
۲۴۔ موری چھین ٹھکیا ٹپکی۔ دیکھو دیکھو ری سکھی ایسو خیر کا کھ دودھ کھائی
ناحق لے کر جھکی۔ مین جنا جل بھرن جات تھی للتا شیا م ہٹکی۔ بار بار
موہ پکر کھجارت مانت ناہٹکی۔ لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی نہیں گت
ہنت گت نہ کھٹ کی۔

۲۵۔ لال موری ستر کھ چو نہریازے۔ بدن موہن پیا جھلرجن کرو اپنویت بٹ
لے۔ تم ہوشیا م سجان شہرو من اب مین کیا رہے کروں رہے خیر
بجج پر جھو گردھرن لال کو ات کے باڑھو سینہ۔

۲۶۔ ایسے ٹھمر شیا م کبری کے بھے سوتن کے بول سے۔ نندچی کے لال کر گئے
جانی برکھ پھان استاتن مین بجال اب دین لکھ پانی گو پال پیا رہے
جہان چھا رہے۔ کر پریت لگا رہے ریجھا رہے شیا م دنی براگن مین
مین لگا رہے۔ سچ سمجھ جی مین سما رہے تم بن کیسے پران رہے۔ کرکیل
کجن مین للک للک۔ رس بتیان کر جی ہولس ہولس اب سوچ سمجھ جی مین
سما رہے۔ نینن۔ سے نہر بکے۔

۲۷۔ سکھی رمی کران گئے بنواری۔ شہری نند لال درشن بن تمہرے تلپھت
راوہا پیاری۔ بیگ آسے سدھ لیجے سوامی نہر ہے نہیں مار کٹاری۔
تلپھ تلپھ برانگل نشہ واسر دھوڈھت پھرت بپاری۔ دیکھ پھر مین متھرا

برند ابن ناہن ملے گردھاری۔ بیاگل جیون جل بین مچھریا مولیٰ گت بھی ہاری
حافظ پیا دیکھ موہ بیاگل لوگ بجاوت تاری۔

۲۸۔ بیان ناپکڑو موری مُرک کلائی رے۔ کر پکرت موری چڑنی مُسکائی رے
عرض برج موری ایکونہ مانی۔ حیدر پیا کی مین دیت دوائی رے۔ بیان
ناپکڑو موری مُرک کلائی رے۔

۲۹۔ ڈگر چلت موسے کینھی رارد دھچین مین ناجاؤنگی۔ لپت جھپٹ ٹکی موری
پھوری سگری چوڑو بوری چھل بلیا سے مین تو گئی مار۔ دھچین مین ناجاؤنگی
ڈگر چلت۔

۳۰۔ سکھی ری اُن بن پُرت نین چین۔ اُجھک اُجھک گذرت ساری رین
سُرون نِت چاہت سنت میٹھے بین۔ درس بن ترس رہے مورے نین
جھولت نین پیارے تماری سین۔ برہ بیت مون کشت دن رین۔
سکھی ری اُن بن۔

۳۱۔ پیارے سنیان چھانڑو موری بیان۔ بنتی کرت ہون پاؤن پُرت ہون
بار بار سمجھاؤن چھمک چھمک موری پائل بابے جاگے ساس جھنیان۔
پیارے سنیان چھانڑو موری بیان۔

۳۲۔ پیا کیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گھر چھائے ہم کا دین بھولائی
حافظ پیا سون جاے کو کو دکا ہے کرت ٹھرائی۔ پیا کیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جیسے فدا گلہاے چن دیکھی شیا م برن اک کانیا۔ ہون جیسے فدا
گلہاے چن۔ عارض بین فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا۔ وہ
ابرسی دندان کی چمک گھن سچ دیکھے دامنیا۔ ہون جیسے فدا گلہاے چن
گیسو مین پھنسا لے طائر دل پھیل مرگ نینی بامینا۔ فرحت وہ ادا ہو قرو بلا

من موہ لیت سکھ دھامینا۔ ہون جبہ فدا۔

۳۴۔ پن گھٹ پر موری کا گریا۔ نردنی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری کا گریا
جب نیر بھرن گھر سے نکلی اک کاگ بول گیو ما گریا۔ دہنی دھجا ر بلا گیو بائیں
چھینک چھا گریا۔ نردنی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری کا گریا۔ مورے
سنگ کی سکھی سب نکس گئیں جو سب گن پوری آ گریا۔ موہ جان اکیلی چھینک
لیوہر باندھے ٹیڑھی پا گریا۔ نردنی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری کا گریا۔
موری ارج برج ایکو نہیں مانت بست کون دھون نا گریا۔ من اٹھت کرودھ
تن تھر تھرات یک پڑت سدھ نہیں ڈا گریا۔ نردنی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ
پر موری کا گریا۔

۳۵۔ تھارے گھونگر والے بال۔ ات بھونگرے کالے کالے لٹ ناگن سی چال
تھارے گھونگر والے بال۔ قدر پیا پریم کی پھانسی من موہنا کا جال۔
تھارے گھونگر والے بال۔

۳۶۔ بان جورا جوری موری ہیان مردی رے۔ برجوری کر پکرت پیہ چھتیان
چھوت جورا جوری۔ دیکھو دیکھو ساری موری چریان کرک گئیں انگلیا مسک
گئی ایسی کوئی کمرٹ ٹھٹھوری۔ لاج مروں کچھ بن نہیں آوے موراجیا ڈرپاؤ
عالم دن کی مین تھوری۔

۳۷۔ مور اچا تر شیام سے من اٹکا۔ بتاؤ گویاں کوئی جادو لٹکا۔ مور اچا تر
شیام سے من اٹکا۔ سلطان پیا بن چین نہ آوے مورامن رہت ہی
بھٹکا بھٹکا۔ مور اچا تر شیام سون۔

۳۸۔ آج سنو لیا ٹر لیا بجائی رے۔ سن دھن تان پران سکھ پانی رے۔ آج
سنو لیا ٹر لیا بجائی رے۔ دُرُم دُرُم درکٹ درکٹ گت باجے چھب چھابے

من بجاوئی۔ چھمک چھمک پگ چھمک دھرے تاتھئی تاتھئی تھئی کمر ت
کنھائی رے۔ سنولیا مڑلایا بجائی رے۔ مین درس لین پر سپہ ہنس ہنس من بس
کین رے۔ فرحت شمیم موسے گھٹیان کرتے۔ چھتیاں چھوت رس
بتیان سٹائی رے۔ سنولیا مڑلایا بجائی رے۔

۳۹۔ سنولیا توری باری مین ناجیون رے۔ سنولیا توری باری۔ اس باری
مین کیا کیا بویا عشق محبت یاری رے۔ مین ناجیون رے۔ سنولیا توری
باری مین ناجیون رے۔

۴۰۔ قدر پایا آئے نہ سچیا مور۔ رہے کون سوتن کی اور۔ سگری رین موہے
تلپخت بتی اتنے مین ہو سے گیو بھور۔ قدر پایا آئے نہ سچیا مور۔

۴۱۔ سنولیا دے گیو گاری رے گویان کونے ناتے۔ سنولیا دے گیو۔ ناہم
کا ہو کے گانوان بست مین ناسرہج ناساری رے۔ گویان کونے ناتے۔ سنولیا
ساس موری رانی سمر مورے راجا مین برہن دکھاری رے۔ گویان کونے ناتے
۴۲۔ ترچھی چتون یتیم پیارے من پورا نامورارے۔ ترچھی چتون۔ اپنے پیار پر
تن من وارون جو دارون سو تھوڑا رے۔ جاہ پیارے وہی سہاگن کیا
سانور کیا گورارے۔ ترچھی چتون یتیم پیارے۔

۴۳۔ شمیم کاسندیا اودھو پاتی نا پٹھائی رے۔ متھرا اجار گئے گوکلا بسائی
رے۔ شمیم کاسندیا۔ کبری سے پریت کیخنی رادھا بسرائی رے شمیم
پاتی توانیگ! مین باغی نہیں جانی رے۔ گھونگھٹ کی اوٹ پاتی چھاتی سے
لگائی رے۔ شمیم کاسندیا اودھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی کدر کومین۔ اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی
ایک تو سونی سچ ناگن دو بے کاری رین پاپن تیجے میرا بالاجیا ڈس ڈس جاتی۔

کد رکو مین۔ اے ری گویان کیسے بھیجوں پاتی۔ ایک تو ادھی رین اندھیری
دوبے سوہے برہانے گمیری تیجے مہیا کی دھن سن نیند نہیں آتی۔ کد رکو
مین۔ اے ری گویان کیسے بھیجوں پاتی۔

۴۵۔ اچھے سیان چھانڑو موری بہیان۔ اچھے سیان۔ بنتی کرت ہون پرت تھارے پتیاں
بار بار جھکیان۔ اچھے سیان چھنک چھنک موری پائل باجے جاگیں ساس جھنکیان۔ اچھے سیان
۴۶۔ چھانڑو چھانڑو رے شیا م موری بہیان مین تو پرت تھاری پتیاں۔ چھانڑو
چھانڑو رے شیا م موری بہیان۔ تمہ چنچل چیل گردھاری برج
رسیا پتر کھناری مین تو ابلا پیٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔
چھانڑو چھانڑو رے شیا م۔ موری چلیا مسک گئی ساری ساری ٹوک
ٹوک کر ڈاری کمان آن پھنسی دی ماری پی بار بار کچھتیان۔ چھانڑو چھانڑو
رے شیا م۔

۴۷۔ چلی جھک جھک برجناری۔ رہی جھوم جھوم متواری۔ چلی جھک جھک
نینون سے جادو ڈالا۔ سینون سے مار گئی بھالا۔ چٹون بوندی کی کٹاری
چلی جھک جھک۔ کین خبسم گرے سوہے ہر داسر گاگر گاگر پر کر دھل
بھرن چلی پنہاری۔ چلی جھک جھک۔

۴۸۔ نادان گاری دے گیو۔ نادان گاری دے گیو۔ ناین واسے بولی چالی
ناکیو رے گمان۔ سانورے سے پیت لگا کے بھلی بدنام۔ نادان گاری
دے گیو۔

۴۹۔ سنولیا کو کو نے بن ڈھونڈن جاؤن۔ سنولیا کو۔ گوکل ڈھونڈن صاحبزادین
ڈھونڈا ڈھونڈھ پھری نندگانوں۔ سنولیا کو۔ ڈھونڈھ پھری
کو دناہین تباوت آن ملے وہی ٹھانوں۔ سنولیا کو۔ سور شیا م سوہے

آن ملاوہ چرن کے بل جاؤں۔ سنولیا کو کوئے بن۔

۵۰۔ مری دھن مدھر کمون باجی رے۔ مری دھن مدھر کمون باجی رے۔
مدھو بن کچن مین دیکھو میری آلی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے۔
مری دھن مدھر۔ شید سرن بن موہ لیو ہو بیا کل ہو مین دھن سنے نار۔
اک لاکھ جتن سون مری بجے سند پیا مین تو سے راجی رے۔ مری دھن
مدھر کمون باجی رے۔

۵۱۔ بہت کٹھن ہو ڈگر پنکھٹ کی۔ جو کوئی جائے وہی جات ہو جھٹکی۔ بہت کٹھن
ہو ڈگر پنکھٹ کی۔ گھر سے جو نکسی پینا بھرن کو کیسے مدواسے بھر لاؤں ملکی
بہت کٹھن ہو۔ بیر بھی پیا جانت ہوئی ہن جان پرت کو وادو سے اٹکی بہت
کٹھن ہو۔ نظام الدین اولیا مورے مان بست ہن لاج رکھو مورے
گھونگھٹ کی۔ بہت کٹھن ہو ڈگر پنکھٹ کی۔

چو ماسا

۱۔ اودھو برج چھوڑ مزاری گئے صورت بھول ہماری۔ سادون سکھتچ نہیں
بھاتی۔ بھادون بھیاون راتی۔ کنوارے کیا کروں پجاری نہیں کٹت بنا گروہا
کا تک چنر چھب تارے۔ اگن اُسنگے متوارے۔ پوسے تن پیر ہماری۔ تیج
دیخی کنبھاری۔ ماہو مدن سرسانی۔ بھاگن ہر فم بھلانی۔ چیت چہون اور نہاری
مین پھرون برہ کی ماری۔ بیسا کھ جتھان چھائی۔ جیٹھ جتن کوک سمائی۔ ساڑھ سنگن
پجاری۔ سردار ملے پیا پاری۔ اودھو برج چھوڑ مزاری۔ گئے صورت بھول ہماری
۲۔ سکھی چو ماس بیر ی آیا۔ پیا موراجادویش چھایا۔ مینا ساڑھ کا لاگا۔

گوری نے سنگھار سب ساجا۔ پن چو نری سار گھنا۔ کھڑی باٹ دیکھتی انگنا۔
 نیندین دے گیو سپنا۔ سجن سے کب ہوے گا ملنا۔ جوگی ہو کے رم رہے مارا
 عشق کا بان۔ سیلی دھا گا ڈار گلے میں پیت بڑا خلیان۔ سجن میرا آجہون نا آیا۔
 گھٹا ساون کی گھرا آئی۔ محل پر بادری چھائی۔ گنگ کوئل نے چائی پہیاد
 دھوائی۔ رین میری ساری گنوائی۔ گیر دے کر کے کا پڑے لین
 لنگیری ہاتھ۔ پی اپنے کو دھونڈھن نکسی سندر آدھی رات۔ سجن
 میرا آجہون نا آیا۔ شور داؤرنے ماچائی۔ میگھ دیکھن کو دھائی۔ نمینا
 بھادون کا بھاری۔ پیان تڑپت ہوناری۔ کہ ہے برہن دھکاری
 نین سے ہوانیر جاری۔ اڑو نہ کا گا جاؤ دھن کا اتنا تم کہہ آو۔ سانجھ
 لکھ کے دون پر وانا پیاس یجاؤ۔ سجن میرا آجہون نا آیا۔ نمینا اسوج
 من بھاوے۔ گوری کا ساجن گھراوے۔ سیج پلنگون پر بھلاوے۔ سجن
 میرے اُس بھلاوے۔ بچھڑے ساجن جو ملین نیجے یہ تن کی آگ۔ سکھی می
 پیم آٹے پورن اپنے بھاگ۔

۳۔ ہماری صورت بسرانی کہری سے پریت لگائی۔ کانک چندر اُجاری۔
 اگھن یہ عرض ہماری۔ پوسے میں ملین کھنائی تن کی ہتھاسب جائی ساہو
 من کو سمجھاوین۔ بھاگن مدن ستاوین۔ چیتے پھولی پھلوائی۔ مدھر کر اڑ
 شور مچائی۔ بیسا کھ سکھی برج سونو جیٹھ برہ دھکھ دونو۔ اساڑھے اُس
 لگائی۔ کب مل بین بین جدورائی۔ ساون سکھی سگن پجاری۔ بھادون بین
 سیج سواری۔ سردار کہین من لائی۔ کنوار ملین پر بھوائی۔

۴۔ سکھی برکھا ہرائی۔ پیانے صورت بسرانی۔ اساڑھ میں گھیرن گھٹا کاری۔
 چٹا جیون چکین تر داری۔ اندھیری رین دوراوے۔ پیان نیندنا آوے۔

دو ماہ جب سے پی بچڑن بھیو کبھی نہ دیکھے نین۔ نش دن میں سوچت رہوں ناہین
دل کو چین۔ خبر اٹک نہین پائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔ ماہ ساون نہین بھاوے
ابر چھین دش تے گھر آوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے
برکھا کی جاری۔ دو ماہ۔ گھن گرجت چکت چیل برکت میگھا جوہ۔ برہا
بھتا تن مون اٹھے سن مورن کو شور۔ رار برہن نے ماچائی۔ بھون
بھاوون پڑا سونا۔ پیان بھکو دکھ دونا۔ پیہا پی کا نام لیتا رات دن
سوئے نادیتا۔ دو ماہ۔ ارہ پیہا باد رے مت لے نی کا نام۔ اڑ جاتو
اس دیش سے یہاں ترا کیا کام۔ بہن کاہے کو تر سائی۔ سکھی برکھا ہر آئی
کنوار میں کر کے مہر پیارے۔ درس دے برہن کے دکھ مارے۔ ملے
پتیم ہوا دل شاد۔ مکان اڑا ہوا آباد۔ دو ماہ۔ پی بچڑے جا کے
ملے پوری ناکی آس۔ جیون پیاسا جل پائے سب بھج جات پیاس
یہ فریست چو ما سا گائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔

۵۔ گئے پیہا برکھا مان مونہ چھوڑ۔ آگ لاگی تن میں گمک رہے مور۔ مینا
اساڑم کا آیا۔ بہن پتیم نے تر سایا۔ ودیشی آپ جا چھایا۔ کسی سو تن نے
بلایا۔ سکھی میں دیکھون کسکی اور۔ آگ لاگی تن میں گمک رہے مور۔ مینا
ساون کا بھائی۔ ہوا چلے سن تن پڑوائی۔ گھٹا چھو دش نے گھیر آئی۔
اندر نے جھار ماچائی۔ کیا جو بن نے اب ہر جوہ۔ آگ لاگی تن میں گمک
رہے مور۔ مینا بھاوون کا بھاری۔ رین ہوتی بڑا بھاری۔ ہجر کا لگا
تیر کاری۔ جان اس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن میں شور۔ آگ
لاگی تن میں گمک رہے مور۔ مینا کنوار ہوتا گھام۔ کلیجہ لیون ہاتھ سے
تھام۔ چھڑاوے اس سے میرا رام۔ کروں میں کا کے سنگ بھرام۔

۴۔ مگھ گائے جوڑ کا توڑ۔ آگ لگی تن میں گمک رہے مور۔
 سکھی آجو ماس دے بنت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔
 لاگے باہ اسٹم گھٹا گھن چھاتی۔ بجلی چکے چھون اور دیا ڈر پانی۔ سکھی ایسے
 نظر کو ذرا درونا آئی۔ لودل سے دیا اتار صورت بھرائی۔ نش دن تا کوں
 میں راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ سادون میں سکھی
 نہ بجن ہمارا آیا۔ ناجانوں کس سوتن نے دہان بلایا۔ سر پر میرے تیو ہار
 سنینوں آیا۔ سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کمان چھایا۔ سب سکھی خوشی
 اور عیش مون سادون گاتی۔ گیا جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ بھاد
 میں برستا نیر پیر تن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دونا ناجاے سنبھاری
 تکتے نرموہی راہ ہوا جی عاری۔ سن سن پہیا کی بین نین جل جباری۔
 جو ہوتا پیا معلوم بانہ کہہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ کنوار
 میں کنت آئے درشن مونہہ دینھا۔ جو لگے ہجر میں تیر پیر ہر لینھا
 بھر کے موتیوں کا تحار بچھا اور کینھا۔ نرم پت تن من دھن دارا سی
 پر دینھا۔ مل پی کو کٹھ لگاے بھئی من بھاتی۔ گیو جب سے پیا
 پردیس لکھی ناپاتی۔

بارہ ماسا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آسے ہن ممراری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دل چندرا اجاری
 ایک ایک چھن ہل جگ بیتے کا تقصیر ہماری۔ بیٹھ رہے صور رہی بساری۔

اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ بیاکھ وپت سون وارن سخی سب کمیو یہ
 سببخاری۔ شیتل مند سو گندھ پون بھی پھول رہی پھلواری۔ کرے مہمانت راری
 اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ جیٹھ جوگ بتادت ہکا بھوکھن بسن اُتاری۔
 انگ بھجھوت گلے مرگ سیلی کان کنڈل ڈاری پتے پیچ اگن سواری۔ اودھو جی
 اسارھ میگھ چون دِش دھا دین لے دامن تر واری۔ ایسے کٹھور دیا نین
 لاوین دھوڑھین ہم اس ناری۔ اگن برہ تن جاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں
 مُراری۔ ساون گھر گھر گرے ہیں ہنڈولہ پرے کسم رنگ ساری۔ کرٹور ہو
 سنگھار اُماگ سون جھولین سبے برج ناری۔ کیے اُور آند بھاری۔ اودھو جی
 جھاوون رین بھیا وں سخی سرس بھی اندھیاری۔ داڈر مور سپیا جو بولین
 کل نہ پڑت اُتاری۔ اُٹھین تن سے چنگاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری
 کتوار ماس کجبانے چندن جادو کر اس ڈاری۔ روپ سروپ کمان لو برنوں
 کو برکی بلہاری۔ تاہ لکھ موسے مُراری۔ اودھو جی۔ تاکم ماس جب لاگے
 سکھی ری دیک برے دِواری۔ ہمری دِواری لئی کو بری نے برج مون
 بڑی اندھیاری۔ موسے ومان کنج بھاری۔ اودھو جی۔ اگن ماس سیام گھناہین
 جو ہم ختی اگاری۔ کمونٹ پکر اُنکے سنگ جاتین اب پچھتا پچھاری بھول گئیں
 سبے ہوشیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پیری سیج پر لوٹون منومین ادھو ماری
 ایک تو جاڑا جو رنگت ہو دوجے برہ کی جاری تیجے ہر شرت بھاری۔ اودھو جی
 ماہ ماس اُنک اُٹھے انگ انگ چکت بھٹین سب ناری۔ رُت بسنت کو اگم خاؤ
 سونی سیج ہماری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔
 پھاگن پھیکیو پیا بن لاگے دینھ بھی سب کاری۔ دھن دھن سورج من تم کا
 پانوں پڑون بلہاری۔ سرت جن چھانڑو ہماری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری

۲۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساون سم رہے
 سب ننھی جھرکل آن دھری۔ تیگت ناہین نار اپنے تم کیسے سدھ بھری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بھادون تال
 ندی اُٹرائی بہہ بہنچم دھری۔ داؤر مور چکور پھیا برہ سب سگری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوارا گت آوے
 جو گلن مون پھولے کانس کھری۔ پردیشی سکے گھر آئے بھری نٹھور بھری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کانک چندر پرکاش
 کیو ہی بریت چکور کھری۔ چوت رہت درشرٹ داہی سن گردن گھوم پری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اکھن آس لگی انہین
 سون نینن نیر بھری۔ ہر کے ہنہ شوچ سگری یون بوڑ بوڑ اُچھری۔ اودھونہ
 اُچت۔ پوس پرے ہیوت چون وش دیکھت سج ڈری۔ رین بھئی بوہ کاری
 ناگن تلچہ تلچہ گدڑی۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
 ماہ بسنت بہار سکھی ری مالن گھر گھر بھری۔ پیرے پھول پیرتن مورالائی
 سوٹ بھری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 پھاگن لال پھار پڑے ری بھیج کئی تن چنری۔ چڑھت نہ دوج رنگ کرشن
 بن کھن رنگ سانوری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ
 کری۔ چیت ماس پھولے بن میسودھب گنج من ری۔ ہر دے بسی سانوری
 مورت چت تے نا اتری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ
 کری۔ بیاکھ آگ بہت گلن مون سوسب دینہ جی۔ بلکہ کت برکھجان نندنی
 مرے سوٹ کبری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 جیٹھ ماس رب تپت مین سی ساگر تیر پری۔ پاوت نیر پیر سوہرے ہر من رہو

دھیر دھری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
اساڑھ اگم چڑھ چڑھ نہین دھادین ڈھونڈھت آڑ بھیری۔ اُنکی آس رہی
جیون کی آسے ہین پھیر ہری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے
جوگ کری۔

۳۔ اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ اساڑھ بیگم نہہ دھادین
مرو اگمک بھراوین۔ جھینگر بولت جھنکارے برہا ادھک مونہہ جاری
اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ ساون سکھی ری لاگین سہاوا
اجون نہ آسے من بھادون۔ پرے گم رنگ ساری تن مامورے اُٹھت
دواری۔ اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ بھادون سکھی ری بھئی
بے حالادھر جوگ لیو کر مالا۔ بیٹھی سادھ سنواری نین کے مونڈ کواری
اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ کنوار سکھی کرم کو لیکھو کوکھان
اب دیکھون۔ برکھا بگت بھئی ساری اجون نا آئے گردھاری۔ اودھو بھتھا
یہ ہماری۔ کانک سکھی ری شکل سا جے مردنگ جھانچھ ڈھپ بابے گٹھ
بندھن کرسب یاری منجن کرین نرناری۔ اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو
کر جو ری۔ اگھن سکھی ری آتر ہوئے کے کرگل پتر کا لیکے۔ بیورے نے حال
لکھوری۔ سری کرشن کو بر جو ری۔ اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری
پوس پری جو بال بیاگل بنا تند لال۔ سونی سچ لگے بھاری ڈسے جات
ناگن کاری۔ اودھو بھتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ ناتام

۴۔ گئے جب سے سکھی پر تیم خبر اُنکی نہ پائی ہو۔ دوہا۔ چیت چاترک رٹت
ہین سوانت بوند کے ہیت۔ ایسے پیو پیو مین رٹون اور خبر نالیت۔ لگے
چیت چون دش میں گھٹا پھولون کی چھائی ہو۔ لپتے رس بھونر متوارے

بیٹھ چھو لون پر لجھائی ہے۔ دوہا۔ میا کھ برہ باڑھو سکھی جو بن دھرت نہ دھیر
 جو موہن ملتے سکھی کہتی تن کی پیر لگے میا کھ سکھی جب سے تھاتن کی نہ جانی ہے
 مین بیرون باٹ پیارے کی اٹھون چھن چھن کو آئی ہے۔ دوہا۔ بیٹھ ماس لاگے
 سکھی کیجے کون اُپاے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا پونچی آئے جیٹھ لاگے
 سکھی جب سے کروں مین کیا اُپائی ہے۔ تپے رب جو رے سر پر یہ اناک
 میرو سکھائی ہے۔ دوہا۔ اساڑھ ماس لاگے سکھی آئے نابرج راج۔
 موہ اکیلے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج لگے اساڑھ سُن سجنی پر گٹ برکھا جانی
 ہی پہیا مور بن بولین کو بک ہلکوسنائی ہے۔ دوہا۔ ساون مین سکھی آس کرے
 ہندول بنائے۔ نوست ساج سنگار تپہ پو مارگ درگ لائے۔ لگے ساون
 بے سکھیاں ہاتھ مندی رچائی ہے۔ کسم رنگ اورے سر ساری ہندو لاجھول
 گائی ہے۔ دوہا۔ بھادون مین لکھ کے گھٹا چڑھین انا ہر کھائے۔ مگ بھرت
 درگ تھکت بھئے ما آئے جدورے۔ لگے بھادون بہین ندیان نہ بپھی پار جانی
 ہے۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت گبری جھٹائی ہے۔ دوہا۔ کنوار کانس
 چھو لے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون اُپاے۔
 کنوار لاگے سکھی جب سے سردھون اور چھائی ہے۔ اکیلی سیج پر ترسون جگر
 میرے سہائی ہے۔ دوہا۔ کانک شش پوجت بھنین کر اپنو سنگار۔ کنک تہار
 کر مون لیو دھر چھو لون کے ہار۔ لگے کانک بے سکھیاں ساج دیا جھٹائی ہے۔
 کرین پوجا گوردھن کی جائے جمانائی ہے۔ دوہا۔ اگن اودھو جی ملے پاتی
 دینھی آئے۔ جوگ لیجے سمجھ کے دینھو کل بتائے۔ لگے اگن ملے اودھو جھا
 سگری سنائی ہے۔ ملاؤ شام پیارے کو کرودل کی صفائی ہے۔ دوہا۔ پوس
 پون دولت سکھی سبکت میر دانگ۔ ہر بن سوئی سیج ہی نہیں بھاوے کچھ رنگ

پوس پل پل برہ دونوں مدن کی سین دھالی ہو۔ پیت رنگ ڈھب اچھرا لے
 سسر رت کی ادائی ہو۔ دوہا۔ ماہ ماس چھو لے لٹا آلو پر گت بسنت۔
 پنتہ نہارت میں تنگی اجون نہ آئے کنت۔ لگے ہن ماہ امب بورے پھر ہر ہا
 ہوا آئی ہو۔ مدن کے بان یون چھوٹے لگی چنگی اُرائی ہو۔ دوہا۔ پھاگن
 میں سب نارنگاوت بھرے انگ۔ چودا چندن ارگجا چترکت کیسر رنگ
 لگے پھاگن لے پیار سے بھٹا سگری مٹائی ہو۔ کمین سمر دار بہت کر کے
 پر بپ اپنے مٹائی ہو۔

۵۔ پیان اٹھ برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لکا جب سے اسار
 آلی گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیار دیس عمر بالی محل میں پڑی سچ خالی۔ دوہا۔
 اُٹھ کھڑاؤن لگے گھن گھنڈ چوں اور۔ رادر سنس چکور کو کلا مور مچاوت
 شور۔ جھک جھر لگا برسنے نیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ شروع باب
 سے سکھی ساون لگے پیار دیسی آون۔ خفا ہم سے ہوسن بھاوون دست
 سے چھڑا گئے دامن۔ دوہا۔ گھر گھر میں جھوٹیں سکھیں کر بن تیج تیو ہار۔
 دمک رہی دامن سی کامن کر سورہ سنگھار۔ بدن میں پن کستی پیڑ رہی میں
 ترس نہ آئے تیر۔ سکھی بھاوون میں چشم نم کی لگی ہر گھڑی جھڑی غم کی خطا
 کیا ہننے ہدم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دوہا۔ ترساوے آوے نہیں
 کر سوتن سون پریت۔ رخصت بھاوون ہوا پیان جرے بیان کی ریت۔ میرا
 غم بیا کلیجا چیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھئی اسوج بل بھامن کر سے
 رنجش کال کامن۔ گلن گرجے دے دامن کئے کیسے غم کی جامن۔ دوہا۔ پاؤں
 میں پائی نہیں پر دیسی کی بات۔ من کی من میں رہی پلنگ پرنا سوئی برسات
 میرا اس غم سے دل دلگیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ رتبے کا نامک

ودیش پیا قفس میں ڈال گئے جیا۔ عمر بالی میں بیاہ کیا چھوڑ کیوں بیقصور دیا۔
 دوہا۔ عجب غضب دل پر سکھی دیا صنم نے داغ کھر گھر میں ہو رہی دیواری
 روشن ہوے چراغ۔ کمری ہونے کیا تقصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر
 لگا لگ سر میں نے جانا کرین پیا اپنا سن مانا۔ ارے قاصد و دیش جانا۔
 میرے ہدم کو سمجھانا۔ دوہا۔ لڑکا میں بیاہی گئی رہی جوانی جھساے۔
 اُمکا جو بن جات پیا ارے پھر کا کر ہوا ہے۔ بدن پر۔ ہر جو بن کی ہمیر۔ رہی
 میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس پیتم کی یاد آتی پٹے ہر دم غم سے چھاتی۔
 نہ بھیجی لکھ ہمیں پاتی مصیبت سی نہیں جاتی۔ دوہا۔ سن ملین تن چھینات
 بیت سی نا جائے۔ ہو کو کو ایسا پتر سکھی ری پیا ملاوے آے۔ دیکھاوے
 ہدم کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ ناگھ میں رت بسنت آوے پیا
 بن میں نہیں بھاوے۔ کوئی مارن کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاوے
 دوہا۔ بنا کنت کا سن کے لکھ بھو کھن انکار۔ چلو سکھی جرم میں پیا بن چڑھ پلاس کی
 ڈار۔ مدن تن تک تک مارین تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھاگن
 آئی ہوئی۔ اُڑے بھر بھر کلال جھولی۔ عطر چو یا چندن رولی سخن کے بدن ملین
 گولی۔ دوہا۔ باجت تال مردنگ ڈھپ ڈھن ستار منہ چنگ۔ رتن جڑت
 کنجن پچکاری بھر بھر مارت انگ۔ تمقہ برست اُڑت عبیر۔ رہی میں ترس نہ
 آئے تیر۔ چیت میں کر جو گن کا ہمیش سکھی میں چلی پیا کے دیش۔ ہمیں
 کوئی بتلاوے سندیش۔ ڈگر میں ٹھاڑھی کھولے کیش۔ دوہا۔ راہ باٹ
 جانے نہیں چلت مسافر پاپے۔ سب سے پوچھے خبر پیا کی کر مل مل پتھائے۔
 کردن میں سودل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرض بیسا کھ ماس
 آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پلنگ دوری سے کھنچوایا۔ فرش چھو لون کا بھچوایا

دوہا۔ کرناکھار ستوا کبھی کبھی پہا کے ساتھ۔ کیا رنج رخصت ہمدن نے دار
گلے میں ہاتھ ہماری کھلی آج تقدیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ جیٹھ حاصل ہوا
ایجاد خدا نے کیا پانگ آباد کروں حق سے ہر دم فریاد سکھی وہ شہر فرخ آباد
دوہا۔ کوچہ سالک رام پولس نکونما پاس۔ لیکھ راج فونز چند سم پورن بارہ
اس۔ کوی بندش گنیش گبھیہ۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔

۶۔ شیاام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شیاام سندربج جیٹھ پیت
دن رین اسارہ میں گرج گھوم برمین ستا دن گڑے ہندول کرشن کبری ننگ
جھول رہے۔ شیاام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بھادون
برست میکھ کنوار بن موردا کوک رہے کائٹ نرمل چندر گن پرتارے چھنک
رہے۔ شیاام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکشن اگم اندیش پوش
ماہرت رہون ہرے کاٹھ مکر نماے کرشن کی پاتی نہیں پائی۔ شیاام سندربج چاگن اٹ
گلال چیت بن میو پھول رہے۔ سور شیاام کرشن بیٹا کھ بیان آن گئی۔ شیاام سندربج

۷۔	ساون بنا گردھاری سوئی ہر سیج اٹاری
ساون میں سب سانوری جھولت پیہ کے ننگ	ہمرو تو نند لال بن جرد جات سب انگ
بھادون بھون نہ بھاوے نت رین برا ستاؤ	
بھادون میں موہن کنت بن گھراگننا نہ سہات	جیسے ماچھی شند کی کرمل مل پچھتات
کنوار کنول جل چھو لے کیہہ دیش ودیشی بھولے	
کنوار ماس موہن سب کنول رہت میں جل پچھول	ہمرو تو نند لال بن اٹھی کر بجے شول
کائٹک اداک دکھ پائی۔ ان بن کچھو نہ سہائی	
کانک پیارے کرشن جی کیل کر بن چوں او	ہمرو تو بن شیاام کے بھوجات ہر بھور
اکھن پرن لاکو سیتا۔ آجھون ناگھ آئے میتا	

اگن مون بن شیا م کے ردون ردون بہر آ	سُدھ آئے چھاتی چھٹے پاتی لکھی نہ جات
پوس پیا جو نہ اسے مین - جیوت بہین نہ پے بہن	
پوس دُکھ کا سون کمون موسون کو نہ جاسے	اُن بن کو دواے سکھی نا بہن دیت دیکھا
ماہے جگنچ جینا - بہین تھادون رینا	
ماہ ماس مین اسے سکھی مری جات بن پو	جیسے کھال لو مار کی سانس لے بن جیو
پھاگن پھاگ سب کھیلین - غیر گلال رنگ میلین	
پھاگن مون یہ سچ بر بہن کینہ کے سنگ	ہمرو تو یہ سوچ مین سوکھ گیو سب انگ
رت چیت کل بن چھو لے کینہ دیش سجن مان بھولے	
چیت ماس مون چول سب دیکھی رچی چول	ہمرو تو نند لال ہر ہو برج مون بھول
میساکھ ساکھ کیا پیو کی - جانی نہ تھامور سے جیو کی	
میساکھ ماس کی تھی خبر ابون نہ آئے شیا م	ساکھ لگی موہ شیا م بن بنک نہیں آرام
جیٹھ تین تن جاری - کھن نیچے کھن جات اٹاری	
جیٹھ تین موری ای سکھی بار سے دیت ہونہ	پیو سکھ مین اور ہم جریں ایسو موت سینھ
ماہ اسارہ جب لاگا - پردیسی دیش کو بھساگا	
اسارہ ماس مون ای سکھی پونین آئے تیر	اُن بن دونون مین سے رکت جسے جم نیر
لو ندون نصرت آئے - دُکھ سے بہر آئے	
لو ند ماس مون آئے کے کنت لیو لپٹاے	تن کے دُکھ سار سے ہرے دھو ساکھ پون آئے
راگ متفرق	
۱۔ پیمانے پیا پردیس سکھی اب جو بن جو رستاوت ہو - جب سے گئے موری سُدھ ہو	

نہ لیجھی براؤ کھڑا بجاوت ہو۔ نزدیکی دینی اب کیسے کروں سوہ نش دن کیوں
تلپھاوت ہو۔ پکے نہیں اُر کیسے ملوں اب۔ دھیر نہیں جیہ لاوت ہو۔ آؤ بلیم
لگ جاؤ گلے نہیں ہر بن پران پھاوت ہو۔

۲۔ شایام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چدائے سسگری رین
گنوائی۔ حافظ پیا سون جاے کو تم ایسی کرت نٹھرائی۔ شایام تم کیسے
پریت لگائی۔

۳۔ بتاؤ سکھی کون گلی گئے شایام۔ نش دن سوہ کا تلپھت بیتے بسر گئے سیکام
گوکل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا مستھرا میں ہو گئی شام۔

۴۔ بابل مور اینہر چھوٹا جاے۔ جب ڈولیا دروز دا پہ آئی اپنا بگانا چھوٹو جاے
انگنا تو پر بت بھیودھری بھیئی ویش۔ بابل گھر آ پنا جات پیا کے ویش
بابل مور اینہر چھوٹا جاے۔

۵۔ سنولیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ گوکل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا
ڈھونڈھ پھری نندگانوں۔ سنولیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن سوہ شایام
سوہ آن ملا وہ چرن کے بل ب داؤن۔ سنولیا کو کو نے بن
ڈھونڈھن جاؤن۔

۶۔ اُن بن پل چسں پرت نہیں چسں۔ مونہ تلپھ تلپھ بتی ساری رین نہیں
آئے شایام رہے کو نے دھام کہہ کی سیج وھون کیجھی سین۔ مورے
تن کی تھاسے سجنی مگ ہیر ہیر تھاک رہے نین۔ کچھ کت بنت نہیں موسون
نظامی جو کچھ ہر کر گئے سین۔ اُن بن پل چسں پرت نہیں چسں۔

۷۔ بن آئے گوپی ناتھ بید بنواری۔ پر بھو گھر گھر دیکھت بھرت سکھن کی ناری
بنگل کی ہوئی لیے بھرت جھوڑی مین۔ کفن مین کرت پکار مدھس بولی مین۔

کوئی پری ہوے بیار اسی ٹولی میں۔ ہم بٹھا کرین سب دور ایک گولی میں یہ
 ننگے آئین نکس برج کی ناری۔ مدھ بن مین گوالن بید سید کر میری۔ کوئی پری
 سکھی بیار بٹھانے گھیری۔ ہر ساس نند گھر نمین دوا کر میری بھیتر گئے
 مدن گوپال پری برجوری۔ جمجوری سے گولی دئی گئی بیاری۔ برندا بن مین
 برج بال وشیکھا آئی۔ لٹانے گھونگھٹ مار نبض دکھلائی۔ ہر روگ دوکھ
 کچھ نمین دیو سمجھائی۔ سردی گرمی سے اٹھو جی گھبرائی۔ موہین برج بال
 گوپال موہنی ڈاری۔ بن آئے گوپی ناتھ بید بنواری۔

۸۔ برکھجان نندنی بار باد گھمکھ ڈھانپ روت دھار دھار۔ برہا آگ لگی تن
 جرت مور تلچہ تلچہ موہ ہوت بھور کیسے گئے سکھی نند کشور مین توڈھونڈ پھری
 اُنھین ہار ہار۔ حافظ ہاے پڑت نین چین مگ ہیر ہیر تھک رہے
 نین کمون اُور جائے۔ اُن کینھی سین کا سون کمون سو پکار پکار۔

۹۔ کسکت مسکت کیسی چات چال۔ توری سانوری صورت گھونگھدارے بال
 کسکت مسکت کیسی چلت چال۔ بندی بھال نین بچ کا جرکت گجرا ج
 گوری جو بن سنبھال۔ کسکت مسکت کیسی چات چال۔

۱۰۔ مور اچا تر شیا م سون من اٹکا۔ بتاؤ سکھی کوؤ جادو ٹوٹکا۔ سلطان
 پیابن چین نہ آدے مور اسن رہت ہر بھٹکا بھٹکا۔ مور اچا تر شیا م سے
 من اٹکا۔

۱۱۔ پیاپیارے اتنی عرض موری مان۔ گرے لاگن کی بھٹی ارمان۔ اور ان سے
 سیان ہندت بولت ہن ہسے کرت گمان۔ پیاپیارے اتنی عرض موری
 مان۔ دیا کرشن کر جو رے کمت ہن مت کرمان گمان۔ پیاپیارے اتنی
 عرض موری مان۔

۱۲- جو بنوا بارے سے تچ دین۔ بیاہ کیو گونا نہیں لینیو کون خطا ہم کین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ مات پتا سب ہی مل تیا گوسنگ نہ اکیو لیں۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ خلیل پیاتم رووت ناحق ہو سے ہر جو بدھنا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔

۱۳- مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنکن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر مدن جو رتا پردئی مارو کرت شور موہ بلکھ بلکھ کے ہوت بھور مورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مدھ ماتی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پنکھ دیت اڑجاے سانس پیاس لیت شیو پر سا دہیت مین اچیت مین تو دھونڈھ پھری سارا بار بار۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴- کھیلت بسنت پیاپاری سنگ۔ بھر بھر پچاری مارت رنگ۔ کھیلت بسنت پیاپاری سنگ۔ ات سیس ٹکٹ ات تلک بھال۔ ات کنڈل ات موتن کی مال۔ ات پیاری ات ستواری چال۔ ات چو نر لال ات پٹ سُرنگ۔ کھیلت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دونون چتوت اک اک کی اور۔ پیاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پیاری مانو دیپک پیا پتنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندر اول بھر جھوری لیے گلال۔ روری لالتا لیے لال لال۔ ابرک کو بیکھا لیے ہر تھاں۔ کیسر رنگ چھرت انگ انگ۔ کھیلت بسنت پیاپاری سنگ۔ کوئی گھونگھٹ مین مکھ لیو چھپاے۔ کوئی دوڑ چھپٹ پٹ گھٹ آے۔ کوئی مارت قمقہ دھائے دھائے۔ فرحت پیاپاریے کوہی اُننگ۔ کھیلت بسنت پیاپاری سنگ۔

۱۵- شکر شیو ہم بھولا۔ کیلاش پتی مہراج دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ اور سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن دشاں بین لال لال چندر بھال

ات سوہت برآج - شنکر شیوہم ہم بھولا - اردھنگ روپ جیسے چھپانہ
 دھوپ نرکھت انوپ بھئے چھکرت بھوپ کرڈمک ڈوپ گت ڈمرو باج شنکر
 شیوہم ہم بھولا - ریش تریک چھب انگ انگ لیے گورسنگ سوزشیش
 گنگ پیہ بھنگ ڈھنگ سون کرت کاج - شنکر شیوہم ہم بھولا - کئے داس
 نظامی کرچورچور دے جگت دان رکھ مان مورگہ چرن نور کمان باون آج
 شنکر شیوہم ہم بھولا -

۱۶- دیکھو لالی چھب لکھن للاکی - گور وگات تاک کیسہ رجت گول کپولن الکھ جھلاکی -
 ترچھی تلن ہنس مکھ مکرن چلت غور گیند کلاکی - شری رگھو راج نرکھ چھب
 موہت ایسی مارکون مستلاکی - دیکھو لالی چھب لکھن للاکی -

۱۷- تعریف کروں اب کیا کیا میں اُس مُرلی ادھو بجیا کی - نت سیوا کج پھر یا کی -
 اور بن بن گوؤ چریا کی - گوپال بہاری سری بہاری دُکھ ہر تاہمہ کریا کی
 گردھاری سندرشیا مہر بن اوہل دھرتی کے بسیا کی - یہ لیلہ ہر اُس
 نندن من موہن جشوت چھیا کی - دھردھیان سنو ڈنڈوت کرو سبے بولو
 کرشن کنھیا کی -

۱۸- وُہر پ - دیکھے دامن سامن کا منشی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دے کے للار - دیکھے دامن سامن کا من سی جنات جھک جھک چلے سوکھ
 چکے دے کے للار - دھنس روپ بھوہن بانادر درنگ بانن سون بانڈھے
 رس ترکش مرگ نینی کھیلٹ شکار - دیکھے دامن سامن کا من سی -
 جگل نین مون ڈورا ات سوہن روپ مال ترنی نے ڈاروریشم کو جبار
 دیکھے دامن سامن کا من سی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے دے کے

للار -

۱۴۔ ساون۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ برست شیتل مل بھوم بھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولین۔ ہنس چکوریچودش دولین۔ ناچت بن ات کرت کلاولین۔ مور موری چوم چوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم کھن کھنہ ہنڈولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑھے مٹل کے۔ چن چن بچھے بچھو ناہلکے۔ کلی کچ دل توم توم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ڈولے تر بدھ پون بدولی سر جو بکت پٹ چسب چھائی۔ جھولین جنک ستار گھرائی۔ بھوپال جھلاوین بھوم بھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گاوین راگ راگنی بھاسن۔ دمک رہی مانو چسب دامن۔ جھونکا دیت ریٹ گج بھاسن۔ پائل بابے بھوم بھوم۔ ساون گھن گرجے۔ جے جے کرت سمن جبر بھکت۔ اندر نشان بجاوت برکھت۔ داس گنیش بگل چسب نرکھت۔ چھاسے رہو سکھ روم روم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم

۲۰۔ (مطار) رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ رس کے دن رین اندھریا چھائی بد ریا انگنا میں پرت بھو ہمارے۔ شور چکوریچودش چون اور امور واکرت گھارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ بارہو پریم روپ رس ساگر سو بھت وارنہ پارے۔ بن پیا کو مونہ پار لگاوے نیا پھنسی بھدھارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ کہیں سکھی کر بھن دے انجی میں پھر بھنارے۔ کالے کروں سکھی بارہ اچھو کھن کا پر تولہ سنگارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ سب سکھیاں ملین اپنے بلم سون گاوت مدھ ہمارے۔ پیا فرحت پرین دھونی راماون بیسی ہون آسن مارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔

۲۱۔ آج لکھیو گھنیاں آتے مگ ٹھارہو بجاوت بانسریا۔ میں جمن جمل

آج بھرن گئی میرے ڈاری گرسے بچ بھانسر یا تن سن کی سُدھ نادوبی میری
کسکن لاگی پانسریا۔ گنگا بخش سنے ہر ریچھے میرے پائین پُرت نہیں
ڈاگریا۔

۳۲۔ نندن دین بند تباک نو دیا کرو۔ بنشی کی دھن میں شنگے نکل گھر سے آئی ہوں
بیشاب دل بڑھیں نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بیانی تھی بانسری
دوبی بجو پھیر ہمارا کما کرو۔ اچھا کھ ایک اور یہ دل میں ہی پیاری لال
نہری جمناجی کے گھاٹ پہنت ہی ملا کرو۔

۳۳۔ دلاونی، مالی نش دن گھیرے گیل چیل مدھ بن میں۔ جو بن کا مانگین دان
کانخ کن میں۔ میں دودھ چین کے کاج آن بن بھٹکی۔ بنشی بٹ مدن گو پال
پکر کر بھٹکی۔ میں ہٹاک ہٹاک ٹھہ گئی نہ مانی ہٹکی۔ ناگرت بٹنا کٹ پٹاک
دی شنگی۔ ہو گئی نئی نکرا ربات باتن میں۔ جو بن کا مانگین دان کا نہ کنجن
میں۔ جھٹ پٹ بھیان بھیک جبوری کرے ٹھاٹھولی۔ جھن جھٹ میں
جھٹکا جھپٹ بارانولی۔ میری پٹ پٹ مانی پٹ گھونگھٹ کی کھولی۔ کر
جھٹک چوڑی چٹک سک دی چولی۔ جو بے لحاظ نار ہر لاج نہیں میں۔ جو بن
کا مانگین دان کا نہ کنجن میں۔ گھر آئے گاسے چراسے تندے کے لالا۔ جسودا
لیو بلے نکٹ گو پالا۔ کر کپڑی لکار غضب کر ڈالا۔ کرنے آئین فریاد
برج کی بالما۔ کیا نفع تھیں دودھ لوٹ لوٹ پائیں میں۔ جو بن کا مانگین
دان کا نہ کنجن میں۔ جسودا کی ہا کرت پُرت ہر پتیاں۔ مانی میں بنشی
بٹ گیا چراسے گیاں۔ جُڑ جُڑ ساج مانی آج قدم کی چھپن۔ میری
بنشی لی چراسے سکھی بن سیاں۔ یہ جو چنچل چٹ پٹی چتر سکھیں میں
جو بن کا مانگین دان کا نہ کنجن میں۔ ہر کسین سُنو مانی میں نا میں دودھ لوٹی

یہ کرنے کو طوفان حویلی چھوٹی۔ یہ رپٹ پڑی گر پڑی مشکلیا بھوٹی۔ اُلجھ خضر
مین ہار ٹری سب ٹوٹی۔ ہرنی مائے سمجھائے مدھر تین مین۔ جو بن کا مانگین
دان کا نڈھ کنجن مین۔ سن سری کرشن کے بچن سکھی سکھائی۔ چھب
نرکھ منوہر بدن پر م سکھ پائی۔ ہر لیکھ راج ست پر سہائے کا نہائی۔
بندش گنیش پر ساور اگنی گائی۔ ہر بسکرن موہنی مدن موہن مین۔ جو بن
کا مانگین دان کا نڈھ کنجن مین۔

۲۴۔ (خیال) نرگین چشم گلبدن عمر ہر بالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی۔ البیلی بانگی اداوار بھاسن ہر۔ کر کے ٹولہ سنگھار کھڑی کا سن ہر۔
دل ہر میر اشتاق خدا ضامن ہر۔ کیا بھین ہر غنچہ دین پان کی لالی گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ اسقدر ترے رضا رون پر جو بن ہر۔ بقدر
فلک بن جھلک ماہ روشن ہر۔ کیا مدن کی آمد بدن مین نازک پن ہر۔ غلی
علام شکم جسم کندن ہر۔ کیا ادا سے رخ پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کانن مین تیرے کرن بھول بالا ہو میندی
بیسر نور تن گرے مالا ہر۔ رخ بھوم بھوم جھکون نے چوم ڈالا ہر۔ افسر جان
جو بن کا آجیا لا ہر چھب عجب ناز انداز چال متوالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر
چوٹ موہنی ڈالی۔ کیا پری پری سی تیری پیشانی ہر۔ وہ ادا تری گل جہان
کے من مانی ہر۔ حق نعلے کی اسقدر مہربانی ہر۔ بندش گنیش پر ساور خروانی ہر۔
چھب دکھائے طبیعت مثیلا راجھانی ہر۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔
۲۵۔ شیا م بن گھٹا شیا م نہیں بھاوے۔ کھن گرھین لرھین ہیہ کا سن تا پر بدن
ستاوے۔ بیرن کوئل نریش دن بولت چترک شبد شناوے۔ جب داسن
دکے آئے اودھو ناگن سی لہراوے۔ تھر تھرائنگ کنپٹ بن پیو کے اٹھ بھاگے

دُور پاوے۔ اودھو کب آئے ہیں مومن ہنسی سناوے۔ کب نہال کرہیں
وے ہمارا راج بہادر گادے۔

۲۶۱۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصور میں ترے گلغلام۔ بخوبی عجب اتنی نور۔

ادا افسرِ مثال حور چشم دو تیری موتی چور۔ نگہ میں ہر باد و بھر پور۔

دوہا۔ گل تیرے رسا رکے گل کرتے ہیں دید۔ آفتاب سے صاف تمھارا چہرا

ماہِ عید ادا ہدم تری سرنام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ دیکھ ناگن کالی کا گل۔

ہوا گل پریشان سنبل۔ میرا دل ہو عاشق بالکل۔ مثال جیون گل پر بلبل۔

دوہا۔ چشموں میں رہتی بسی صنم تری تصویر۔ بدن بھر اگلبن تمھارا جیون گھیر

کرین گلشن گل تجھے سلام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ مہربان تیری پیشانی۔

نہ گل گلشن میں نمانی۔ خدا نے کرم مہربانی۔ خوشنما تھیں ہوتے جانی۔

دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہو یا رہ۔ قتل کرو یا کرو رہا ہو یہ ملک و انصاف

پھنسے تیری الفت کے دام۔ تصور میں ترے گلغلام۔ ہوے یوفا خفا ہم سے۔

کرو ہر دفع جفا ہے۔ لڑے کیوں کئی دفعہ ہے۔ حال یہ کہوصفا ہے۔

دوہا۔ دل بلبل بیار کی دوا تمھارے تیر۔ نگہ مہربانی ہدم کی یہ ہکوا کسیر۔

رہے ہر دم دل کو آرام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ عجب ہدم مرادم ہو

نہ اندھچھر گل عالم ہو۔ محبت کیوں ہے کم ہو۔ اتنی یہ ہم کو غم ہو۔

دوہا۔ اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہیں پیار پیار کیا دل دیا جھلا پھر

کیوں کرتے تکرار۔ برا کچھ کیا نہ بنے کام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ ہوا دل تجھ پر

دیوانا شمع پر جیسے پروا۔ مناسب ہو دلبر دانا۔ ذرا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ شہر گل گلزار ہو چمن فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چنبد بندش

گینش پر ساو مکان ہو کوچہ سالک رام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔

۲۷۔ کنجن مین باج رہی مریا مدن بھری۔ ادھر دھری گوپال لال کے سن موہن
 برج بال مدھر دھن کان پری۔ اب کوئی جتن بنے نہیں سجنی کھٹکت ہو دن
 رین چین نہیں پرت گھڑی۔ بیرن بیر پڑی دنی ماری چنچلی چلانا نک چٹ پٹی
 چٹاک بھری۔ ہمت ہر مہن گنیش موہنی بسی کرن سنسار۔ تناک بن کی
 لکڑی۔ کنجن مین باج رہی مریا مدن بھری۔

بھاگ راگ

۱۔ بلہم تیرے جھگڑے مین رین گئی۔ کمان گئے چند اکمان گئی بدری کمان گئی پریت
 نئی۔ کھل گئی بدری چٹاک رہے تارے سوئی گنت رہی۔ بلہم تیرے جھگڑے
 مین رین گئی۔

۲۔ رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسا کی گت ہنسا جانے مرم نجانے کا گلاکت
 کبیر سنو بجائی سا دھو سونے مین ملت سہاگا۔ رنگ جوئی لاگا۔

۳۔ شایام تیری عجب رنگیلی انکھیان۔ آپ رنگیلے سیج رنگیلی اور رنگیلی سکھیان
 شایام تیری عجب رنگیلی انکھیان۔

۴۔ جو بن موہ دینھے جات دگا۔ ان جو بن پرمان نہ کیجے جیسے کسم رنگا جو بن
 موہ دینھے جات دگا۔ شایام سلوئے آؤ اب تم کون کون رنگ لگا۔ جو بن
 موہ دینھے جات دگا۔

۵۔ کرم تم کمان کمان لہو۔ کبہ کی دھری کبہ کے انگنٹان کبہ کے بول سینہو۔
 ساس کے آنگن نندجی کی دھری سیان کے بول سینہو۔ کرم تم کمان کمان۔

۶۔ سورے لیکھے مدھ بن لگت آجار۔ ایک سے موہن کے دھوکے ہنسا چنٹ

جہنخار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ بیاگل تلمچٹ بھوم پر لوٹ کوؤ نہ
سُنٹ گوہار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ جاوَن تے ہر ہاسے سدھارے
تج وینو گھر بار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔

۷۔ آج ہرین اُنیدھے آئے۔ ادھرن انجن ماتھے نماور سیندر کپول لگائے۔
آج لہرنین اُنیدھے آئے۔ سورواس موہ یاہی اچن جو تین تلک کمان
پائے۔ آج ہرین اُنیدھے آئے۔

۸۔ شیا م کمان تے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاک اُنیدھے نینا پانون پرت دگ
لگے۔ کاخہ تم کمان تے آوت جگے۔ شیش مہا ورا دھرن کجا پان کپول لگے۔
لال تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکھین رس لیو سانور دکن سوتن گھر جگا
کاخہ تم کمان تے آوت جگے۔ سور شیا م جاو اُننہن کے دے ہین
تمھارے لگے۔ شیا م تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچا دے ہسکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک چھائیں
کالی گھٹا چڑھ دیکھو انا جیہ مون مورے ہوت ہودھک دھک۔ پگ دگ لگات
تن حتر تھرات بجلی رجا دے چک چاک۔ تیری کنور کھضائی چترائی ٹھرائی اب
جان پڑمی سوو تنک تنک۔ متھ ابرندا بن یاد آوے اِن کان سنسی سنسی
کی جھٹک۔ ہم تو گر جی ہین درس پرس کے ہم کو نہ پیارے اٹک بٹک
تج لوک لاج مقصود پیا دوازے کھڑے اب کھول بھٹک۔ پونچا دے
ہسکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگاس کے جو بن لوٹارے۔ بارہ برس کی رادھا پیاری ماتھ کنگن میرا
چھوٹارے۔ کرکھری برجوری کوت ہین سوتن ہارمورا لوٹارے۔ میرا
جگاس کے جو بن لوٹارے۔

۱۱۔ سکھی بن بنی بجاوت ششیام۔ رین سین ڈھونڈھن کوٹکین پریم ست برج
بام۔ سکھی بن بنی بجاوت ششیام۔ بانس بنسریا ہرنگھ لاگی ٹیرت لے لے نام
آس پاس جو تین گھر آئین بھین سکھ بس کام۔ بانکے بیتی کرت ہڈوٹرن
دیو گنشیام۔ سکھی بن بنی بجاوت ششیام۔

بھیسروین

- ۱۔ کیہ وہ ملجائین گردھاری۔ ایسی کووٹھن بتاوری باری۔ گوگل ڈھونڈھا
برندابن ڈھونڈھا ڈھونڈھی ستھراساری۔ کیہ وہ ملجائین گردھاری۔
- ۲۔ سیان کے آون کی بھنی بیریان درو جواپہ ٹھاڑھی رہون۔ کدر پیا سون
جائے ملاو نکسو جات موراجیا ہو۔ سیان درو جواٹھاڑھی رہون۔
- ۳۔ گل لالون مین رادھاپیاری بسین جاہی جوہی مین کنھیا بسین۔ گل لالون مین
رادھاپیاری بسین۔ بیلا مین البیلا بے۔ بیلون مین نئی البیلی بے۔ گل لالون
مین رادھاپیاری بسین۔ پیا کی سدا پیا باسا مین باسا شیا مین شیا مانو بی
بے۔ گل لالون مین رادھاپیاری بسین۔ چاندنی مین چنداول فرحت
لالے مین للتا سبیلی بے۔ گل لالون مین رادھاپیاری بسین۔
- ۴۔ بنا پاک پروردگار کون کھبریا لے موری۔ چھونچھی بھرے بھری ڈھوکا دے
ہامو لے قدرت نورمی۔ جو چاہے سو کرے بدھاتا چلے نہ کیہو کی برجوری۔ بنا
پاک پروردگار کون کھبریا لے موری۔
- ۵۔ سیان کروٹیان لینے دے۔ جاگی ساری رات لم کروٹیان لینے دے بندر
گوری مدھ بھری انکھیان رس ٹپکے والی چھتیاں۔ سیان کروٹیان لینے دے

- ۷۔ اچھا مور اباہل دینہ گونوان۔ چلین پیا تیرے دیش نگر۔ میر و بابل نے دینہ گونوان
چار ماں جاڑے کے لاگے رے تھر تھر موت جونوان۔ چار مینہ گرم رات
لاگی ٹپ ٹپ چوٹ پسوان۔ پھر چار مینہ چوسوا کے لاگے بھیج گئے رے
جونوان۔ اچھا مور اباہل دینہ گونوان۔
- ۸۔ رات کے پسوان نندی مون پے ستوان کے گئے رے۔ سیان لے آئے
سرخ چو نریا دور دیورالائے ہاتھ لنگنوان۔ سیان گئے مورے پردیوان
دیورائے پسوان۔ مو پے ستوان کے گئے رے۔
- ۹۔ کیسے بھرون پنیان گیان۔ پنگھٹوارو کے نان۔ اک ڈر ہی مجھے ساس سند کو
دو بے بیرن سوتیان۔ پنیان بھرت موری انکھیان لجا نین دیکھ ہنسین سب
کامیان۔ گیان پنگھٹوارو کے نان۔ بنی کی دھن سن بیا گل بھین نکسوجات
جیا۔ گیان پنگھٹوارو کے نان۔
- ۱۰۔ ارے ہو بیان نہ بجا و شیا م مرلیا رے۔ مرلی کی دھن سن جیا بیا گل بھورے
نکسے جات مورے پران۔ ارے ہو بیان نہ بجا و شیا م مرلیا رے۔
- ۱۱۔ مدھ بن مین کھڑی اٹھلات۔ چند بدن سندرمگ نینی سو بجا برنی نہ جات
دھرے سیس گورس کی شکی پتلی کمر بل کھات۔ گھونگھٹ اوٹ چوٹ نین کی
لوٹ پوٹ کرجات۔ مانگے دان کاٹھ کنج مین دیت کما شرمات۔ جوانی دیوانی
چار دن کی ناہین برابر جات۔ واس گنیش من موہن چھب نمک نمک مسکيات
جاہی جوہی مین کھیا بے گل لالون مین رادھا پیاری بے۔ جاہی جوہی مین۔
چمنیا مین چترنچج سیلا مین باری لال دونامروا مین گورو دھاری بے جاہی
جوہی مین کھیا بے گل لالون مین رادھا پیاری بے۔
- ۱۲۔ تلپھ تلپھ ساری رین گجاری کروٹیا لینے دے۔ بلم کروٹیا لینے دے سناڑک گوری

نہیں ریلے کرنہ دھرت داری چھتین پر کروٹیاں لینے دے۔ تلچھ تلچھ ساری
رین گجاری بلن کروٹیا لینے دے۔

واورا

۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالہ۔ ہم جانی پیا اور بنیو سب بتیان توری
جھوٹ۔ کرم ہمارے سون یہ ہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہڑوٹ۔ کست خادم
اپنے صفی سون توری ڈگریا گئی مین لوٹ۔

۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ پیگ پیگ پر شیوہ دشمن مین سدھ براجت
تھلی تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیر و ن کال کرے کتوالی
پاپ تاپ ترے ڈالے ملی۔ من بھاوے ہین۔ شری من واکن موہ رہی
ہر اچل بھئی پھر ناہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری مکٹ کی داتا تلسی
سیوہ چھاڑ چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔

۳۔ مائی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیون لیتے نہیں۔ ذرا تین کی سین
مول ہر ہم دام روپیا لیتے نہیں۔ لکن پیا پر کھت سبکو بیوفا کو دل
ہم دیتے نہیں۔ مائی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیون لیتے نہیں۔

۴۔ پنیاں بھرن جن جیوا کیلی۔ ٹھاڑھو ڈگرنچ نمڈ لاا ہر چلیا کے ٹوک کرے
السیلی۔ حافظ پیا سن کا ہر لئیو ایسی کری بتیان وہ رسیلی۔ پنیاں بھرن
جن جیوا کیلی۔

۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی سنیں پیا مار ڈالیں۔ ساس نند موری جنم کی
بیرن سیان کی پیاری دلاری۔ سنیں سیان مار ڈالیں۔ لٹ کھولے

اثریابہ۔ توری فکرمان مورے نند لالاٹھاڑھی محلیا پہ پھرون مین ساری
سُنین سیان مارڈولین۔ لٹ کھولے۔ حافظ پیاسون موہ ملاوہ پریم کی
برجھی لگی اب کاری۔ سُنین پیا مارڈولین۔

۶۔ پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری۔ ات بے گنگا ات بے کاشی بولے چریا
برجباسی۔ پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اورن سنگ پیا بولت ہنست
ہین ہسے نہ بولین ٹلاے ہاری۔ پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری۔

۷۔ ارے سیان ہسے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت البیلے متوارے تم
کیہہ کے ہو میت۔ ارے ہان رے سیان ہسے جن کرو پریت۔ سوتن کے
گھر آت جات ہو کون تمھاری ریت۔ ارے سیان۔

۸۔ ترچھی خبر یادیکھائے جاؤ جنیان۔ ان ننن کی ماری مرت ہون دلیر لڑیا لگائے
جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یاد۔ تن من مون مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی کوٹھیا
جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یادیکھائے جاؤ جنیان۔

۹۔ جاے بلیا موری بھرنے کو بنیان۔ موہ کاجراوت دیکھو جھننیاں۔ جاے
بلیا موری۔ مور اکہا پیا مانت ناہین۔ مکا لچاوت جیسے کمیناں۔ جاے بلیا
موری بھرنے کو بنیان۔

۱۰۔ چلو ہو چھاڑو سناؤ جن سیان۔ دیکھو مرک موری جاے ننن بنیان کھائے
سو گند نفیر کت ہون نیمہ لگاوت تھے ڈورت ہون۔ اوچھے کی پیت
مین تو ایسی سنت ہون۔ جیسے رہت ترور کی چھیاں۔ چلو ہو چھاڑو
سناؤ جن سیان۔

۱۱۔ ڈلاے جاؤ بنیان ماری جیو۔ بنیان ڈولاوت آوے سکھ نندیا اس
من ہووے نکس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے بدن پر چوہوے پسینا

اس میں ہوئے اٹھائے لیون کنیان۔ ماری جھوڑا لے جاؤ بنیان۔

۱۲۔ دیکھو چھپلا لگا۔ ے لیے جاے کدوا کی چھنیاں چھنیاں۔ نینن کجرا مسالے دے
ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاے۔ کدوا کی چھنیاں چھنیاں ٹھٹھاڑو سوٹ
کا بنی سناوے مورا جیرا چرائے لیے جاے۔ دیکھو چھپلا لگائے لیے جا
کدوا کی چھنیاں چھنیاں۔ مین جنگل کی مورنی رے کوئی کنپا لگائے چلا جاے
کدوا کی چھنیاں چھنیاں۔

۱۳۔ اٹھو رے سپہیا پیارے لشکر تیر و کوچ۔ تجھ کو تو ندیا پیاری سی نبھے پیاری
تیری زبان۔ ایک تو مین راجہ کی بیٹی دو بجے جلی بدنام۔ اٹھو رے سپہیا
پیارے۔

۱۴۔ جل کیے بھرون ہنا گری۔ ٹھٹھاڑو بھرون نند لالہ تکت مین نورے بھرون
بھیجے چنری۔ جل کیے بھرون۔ لاج کی ماری ٹھٹھاڑو کھن بج ہاتھ سون
پکڑے لگری۔ جل کیے بھرون ہنا گری۔

۱۵۔ تو نے تو مورا سن ہر لینھا ٹوپی وائے سنو لیا۔ ہاتھ مون برجھی پکت آوے
کمرے بارے کٹریا۔ رات کو بالہم ہسے روٹھے جاے کے راکھی پٹریا۔
تو نے تو مورا سن ہر لینھا۔ سچ کے اوپر جادو ڈرتیون ہن کے مرتیون کٹریا۔
تو نے تو مورا سن ہر لینھا ٹوپی وائے سنو لیا۔

۱۶۔ او برج بسیا بارے کے رسیار کو نہ موری ڈگاریا۔ مائی باپ کی بڑی دلائی
ہاتھ چھوئی نہ رسا ریا۔ جب سے پڑی مین مڑھا کے پالے دوے دوے
بھراوے لگاریا۔ او برج بسیا بارے کے رسیار کو نہ موری ڈگاریا۔
تیل لگائے چھپلا لگائے تاپے سائے کی ٹوپا۔ کالی کالی چلیں پہ جیا مورا
لرے جے تک مارے نچریا۔ او برج بسیا۔

۱۷۔ کلین سنگ بھونرا بھاسے رہے۔ چاروں اور چوٹی ٹھنڈی رہی کوکل شور چکا رہے۔ بیاگل چھاڑ ہمیں نند لالہ جانیں کہاں خود چھاسے رہے۔ کلین سنگ بھونرا بھاسے رہے۔

۱۸۔ لالہ بچن سبھار کے بولن۔ پانچ ٹکاک کی بکرا دوڑھے بات کہت ہیں بڑے بڑے بولن۔ ٹھاڑھے قدم ترکاری دیت ہیں مانو نند جی۔ لے لیو مولن۔ واون مرد سرہ ہون موہن جادون ایو ہمارے ٹولن۔ مورو تو ہمار ہزارن کو ہر توری سب گین کو مولن۔ سور ششیام رس بس بھین گوالن آگن بھتیر کرت کلون۔ لالہ بچن سبھار کے بولن۔

۱۹۔ دی چون کھاسے لیو گاری نہ دیو۔ کوری ملیا میں دیا ہما دوسو او کو مول چکا لے مرے سے۔ برنڈا بن کی کچ گلی بن بیاں پکر سبھاسے لے مرے سے۔ دہیا کی موہ جاہ نہین ہورادھا سبھی کو ملاے دے مرے سے۔ داکے بنا موہ چین نہ آوے کوئی جتن کر لاسے دے مرے سے۔

۲۰۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چونا موہے کو پان۔ کلکاتہ کی رنڈی بریلی کو جوان۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ اپنے پیاکو بن دھونڈھون۔ جب ہی ملین تب ہوئی ہون سہاگن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا مذی کنارے دھوان ہوت ہو میں جانی کچھو ہوے۔ جیہہ کارن جوگن بھی نہیں نہ جلتا ہوے۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا۔ چھانڑا کیلی پوہین گئے کون دھون دیش۔ نا جانوں کب آے ہیں جٹا جوٹ بھے کیش۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا۔ جب سدم آوے پوکی ٹپ ٹپ ٹپکت میں۔

مور چھپت ہوئے دھرتی گردن حافظ پڑے نہ چین۔ ہوئے ہوں فقیرن ہو
ہوں فقیرن۔ پیاسے کے کارن

۲۲۔ شیا مرے موری بیان گونا۔ بیان گونا بیان گونا۔ شیا مرے
موری بیان گونا۔ مین تونا پر اے گھر کی مورے بھر دے گو پال رہونا۔
چلت پھیرت ہر کا کا کو اور تھار ور ہونا۔ شیا مرے موری بیان گونا۔
جسومت پاس پکڑ پھلچلون تاسون چھیل سوانگ کر دنا۔ شیا مرے موری
بیان گونا۔

۲۳۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔ دے کونا پر چورالگت ہن ڈھال تلور یا باندھے چلو۔
ہم دھنا بھر تو لکری کھیلنا ٹھاڑھے جو بن تم تا کا کرو۔ کونا لگ بالم سنگے چلو۔
۲۴۔ پھیری دے دے جاے بھنوا۔ ہاتھ مین پوتھی کاندھے دھوتی جب دیکھو
تب ٹھاڑھو اٹکنا۔ بھیکھ دے سے لیتے ناہن بارہ برس کے مانگے جو نوا
پھیری دے دے جاے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو لیے جاے کروندا کی چھیان۔ لپٹ جھپٹ برجوری دیکھا دے
توڑے ڈار سنے موری کر بیان۔ کاہ کروندا ہنگو نین مانے چھوڑت ہو موری
نین بہتیاں۔ دیکھو لیے جاے کروندا کی چھیان۔

۲۶۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔ کوٹ دن مورت نیچا ور کوئی سکھی کر دیوے نہ
ٹونا۔ جنگ نگر مون شور مچو پھوٹو پان کھان اور سونا۔ سانوری مورت
بھان پچھو بہت لے لے سکھی بھر بھر دونا۔ شری رگھوراج ملک واسلے پر
آخر بہن فقیرن ہونا۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔

۲۷۔ جادو بھری شیا م توری خبریا۔ جت چتوت تب بس کر راکھت سندریا
رام دھن دھریا۔ زلفین جت مکھ چندر پر کاشت ناسا کو لنگن من ہریا۔

جنگل پر یا متھرا پڑ باسی چھنسی جال بچ منو چھریا۔ جادو بھری ششیام توری نجریا۔
 ۲۹۔ ششیام توری صورت پر مین واری۔ جائگہ کی مسکان مادھری بار بار تار پربھاری
 بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلواری۔ ششیام توری صورت پر مین
 واری۔ ڈگر چلت ہٹ کرت سانور و لپٹ جھپٹ چولیا موری پھاری ششیام
 توری صورت پر مین واری۔

۲۹۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔ گوپی گادین گوال بیا دین رہس پو است بھاری۔
 تنک تنک تھئی تھئی کرشن جی ناچت سکھا بجاوت تاری۔ نیور بھیا پابن باندھے
 سرے اوڑھے ساری۔ انکرت گنگرت گنگرت گنگرت گنگرت ناچت دے دے
 ناری۔ گوپی گوال مگن سب ٹھارھے نرت کرشن ماری۔ حافظ گنگرت
 بنست کچھو ناہن لیا اہرم پاری۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔

۳۰۔ سکھی رمی ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرت تنک تھئی تنک
 تھئی تنک تھئی تھیا۔ جھانجھ مردنگ ڈمر و ڈھپ باجت اور بیت شمنیا۔ انکرت
 گنگرت گنگرت گنگرت و ن ن ن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ مگن ات من ہون
 ند بیا ارجھومت میا۔ سکھی رمی ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچھریا بندیا لیگی مور۔ ٹھاڑھی مین جنا ہور دن رے۔ مچھریا بندیا۔ جاے
 کومورے ہارے بلن سون جنامین جال پھراوین۔ مچھریا بندیا۔ جاے کومور
 کوؤ چھوڑے دوزرے جنامین بنشی لگا دین۔ مچھریا بندیا لیگی مور۔

۳۲۔ رام کرے کمون نینا نہ ارجھین۔ ان نین کی سین بری ہوا ر بھے نینا
 ٹھہر جھالے ناسر جھین۔ رام کرے کمون نینا نہ ارجھین۔

۳۳۔ ماری سرون مین تو پیر سپریا۔ ساس بتاے گئی پسنا کوٹنا ستیان چلاکے
 گئے سین اٹریا۔ جھارے مین جھو کون پسنا کوٹنا لاکھ روپیا کی چوٹ اٹریا۔

۳۴۔ نہ گئی توری بارے کی لڑکیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے کنوان پر۔ تک
تک مارین گوٹیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے گیل مان اپنی پرانی تاکین
لوگیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے جھروکھا تک مارین خبریان۔ جب کھو
تب ٹھاڑھے پیچ پر جھک جھک لیت بلیاں۔

۳۵۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ ووہا۔ جیسے چکنا پیر تو پائیے
چکنا لگی۔ تیسے چکنا گوری کا جو بن ٹرے پے ہمارا جی۔ کیوں کھڑا موری جان
اگیلا سے ہٹ جا۔ ووہا۔ پیارے گلی سکوج ہر نمین ملنے کو داؤن۔
نینن ہی رس لیجی پیری سگرو گانوں۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے
ہٹ جا۔

۳۶۔ چلو بارسی دھنیاں گنگا نامے آوین کاشی مون پرت گنوان گنگا ہنارے
سورج پیاں لاگوں مانگوں ایک گنوان۔ گنگا نہرانی تھیری پیری چڑھے
ہون سیان کو کے دیو ملوان۔ چلو بارسی دھنیاں۔

۳۷۔ ووہی سیان آوین ہمیں لیجاہیں۔ پہلی پٹھونی ناؤ آؤ ناؤ کے سنگ موری
جات بلاے۔ دوسرے پٹھونی دیورا آؤ دیورا کے سنگ موری کمر
پراسے۔ تیسری پٹھونی آپ ہی آئے ہنس اٹھ چلین پیاسنگ دھارے
ووہی سیان آوین ہمیں لیجاہیں۔

۳۸۔ سوامی موری بتیان بسر جن جیئو۔ تم تو بلم پر دیو جیو جھلک دار جھلنی
لیتے آئیو۔ جو ر کر پاؤن پرت ہون جلدی لوٹ پیا گھرائیو۔ سوامی موری
بتیان بسر جن جیئو۔

۳۹۔ سنو لیا یار مورے جیرا کی درد بتاے جیئو۔ کاشی بسائی کاشی کے راجا
دیتا اندر جیت۔ نگر اچو دھیا سو نو پڑو ہونا بکر ماجیہ۔ سنو لیا یار مورے۔

۴۰۔ سانچی کدیو کمان رات جاگے۔ جمہومت پھرت پھیل ستوارے لال لال گوے
کمان لاگے۔ بھورہوت اٹھ آئے کمان تے باتین کرت پریم رس پاگے۔
۴۱۔ گوری دھیرے چلو گوری چھلک نا جاے۔ سر پر گوری گوری پر کرو اپتلی کمر
موری لچک نا جاے۔ گوری دھیرے چلو گوری چھلک نا جاے۔
۴۲۔ موری دہیان کپت گوری تھر تھر تھر موری چھتیاں کرت دیکھو دھر دھر
دھر۔ موری دہیان۔ نئی ریت کرت گردھاری بنواری پچکاری مارتن
بھر بھر بھر۔ گوکل سے تےج بکھی بھاج بھاج سب چھپ رہیں نارنگھ گھر گھر۔
موری دہیان۔ موری دہیان اینچ لئی بیج کھینچ تن چیر کھینچ لیو سر سر سر
موری نرم کلائی مڑ کائی کر کائی موری انگلیا کی ڈوری توری تر تر تری موری
دہیان کپت۔ برسات کیسر رنگ کی بوند مانو میگو اگر ت گوری
جھر جھر جھر۔ پیا فرحت تن مورا تھر تھرات پگ ڈنگات مکھ ہر ہر ہر
موری دہیان کپت۔

۴۳۔ ترچھی خبر یا دکھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یا۔ ان نینن کی مار فی مرت ہون
دل پر کٹریا لگائے جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یا۔ تن من مون مورے آگ لگی
ہو۔ ایسی لگی کو بجھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یا۔

۴۴۔ بچائے رہو مارت ہین نینان بان۔ پلکین تو موری تیر کی گانسی بھوین بنی
ہین کمان۔ بچائے رہو۔ گورے مکھ کے ادھرن اوپرات چھب دیت ہو بان بچا
رہو۔ بکو بس بچال کر لے بھو جب ماری اک بان۔ بچائے رہو مارت ہین نینان بان۔

۴۵۔ مڑ لیا کاسے گمان بھری۔ جڑ توری جانوں پیر بچا پون منوبن کی لکڑی۔ کہون مڑ لیا
پر بھو کر سو ہے کہون کے ادھر دھری۔ مڑ لیا کا ہے۔ مڑ لئی نمن سب ہے
دیون دھیان دھری۔ سورشیام رس بس بھین گوان پر ہر دھیان دھری مڑ لیا

دوہا

پیارے تھری سدھ بہین چین ہون بستر تہ
 لگ چودت نینا تھکے تھنٹی ملن کی آس
 پیارے تھری بردہ مین ندی جھنٹے نین
 نش دن من بیا گل رہے برہ دیون چوک
 حافظ پیارے لال بن پڑے نین چین چین
 جو دیجے سو پائیے حافظ کین یہ لوگ
 حافظ تھرے درس بن تپست ہون دن یں
 تھری سدھ بھرے نین چین ہون پیارے لال
 پیارے تیرے چرن کی کون کمان لوبھید
 چمت کار تو روپ کی موپر کی نجاسے
 بزل مورت پیو کی یون گھٹ رہی سماے
 او سپنے توہ بل گئی چین مون بار چپاس
 مری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھو ناہ
 پیارے تھرے درس کو ادھر رہو آسے
 حافظات اکلات ہو تاکت تھری آس
 کر کاہت پاتی لکھت جل بھر آوت نین
 کا غنہ بھجت نین جل کر کاہت س کیت
 لکھن پڑھن کی ہر نہیں کی سنی نہیں بات
 یہ نین پاتی نا لکھن دھرے روپ ہون

درشن بن جیہ جات ہو حافظ کراہ کراہ
 مورچت ہوے دھرنی گردن کو آس نپاک
 تن من کٹ کٹ یون کرت تیون کرادن یں
 تم بچھن سدھ جب کردن اٹھے کرتے پوک
 کھان پان بھاوے نین تلپست ہون دن یں
 پران دان جب ہم دیو ملو برہ کو روگ
 کب لون پیارے آیمو تھہ نہ راست نین
 بیا گل جل بن مین جیون حافظ کا اب حال
 چین بچھرت جا کے پرین جھادان چھاتی بھید
 حافظ درشن کرت ہو بھان مویرے آسے
 جیون منہدی کے پات مین لالی لکھی نجاسے
 سس کو س پیتم بھین آن سلاوے پاس
 تیرے درگ جیون جیون مرین تیون تیون کاٹ کرہ
 اب کیا اگیا ہوت ہو گھٹ مون رہے کجاے
 بیگ آسے سدھ لیو اب برا کرت نر آس
 کو روکا غذا تھو دے مکھ ہی کمیو مین
 پانی بر با من بے تھما لکھن نین دیت
 اپنے جیہ تے جانو میرے من کی بات
 تم پیارے من مون بھارتی پاس چہ کون

پاتی واکو بھیجی جو ہووے پردیس
 کا نذر تھوڑا بہت گمنو ہم پر لکھو نہ جاے
 پیارے پاتی نالکھی گئے بہت دن بیت
 پاتی آدھا ملن ہو جو پونچے نچ پاس
 اوکھد نین سون لکھی برد روگ نین جلے
 کر کلن پاتی لکھی پیارے چتر سحبان
 جب سُدھ آوے آپ کی برہ آگ سر سا
 جھوٹ لگے مدراپیے سب کا ہوٹ بھوٹ
 پریت نہ ٹوٹے اُن ملے اُمّ من کی لاگ
 ملے جگ من میں بہت بھانت بھانت کے لوگ
 پریم دُور بے شیل ہوے جن توڑے چککے
 چا ترک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھو
 جیسے پھول گلاب کو سُوکھے ادھک بسا
 تم پچھرت چمن مون مروں کمان جیوں بن تو
 اوجھے کی حافظ بھلا ہو بھی کون پریت
 ہم کپشی تم کنول دل سدا رہو بھر پور
 نین ادھ جب سے بھین پڑے نین جین
 حافظ جن مون شیل نین سونز برکھ سنا
 سن راکھوں ہون برج کے جی راکھوں سجھا
 جب برجے تب نارین گئے پریم رس لین
 پیہ مُورت چت لاسے کے اب رووین نین

جو نش دن من ہی بسے تاکو کون سندیس
 سندھ مدھ جل بہت ہو گا گر کیسے سماے
 اب دنیا کی ریت ہو مکھ دیکھے کی پریت
 تن من کو ہر کھٹ کرے پرے ملن کی آس
 پاتی بھیجے کا بھیجی لب لون ملو نہ آے
 ایک ایک اچھرن پے وارون تن من پران
 حافظ بیا کل ہوے گروں پاتی لکھی نہ جا
 پریم سُدھارس جن پوتن نہ رہے سُدھ کو
 سو جگ پانی مون رہے مٹے نہ چلک آگ
 بلیے بلیے پریم سون ندی ناؤ سنجوگ
 حافظ پھر وہ نا جوئے ہیچ گانٹھ پڑ جاے
 ہم چا من تو ملن کو جیسے چندر چپکور
 تیسے پریت اسیل کی دن پردن ادھکا
 تو مُورت من مون بسے وہی جیادوت موہ
 چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت
 ہم پر کر پانچھوڑیو کیا نیرے کیا دور
 بیا کل مل بن نین جیوں تلپھت ہون نین
 نا جانوں کیسہ کار نا کیو منش بھگوان
 نینا برجے نارین ملین اگا رو جاے
 آپوس تے پرونس بھئے یہ دسو اسی نین
 بیرمی آگ لگاے کے دوڑین پھر مل لین

لاگت سیدھے آئے کے پانچھ کھینچت پران
 کچھ پو پو سون کھٹ پٹ بھٹی سوٹ پٹ پٹ کتین
 لوننی لاگی بھیت جیون دیندہ دو بری بوت
 ہی منتر تم جانو بسی کرن آن مول
 نم نینا اُرو پو کے آئے بھٹے اک ٹھور
 بچھرن انک جو دھ لکھے تاسون کہا بسا
 پیہ بن تن تے تن رت کہون نہ ٹٹ ٹال
 گھاٹل سی گھومت پھرے مرم نہ جانے کو
 مانو کہون ناہتی دانگھ سون پچپان
 بچھرے مانف پھر ملے ہی جان اتار
 سوہ اکیلو جان کے دکھ کر دینو ساٹھ
 تم بن نیند نہ آو ہی کیسے دیکھون توہ
 اوت ہو تم ساٹھ ہی گئی تھارے ساٹھ
 بھوکھ پیاس نیند گئی اُرڈہ بانھ بھٹے نین
 نین پیاسے درس کے نیکٹ پادرت صین
 دو دُ بیا کل بن ملے چین شریہ ناہ
 شیا م دھیان ہیرے بے تاکی پڑ پچھاہ
 پو او ہیرے ہوڑھے پہلے پھاٹے کون
 مورت آوت دھیان مون اُٹھ اٹھ آوت
 کہا کروں کیسے بھردن بن دیکھئے نین
 کا کر ہو پچھر آئے تم جب تن جیسے چھوٹ

آن یارے تیکے کٹل انکش سے ورگ مان
 لٹ پٹ پگ دھرتی دھرے اٹ پٹ لونن
 جب تے مون اوپر پڑی سیام سلونی جوت
 سکون ہر لیت ہن حانٹ ملٹھے بول
 آج دوج و دیش پیہ شیش نکسویہ اور
 مون من منسا یہ سنی جنم بچھاڑون پانے
 کیکہ کرکیم پادس نینن جیہ مون ہو جڑ کال
 کھن میٹھے کھن اُٹھ چلے کھن کھن ٹھاڑھی ہو
 تن دُکھ من دُکھ من دُکھ ہیہ بھٹی دُکھ کھان
 احمد مت اتار کے گھٹ سبے سنسار
 تم بن ایتی کو کرے کر پا سو پر نا تھ
 میرن پیارے اس کو سپنے دیکھو موہ
 پیارے میری نیند کی بات تھارے ہا
 لال پیارے بچھرتے بچھرتے گئی سب جین
 من مالا تو نام کی جیت رہون دن رین
 میروس تو سپے رہو تیر من موہ ماہ
 رومادل ہیرے سکھی واک ہی یہ ناہ
 آج سکھی ہم ام سنی یہ پھاٹ پیہ گون
 سونو بھون دیش پیہ او بھ سانس تیر لیت
 من بھلا دت دن گیو ما کھن ہو رین
 تلپھون ات بیا کل پری برہ لیون ٹوٹ

ہیرت لگ انکھیاں تھکیں بھو حال بیاں
 پیار سے تھرے درش کو چلا کرے چت نہ
 پریت ریت تم آگلی دی سبے بسر اسے
 پریت دن بان ادھکات ہر برہ بھاک تاپ
 ایک لکھ سے بچے لگے ایک من ہر لین
 سن گئی سکھوچ ہر نہیں ملنے کو داؤن
 متر ملن ستم ہر نہیں حافظ کو وٹ سکھ
 حافظ پریم کے روگ کو اٹھ لاکت ناہ
 حافظ بی کے درس بن چت دھرت نہیں جیر
 پیار سے تھرے روپ کو یہی چہ ہم چت
 نکست ناہین جان ہر پیار سے تھری آس
 جو بن اگلے بان سکھی بیو چھائے پردیش
 حافظ گرجن کی کمی نیک نہ بجائی چت
 برجی لاگی پریم کی اٹھے کر سبے پیر
 حافظ کچھ چنتا نہیں پڑو رہے یہ گات
 ہاڑ ماس کا نسا بھٹے برہ روگ تے ہاے
 چھن دیکھے پیار سے ترے من نہیں نیک لگتا
 پران لیے ٹھاڑھو نذر حافظ تھرے بیت
 سمجھائے سمجھت نہیں رودت ہن ینین
 پیار سے کیسہ کی پریت میں ہین دیو بسر اسے
 کلپ کلپ جیا جات ہر کل نہ پڑے ہیہ ناخ

حافظ جی کب آے میں بیان پیار لال
 جہم لوبھی من مون چہ سکھ سہیت اودت
 بیا کل نش دن چت رہے کل نہ پڑے اب
 تن جہر کے کو نہا بھو جب سے بچھریں آپ
 چتون پتون نہانت ہر کا جہر تو سب دین
 نینن ہی رس لیجے ہری سگر و گاؤن
 پنی بچھریں ستم ہوت ہر انکھنیں کو وٹ
 سب سب سب گرا کر پڑے اٹھے گراہ کراد
 سو پوچھے نہیں بات ہو ایں نٹھریے پیر
 دور بیٹھ دیکھا کردن حافظ بی اب نہت
 نینن پیار سے درس کے رست پیاس بیاں
 حافظ جی ابکا کروں کیسے ٹھہون سندش
 پر یو سوئی پچتان اب برہ دھرت نہت
 ٹپک ٹپک نسوا چو میں چت دھرت نہیں جیر
 پران این تو جائیکے گون سے اُن سات
 رہے اکیلے پران ہن سو و دیون پھٹاے
 اکھن آگے تم رہو سد ابنے دن رات
 ہر پیار سے من موہنی سو کا ہر نہیں لیت
 بیا کل حافظ درس بن تلپھت ینن ین
 کما چوک حافظ ہری سو دیجے بتلاے
 برہ بس بیا کل رہون بھو جہن بھاوت ناخ

تو مورت نہیں بسی حافظ سوسری نہ جا
تم بچہ بن سدا جب گردن اٹھے کر کے لوک
تم کون آنتے جاے کے حافظ جی رستم
حافظ کوٹ اُپاے پھر سُر جھائے سُر جھے نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیار سے خیر
بچہ کا جو ہر جی شربت ہر سہ نادان رین
جو دیکھو تم چیت تے حافظ کو بسراے
پران جائیں چوں تلچہ کے آن نہیں کی سین
یا ہی سون کم پریت کر تمہیں کیونہ پسین
اب کا سون نینا لگے پھیر لیو جو چیت
حافظ یہ ہی کارنا تمہیں دیو بسراے
دھیر دھیر سے کم چیت اب کہا کرے کہاں جا
لگے گھٹاؤن نیمہ تم جو پیار سے اب نہت
اب اودھو لئی بھی پران پوجیت مان
برجی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

لگن رہوں تو پریم مون ہو پیار سے دن رات
نش دن جیسا کل رہے برہ دیوتن پھوک
ہم بیگل تلچھت یہاں جیسے جل بن میر
رام کرے کون کا ہوسون یہ نینا اُرجھے نہ
حافظ ہم بیوی بھئے میت بھلی اب غیر
حافظ اب آنتے کون رنجھے تمہرے نین
کیا اُرجھے کیو اور سون نین تمہارے جا
رام کرے کون نا لگیں نر موہی سون نین
حافظ اب کیو اور سون لاگے انکے نین
پیار سے درشن دیت تھے ہمیں آے تم نہت
پکشی نینا یار کے کون اُرجھے اب جاے
نئی بھی کون پریت ہو تم سون پیار سے جا
جان پرت کون اور اب لاگو تمہر و چیت
پریم خ کیخو ہو نیمہ نفع جیہ جان
حافظ گھائل پھرت ہوں لو ہو نپکت نین

سورجھا

اٹھ مانگے نہیں نیر نین بان جا کے لگین
رشت پیاس پیاس درشن سدا س پیاس
تم کہنچی و پریت جان پڑی حافظ بہین
بکل رین دن رین جین نہیں اک بچن پڑے
پران ہمارے پاس درشن آسانج رہے

لگے کال کو تیر تلچھے تھوڑی دیر لو
پیار سے درشن آس نکست ناہین پران نین
پیار سے تمہری پریت دن دن یان ادھکات ہو
ادھکے کھی ہن نین حافظ جی سدا لگے
گئی بھوکھ او پیاس برہ لیوتن لوٹ اب

<p>چمن ہون پیا سے لال حافظ جی بسرنین پیار سے تھرے ہیئت انگھیان تے ندیان ہین پریو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئین آن سون کسوکا گت جب سے تم کینھو گون چنگم ڈولاؤ تے نین اُردیکھین تھرو درس بیون کچرے جل میں تم پھیرے گت یون بھی بیگ دیو کرتا ران نین کو پت کھ بل رہ رہ ہیر دھندھات بن کی ڈاڑھی ٹھوٹھو رہ دیون کی پھانس کرک کیجے کر گئی جکھو ہر برسات تنکو وچ برسات شبہ</p>	<p>کے گیو حال بجال کاہ کروں کا سون کمون تن بھیو بارو رت کٹ کٹ پرت کرا دیون دن بیت اندھیر رات چین نہیں لت جت دن سُرکت جم آگ زنبی جر کویرا بھی پھر کت ہین دن رین پریس نجھی اُٹرن کو تلپھ تلپھ ہو چین روپ سرور درس بن اُردیکھین اکپا راسپنے پیار سے جائے کے جن نے تپن نیجات تے بدرالانجی گئین گل گیو سگر ومانس کمرکت ہر نکست نہیں جنگے نہیں برسات تنکو دکھ دو نو بھیو</p>
--	---

بارہ ماسا سورٹھا

<p>اباس اسارٹھ نہیں آسے پر پران پت ساون سہت سہنہ نہیں جھولاوے کو کھی بھاوون بھیر نیرندی تال اُٹرن لگے کنوار کنور بن کام کل کرت او سکھ ہرت کانک بارما بارن مل کھیات سب سکھی اگھن ات دکھ دان شیتل شیتل سیت کر پوس پر مہت لاسے ہو پیار سے بن کو پین ماہ ماس بن کنت کنجن کنجن گھن بن کھاگن مین بن لال بیرا بیرا نہ بھاوی</p>	<p>بھی برہ تن بارٹھ سنئے سنئے بادرنرکھ من بھاوون تچ گمبہ آون کی نہیں سُد کرت بڑھی برہ کی پیر دھیرج رکھیو شریو کو ہل چین آٹھو جام کل نہ پرت لکھ سکل دکھ ہین بھیو ہچار ہر بن تن من اور دھن جیون گرکھیو کو بھان سب تن تائے دیت ہر راکھے ہیے لگائے نش دن پریت جڑھا کے تم بن شیا مہ بنت دیکھ دیکھ کلپے ہیو ہنسوارنگ لال چکارسی انگھیان بھین</p>
--	--

<p>چیت چلت جب بات پر بچپن کی اسی سکھی سکھی ماہ میا کھ لاکھوں بن پھولے نمن جیٹھ جرات سانس شتیل درم کی چہاہ مڑ نوند لگیو یہ دیش اب آؤ پر دیش رتج کل رہوں دن رین پیارے تھرے دڑن گاؤن دھرو سب نام پریت کرمی سی ناہی ہم حافظا گیان بھول جائیں تو سلخے ہو</p>	<p>تن دولت جم پات تھر نہ بہت تھر تھر کنیت لاکھ لاکھ اہلاکھ ہسہ آپجے پیہ لکھن کو بتے بارہ ماس تکت تکت پیہ پتھ نرت او دھوی سندیش کھو ہر سون جاے کے گجودت ہین مین حافظا کب تو آے ہو نکسو نا کچھ کام بدنامی سبے پڑی تم ہوے پر م سجان تعجب چو ایسے کرم</p>
---	---

کہت

- ۱۔ تار پوہ نکھا دپر ہلا کو ابار پوشہ سادرا ہلیا کرمی پادرج لاسے کے۔
کے جگنا تھ تھ دھر گر برج نا تھ پالمو برج پتھ تین پرتد رے لجاے کے۔
بازن کرمی یونیک یارن کے تارن مین کارن کما جو جگ تارن کماے کے
جودت اسیتے ہونین سووت کتے ہو پڑھو ایسے ہی تے ہو کہ تپے ہو چت لاسے کے
- ۲۔ ہاتھی کے داتن کے کھلونا بنین بھانت بھانت ہاگن کی کھال پتی شیو من
بھائی ہو۔ مرگن کی کھال کو اوڑھت مین جوگی جتی پھیری کی کھال تھو راہانی
بھولائی ہو۔ ساہی کی کھال کو باندھت ساہی لوگ۔ گنیڈن کی کھال
راجا راین سہائی ہو۔ کسین کو دیا راہم راہم کے بھیون ہن انتر کی کھال
کچھ کام نین آئی ہو۔
- ۳۔ راج تو مگن راج کاج کے سماجن پے رنگ تو مگن ستر چوئی کی لگن ہو۔
کامی تو مگن کام نوچنی کے نین پے دہتی تو مگن دھن دھرت اگن ہو۔
کوڑ تو مگن کوڑ تائی کے بکھسا بنے پے شوز تو مگن دن بھرت کنگن ہو۔

سنت تو مکن بھگونت کے بھجن کوؤکا ہوپے مکن کوؤکا ہوپے مکن ہو۔
 ۴۔ دوہا۔ کیجے چت سوئی تیرے بیہ پت تن کے ساتھ۔ میرے گن
 اوگن سے گنوں نہ گوپی ناٹھ۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسرو نہ راجا رام
 تیرے ہی رچے ہن لوک سرز ناگ رے۔ سوئی میت راگ جن کینھ
 تپ جپ جاپ سوئی بڑ بھاگ جا کو تو سون انوراگ رے۔ آپ تن
 دیکھیے نہ دیکھو کپوت میری ادھم ادھار بے کی تیرے شہریاگ رے
 موسے اپرا دھی ہن نہ تو سے ہن سہن ہا ر موسے بڑ گئی ہن نہ تو سے
 گن اگرے۔

۵۔ جب تے ہمارے پران پیارے ہن پدھارے ات دھیر نہیں دھارے
 جات پیر ہیہ مین جگین۔ شیتل سمیر بھو تیر کا لندی کے تیر بیر بل بیر وین
 نیر درگ تے ڈگین۔ کیسری سمان جب برہ پڑے ہو بھان جوگ گیان
 اسے مینڈ جو تہ تب ہی بھگین۔ بولی کوکلان کی کرے ہن شول ہول مہین
 اودھو یہ کد مٹ کے پھول گولی سے لگین۔

۶۔ پیاری پیاری مورت تھاری نش دوس پیاری ہر دے بست مورے
 بسرے نہ پل ہو۔ درس پرس بن فرس فرس رہین نین کر اپنے سوناہین
 ہیہ کل ہی سُدھ آئے چھاتی پھاٹے۔ حافظ جی ساری باتین نین سے
 نوج بس بھے ات جل ہو۔ جر کے پتنگ مرے دیک نہ جانے کچھ تھی
 یہ کینھی پیارے تھے مثل ہو۔

۷۔ گئے کہ آون نہ آے یہ ساون مین اودھو سن بھاون بھلائے رہے ہن
 تھین ہوئے رہین بھال بال برج کے گوپال بنارین دن نین تین اپار دھار
 ہوئے بھین۔ بیٹھ جن پونج ٹھام جمنائکج دھام چھاٹر شیا م پاہین دھان

سومات نہیں ہوئیں۔ گرجے میں گھن گھور لہجے میں بن مورند کے کشور کن
عرضیں آج نہیں۔

۸۔ کارے کارے باد رُداونی لگت اب دُور کی دُھن سن بھولی وشاتن کی
بوند کی جھکوری جبک جھور پور بانی کرے ہرے سن مور شور چون اور بن کی۔
ہری ہری لٹکا کر اوین گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی
نند کے کمار بن لاگین اور آراو دھوپیا پکار جھنکار جھینگرن کی۔

4۔ ساون کے ماس من بھادون کے سنگ پیاری اما پرٹھارھی بھئی گھٹا
اندھیاری میں۔ دامنی کے دھوکھے چک چوندھے درگ کب ناتھ چنن سن
بُردرے پیہ انک داری میں۔ کوٹ رت دارون ایسے راوہا چو کے
روپ پر ریمھارنک گھا شنک شچی کے نہاری میں۔ پاگ رہی رس جاگ
رہی ثوت لاجن میں بند بھو سوت ساری میں۔

۱۰۔ بھور ہو کہ سانجھ اور بن ہو کہ گھر بانجھ سال ہو کہ ماس یہ جام ہو کہ چھن ہو۔ ہم ہی
کہ گریمم بسنت ہو کہ پاوس اُرو بھوم ہو کہ لگن نمبر ہو کہ تن ہو۔ آگ ہو کہ پانی
یہ نند ہو کہ دیورانی جل ہو کہ تھل بدھ جگ ہو کہ کہن ہو۔ آند کو کند نند کو
دلوک لکھ آند اُمنگ بھو لورات ہو کہ دن ہو۔

۱۱۔ جو جو رجو درگ مور مور مورٹھ چور چور چور چت چکھن چتے گئی جھک جھک
جھانگن جھردکھا جھانک جھانک جات تاک تاک چھن سے تیر تن دے گئی
سومت پر بن مکھ چندرسون او دوت ہوت مرد سکیان میں چکوری جت کے
گئی۔ لگ لگ کوچن سکوچن سون بیر بیر لاگی سی لگائے کے لپٹ من لیگی۔

۱۲۔ ڈارے کون مٹھنی بسارے کون لگی کو بھانڑا بھل بکارے کون ما کھن
مٹھامی بھرم بھرم آوت چوں گھاتی تو یا ہی مگ پریم پائے پور کے پر باہن منو بھنی

جھرس گئی دھون کمون کا ہو کو دیوگ جھار بار بار بکل بسورج ہی تھی۔ اے ہو
 برج راج ایک گوالنی کمون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکارت دہی دہی۔
 ۱۳۔ دو ہا۔ تو ہی نرمو ہی لگیو موہی ہی سبھاؤ۔ ان آے آوے نہیں آئے
 آوت آؤ۔ ینہ بھرے نین کے جب سے نظر ملی تب من سے چیت کو تو
 لگیو ات چا و ہر۔ ملت ملت من ہل ہل ایک بھیو پر یو پریم بھند کو آنو کھو
 ارجھا و ہر کسے نہ سکت تیرو ہیو نرمو ہی ات میرو ہیو گھیو کچھ ایسو ہی سبھاؤ
 ہر۔ تیری آن آے آن آوے ہوے رہت موہر تیرے آے آے
 جات پیار سے تن آؤ ہو۔

۱۴۔ باجی اٹھ دھالین باجی دیکھے کو دوڑی آئین باجی مڑجھالین سن تان گردھ کی
 باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سبھارین چیر باجن کے برہا نل ات بھر کی۔ باجی
 ہنس بولین باجی کرت کلولین باجی سنگ لاگی ڈولین سدھ رہی ناہین گھر
 کی۔ باجی کمین کمان باجی باجی کمین کمون باجی باجی برج بانسری تو سانورے
 سنگھر کی۔

۱۵۔ جل کے نہ گھٹ بھیرین مگ کی نہ پگ دھیرین گھر کی نکچھو کرین بیٹھی بھیرین
 سانس ری۔ ایکے سن لوٹ گئین ایکے لوٹ پوٹ بھین ایکین کے درگ
 تے نکس آئے آنسوری۔ کمین رسنا یک سو برج بنتن بدھ بدھک کھاس
 ہاے ہوئی کل بانسری۔ کرمی آپاے بانس ڈارے کٹاے ناہ اُچے گوبانس
 نہیں باجے پھیر بانسری۔

۱۶۔ ات نے کنھائی لڑکائین کے سکھان لینھے کرچترائی کیل ہو ری کی چچائی ہو۔
 ات برکھجان کی گماری شکاری پیاری آلی گن آلی مین رسالی سے شہائی ہو
 لالں گلالں کی لالں پے ڈارین موٹھ چلین پککاری مسکھ کاری دھون گمائی ہو۔

کیسر کو سائے سُرنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے بر سائے جھر لائی ہو۔
 ۱۷۔ ہو ری ہو ری کرت عیبہ بھر جو ری لیٹھے کھوری کھوری پھرین گوال بال سدائی
 ہوتا مین نند لال لال چیر ازری دارو دھرے گرے بھادوت بشال بنال کی
 سُہائی ہو۔ کیرت کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مل بھری انوراگ پھاگ
 شیا م سون چائی ہو۔ کیسر کو سائی سُرنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو
 بر سائے بر سائے جھر لائی ہو۔

۱۸۔ سدہ شری کل گن گن کے ندھان شُبھ گیان گھن بدھ مان ظاہر بھان مین
 ودیا کے آپار جگ پادوت نہ پار کوئی سرتا سموہ سنبھ سیندھ کے سمان، مین
 شیل وان دھرم وان ات کر نیم وان جگ نت اسلام صاحب
 سُجبان مین بنا پور شالا کر پاٹھک سور گھونا تھ نام شری محمد حفیظ اللہ خان
 مین۔

۱۹۔ بھاگت بشو داپاؤن پڑون مین تھارے اودھو کسویہ بھجاسے میری
 بنی کنھیا سون جادون پدھارے پگ گوگھاسے پران پیارے گوگل
 بچارے بھونکھے پھرین تاسمیا سون۔ پاوین و ہل پیر بھچر اوین گہنہ ہاوین
 ہوا دھیر نہ لادین نہیں گیا سون سوکھ رہے کچ کچ گجھت نہ بھون بھیرے
 ہول پیر کیسے رہو جاسے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادھارے میرے ہارے کو بھورے لادین کسویہ بھجاسے
 اودھو پیارے بل بھیا سون۔ وادن کی بات تمعین بھول گئی میرے مات
 کھات نہیں دہی بھات ارجھے جنھیا سون۔ کھیلٹ اُننگ بھرے
 سنگ سکھا بالن کے لالین کیون رُوس رہو برج کے بسیا سون۔ بوڑت
 منجھار دھار نہر ادھار گولی گوال کیجے ایک بار پار کر پائی نیا سون۔

۲۱- آج آلی ماتھے نے سو بندھی گرے بار بار مکھ پر موتن کی لڑی لڑکت ہو دھرت
ہی پگ کیل چوڑی کی نکس جات جب تب گاٹھ چوڑی ہو کی سرکت ہو۔ جان
نا پرت پر ہلا د پردیش پوشش اُسے جن سون آنگی درکت ہو۔
تنی تن ترکت کر چوڑی چسکت انگ ساری سرکت آنکھ بائیں
بھرکت ہو۔

۲۲- سو جبت نہ وار پار لکھیو پریم ہو پار ملن اتھاہ دیکھ دھیرج اُڑات ہو۔ پاتی
کو اُدھار پائی پرت سینہ سینہ بر ہالہ مانجھ ہیرا ہرات ہو۔ تول گنی بندہ
ڈھونڈھت رتن اودھو مورت مرنے واکي نیک نا تھرات ہو۔ ایک بیریاخ
پُن پھی کھول پھیر بانچ بانچ پران پیاری بوڑ بوڑ جات ہو۔

۲۳- کل اُچھاہ جیسے سورج پر کاش ہوت کہہ اُچھاہ جیسے چندر ما پر س تین
بھورن اُچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اُچھاہ جیسے برکھا سرس تین
ہنس اُچھاہ جیسے مان سرنچ ہوت سادھن اُچھاہ اچھا اُدت ارس تین۔
سکو اُچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہو ہر دا اُچھاہ پیاری آپ کے درس تین۔

۲۴- کینے راج کاج دیکھے شکھن کے سلج دیکھے دیر گھ سماج دیکھے کھرے
کھان پان مین۔ ووج بلدیو کمین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان
دیکھے دھیانی دیکھے دھیان مین۔ سندر سچال دیکھے بڑے بڑے
مال دیکھے لال دیکھے تون جون پوری پوری تان مین۔ دیکھے سب لیکھے
مین الیکھو ایک یہ ہی پر بھو متر کے ملن سُم سکھ نا جمان مین۔

۲۵- دوہا۔ کما کون واکي دشا ہر پران کی ایش۔ برہ جوال جربو لکھے مربو
بھو اشیش۔ پیارے بن موہن تمارے پچھڑے تے برکھبان کی گڑا
بھئی کھری گل کان ہو۔ جل بن مین جیون بجل تلچمت ات کے

کب کرشن ایسی ہوت آن بان ہے۔ جیون جیون کریت اُپچارن کی بھیر تون
بڑھت دونی پیر رہے آنکھن ہی پران ہے۔ برہا کے جوالن سون جبر بے کے
لیکھے واکو مر بے کوچن اسپس کے سام ہے۔

۲۷۔ چھانڑے ہر بار پیارے برن دابن کنجن کی چھایوری و دیش نیمہ گجاسون کروہ
پاتی ناسندیش ہیٹ ٹھوہ برن گوہن کی ایسے ٹھہر شیا م شیل پریت ہت
ہرہ ہے۔ نندن کب یا ہی ودھ سکل برن سونوہر بھاوت نہ موہ کچھو
کرشن چیت دھروہ ہے۔ برہ اُور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی
بن مالی بن پروہ ہے۔

۲۸۔ چندر برن چندر پھیل کیل سون ملی نایکا ایک دیکھی چتر نار جیسے جیسے کی
کلی نئی۔ نرک چولے ہر گات آندنا اُرسات آج بھینٹ ہوئی ہو دھن جیون
بھلی بھئی۔ چیتے اچانک دیکھ سونی کھور ہنس سکسائی دوڑ داہنی گلی گئی۔ شیا م
کھی ٹھٹھڑی ہو ٹھٹھڑی ہو سنے جاؤ سنے جاؤ سنی ہو جو سنی ہو جو بکت ہی
چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھان سیکھ یو گوین کو پریم مون مگن ہر رت چلے گئے۔
جوگ جریو باڑھو برہادیوگ شیا م کوہری ہسار رادھا چلن چلے گئے۔
گرہے سنگار اور ابھو کم انپک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رلے
گئے۔ لاگے مین بان بھئے پیا گل نران اودھو آئے گروہون تے سوچیا
ہون چلے گئے۔

۲۹۔ بُج تھان پھیل پھوٹ پھٹان جیسے دھاوت تھان چھب چھپائی ہو
چھٹان کی۔ چا ترک کرٹان ندی ندو تھان جل جنگل تھان فسا مارت
اٹان کی پھیت پھان بوند چوٹ لٹان پکھ تن لپٹان مانو مدن گھٹان کی۔

پیوکی نشان اُڑھے کسی پٹان اور ٹھانڑھی جو آٹمان لدرین لیت ہو گھٹان کی۔
 ۳۰۔ نول نول کی کہا جانے کام کیلی یہ کال تو تو کیلی ساتھ سکھن سہائی جو۔
 راوڑے رسیک رُس رُس ہو سے کیجے بُن بوٹں بہار رُس کون رُسائی
 جو۔ کینھی چین برکھائی تب کیہون بیری کھائے سکھ دے سکھائی کب
 راج آج آئی جو۔ ست پھول کیسی مال کھلائی جائے بال آٹرنہ ہو جیے
 لال چاٹر کنھائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہو نہ مکھن چورائے کوشیو ناتھ شوچ ہو نہ نیر بھری گاگری کے دھاک
 کو۔ شوچ ہو نہ ودھ کے لٹائے کو گارن کو شوچ ہو نہ تیری بیر جیہ چار
 ڈارے کو۔ شوچ ہو نہ موتن کی لڑی چٹکائے کو شوچ ہو نہ تیری سوٹھ
 بالک کے مارے کو۔ شوچ ہو نہ روکھی روکھی سانور۔ یہ کی باتن کو شوچ
 ہو سکھی ری ایک اُدچک سیدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیرے سائے تے شہم گھڑی سودھ کے سدنیشو
 لکھ آہو۔ حال ایسے کال سون نہال کر دوران ہو جائے چاہے سُن سُن
 کے چنر چین پاہو۔ کالمہ ہی اگھارے سیس پھرت سکھین مدھ کمت
 کنید راج آوڑے رنگ چھاپو۔ آنچر کو کر بو اچانک ہی میری آلی
 مین نہیں سکھاپو تو مین مین ہی سکھاپو۔

۳۳۔ اودھو تیرے یار ایسے ہو سے مین رجھوار جائے جانتی بچا رجو تو سود ہو
 غبائیو۔ کرتی بچا رجھانت بھانت کے سبھائے بھائے کیتی بڑی
 بات ہتی واکو اٹکائیو۔ گوال کب پٹن پے ایک ایک ہانڑی باندھ نیکی
 مَن موہن کو کرتی رجھائیو۔ یاتو کون کو دُہوروپیا تلاش کر سیکھ لیتین
 سب ہم کو بر بنائیو۔

۳۴۔ گوپن کے کاج جوگ سلج دے پٹھایو اودھو آوٹ نہ لاج ڈھیدھ پرائن پیو ہے۔
برہنی دیوگ برہانگن بھبوکن مین تا پر سلوک لوک لاکھن دیو ہے۔ گوال کب
کے کون کاغھ کی یہ کٹلائی کٹے پے لگاوے ٹون کاٹن ہوچے۔ کنس کی جو چیری
تا کو چیل بھو آپ جاے ہین بھیج سیلی چلی آپنی کیوچے۔

۳۵۔ کیے جو قرار سو بسا روپے دغا وار نند کے گمار سنگ کو سجو گنی بنین۔ کون ٹکھ
لیکے اودھو آپ کو پٹھایو یہاں کیسے کمین باتین ہاے ٹنک لو گنی بنین۔ گوال کب
یا نے ایک بات یہ ہماری سُن چکے کہی ہر تو سون یہ کہ بھو گنی بنین۔ کو برمی کھ
کاٹ لاسے کو بڑشتابی دیو ٹوپی کرتا کی سب گوپی جو گنی بنین۔

۳۶۔ روپ مین کسر ناہن راگ مین کسر ناہن لاگ مین کسر ناہن لاج ہو کی گھیری
ہن۔ رنگ مین کسر نا کسر نا اونگ ہو مین پر ن کے پرسنگ ہو مین پر م
گھنیری ہن۔ گوال کب ہا مین نہ بھاو مین کسر یہاں چاؤ مون کسر نا چلاک
ہو تیری ہن۔ تین مین کسر اودھو کا ہو کی نہ کو ب یہاں ناہن نہ ذات
اور کا ہو کی نہ پیری ہن۔

۳۷۔ اے رے بزدلی تیری سدھ بڑھ کون لے گئی کمان پریت ریت پا چھلی
جو کھیلی ہے۔ جوگ دے پٹھایو اودھو آوٹ سناو ہین سب سمجھاو بھلو
تیرو یہ سیلی ہے۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھا چلکین تو ہی کو مبارک
ہوے جوگ اور سیلی ہے۔ کو برمی کوکان پھاڑ ماتھو مو را کھ لاسے چیل
بنو تا کے یا بناؤ تاہ چلی ہے۔

۳۸۔ کچیلے کچیلے شہریلے شہریلے سے کٹیلے اوکٹیلے چکٹیلے ٹکٹیلے ہن۔ روپ کے
ٹو بھیلے کچریلے اونٹیلے بر پھیلے تر پھیلے سے پھنٹیلے اوگٹیلے ہن۔ لبت کشوری
جھکٹیلے گریلے مٹوات ہی ریلے چکٹیلے اور ٹکٹیلے ہن۔ چھٹیلے ٹکٹیلے ارونٹیلے سے

نشیہ آلی نین نند لال کے خیلے اوٹھیلے ہیں۔

سنوٹا

۱۔ چاہے سُمیر کی چھار کرے اُچھار کی چاہے سُمیر بناوے۔ چاہے تور نہک
تے راو کرے چتے راو کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی گرنا ندھ کی کوئی
کمین دنتی موہ بھاوے۔ چنٹی کے پائین مین بانڈہ گیندھ چاہے سُمندر
کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے است آرت مین دنتی بھو بار کر می گرنا رس بھینی۔ کرشن کر پانڈہ
دین کی بندہ سنی آسنی تم کا ہے کی کینھی۔ ریچھ تے رنچک ہی گن سون وہ
بان بسار سون آب دیخی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے داہن
کی گت لیئھی۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن بونا بے خیم لے لے کمان دھون چھپانے۔
رہے پنڈوا کو رواجو انا کمان دھون گئے تے نہیں جات جانے۔
کمین چیت رائے انیکے گنی کو لکھو رے بے یہ زمین کال سانے۔ دھرا کے
کنارے ہی جو سنورے پھرے تے جھرے اُدبرے تے بتانے۔

۴۔ جاپ جیو نہیں منتر تھپو نہیں بید پوران سنیو نہ بکھانیو۔ میت گئے دن
یون ہی بے رُس موہن موہن کے نہ بکانیو چیر ڈکھاوٹ ترو سد اپن
اور نہ کو دھین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لیو نواز نہ تو چھوڑو نہ
نواز کو بانو۔

۵۔ کا ہے کورے سن شوچت موچت سان سنان سونہ گئی ہو۔ کرم کی رکھ
گٹے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت نئی ہو۔ تھ تے سن شوچت جو اپنے

سپنے نہیں اڑتے اور بھٹی ہو۔ نر سے جن دیو رے دیو کو آب دے ہو
وہی جید دینھ دئی ہو۔

۷۔ آج سب بھابن ہی گئے باگ و لوک پر سون کی پانت رہی پگ۔ تہا سسے تھان
آسے گو پال تہتے لکھ اور وگو بہر و ٹھگ۔ یے دوج دیو نہ جان پر یو دھو
کہاں تہہ کال پرے انسوا جاگ۔ توجو کے سکھی لونو سو روپ سونون انکھیا
مون لونو گئی لگ۔

۸۔ بھرے جھوٹے ملنن دیکھتے تن بھول رہن کم بھانیاں۔ دوج دیو
جو ڈوٹے لتان چتے ہتہ دھیر دھیر کم کانیاں۔ ہر ہاے ویش مون
جہاے بسے تچ ایسے سسے گج گانیاں۔ من بورے نہ کیون سجنی اب تو بن
بورین بسا رس انیاں۔

۹۔ جھوم ہری چون اور بھرے حل ہو سھری رت آئی اسارھی۔ میٹھی مہا
دھن مورن کی کب راج سسے سبکی رنج باڑھی۔ جھولت گوپی گو پال ملے
برکھ بھان کے آنگن بھیر ہو گاڑھی۔ ہرے ہری مس داکی بٹا بھر پھیر
گھٹائیں اٹا پر ٹھاڑھی۔

۱۰۔ آئی اسارھی کی کاری گھٹا گھران لگے بدر اپھون اورتے۔ دوجے جو کنت
ویش گئے سدھ پائی نہ نیک رہی نکت ہیر کے۔ امرے سبھا و ہنگ
کے مردین کے جو سکھی کے ٹیر کے۔ سونے سے چونج مڑھے ہون تیری بل
جیہون پیپا پیا کو پھیر کے۔

۱۱۔ آوت کاری گھٹا ات مو آ لکین بکت پانت اُسے ات موتی لڑی۔ ات
دامن دنت چکٹیں اتے ستر چاپ اتے ات بھونہ نئی۔ ات جاترک کو
پیو پیو رین برے نہ اتے پیو ایک گھری۔ ات برند گا دھ اتے انسوان

برہی تے منوگھن ہوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیونہس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو لکھ بھوین موری۔ بانہ گئی
لپجائے للا موری ناہین کمری مسکیائی کیشوری۔ توری نجات سکھین کی
کان سودیو ڈھٹھائی کمری نین تھوری۔ لال جیون جیون چتوے تہ کوتیہ
تیون تیون چتوت سکھین کی اوری۔

۱۲۔ گونے کی رات بلاے دیو سکھیان انا پر روپ جواہر۔ سوے گیو پچھلی
رتیان بھر آئے بھجے سن گجر گاہر۔ پیت پئی چو نری بدلی تھ لاج سون
لاگت چور سون ظاہر۔ بھون کے کونے سے دے نہ کڑہین اور دے نہ
بروٹھے سے اُت باہر۔

۱۳۔ سانچی کو ہم سون سن موہن کا کے کے تم پریت تھی ہو۔ آنکھن دیکھے بنا
نین جین سو پریت کی ریت کہا بھری ہو۔ کہا کچھ موہی سے چوک پری
تمہرے چت کی جو چاہ گھٹی ہو۔ مین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تو وہ کپٹی جیہ
ایسی ٹھٹی ہو۔

۱۴۔ چھوٹی سی نارچتے چلی موہن روپ کی اگر جو بن بوری۔ تھوڑے سے
کیش دھرے چھتیاں پر جھانکن جات بھروکھن دوری۔ گوری سی بال
بنی مکھ چند منوبک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہین کب گنگ اٹھو نند اتے
بجاؤ اتے بھر کوری۔

۱۵۔ یہ پریم کھا کہ بے کی نین کہ بے امی کرد کوؤ مانت ہین۔ پُن او پر دھیر
دھرا یو چوتن روگ نین چانت ہین۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نین سو
کس کے اُرا نت ہین۔ بن اپنے پاؤن بوانی گئے کوؤ پیر پرائی نجات ہین
۱۶۔ گول کو بسیو نہ بھلو ان دیکھ لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سنی ہر کون

سروپ کمین سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ سانچی کرسی سب ہون ل تو ضیونا
سے بن آوت۔ ری وہ اُنچ سے مدھری سُکیان سُمورت کاہ نہ بھاوت۔
۱۷۔ اب کا سچھاوت کو سمجھے بدنائی کو بیچ تو بوچکی ری۔ تب تو اتنوں نہ بچار کیو یہ
جال پرے کہوئے چُکی ری۔ کوٹھا کریوں رس رین رنگی سب بھانت پتی
برت کہوچکی ری۔ اری نیکی بدی جو بدی ہتی بھال میں ہونی ہتی سو تو ہو
چُکی ری۔

۱۸۔ چوٹ لگی ان نین کی دن ہون ان کورن سون کڑھتی ہو۔ دیکھت میں من
موہ لیو چپ اُٹ جھرو کھن کے جھکتی ہو۔ دیو کے تم ہو کپٹی ترچھی انکھیاں
کر کے نکلتی ہو۔ جان پرے نہ کچھو من کی بلجھو کب ہون کہ ہمیں ٹھگتی ہو۔
۱۹۔ جا کے لگے گرہ کلج تیجے اُرمات پتاہت ساتھ نراکھیں۔ سنگ میں لین
ہوے چاکر چاہ کیے دھیرج ہی نہ آدھیں ہوے بجاکھیں۔ تلپھت میں
جیون نہ نوین میں مانو دی برچھیں کی ساکھیں۔ تیر لگے تلوار لگے پلگین
جن کا ہو کی کا ہو سون آنکھیں۔

۲۰۔ اپنا دسے تم کیو کرو ہم نیک نہیں شک مانت ہیں۔ وہی جھیل جھیل کی
چاہن تین دوج پریم کی بارنی چھانت ہیں۔ وہی پچھونک کے پاؤں
دھریں سگری اپنے کو سدا جو بکھانت ہیں۔ نہیں کاج بھلے او برے
تے کچھو ہم جانت ہیں کہ آجانت ہیں۔

۲۱۔ ایسی ندیکی سنی سنی گھن باڑھت جات دیوگ کی بادھا۔ یون پد ما کر
سوہن کو تب تے گل ہو نہ کمون پل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل میں درگ
ٹھو کر دی گئی روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی لے
گئی لیگی رادھا۔

۲۲۔ دے کہ میر شکار نے یہی باغ نہ کوئل آؤں پاوے۔ موند بھر دکن سند کے
بلیا نل آے بچھاؤں پاوے۔ ایو بنا گھنا تھہ بہنت کو ایو نہ کو و سناؤں پاوے
پیاری کو چاہو جیو دھار تو گاؤں میں کوؤ نہ گاؤں پاوے۔

۲۳۔ بالم لال و دیش گئے دکھ ایسی جبری ہم کام کراکین۔ جے چوریاں کراؤت
ناہری تے چوریاں بھین ٹھور پھراکین۔ عالم لال و صورت بالم بولت ہی
پیہ ڈاؤر دھراکین۔ گنچکی میں گچے یوں ہلے کہ گئے بند ٹوٹ ٹراک ٹراکین۔

۲۴۔ کوؤ کہے کل کی تیج کان اردو کوؤ کہے میں باز نہ آیہوں۔ کوؤ ہنسے کرتاری بجائے
تو کا ہو کی سیکھ سے سیکھن جے ہوں۔ سانور روپ لبو امانچہ سودیکھے
بنا انساو برے ہوں۔ لاگیو تو لاگیو کلنک سکھی ایتو میں نشک ہوئے انگ لگے ہوں

۲۵۔ نہ بھیکو پھوروگ کو جوگ دیکھات نہ بھوت لگو نہ بلاے لگی۔ نا کوؤ توؤ دھوؤ
کیونہیں کا ہو کی کینھی اُپاے لگی۔ دوج دیو جو ناحق ہی سکے ہسہ اوکھد مٹول
کی چاے لگی۔ سکھی میں بے نش یاہ کہوں بن بورے بہنت کی باے لگی۔

۲۶۔ یوں ایلے ایلے کہوں سکھا رسنگارن کے چلے کے چلے۔ تیوں پد ما کراکین کو
اُرمیں رس نیچن بے چلے بے چلے۔ ایکن سون برائے کچھو چھو ایکن کو من
لے چلے لے چلے۔ ایکن کونک گھونگھٹ میں مکھ مور کئے کھن دے چلے دیچلے۔

۲۷۔ جن کو نت نیکی نہارت تھے تنکوا نکھیاں اب روت ہیں۔ مکھ کونش
واسراے رمی سکھی انساو کی دھارن دھوت ہیں۔ گھن آند جان بھون
کو سپنے بن پاؤں نہ گھودت ہیں۔ نہ کھلی منڈی جان پڑیں کہوں دکھ ہاے

جگی کہ دھون سووت ہیں

۲۸۔ شب شک تیجے گر لوگن کے کل کان کی آن نہ آنت ہیں۔ کرا کوٹ اُپاے
بچھاوے کوؤ اپنی ایک ٹیکھ ٹھانت ہیں۔ پریش جواور بجائے کچھو اک پریم کو

پنتھ پچانت ہین۔ سکھی پیاری تماری تھارے بنا اکھیاں دکھیاں تھیں ہاں تھیں
 ۲۹- دوہا۔ موہ بھر دسو ریچھ ہین اوجھک جھانک ایک بار۔ روپ ریچھاو ہاروہ
 یہ نینا ریچھوار۔ سندر جو کسے تو تو نمون پرمین ایک نندو لاردی ہو۔ جاسین
 کما کنادت ہو کچھو پریم کو پنتھ نیا روئی ہو۔ نیک جھروکھا ہوے جھانکوں ہلا
 تون موہ بھر دسو تھاروئی ہو۔ ریچھوار ہین تو درگ ریچھین گے وہ روپ
 ریچھاو ہاروئی ہو۔

۳۰۔ ہر ہیہ رہت ہو جی نئی جگت جگ جوے۔ ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دی دینھ
 دوبری ہوے۔ دیکھت دیکھت ہونہ لی کل پریم مروتھ اٹھی ات بھاری
 دیکھ بنانہ سہاے کچھو پرن ہار رٹے ات ہوت دکھاری۔ بیا کل ہوے
 اکھائے ہمار جھائے رہے ہن نیند بھاری۔ نین لگے تن دوبرو ہوے
 انوکھے سینہ کی ریت تھاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھی سو بھی ہم واہی مین آند لیو کریں۔ ان کان کی یہ ہانی ارے
 بتران سدھامد پیو کریں۔ کب رام کمین ابھرام سروپ چتے چت
 واہی مون دیو کریں۔ سکھی ہون وارنگیلے کے رنگ رنگی یہ جہانیں چونڈ
 کیو کریں۔

۳۲۔ آج لو جھٹلے تو کما ہم تھرے سب بھانت کماوین۔ میر داوارا ہنوں ہر کچھ ناہین
 بے پھل اپنے بھاگ کے پاوین۔ جو ہر چند بھی سو بھی اب پران چلے ہین
 تاسون سناوین۔ پیارے جو ہر جگ کی یہ ریت وداع کے سے سب
 کٹھ لگاوین۔

۳۳۔ دل سانچو لگے جیہ کو جیہ سون یتہ کوت کو پونپاوت ہو۔ بل ہنس چنے
 گمنا ہل کو اردچانک سوانت کو پاوت ہو۔ کب ٹھا کریون نج بھید سونو

اُرجھاوت سُون سُرھباوت ہر۔ پر میشر کی پر تیت ہی ملو چا ہے تاکو ملاوت ہر۔

۳۴۔ سُن بول سہا دن تیرے انا یہ ٹیک ہسین دھرون پے دھرون مڑھ کچن چوچ پکھا ون مین مکتا بل گوندھ بھرون پے بھرون۔ توہ پال پر بال کے بخری مین اروا وگن کوٹ ہرون پے ہرون۔ بچھرے ہر مونہ نیش ملین توہ کاگ تے ہنس کروں پے کروں۔

۳۵۔ گئے جب تے برجراج اُتے تب تے برہاگ منو بھو بوسے لیا۔ ہون بلدیو ہنار رہی تیون اُلی گن کچن کو پر ن چوے لیا۔ پھیسا کروں جو پیسا ملے اُچھاسن کے سنگ مین سٹھ ہوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری لیے جنون بیر پر ہی ہر قصا مین کو نکلیا۔

۳۶۔ دوہا۔ مینہ نہ نینن کو کچھو اُچھے بڑی بلاے۔ نیر بھرے نت پرت رہین تو نہ پیاس بچھاسے۔ ایک پلو نہ لگین پلکین لککین لکھے کہہ لاگی جٹی۔ نیر بھرے نش دوس رہین نہ مٹے تو بھور تر کھا اُچی۔ اٹھ جام تین ترین اُچا رہو سون نہ گھٹے نہ گھٹی۔ یہ پریت لگی نہیں آنکھن کو کوو پاوک یادہ پرے پر گئی۔

۳۷۔ دوہا۔ مری ڈری کہ مری بھاکما گھری چل چاہ۔ رہی کراہ کر لہا ات اب نکاہ نہ آہ۔ ایسے کو چھانڑو دیش گیو ہر جو کہون بچھڑے نہ گھری ہر۔ ہاسے ہی رٹ لاسے رہی گت یاکی لکھے مت میری ہری ہر۔ بال دیو ہر جاگ بھری بیکراہن کیون اب ہی بسری ہر۔ پیر ٹری کہ پڑی ہر مری چل دیکھ اری کما ڈور کھری ہر۔

۳۸۔ مرن بھلو ہو برہ تے یہ بچار چت جوے۔ مرن مٹے دکھ ایک کو برہ دھون

دُکھ ہوئے۔ نیک ہی کے بچھڑے سب ہی سُکھ ساج بھئے دُکھ و ایک بھارے
نینن نیر جھری برمین ترسین چھتیاں بن پران پیارے۔ آلی و یوگ بھتھا
دُھربے تے بھلو مروبون مانو ہمارے۔ ایک کو دُکھ مرے سٹ جنات
ویوگ مین ہوت ہین دُو دُکھارے۔

۳۹۔ پڑے دن رین چھن ایک نہ چھن بھئے ات ہی نج مین دُکھاری۔ کاسون کھون
دُکھ کو لون سھون اب حافظ ہون دُھن مین مین تھاری۔ ہارے دلی سولہا
دلی کو کاہ بھئی تقصیر ہاری۔ مین کے بان جو مارے ہن تان تو آن کرو
ہت پران پیاری۔

۴۰۔ چاتک مور کرین ات شور اٹھے گھن گھور ہر شیا م گھٹا۔ چکین جبری ات
جور جھری اُرو لاگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا۔ شوک جھری بچھتا وے کھری برہ
آگ جری شر کھولے لٹا۔ کراہ کے ہارے کرے پچھتاے سوحا فوظ
دیکھ کے سونی اٹا۔

۴۱۔ ہمیں چت چھن نہین پل ہو جب تین وہ پران پیاری سرھاری پھیکی
لگے سگری سُکھ سمیت ایسی بھئی برہا دھکاری۔ جُگت نہین بلے کے چلے
اُرو پریم پرہا اٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گھن میری انکھیاں ہسیر پریم
بنور کھیو تم پیاری۔

۴۲۔ باجی ہنی من موہن کے مکھ تادن تے من موہ لئی ہو۔ گھائل سی گھرون گھر
مین آہا وادن تے میری سُدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کھون سجنی سگرے
برج مین بے پر بھئی ہو۔ یہ بانس کی ہنسی کی ناس کردن جیہ بانس کی
بانسری گاج بھئی ہو۔

۴۳۔ ایک نسے مری دھن مین رسکھان لیو کہ نام ہمارو۔ تادن تے یہ میری

بہا سب جھانکن دیت نہیں ہو دوارو۔ ہوت چاؤ بچاؤن مین کیونکر کیون آلی
 بھٹیٹے پران پیارو۔ درشت پری تب مین چٹکواٹکو ہیرے پیرے پٹ وارو۔
 م۔ ۳۔ اور ہا۔ اور لیٹھے آت چٹ پٹی سُن مری دھن دھائے۔ ہون کسی بھسی
 سُنو گریسی اور لائے۔ بھون کے کوئے مین بیٹھی ہتی ہون کچھو گرہ کاج
 کے ساج پگی رمی۔ بارک کاٹھ کرمی تب ہی مری دھن پرانن آن کھلی ہی
 ہون لکھیہ کو اچھا بھری نکری وہ ڈیٹھ پر پونہ ٹھکی رمی۔ نینن کو ارون کان
 کوسن کو تب تے تل بلی لگی۔

۳۵۔ سودت آج سکھی سپنے دوج دیو جو آئے ملے بنالی۔ جو لون اٹھے مل بے
 کھان دہائے سوہائے بھجان بھجان پے گھالی۔ بول اٹھے تے پی گن
 تو لگ پوکمان کہہ کو گر کچالی۔ سمپت سی سپنے کی بھی مل بو بر جراج کو آج کو آلی۔
 ۳۶۔ پوڑھی ہتی پلنگا پر مین نش گیان اوردھیان پیاسن لائے۔ لاگ لکین
 پلکین پل سون پل لاگت ہی پل مون پیہ آئے۔ جیون ہی اُٹھی اُنکے ملنے کو
 جاگ پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اذر تو سوئے کے کھودت ہون سکھی
 پر تیم جاگ گنوائے۔

۳۷۔ دھائے ہن آج گھنے گھن کھور سو بولت مور دیوگ بنائے۔ جنائے کے
 مون دیوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھائے۔ چڑھائے کے لائے
 ہن رشام کھابدر اچھون اور نما بھر لائے۔ لائے کے موہ کمان ملے
 آجھون نہیں پیو دیش سون دھائے۔

۳۸۔ سٹیا مری مورت موہ لیو مین گبیہ سوہات سوہات نے گرام رمی گرام
 ہی کیہ ہون گنجن مین ہر ہائے کتے اب ڈھونڈھن جاؤن رمی۔ جاؤن ہی
 توکل بان مٹے سب لوگ لوگائی دھریں مل نام رمی۔ نام رمی تو اپن کر لے

موہ آن ملاے دے مورت سانوری۔

۴۴۔ بال ری آئین چوَن دَش تے تَن گھیر لیو ند کولال ری۔ لال ری تھوئی
ابیر بھرے سُکیاے رنگیو سکھی شیا م کو بھال ری۔ بھال ری بیندی
بھلی جھلکین اُرسو بہت موتن کی ات مال ری۔ مال ری لونی نہ کو دُکھے
اولو ک رہن بد لیو کوبال ری۔

۵۰۔ عوضی لکھو موہن کو سجنی رت آئی بسنت سبے لرجی۔ لرجی ڈریان جویاکن
کی پگ پائل کو کل کی مرضی۔ مرضی سُن کام چڑھو سچ کے شش جوتن کی
پرچی پرچی۔ پرچی پرچی سب دینھ سبے لکھوری من موہن کو عوضی۔

۵۱۔ آوت گاڑھے اسارٹھ کے بادرمون تن من ات آگ لگاوت۔ گاوت چاد
چڑھے پیا جن مون سون آننگ مون بیر بڑھادوت۔ دھاوتے باری بڑھے
بدر اکب شری پت جوہر اڈر پادوت۔ پادوتے موہ نہ بیووت تیم جو نہین پادس میں گھراوت
۵۲۔ پادری تو تو بکے ہو تیر دگلیو نہین توہین کھون یہ گھاوری۔ گھاوری گھال
جانت بین جیکے نش واسر پریم شجھاوری۔ شجھاوری تھو جن بھون نہیند
ہیہ ارجھی وہ مورت سانوری۔ سانوری رنگ مون ہون میں رنگی
نہ چڑھے اب دوسر و رنگ ری باوری۔

۵۳۔ چھائے کے پریم گئے جب تے تب تے میں ہی سکھی کوٹ اُپائے کے۔
پائے کے پادس کی رت سون اب کوچ ہو اُتھین کو کلا گائے کے گائے
کے سونند لال کہین چلا چکین چوں اور سون آے کے۔ آے کے ہائے
مے نہین موہن میری اُٹاپے گھٹا رہی چھائے کے۔

۵۴۔ پھاگ کی رین اندھیری گلین میں سیل بھیو سکھی سانورے جی کو۔ ہون دھر
لینھو اچانک دور لگا دن کاج گلال کو ٹیکو۔ وانے گلال لگایو والی جب لینھو موٹھی میں

عبیر وہ نیکو۔ دسترہ چھانڑ کھنیا گیونہ بھجیو سکھی ہاسے سنور تھ جیکو۔

۵۵۔ سانچہ سے گھر سے نکسی سب سکھین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رفر و ناز
نمودنم بیتاب شدم افروز کدورت۔ مسکیا سے کے مون تن دیکھ دیو تچری
انکھیاں جتون کی مروت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست
زدیدن صورت۔

۵۶۔ کون کھڑی کر ہے بدھنا جب روئے آن دلدار بہ نیم۔ آند ہوے تے
بجی در صحبت یاز نگار نشینم۔ پیران پیاری ملین جب ہین در بلغ وصل گل
عیش بہ چنیم۔ صورت بشر کی چت بسی کب گنگ کہین چون نقش نگینم۔

۵۷۔ تان سنا سے بجائے کے بانسری دل کی تھا اظہار نمایم۔ چاہے میر دہر
بلو کہیہ بجات نظارہ یار نمایم۔ لوگ چبائی بسین یہ گاؤں سوحافظ سن
نہ قرار نمایم۔ چند رکھی مکھ گھو گھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نمایم۔

۵۸۔ جاؤں تے جئات توہ بجاوت بانسری نیک ہمارو۔ ہوشم رفت نہ اندست
اُردھیان رہے دن رین ہمارو۔ حافظ فکر کد ام نمایم کوئی اُپاسے چلے
نہ ہمارو۔ کون سی ہوے ہر سکھی رسی کھڑی کہ جو بھرانک سٹے گو پیارو۔

۵۹۔ کیوں اتنو تراوت ہوسن شرم دھیار ابے میدا نم۔ ایسا او پادکر دل کے
کہ قرار بگیرد این دل زارم۔ حافظ یامین نہ لاجہ کچھو از گفت دشونے مطلب
دارم۔ کاسمجاوت کو سمجھے دل مارا بہ برد کہ آن مہ پارم۔

۶۰۔ تمہرے ای لے برج تیمن مین پھر کے بن دیکھے تئی توتئی نہیں کاہوکی
لاگ ہی یامین کچھو دی موہ بھجاو دی سودی۔ ہنومان اتی ہنتی ہر سبنو
بچھون ہنس میری گئی تو گئی۔ اُن ہی کو لگا وللا چھتیاں ہکو ہنای
بجی سو بجی۔

۶۱۔ سیکھ غامی سیانی سکھین کی یون پد ما کر کے ام نیکی۔ پریت کری تم سے ہنسنے
سو بسا ردی تم پریت گھنی کی۔ راوری ریت لکھی رام سا نور سے ہوت ہو
سمیت جیون سپنے کی۔ ساچو تا کو نہ ہوت بھلو جو غمانت ہو کھی چار بنے کی۔

۶۲۔ جانت تھی اپنے نہیں ہوت پر اسنے پیا یہ بیدن گائی۔ سو پر ہیل کے پریت
کری گرد لوگن مین کل کان گنوائی۔ ٹھا کرتے نہ بھئے اپنے اب کون کو دو
لگائے مائی۔ دودھ کی ماکھی او جا گریر سو ہا می مین آنکھن دیکھت کھائی

۶۳۔ آپ ہی تے من ہیر سنہے ترچھے کرنین یندہ کے چاؤ مین۔ با سے دئی سو بسا
دئی سدھ کیسے کردن سو کوکت جاؤ مین۔ میت سجان آیت کما یہ ایسی
نچا ہے پریت کی بھاؤ مین۔ موہنی مورت دیکھے کو تر ساوتی مین بس
ایک ہی گاؤن مین۔

۶۴۔ کننئی چھوڑ چپا سے کون کون بجنی پائل پائین تے غامی۔ تیون پد ما کر
پاتھو کے کھر کے کون کانپ اٹھے چھب چھائی۔ لاجھ تے گرہ جات کون
اڑ جات کون گج کی گت بھائی۔ میش کی تھوڑی کسوری ہرے ہرے
یا دودھ نند کشو پے آئی۔

۶۵۔ چندن کھور پے کھور جراسے کے میندی ٹنن کو بھال اُبجاری۔ چو نری
چھوٹی بو نڈین گوندھی سو گھی ٹکری کل دھوت کناری۔ پر تیم پاس لیا دن کو
انگری کو گے سکھیاں بہت کاری۔ چاگی آہن کی بر جو رسواوت آشو اڑ پل
سی پیاری۔

۶۶۔ کب مینی نئے اونی ہو گھٹا موروا بن بولت کو کن ری۔ چہرے بچری چھت
منڈل چوڑے لہرے سن مین بھجو کھن ری۔ پچری چو نری چن کے دھلے
سنگ لال کے جھولت جھوکن ری۔ رت پاوس یون ہی بتاوت ہو مر ہو پھر

بادری ہو کن ری۔

۶۷۔ بجا دون کی کاری اندھاری نشا لکھی بادر مند بچو ہی برس اوے۔ شیا بانی
آپ نے انچے اٹا پے چکی رس ریت ملا رہی گاوے۔ تاسے ناگر کے درگت در
تے چانک سوانت کے موج مین پاوے۔ پون میا کر گھونگھٹ نارے دیا کر
واسن دیپ دیکھاوے۔

۶۸۔ بان بل موہن کون نت رام سوکیل کری ات اندھاری۔ تے اے لتا درم
دیکھت دکھ چلے اسوا انکھیاں تے بھاری ات ہو جمنات کونین جان پڑے
بچھرے گردھاری۔ جانت ہوں سکھی آون چاہت کنجن تے کڑھ کنج بھاری۔
۶۹۔ مداتی رسال کی ڈارن پے چڑھ اندھون یون براجتی ہین۔ گل جان کے کان
کرین نہ کچھوس بات پرانی ہمارتی ہین۔ کوو کیسے کرے دوج توہی کے
نہین نیکو دیا اُردھارتی ہین۔ اری گولیا کوک کرچین کی کرچین کرچین کیسے
ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو پر باچون اُور تے بھاگ بے کو کوو پار نہ پاوے۔ جانت ہوں
پریت بے تم جال کومین کمان لگ دھاوے۔ چاہوں کچھوک سندیشو
کون سو تو جی نہان آوت جی من آوے۔ اودھو جو دامدھ سورن سون
کیو جو کچھو تھین رام کھاوے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی سنی سنی گھن باڑھت ہر جو دیوگ کی بادھا۔ تیون پد ما کر
موہن کو تب تے گل ہر نہ کون بل آدھا۔ لال گلال گھلا گل من درگ
ٹھو کر دیگئی روپ اکا دھا۔ کے گئی کے گئی چنیک سے من لیگی لیگی
لیگی را دھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیسے کیسے تے اپنوتن آپ جراتے پر یو۔ سب گاؤنیں گیل مین گوئل

میں گر لو گن دیکھ لجانے پر یو۔ سردار پیار بنائیں کے بن کے بن کاج بکاسنے
پر یو۔ بن جانے اُجائے سو جانے ہمیں کر پریت مہا بچھتا نے پر یو۔

۴۷۔ ڈارے کون متھنی بسارے کون گھی کو بھانڑا بکل بگارے کون ما کھن مٹھا
نمی۔ بھرم بھرم آوت چوں گھاسے یا ہی مگ پریم پائے پور کے پر باہن منوبھی۔
جھرس گئی دھون کون کا ہو کو دیوگ جھار بار بار بکل بسورت اچھی تھی۔ اے جو
برجراج ایک گوالنی کون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکارت دہی دہی۔

۴۸۔ چھانڑ پت برت پریت کری نہی نہیں تون سنی ہم سوؤ۔ تون بھی ہریون ہی
پر یو سنوئی پر یو جو کیو کچھ کوؤ۔ سانچی بھی کھناوت واکب ٹھا کر کان سنی ہتی
جوؤ۔ مایا ملی نہیں رام ملے دو بدھامین گئے سہنی سن دوؤ۔

۴۹۔ دوہا۔ بٹش اپیش دیکھت نہیں دیکھت شیا مل گات۔ کما کروں لالچ بھرے
چیل نین چل جات۔ ساس رسات جھکے نندی جن تو رکھوے سکھی
سیکھ کے بینا۔ ہو برج باس چباے بھی چوں اور چلی آپھاس کی سینا۔
دیکھت سندرسا نوری سورت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کروں
ہٹ کے نرین چل جات تاؤ لچ لالچی نینا۔

۵۰۔ دوہا۔ آپ دیوسن پھیرے پلٹے دینھی پیٹھے۔ کون چلا یہ راوری لال لکاوت
ڈٹھے۔ نند لالا اور جھاسے بیو اب دیکھے کو ترساوت ہو۔ اتو ہکویہ جان پری
یہ لاج اتے نہیں آوت ہو۔ تم تونین دیو اپنومن آپ ہی پھیرے کیون
شرناوت ہو۔ اب تو پلٹے ات پیٹھ دئی ہر کا ہے کو ڈھیٹھ لگاوت ہو۔

۵۱۔ دوہا۔ چھوٹے نہ لاجن لال چوہو لکھ نہ گریہ۔ سٹ پٹات لوچن کھرے
بھرے سکوچ سینہ۔ مایکے مین من بھاون کو لکھ پیاری زشنک ہوے
دیکھ سکے نا۔ دیکھے کو تر سے ہیرا دیکھ ساوہ لگے چٹ چین لمے نا چھوٹے نہ لاج

۸۳- بھیت ہر سنے میں جھونکے چیل چارواڑے کے اڑے رہے۔ تیون منس کے ادھران ہون پے ادھران دھرے تے دھرے کے دھرے سہے چونک نوین چکی اُجھکی مکھ سوید کے بوند ڈھرے کے ڈھرے رہے۔ ہاے کھلین پلکین پل مون دل کے اچھلاکھ بھرے کے بھرے رہے۔

۸۴- آج رمی دیکھ گھٹا گھن سندر ساون کینھو سہاون ساج رمی۔ ساچ رمی جھوکن بھوگ سنگار سو تیروی آج بنو سب کاج رمی۔ کاج رمی آج گھری وہ ینہ کی تیرے ادھین کھڑے بر جراج رمی۔ راج رمی دارون ہون پڑ کو مری دھراے میا کر آج رمی۔

۸۵- پھاگ کی بھیرا بھیرن تیون لگی گو بند لیگی بھیتہ گوری۔ بھائی کری من کی پدما کر او پرناے ابیر کی جھوری پھین پیتا مہر کامرتے سووداع دی مینج کپولن روری۔ نین پچاے کی سکیاے للا پھر آئو کھیلن ہوری۔

۸۶- اغن کور در گھل راجت کے من نشتر آن جھبی دے۔ کے دھی یہ ناگن کی شیو ماتھ بھنے رسنا سل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھر اے کپولن کول امیرس چوے۔ دیکھت ہر بش چھائے گیو اُر کانت ہر کو کیسے کے جیجے۔

۸۷- شری پت او بر کھبھان للی نہ طے ڈور لاجن پریم اگا دھکا۔ تہی گلاب کلی چٹکارن ڈاری مرور منوج کی بادھکا۔ بیلن سون اور بھی سُر بھی سُر بھے سے سمیر سنگدھن مادھکا۔ رادھے پڑی کہہ مادھو مادھو مادھو نیرت رادھکا رادھکا۔

۸۸- جا کے لیے گل کان تجی گھرا میں کی چرچا نہیں مانی۔ جا کے لیے سب گو گل میں بدنام بھلین من مان ملانی۔ بدنن داگ بنائے گپولن بھورہ لال رگاوت آئی۔ کوٹ کرو سن جوین دے پر کنت نہ آپن ہوت سیانی۔

۱۹- آلی کہا یہ بیادہ بھی چھتیاں اُگلیں سنو آوت ہر نش واسر نیک سُہات
کچھ نہیں نین تہمب بڑھاوت ہر کون علاج کروں سہنی توہ پوچھت لاج لجاو
ہر جیہ شنگ بڑھی کٹ کہینہ دیکھ سکھی توہ اوکھداوت ہر۔

۴۰- کانھ چلی گڑ لوگ کہیں سب تاپس ہوئے دشکنده بلبوری۔ باون ہوئے
بل باندھ لیو سب راج دیو سر راج بھلیوری۔ ست مار جلندھر کی جوتی ہرناش
بال کو گرب گلیوری۔ مونہی ہوئے برج نار چھلین انکو جی چھل خوب پھلیوری۔

۴۱- کیو بڑ کھجان للی سون بھٹوئے تیروئی پریم مڑھو پسواس ہر۔ پیارے دیا
کرتے رہو سب بھول دیورس کو پر ماس ہر۔ تیروئی روپ ریجھاون ہارنی
آند کند کیو ارباس ہر۔ وای بھیوئج نین کو شیونامتھ سنواب جوت پرکاس ہر

۴۲- رادھاکے بلے کو گوبند کینک دنان نودنیہ ہتاسی۔ پریت کری رس
ریت کری بھری ناہین مون ہان اڑوبان ہیہ ناسی۔ یون کب گوال
بلاس بڑھاسے کے چھانڑ گلیو سگری گن گانسی۔ داسی کی چھانسی پھنسا
گروا ناشی بنیویہ آوت ہانسی۔

۴۳- سارو ماس مون راس رچو ہنات پنچ بلاس کی چھادین۔ بین مردنگ
پکھاج بین بجاسے بتاسے پرتاپ ہوگا وین۔ اودھو سبھو نہ کٹاچھ کے
کو کرورے پریت کی ریت رجھادین۔ ریتجے گوپال جو کو بڑی پے تو کو بڑ
آج ہون کون پے پاوین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوپائی

سدھ شری سند رگن کھانی | اتل کیرت کم جاے بھانی

ابن مانہ گوؤ ہر نا حسین	تم سمان سندر جگ ماہین
چندر بدن لکھ چندر کجاوت	انگ انگ شوہا سراسوت
دو کھت چندر آدو کھت کاہن	اوہا چندر کھون کم بھامین
لکھ مت مور کئی کم بانی	کرون کسان لگ تور بڑا لی
ورن کرون تھور سب بونی	رُدم رُدم رسنا مم ہوئی
بیت سبے جو مو پر بالا	تاتے اپن لکھون کچھ کالا
سورٹھا	
تن ہیو بارو ریت کٹ کٹ پرت کراہیون	پیارے تمہرے بیت انکھیان تے ندیاہن
پر یو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر لگین	
دن بیت اندھیرین پرت دن پرت بن	
پھر کت بن دن رین پرئس پچی اڑن کو	پنکھ ڈلاوت نین اڑدیکھین تمہر ودرش
جیون پھرت جل میں تم پھرت کت یون بھئی	
تلچہ تلچہ ہیو چھین روپ سرودر دُرس بن	
دوہا	
اے من موہن چت بس سدا رہو آنند	سکھ اُپجاؤن دکھ ہرن رکن کی رکنند
جب تے تم کینھو گون پالو ناہ سندیش	
ایسی سدھ بسر اے کے بلم رہے کیہ دیش	
چھن چھن من اُکلات ہر تلچہ تلچہ جیہ جا	پانی بھیجت کیون نہیں پاتے کچھ نہ سہاے
کیسی او وہ بدی ہی جو دینی بسر اے	
اب جل درشن کے بنا کیسے تین بھجاے	
کور و کا غذا تھ ہر لکھون کسان میں	کر کا نیت پتیاں لکھت جل بھراوت نین

	کاغذ بھجت نین جل کر کانپت مس لیت یا پی برہا سن بسو بٹھا لکھن نہیں دیت	
لکھن پڑھن کی بڑ نہیں کئی نہیں جات	اپنے جیہ تے جانیو مورے جیہ کی بات	
	یہ گن پاتی نالکھون دھرے رہون جیہ مون تم پیاری سن مون بسو پاتی باجے کون	
پتیاں تہا چھائیے جو ہووے پردیش	نش دن سن مون جو بے واکو کون سندیش	
	سن چاہت ہو ملن کو مکھ دیکھن کو نین شرون جو چاہت ہیں سونو پیاری تمھے بین	
مکھ مکھ دیکھو کرین نین چھین دن یں	کان چھین سونو سدا سجنی تیرے بین	
	چوپائی	
کہاں لک بٹھا لکھون اب پیاری سو ہے یہی کُشل اوچھیا سدا رہو تم جیوت پیاری	ہر دے مانجھ سدا رہت تمھاری لگن رہون نش دن تو پر میسا جو بن جو رچند راجیاری	
	دوہ	
مرگ نینی گج گامنی کٹ کبھر مکھ چند مڑی دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھوناہ	سدا رہو سنار میں آندکند آتند تیر درگ جیون جیون مین تیون تیون کاٹ کراہ	
	سورجھا	
تو جیون کی پھانس کرک کریجے کر گئی	گل گیو سگر ومانس کھرت ہر نکست نہیں	
	دوہ	
سو پیاری تو درس بن گل رہون دن یں	کب لگ اب یاں آہو پنٹھ نہارت نین	

چوپائی	
برہ پیرتے رہوں ادھیرا دن دن بڑھت یہاں بورائی سُمد بھات ہر سرسافو پریم اگن پر جوت ہر تن مین اٹھن آسے رہے ہین پرانا یہ اوسر بھیجو تم پاتی بران پلٹ گھٹ مون پھر آوین امرس جان آو کو آنتا پاتی ناہ سجون حسابون	رہ رہ اٹھت سدا ہی پیرا بران رہین تن مون گھبرائی لہرت آہے سو نجات بکھالو لاگے جیون وادائل بن مین کرن چھت ہین آپن پیانا دیکھت تادہ جوڑا دے چھانی منہ سجون پانی پاوین بڑھے ہر کہہ جیہ ماہ آنتا موسے تنہ امرت کرمانون
دو	
کون بست مم نکٹ جو کروں نچھاو رتور	بران آپن مین دارہون مانک موتی ٹھور
سو یا	
پاتی جو آدے پریم کبی شکھ چھائے رہے لکھ کے من ماہین بران نچھاو رہن مم واپر اور نہین کچھو موڈھگ پاہین مول سجون کھائے جیے وہ دیکھ جیے جیہ کے جیوناہین اب ایتی کہون تم سون سجنی تم راکیو پیر ہمار سداہین	
سورکھا	
بجے چلت کچھ بات تم بھرن کی اڑ سکھی	تن ڈولت جم پات تھن نہ رہت تھرتھر کنپت
پیارے ماہ بیسا لاکھون بن پھوسے من لاکھ لاکھ اہلا لکھ ہیہ اوپے تم درس کو	

کبیت

کل پوچھا جیسے سورج پر کاش ہوت کمد اچھا جیسے چندر ما پرستین
 بھونرن اچھا جیسے آگم بسنت جان مورن اچھا جیسے برکھا سرستین
 ہنس اچھا جیسے مان سرنچ ہوت سادھن اچھا اچھا آوت ارستین
 سکو اچھا یہ بھانت کر ہوت ہر ہرو اچھا پیارے آپکے درستین

دوہا

تلچہ تلچہ جیہ دیت ہر جیسے جل بن مین
 تم درشن بن نین یہ تیسے بھئے ادھین

کاغذ خٹور و بہت کھنوسو اب لکھو نجائے | سندھ مدحہ جل بہت ہر گا گناہ سماے

خط

دُر دریا سے بے اعتنائی و شناور و رطلہ یوفائی مدام بر مراد کامران و شاد کام بخت

شعر

شرح شوق مینو شتم دیدہ خونبار گفت | جای سرفیماش بگزارے کہ سن خواہم نوشت

شعر

انچہ سن دیدم و سن میگشتم از جور فراق | کہ شنید است و کہ دید است مکر پیش آمد

شعر

می نویسم نامہ و مشتاق دیدار توام | بستہ ام نرگس صحت برخامہ چشم خویش را

شعر

چہ می پرسی ز من حال دل غم دیدہ ات چون | دلم شد خون و خون شد آب آب زویدہ بزم شد

جاتان جمدن سے تھسے جد اہوا بعد آہ وزاری و با ہزاران بقراری غم و الم سینہ بکیند

قبول کر بہ اشک باری ادھر روانہ ہوا ہون تمھاری دوری میں سرگشتہ و پریشان ہون
اگرچہ زندہ ہون پر آرزو مند تمھارے وصال باکمال کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور
ہمارے دیدہ انتظار کو تمھارے نور رخسار سے منور ۵ روزم فہم و شب بالم میگذر دے
عمر ہمہ با محنت و غم میگذر دے ۵ دریاد تو ایم ہر کجا ایم، بیگانہ مشوکہ آشنا ایم
ہر چند کہ بچھن و بچھن یسان موجود ہیں مگر درہائے خندیدگی و خرمی سدود۔ اگرچہ
جمع یاران لطف انگیز ہیں اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چمن ہر اور سہنگام
نخلت دہ گلشن۔ مگر پھر کیا اس سے بہتر کیا ۵ دران بزمے کہ شمع روی تو نیست
چراغ دیدہ را گل می توان کرد آہ و ناله سینہ بریان سے بار بار ہر تپش خمین بغیر
رخ و دلار کے اشکبار۔ جگر پارہ پارہ ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ بیت
مایم و جرات غریب، عیسیٰ نتواندش طبیعی ۵ میگویم میگویم میگویم دیگویم
بے یار نباید شد بے یار نباید شد ۵ دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہو سینے میں خار
جدائی ٹھٹھکتا ہو سچ ہو۔ سچ نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہماری ہو آہ آہ
کون سا درد و ملال ہو جو فلک کج رفتار نے نہ دکھایا ہو۔ افسوس صد افسوس کونسا
اندوہ و قلق ہو جس نے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا ہو۔ بیت اکدم کا جلنا ہو تو کروں
صبر اے خدا، آٹھون پھر سلگتا ہو جو لھے میں جاے دل ۵ تمھاری بیوفائی سے
ناک میں دم ہو۔ تمھارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہمپر و سبدم ہو۔ کبھی ایک پرچہ
قرطاس سے یاد نہیں کیا شاید کرنا تو درکنار ہو۔ بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و فرما کا
قصہ سنا کرتے تھے مگر بیان حد سے افزون ہو کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا زبون ہو
۵ نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہو دل کو عجب طرح کا آلی عذاب ہو دل کو
۵ اے بتو خوب ساتھیں دیکھا ۵ اپنے مطلب کے آشنا ہو تم ۵ ناہر بانا تمھارا
کچھ قصور نہیں تمھاری عقل کامل کا کچھ فتور نہیں تپ کر کیا منحصر ہو یہ بات نزدیک و دور تپ کر ہو

کہ جب قدر موشان زہرہ جبین و گلرخان پری آئین بین اپنے دلدادہ کو گلابے ماہے کامرا
 اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بدنام تو کرتے ہیں مگر کبھی انکا مقصد مراد سے لبریز جام
 نہیں کرتے تھکاری بلائے چاہے کوئی جیے یا مرے مگر اپنے ظلم و ستم سے باز نہ آئینگے
 خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہماری جان جاے مگر تھکاری بات کہ نبات ہر نہ
 پھسکی ہو جاے۔ ۵۔ تو اپنے شیوہ جور و جفا سے مت گزرے + تری بلائے
 مراد م رہے رہے نہ رہے + سیکڑوں صدمہ جدائی تھکارے ہجر میں اٹھائے
 مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جور و جفا سے باز نہ آئے۔ تھکاری طرف سے غفلت
 خوب ہو اور ہماری طرف سے ہر دم خلق و محبت مرغوب۔ ۵۔ جب تپ دوری
 جلا کر خاک کر دیگی مجھے + آہ پھر چوٹے میں ڈالینگے تری تاثیر کو + ہکو تمام دن جدائی
 تھکاری سے بقواری اور ہر شب اختر شماری ہر ۵ درود دل کس سے کون کون کریگا
 آسان بخت شکل ہو مگر یار جدائی تری + قسمت میں ہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا
 تقدیر ہی لکھلائی تھی یہ پوٹ منہ پر کھانی تھی سو کھائی۔ ۵۔ اپنی قسمت کے نوشتے کو
 نہ ملتے دیکھا + ہنے افلاک کو سوزنگ بدلتے دیکھا + ابیات۔ ہلا میرے دلبر سے
 مجھ کو خدا + نہیں تو میرا جی ٹھکانے لگا + ابھی بیٹھے بھی نیائے تھے ہم + کہ دشمن میں
 یوں اٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسیا نہ تھا + کہ جسکے عوض یوں رولانے لگا
 نہیں دوست سے مجھ کو شکوہ حسن + مرا جی ہی مجھ کو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے
 مجبوری کیا کیا جاے کون سا معاملہ درمیش لایا جاے کیا تدبیر کروں کس سے درود دل
 اظہار کروں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام بانی نہیں رکھا ہڈیوں کا
 مغز تک خشک کر دیا ۵۔ فلک نیز نگ بازی ہو دکھاتا + پریشان ہی مجھے ہر دم نہاتا
 قطعہ۔ حال دل کچھ کس نہیں جاتا + بن کہے بھی رہا نہیں جاتا + بن ملے اسکے
 کل نہیں پڑتی + ملتا ہوں تو ملا نہیں جاتا + بیوفائی تھکاری جہاں میں مشہور ہو

بے اعتنائی کا کیا ذکر ہو کہ اسکا شہرہ نزدیک و دور ہے۔ ۵ ذرا شربتِ دہل مجھ کو ملا
 لہو نہرِ مرادم ہواے دلربا چمن جلتا ہوں مجھ کو خبر کچھ نہیں ۶ مرے سوزِ دل میں شربت
 کچھ نہیں ۷ کیا دل ترے غم نے ایسا فگار ۸ ہوے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہزار
 ترے چشم و ابرو نے اسے شوخ رنگ ۹ لگائے مرے دل پہ لاکھوں خدنگ ۱۰ کیا ہو
 دل و جان کو خونِ عشق نے ۱۱ جلایا درون و برون عشق نے ۱۲ اسے جانِ جہان
 تمھاری یاد میں یہ حال ہو تمھارے سرو قامت کا ہر دم خیال ہے۔ ایسا بیت جلاتے
 ہیں تن پر غم کو ہر شب ۱۳ نہیں کھلتے شکایت کو مگر لب ۱۴ اپنا کیا جلتا سدا کا ۱۵
 نچھوڑا ساتھ لیکن دلربا کا ۱۶ وہاں عشرت و کامرانی یہاں اپنے درد و غم کی کہانی سنائی
 وہاں خندہ و تہقہ یہاں ہر دم تن ضعیف پر عرشہ وہاں جام مراد لبریز۔ یہاں بیاناہ
 راہ عدم انگیز۔ وہاں بصد آرزو مراد و دامن یہاں ہزاران ہزار برق حسرت بزرنگا
 خرم۔ وہاں مقاصد گلشن گلشن یہاں ناکامی دامن دامن وہاں مقصد بردوش یہاں
 سنان نامرادی ہم آغوش۔ وہاں قبضہ شمشیر فتح و ظفر در دست یہاں سپر حسرت
 و انفس کی پست۔ وہاں مجمع پریزاں زہرہ چین یہاں عالم تنہائی کا سوا این
 وہاں خوشی بار بار یہاں چشمِ خونین انگبار ۱۷ کھلینگے شکوون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے
 ادھر تمھارے ۱۸ تو کسی گزری گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر تمھارے ۱۹ اب تک تلو کچھ خبر
 و خیال نہیں ہماری جان جانے کا ذرا ملال نہیں ہلو اسقدر نہ بھلاؤ خدا را ہماری یاد اپنے
 دل میں لاؤ۔ کیا کون تمھارے غم کا مارا ہوں تمھارے سبب سبب میں رسوا ہوا ہوں
 ۲۰ نیم یک لحظہ از یاد تو خاموش ۲۱ فراموشی شدہ ازل فراموش ۲۲ رفوگر کو کمان
 طاقت کہ زخمِ عشق کو ٹانگے ۲۳ اگر سینہ مرادیکھے رفوچکر میں آجائے ۲۴ صدمہ فرقت اگر تحریر
 کروں تو کیا تعجب کہ آتش آہ سے کاغذ میں بھی آگ لگ جائے۔ ہاتھ لرزتا ہر زبان کا پتی
 پھر کہو نہ کہ تحریر ہو بیان مجھوری کس طرح تسلیہ ہو۔ خور و خواب یکسو چشم میں آنسو ہو تمھاری ہی

شکل ہر دم رو بروی۔ ایبات جدا کسی سے کسی کا غرض صیب نہو یہ داغ وہ ہر کہ دشمن
کو بھی نصیب نہو جدا کرے جو میں وہ منم کے کوچے سے بے آہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو
ہر گھڑی تمھارا رنج دالم اپنے دل پر سستا ہوں ہر چہ کہ مجھ سے ہنس و ہنس سے کتا ہوں مگر کوئی
میری بات نہیں سنتا ہر ایک مجھ کو دلو انہ کتا ہو۔ اے پیارے۔ اے کعبہ بن ترین
یا کہ رہیں دیر میں جا کر ہر جا تمھیں اے جان جہاں یاد کرینگے ہر تکو یقین صادق اور
گمان واثق نہو گا کہ ہم تمھاری یاد میں رہتے ہیں تمہرے جان قربان کرتے ہیں گو تمھارے لئے
اثر نہو ہماری حالت کی خبر نہو۔ اے کٹے خوشی سے تو ہر زیت حضرت کی تھوڑی بہ نہیں تو نیم
نفس بھی بہت ہے جیسے کوئے اگر شب و روز اپنا یہی کام ہو تو سن رکھنا کہ چند روز میں خاتمہ بالخیر
و کام تمام ہو۔ اے گردش سے آسمان کی کیا کیا قسم ہیں مجھ پر سایہ بغیر اپنا ساتھی
نہ کوئی رہبر نہ آہ کیا کروں کس سے کون۔ اے نامہ نہ نہ قاصد نہ پیغام زبانی ہو
یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگمانی ہو وہاں تم بلخ داودی غزلوانی میں مشغول یہاں
ہمارا آہ و زاری کا مدامی مہول وہاں تم سنگا ر سے آراستہ و پیرا ستہ یہاں ہم خاک بر سر و خاک
باختہ وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام یہاں تپ مجھ سے جلنے سے کام وہاں شراب و آتش کا
دور یہاں خارج کا ظلم و جور وہاں رنگ بزم کا ہمان یہاں مدام گردش آسمان وہاں مرا جی
و جام درد دست یہاں حوصلہ سب پست وہاں اغیار ہر دم یہاں عالم تنہائی کا غم وہاں شباب
پر کمال یہاں جان مخزون پر ہر روز زوال وہاں کنار و بوس یہاں حسرت و افسوس وہاں
حاصل ہونا مراد کا بار بار یہاں دیدار پر بار بار کا انتظار وہاں تھکدی سے ہاتھ رنگنا یہاں جگر کا خون
ہو کر آنکھ کی راہ پیکنا وہاں رنگین چشم میں سرمہ لگانا یہاں مثل کوہ طور اپنے آپ کو جلا نا وہاں تکو
ہر دم غیر وں کا خیال یہاں ہر لحظہ جان جانے کا ملال وہاں مانگ پر سنید و رہبان راہ
مقصود سے سیکڑوں میل دور۔ اے جان جان اب آگے تحریر کی طاقت نہیں گفتگو کی قوت نہیں
اللہ تعالیٰ طوطہ چشمی تمھاری برقرار ہے اعتنائی و بیوفائی پائدار رکھے۔ فقط۔ و الشوق

خط دیگر

می نویسم نامہ موشتاق ویدار توام
بسنہ ام ترس صفت بر خاستہ خوش را

دیگر

سواد دیدہ علی گردم نوشتم نامہ سو سے تو
اگر تا ہنگام خواندن چشم سن افتد برو سے تو
گل گلزار غول بلبل شاخسار غول بلبل شمیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاؤس
بلبل از خیابان عشوہ ساز می طوطی شکارستان غنیمت پروازی قمری سروستان لیاقت و خنوری
خجالت دہم رو پری زار الدہ شکتہ۔

آرزوای غنچہ نمنا سے مواصلت مشام بیان را منظر ساختہ بدعا سے ضروری میگراید۔ یعنی
درین اوان نزہت و فرخندہ بیان نامہ نامی صغیفہ گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شکفتہ کن
شاخ و برگ قلب ما عاشقان گردید۔ بہت روزوں کے چھپے آج آیا آپکا نامہ +
لغافہ پڑھ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ + جس ہنگام نافر جام بدعا غازیک انجام سے
فلک تفرقہ پردہ از کجناز اور زمانہ ناساز جانگداز نے دوری دوری و مجوری فیما بین ہمارے
اور تمہارے ڈالی ہو اور سنان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہو۔ افسوس صد افسوس
کہ اُسکا بیان میرے جدا مکان سے بالکل باہر ہو جو بوقت تحساری محبت انگیز لطف خیر
اشارے کنائے رجز و عشوے یاد آتے ہیں بجامع التفریقین گھنٹوں پہرون رلواتے ہیں
ہوش بر خاست حواس رخصت ما سے کیا کریں۔ اے جان جان۔ اسیا

دل من داند من داند من داند داند دل من	اشتیا تیکمہ بدیدار تو دار دل من +
نہ مجھے باغ خوش آتا ہو نہ گلشن نہ چمن	دور جہن سے ہو تاجہ چمن حسن سے میں
کہ کشیدست و کہ دیدست و کہ ایش آمد	انچہ من دیدم من میکشم از جور فراق

آؤ کہی یہ رباعی بھی اپنے حسب حال آپڑتی ہو رباعی

قلم گرفتہ و گفتم سلام بنویسم	شکایت شب ہجران تمام بنویسم
شکایت شب ہجران و فرقت و دوری	زحد گذشت ندانم کہ ام بنویسم

اے گلشن آرا سے محبت و دوداد و اسے چمن پیرا سے مودت و اتحاد تمھارے ہجر نے
جو جو آفتیں ہمیر آتا وہی ہیں شہمہ اُس سے لائق تسلط اور ذرہ قابل تحریر نہیں ہو۔ نظم

خواہم اگر زحمت متنار قسم زخم	کاغذ کجا دوات کجا و کجا ختم
این ہم بغرض گر بتکلف ہم رسد	ہوشم کجا حواس کجا و کجا دلم
با این ہم ازادہ تحسیر گر کنم	و جان دل چگونہ برآید ز خامہ ام
شونے کہ بزمین دلم نقش کردہ اند	آن نقش کالجگر کہ ز دالش بود ام
انصاف خواہم این کہ بدنیاں تمام تر	ما فی الضمیر دل ز قلم چون شود رقم

اے کمان ابرو اے ماہر و گلرو اگر یہ ہفت ناوک بلا غم ہدائی تمھارا بیان کرے تو
لب سے لب برنگ سو فارجدار ہے۔ آخرش عالم بیتابی و پیکاری میں تمھارا خطر امت
ہاتھ میں لیکر نہ جانتے کیا سے کیا دل مضطرب اشعار اڑا رہا ہو۔ اشعار متفرقات

نامہ ات آمد بدستم خاطر مگلزار شد	غنچہ گل گل چمن شد نافذ تا تار شد
قاعد رسید و نامہ رسید و خبر رسید	در حیرتم کہ جان بہ کد امین کسٹم شمار
نامہ آورد و رسول تو من از شادی آن	گہ سز نامہ بہین بوسم و گہ پاسے درا
نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت	بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

دوہرا

لکھن پڑھن کی ہونین کمی سنی نہیں جات	اپنے جی سے جانو میرے جی کی بات
یہ گن پانی نا لکھون دھرے رہون جی مون	تم پیار سے سن مون بسو پانی ہانچے کون

سورکھا	
<p>جیسے چلت کچھ بات تم بچپن کی اسے لکھی پیارے تھکے بیت انکھیاں نے ندیاں بہن پر کیو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئیں پنکھ ڈال دت نین اڑ دیکھیں تھو درس جیوان بچے جل بن تم بچپن کت یوں بھی</p>	<p>تن دولت جم پات تھو نہ بہت تھو نہ کنبت تن بھیو باروریت کت کٹ پرت کر ارجیون دن بیت اندھیرین پرت دن پرت بن پھر کت بن دن رین پر بس پنچھی اڑن کو تلچھ تلچھ بھیو چھین روپ سرور درس بن</p>
<p>اے ازیدہ دور واز دل در حضور حال گریہ اگر تحریر کروں تو کا غذا بری برنگہ ابر باران اشک فشانی کرے سطرین موج دائرہ گرداب قاصد آب وان کی طرح قصد روانی کرے حال بن دیدار است قاصد احتیاج نامہ نیست</p>	<p>اگر نویسم زندہ ام بر خویش تمہمت می کنم</p>
<p>اے نونہال حسن و خوبی سرو چمنستان دلبری و خوبی یہ مجھ کو رالخدمت حرم تمہارے شوق مواصلت کے باعث بنو راصل بن مردہ ہو اگرچہ بظاہر زندہ ہو تمہاری بیوفائی و کج ادائیگی کو کہ برعکس اس دلدادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جمال ہو ورنہ کہیں ایسا بھی ہوتا ہو۔ اسے حدیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی اور توجہ نہائی تیری سے چشمدار شمعین ہکو نہ تھیں۔ حیف صد حیف۔</p>	<p>دلی بتو دادم و افسوس نسید انتم</p>
<p>نچھ اے لایزال اگر تمہاری اس چشم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنا طائر دل تھا دام محبت میں ہرگز نہ اٹھنے دیتے۔ ع خود غلط بود انچہ بن پنداشتہ</p>	<p>کہ پس از برون دل شوخ چنین خواہی شد</p>
<p>اگر دانتہم از روز ازل داغ جدائی را</p>	<p>نیکو دم بدل روشن چرخ آشنائی را</p>
<p>خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اپنی بہ قسمتی کا سال پیر طال کیا کون کیا لکھون۔</p>	<p>مگر گم کردہ رہ قاصد کہ پیغامی نمی آرد</p>
<p>اے شہناور در طرہ بیوفائی و بے اعتنائی انسانہ بیثباتی دل اگر لکھون تو خط لوٹن کو تر</p>	<p></p>

کی طرح لوٹا کرے قلم مرغ بسمل کی طرح صفحہ ورق اس پر تڑپا کرے۔

برق و بدران مہکوکھتے ہیں مرا افسانہ ہے کچھ حقیقت روئے کی کچھ حال بیتا بانہ ہے

حالت اضطراب و بیقراری میں کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہوں۔ غزل

مجھے جام الفت یا رستے جو پلا دیا کئی بار بڑے مری آنکھوں میں وہی اہٹاک بھنڈا اسی کا خار

جو مہاکوئے تو اُدھر گزرتو یہ کیوں اس مری خبر غم جیہ تیرے نے انجم کیا کیا ساز اور نزار ہے

ترے عشق میں جو بچہ ستم نہیں لگا شکوہ کر گیا مری جان جاوے یا رہے بیکرا تماکتا ہوں انجم

مجھے خون حشر خلیل کیا کہ میں شاہ خادم پیشوا نہ بکھر و لگا عشق سے تیرے میں مرادل تو بھٹتا ہے

کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مرادل تو اُس پتھر سے کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مرادل تو اُس پتھر سے

غزل دیگر

اے ماہ عالم سوز من از من چہ رنجیدہ اے شمع شب افروز من از من چہ رنجیدہ

خواہم ترا همان کنم تا جان و دل قربان کنم جائے تو در چشمانم از من چہ رنجیدہ

اے جان من جانان من بر من نگر سلطان من ایک شب بیامان من از من چہ رنجیدہ

بگر زجرت خون شدم سرگشتہ و مجنون شدم چون لعل دل پرخون شدم از من چہ رنجیدہ

من عاشق زار توام از جان خریدار توام تازندہ ام یا توام از من چہ رنجیدہ

رنجیدہ رنجیدہ از من گناہ ہے دیدہ آخرم بختیدہ از من چہ رنجیدہ

گر من میرم در غمت فوغم فند بر گردنت فردا بگیرم دانت از من چہ رنجیدہ

اے کعبہ من کوئے تو دے قبلہ من روئے صد فتنہ بند دے تو از من چہ رنجیدہ

پیوستہ دلدار توام یا رونسا دار توام اکنون بغم زار توام از من چہ رنجیدہ

اے سرو نوش بالاے من اے دلبر رعنا کن لعل لبست حلوائے من از من چہ رنجیدہ

اے سعدی دلخواہ تو ابرے بچوں ماہ تو سن یا رنیکو خواہ تو از من چہ رنجیدہ

آہ یہ پیار سے تمہاری فرقت میں گھر زندان چمن بیابان ہر زندگی سے تنگ جینے سے تنگ

تنہائی سے دل گھبراتا ہے پھر نے سے پریشانی لاتا ہے غرض کہ کسی طرح چین نہیں جو بن نیر سے
اگر باغ کی فطرت جانتا ہوں آخر کچھ اگر مینا بانہ داپس آتا ہوں باغبان باغی گل بوٹے
آتش حیر سے داغی دکھلائی دیتے ہیں گویا وہ بھی ہمارے غم میں دل پر داغ کھائے ہیں
غرض کہ صورت خارا آنکھوں میں کھینکتے ہیں جو انان چین ہر جگہ بے اکتے ہیں چشم نرگس
نظردن میں دیدہ صیران ہر گیسو سے سنبل زلف پریشان ہے۔ قطعہ

بے ترے میر چن خوش آئے کیا اس سرور	پھول جو ہر میری نظروں میں رنگ خار ہو
جو خمیدہ گل کی نئی جو وہ ہر مثل کسان	شکل ناوک موج بوسے گل جگر کے پار ہو

فرمان باغ میں کوکو سے سرھرائی بلبلین آواز میں کستی چلائی میں گل گران گوش بن
خچہ لب خاموش نرگس آنکھ نہیں ملاتی ہو بلبل دم چراتی ہو اس روش رنگ گستان
اور اپنا حال پریشان دیکھ کر خاموش رہتا ہوں دیوانہ وار چلا چلا کے کتا ہوں۔ ۵

نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل بُرا پھری	چلیے اب اس چین سے کہ یا نکی ہوا پھری
-------------------------------------	--------------------------------------

ناچار دیوان کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا ہو محسوس کو روانہ ہوتا ہوں بیکسانہ صیران
وششہ رکسی درخت کے سائے میں جا ہاتھ پھیلا کے یہ اشار پڑھتا ہوں۔ تربع بندہ

صبا کبھی جو ترا کو سے یار میں ہو گذر	نہ بھولیو یہ پیام وزیرِ مستہ جگر
یہ کمیو اُس سے کہ ایجان تیری فرقت میں	نغان جو درد ہو غم ہو الم ہو آٹھ پیر
پونج گیا ہو گریبان کا چاک دامن تک	گزر گیا ہو بس اب سر سے آب دیدہ تر
کبھی بزمِ ہوش اُسے گاہ فرط بے ہوشی	کبھی ہو آپ میں وہ گاہ آپ سے باہر
ہر ایک کو چہ میں پھر تا ہر صورت وحشی	کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی ادھر سے ادھر
بہت قلق جو ستانا ہو تو یہ پڑھتا ہو	عجیب حسرت دارمان سے ہاتھ پھیلا کر
بیا بیا کہ ترا تنگ درکنار کشم	بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

غزل

باغ و وحشت ہوئی ہے اعتنائی آپ کی خود گلا کاٹوں پچھے خجست عینیت کیجیے آپ کی جانے بلا کیونکر گئی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رستا ہو مجھے ہر دم خیال پتہ کیا اقرار غلاب آئیکہ بھی ملتی نہیں میں نے بیٹھے روگ اُلفت کا لگا یا جان کو	تکے چنوائے لگی ہسے حُسدانی آپ کی دیکھیے دکھ جاہلی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جو کوئی بولا صدا کا نون مین آئی آپ کی جائیے بس خوب اُلفت آزمائی آپ کی کیا ان آنکھوں نے مجھے صورت دکھائی آپ کی
---	---

اشعار متفرق

نہیں کشتا یہ میدان بلا رولا نیگا یو مین گرنون مین غم یار جانیکا	مدد اسے خضر سب بان بلا نبیکا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا
--	--

غزل

دل تمھارے حسن پر یون مبتلا کیونکر ہوا بس نہ زلفِ بنم دل اسے خدا کیونکر ہوا دل شگفتہ خاک ہو فرقت مین آہ گرم سے کیا تیرے وحشی کا زندان کی طرف آیا قدم	نازل اسپر اسے بتو کہ خدا کیونکر ہوا میں نے جھٹلائے یہ غمِ سسب کیونکر ہوا تھو کا صرصر کا جھلا مورچ سہا کیونکر ہوا خانہ زنجیر مین محشر سہا کیونکر ہوا
--	--

سچ کہا ہے بانی جو رو بجا ہین ستم ایک بار دین سب راحت جان کوئی دلبر نہیں
جلا دہین سب پھمکھن وار با چشم زار میتاب و بقرار صورت خب کسی دوسرے شجر
بے برگ کے تلے جا کر چھڑیٹھ جاتا ہوں اشک آنکھوں مین بھر کر ٹکویا کر تمھاری شکل کا
تصور باندھ فرما بقرار می سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گرد باد حلقہ آہن
نظر آتا ہی ہر آہو تری آنکھوں کی یاد دلا کر چو کڑی جھٹلاتا ہوں زرد زرد گلاسے سفیلان
دیکھ کر آنکھوں مین سرسوں پھولتی ہے لالہ محرابی سے داغ دل مشتعل ہوا عالم جنون

اور بھی متصل ہوا لباس پھاڑنے لگا جنوں پیچھے جھاڑنے لگا۔ ۵ ایک ہی جھٹکے میں
 رعد سے تہنوں پہ پاس داسن کے گریبان دیکھنا نہ شاید کسی وقت اگر اپنے ہوش
 بجا ہو فوراً یہ شعر زبان پر آیا۔ ۵ الجھایہ دل ستم زدہ زلف تہان سے آج نہ
 نازل ہوئی بلا عرس سر پر کمان سے آج نہ ۵ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا
 دوست کا ماننا نصیب دشمنان ہو جائیگا ۵ نہ کیا فرج کیا چھوڑ کے بسل قاتل و دشمن
 زخم پکارا کیے قاتل قاتل ۵ لگے ہو سیر گلشن میں دل اے غنچہ دہن کس کا نہ ترمی فرت
 کے مارے کوروش کسکی چن کس کا نہ ۵ اور بھی یہ غزل حسرت انہوں کے ساتھ ہاتھ مل کر چلا

غزل

ببین در وقت رفتج حسرت دیدارے نگاہیں	کہ از نقش قدم پیدا ست چشم انتظار من
نگہ انداز دیدار اچون پر پرواز مسوز	مگر در دھیر غ از داغ دل شہاے تار من
فلک را گرد از فرط حرارت کورہ آتش	معاذ اللہ فندگر بر زمین مشت غبار من
بغیر از روئے حسرت شعل و لگہ در نظر ناپید	بہ بیند گر کسے آئینہ لوح فرار من
اگر از سستی بختم حسرت اوئے آید	بپاست اور سدائے کاش این مشت غبار من

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ ۵ نظروں سے دور رہنے کا پیار سے
 کلام نہیں ۵ دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں ۵ دیگر دل میں لفظ یاد تو معنی نہ
 معنی از لفظ کے جُدا باشند ۵ دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جُدا نہ ہونا آشنا کو
 بھی الم آشنا نہ ہونے پھر کیا یک دل میں یہ اُمنگ آئی نشہ کی ترناک آئی غم ہوا کہ
 سینہ نہ کو جا نیے یوں دل کو ہلائیے غرض کہ جب وہاں بھی پوچھا جو نہ دیکھا تھا سو دیکھا
 دور سا غرق حلقہ ماتم نظر آیا قلقل مینا میں نوے کا عالم دکھائی دیا سینہ اسے مڑگان پر
 کباب لخت دل میتاب تھے اشک میگوں شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھ کر اشک کی
 طغیانی ہوئی کشتی کے کشتی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوئے اپنے حال پر

بیہوش ہوئے تکلیف بادہ کشی کی کرنے لگے یہ کلمہ سر قدم پر دھرنے لگے مین بھی اس شعر کو پڑھ کر روئے لگا۔ سہ خون جگر پیا نوجھنے وہ مے پیے پڑ کھائے وہی کلمہ بآب کہ جو دل جلا نودہ دہان سے بھی پریشان دار با سالتہ جیسے راکسی جانب کو پلایا تمھاری سر دھری کو یاد کر کے یہ غزل زبان پر سب جاری ہو گئی۔ غم نہ لے

خدا کو مانو نہیں نہ جانو نہ میرے دلچر بھا کر وتم زمانہ الٹا ہو کیا کر وتم بد اجو دوا داکر وتم سرور و صلت کہ رنج فرقت دوا الفت کہ کلفت ہمین نے پہلے کیا کیا یا ہمین نے قاتل تمھیں بنایا دل و بگر ملکوں پر پنج پاو تو جان قربان ہو بون بجائے عیب مرا گلا ہو تمھارا آہمین قصور کیا ہی	بایگ عش خدا کا پاپہ ذرا تو خوف نہ کر وتم دفا کرین ہم بھنا کر وتم دعا کرین ہم دعا کر وتم نشان بوسہ کہ داغ حسرت قبول ہو جو ہمارا کر وتم ہمین نے یہ رنگ سب جمایا بآس حق مین دعا کر وتم اب ایک سر زوئے یہ بھی لیکر قدم پہ اپنے فدا کر وتم یہ سیری تقدیر مین لکھا ہے کہ تجھ پر جو دہنا کر وتم
---	---

اسے لطافت زندگانی بہن سے تھے جدا ہوا ہوں ہزار دن رنج و غم دل کو اٹھانے پڑے
سنگان الم و جدائی سینہ بے کینہ پڑ کھانے پڑے تمھاری جدائی مین ششدر و حیران
سر اسیمہ و پریشان ہوں، مرغ بمل و نا اتر بجان کیسے تو بجا ہی اور یہاں سوا سے اسکے
کیا کرے قرار پاتی نہیں جان زار بن تیرے پڑ تڑپ رہا ہو دل تیرا بن تیرے
گھنڈہ تنہا مجھے جن جن کا سب وہ بھاگ گئے، حواس و ہوش و شکیب و قرار بن تیرے
دیکھئے بچھڑے ہوں کا ملائے والا اس پر آرزو کو تمھارا وصال کب میرا در شیم انتظار کو
تمھارے رخسار تابان سے کب سنو کر تا ہو۔ غزل سترا و جمال
کس سے کمون کوئی بھی غمخوار نہیں۔ غم فرقت کے سوا، اور اگر پوچھے کوئی قابل اطمینان
نہیں، پیکار نہا، بھلا پڑ لہٹ کے پیچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل۔ ہو پڑتیج پہ
پیچ پہ کونسا دل ہو کہ جو اس مین گرفتار نہیں۔ ہو عجب دام بلایا سبکڑون ہین
جگر انگار ہزار دن دل ریشش۔ تیرے ہاتھوں لیکن پاس تیرے کوئی انخبر کوئی تلوار نہیں

ہاں مگر ناز و ادا پہ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے کہ جہاں ہر دست پہ جسکو اب
 دیکھو وہ سرشار ہر شیا زمین۔ اے بت ہوش رُبا پہ مرٹے خاک دریا پر عشاقِ ظفر
 اور زمین اُسکو خبر پہ اٹھ کے اب جاؤں کمانِ طاقت زنتار زمین۔ مثل نقش کھٹ پا +
 اے ملکہ اقلیمِ یونانی و اے شخصہ ویا کج ادائی تمھاری سرد مہری شہرہ آفاق ہو تھیں
 دل لگا کر راحت و آرام بالا سے طاق ہے۔ دل کا کچھ کام نہ سمجھ سے بت پر فن نکلا
 دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا پہ جامع التفریقین نے ہمیں غم کھانے کو اور تھیں
 دل دکھانے کو بنایا تمھارے جو دوستم اور ہمارے قصہ غم کے لکھنے کو ایک دفتر
 چاہیے انسان کی مجال نہیں کہ شمشیر اُس سے تحریر کرے اور ذرۃ اُسکا تسطیر تمھاری
 جدائی میں ہمارا حال پر ملال بعد سے زبون ہے بلکہ روز بروز افزون ہے لگے یوں تو
 ہزاروں ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ ہم پہ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ و دو دم
 لگی ایسی کہ شمشیر لگانہ رہا ہے چاہے دلدار سی کرے چاہے دل آزاری کرے
 اے ظفر اُس دل پہا کو ہنسنے دل اب تو دیا ہے صنم جہدم غم دوری سے دل معنوم
 ہوتا ہے مزا دل کے لگانے کا ہمیں معلوم ہوتا ہے بندھا جس روز سے
 بلکہ خیالِ زلف تیرا ہے پریشان حال ہوں ایسا کہ سب کہتے ہیں سودا ہی مسدس

کیونکہ دل جا ہی پھنسا میں تجھے کہتا تھا	زلف ہو دامِ بلا میں نہ تجھے کہتا تھا
پاسِ خوابان کے نجاب میں نہ تجھے کہتا تھا	انکی باتوں پہ نہ آئیں نہ تجھے کہتا تھا
دید ہی آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کرد	باتو درد و سستی آن زنگس بیمار چہ کرد
بحرِ آفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر	ہو کننا را ہی بس اس حال سے گزرا بہتر
یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرے غم جی پہ تو بس جی سے گزرا بہتر
رفتنہ رفتہ وہ ہوئے کج آفت میں غریق	موج زن جنگلِ محادل میں یہ دریا سے عقیق

سچ ہے کہ جہدِ ماہِ رخاں زہرِ حینِ دنا زمینان پر ہی آئیں ہوتے ہیں اپنے عاشقِ زارا کو

شاد کام کرنے سے اُنکو کیا کام ہو انکی جانب سے تو ظلم و ستم دانداز سانی ہی مدام ہوئے

خدا یا نرم گردان از کرم دلہا سے خوبانرا | وگر نہ عشق رانا پید کن یا عشق بازان را

اُسے تسکین بخش دل بقرار ہمارے رنج و الم کا تھکو مطلق خیال نہیں بتیابی و فراق میں جان جانے کا ذرا بھی تھکوا لال نہیں تھکو مطلق یقین ہو گا کہ ہم تمہارے جبر و فراق میں یہاں مرتے ہیں زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ہاں پیار سے تمہارے درش کو ادھر رہو ہی آئے

اب کیا آگیا ہوت ہو گھٹ ہون رہے کہ جاکے | پریت تو داسون کیجیے جاسون سن پتیا سے

جئے بننے کی پریت میں جنم کا رت جا سے | چاناک چاہت سوانت جلی چکی چاہت بھور

ہم چاہت تم ملن کو جیسے پسند رہ چکور | تم بھجرت تھیں ہون مردن کما جیون بن تھیں

تو صورت میں ہون بے دہی جیوات موہین | آپ یاران ہدم سے ہم آغوش تہم بیان

عالم تنہائی و بیکاری میں بیہوش تم باوازدلکش غزلخوان تہم بیان گریہ و زاری سے

نیجان۔ تم ہمیں خوشی میں مشغول ہم نا امیدی وصال سے طول۔ تم ہر وقت ناز واد میں

آراستہ و پیراستہ تم تمہاری جدائی سے یہاں پریشان ہوش و حواس باختہ و مات

از صبح تا شام جلدے عیش و طرب یہاں رنج و تعب۔ اشعار سے خدا ملے تو ملے

آشنا نہیں ملتا کہ کوئی کسی کا نہیں دوست سب کہانی ہو ایک عقدہ نہ کھلا رشتہ

تقدیر سے حیف نہ ہمنے فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا نہ ملا میر سے دلبر کو مجھ سے خدا

نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا ہے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں نہ کیا وہ چلیں

تھیں کیا وہ باتیں تھیں نہ دو بھی دن پھر کبھی صنم ہونگے نہ ہم و تم ایک جا ہم ہونگے

سینہ لہر نہ تندا و بلب نہ سکوت نہ نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی جو غمخوار نہ نہ وہ

چلیں نہ فرنگیں نہ خود آرائی جو نہ کچھ تاریک ہو اور عالم تنہائی ہو نہ جدائی آتش تیز است

میسوز و دل و جان را بہ خدا ہر گز نصیب کس نہ سازد داغ ہجران را بہ اسے گندم

غائب جو فروش تمہارے نامہ راحت شمامہ کو ہر دم آنکھوں سے لگاتا ہوں نوعید ہر حال

جانکرا سیکو موش تنہائی بناتا ہوں ۵ نامہات آمد و دل را طرے پیدا شد
یعنی از ہر حیاتم سببے پیدا شد (لیکن) خط تو آیا دلے سمجھانہ میں تحریر کا بیج
اسکو لکھنے کا کمون یا کمون تقدیر کا بیج ۵ بوسہ لب جو خط کا تو دل شاد ہو گیا
مضمون دل کا بھولا ہوا یاد ہو گیا ۵ شکل اپنی ہیکو دکھلاؤ خدا کے واسطے
جان جاتی ہر اجی آؤ خدا کے واسطے ۵ دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہوں
رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہوں ۵ وصال یا رہن دونا ہوا شوق ۵ مرض
بڑھتا گیا ہوں ہوں دوا کی ۵ حدیث شوق بروے قلم نمی آید ۵ چنانکہ ہست
بال در رنم نمی آید ۵ زیادت نیست غافل دے اے مہربان من ۵ توئی در دل
توئی در جان توئی در زبان من ۵ اے محبوبہ جانستان تمھارے وہاں صبا
شراب ارغوانی در دست اور اغیار ہدم یہاں سب ارمان و نوحہ ہست از تنہائی
و یکسی کا عالم وہاں رفیقان تازو سے ہر دم بوس و کنار و یاران محفل کے نظارے
یمان ہر لحظہ تمھارے دیدار کا انتظار اور تمھارے ظلم و ستم کے دلپر آئے ۵

دن کٹا فرمایا سے اور رات زاری سے کئی	عمر کٹنے کو کئی پر کیا ہی خواری سے کئی
کوہ کن کوہ میں اور قیس مرا حسد امین	سر پہلنے کو رہا کوئی نہ ہمسرا پس
بدریا سے محبت روزق آسا غم کے مارے ہم	کبھی ہیں اس کنارے اور کبھی ہیں اس کنارے ہم
یا در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو	قسمت میں جو لکھا ہوا آملی شتاب ہو
نگویم بوصلت مرا شاد کن	ز غم و دمی من دے یا دکن

اشوس ہو کوئی دوست آشنا اپنا اپنا حال اپنا تباہ کیا مانوا نصیحت نہ سمجھ سے
غم دونا ہوا بد قسمتی سے رونا ہوا ۵ دل دلا سے سے ہو کرتا بقرار سی بیشتر خاؤ
ماتم میں ہو پڑے سے زاری بیشتر کسی نے سچ کہا ہی قطعہ درد و دوری کا مبتلا
جائے ۵ دل بیدرد کی بلا جانے ۵ جو گزرتی ہو جان پریری میں ہی جانوں ہوں یا خدا جوتہ

آب تمھاری یاد میں اسوقت دریائے اشک چشمہ چشم سے جاری ہو حالت بیہوشی
طاری ہو تحریر کی طاقت نہیں اظہار حال کی قدرت نہیں۔ اب آگے کیا لکھوں
احوال ہی تو سنسنا تا جو زبان کرتی جو لکھنت اور کلیجہ منھ کو آتا ہو وہ ہر

کر کا نیت پتیاں گھست جل بھراوت نین	کو رو کا غذا تھم دے مکھ ہی کیو بین
کا غذا بھیجت نین جل کر کا نیت مس لیت	پاپی بر باسن بسو بھتا لکھن نین دیت
پاتی واکو بھیجے جو ہو دے پر ویش	جوش دن من ہی بسے تاکو کون سندیش

آسے جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہیے لہذا اب خط تمام کرتا ہوں سو آسے
تمنا سے ویدار تمھارے شید اکو اب کوئی آرزو نہیں زمانہ سازی یا بہت با تمین
بنانے کی اپنی خون نہیں۔ آسے قتال عالم اور سجاد م اب جامع المتفرقین کی درگاہ
مین ہی التجا ہو کہ تھے جلد ملائے وہ صورت دلربا ہکو دکھلائے پردہ جدائی دریاں
سے اٹھائے تاکہ دل مضطر کو چین آئے۔ آمین آمین آمین

قطعہ

چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کار و بار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دن	دو رہے انتظار میں گزرے

زیادہ بس باقی ہوس

راقم المحروں کشتہ ناز وادافریفتہ و شیدا
فدوی حفیظ اللہ خان عفا اللہ عنہ
از تھانہ بگھولی ضلع ہر دوی اودہ -

تقرظ رنجیتہ قلم فصاحت رنم سرچشمہ محبت و مروت مزن خلوص عنایت

واقعہ روزخنی و حاجی محبی منظر علی رضا مختص منظر ملکبرامی حفظ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے میں انسان ضعیف البیان کی تو کیا حقیقت ہو
فرشتگان مقرب تک کُنہا بہت میں دیوانے ہیں جب جا باشاخ قلم خشک پر گل ترکھل دیا
شیعہ کو رو لایا پروانے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون و چرا سچا ہی تو ہی جانے کہ تو کیا ہو
تو ہی تو خالق دو جہان صانع انس و جان ہو تو ہی نے یہ خیمہ زر نگاری بے چوب و دریاں
ایستاد کیا تو ہی نے سناروں کی نگارگری بے مد و دست قلم دکھا کر فرش خاک بر روئے
آب روان ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد نسیرین و سترن اس گلشن بے بنیاد میں لگائے
کیسے کیسے گل ہٹے اس خاکدان پر سن میں کھلائے۔ تی الحقیقت تیری معرفت میں بڑے
بڑے دور بینوں کو سرگردانی رہی آئینہ وار حیرانی رہی۔ جتنا چھانا کر کر پاپا جب آنکھیں
ہم پہوچائیں کچھ نظر نہ آیا۔ بس خوشی کے سوا چار نہیں۔ دم مارنے کا یا ر انہیں دعوے
و ہم بیکار ہو۔ محض خیالی آزار ہو۔ لہذا خاموشی بیان فرزا لگی ہو۔ گویا بی محض دیوانگی ہو
ہم کو تو نے سب کچھ عطا فرمایا، نہ نرا نرا خاک کا پتلا ہی نہیں بنایا، ہم اگر اپنے آپ کو بچشم
ہوش دیکھیں تو گمان کیا یقین غالب ہو کہ فی عمرہ اپنی توفیق میں تر زبان رہیں مگر القول
حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزو میں بلگرام۔ رباعی۔ دنیا کا عجیب ہے لیکھا دیکھا ہے
آج اور توکل اور تماشا دیکھا ہے جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا ہے دیکھا بھی تو چل چلا
اُس کا دیکھا ہے دل سرد ہو گیا حسرتیں خاک میں مل گئیں۔ حوصلہ گرد و برد ہو گیا۔ جہالت
کا طوطی بولتا ہو بالکالوں کو کون پوچھتا ہے۔ ہمارے ہر دم و عود یکے است
ہم مرتبہ خلیل و غرود یکے است یہ ترقی کمال معدوم۔ قدر دانی خص قدر دان سلیم
سے نیک بد بٹھرے بڑے اچھے ہوئے ہنصون کی تدر دانی دیکھی لی

مگر اس زمانہ مستحیزمین جرات ہماری لطیف با تحقیق شاعری میں بیکانہ فزین طاق سیاق
میں محسوس زمانہ سیاق میں مشاق رنگین طبیعت عاشق مزاجوں کے بادشاہ منشی
حفیظ اللہ خان صاحب کی بھی قابل تحسین و آفرین ہر بقول صغیر بلگرامی سے

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے | انین ہر ایک سے کھینچی ہو کمان شاعر

گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لیسند تالیف کر کے شوق
طبیعت و کما یا رنگین مزاجوں کو اپنا بندہ ہے و رسم بنایا کیا خوب ہو ہر دل غزنیہ ہر جموعہ
مرغوب ہو۔ شائق ہر باتین ہو۔ ہر نزل اپنے رنگ کی۔ ہر نغمہ می نے ڈھنگ کی
شائقوں کے دل چین ہوئے جاتے ہیں۔ بے دیکھے اس کتاب کے انسکین بین پائین
اگرچہ یہ کتاب بیشال ہر مگر مولف بھی تو بڑا استاد و سی ہر صاحب کمال ہو عقل کا پتلا ہو
اپنی یادگاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہو۔ تالیف و مولف کی شنا سے
اسلیے خاموشی اختیار کرتا ہوں مشک آن است کہ خود بویہ مکہ عطار کوید میں کہتا ہوں
اشتیاق نے مجھے بے اختیار کیا تقریظ سے اسکا خریدار ہوا مجیب الدعوات میری
اسوقت کی دعا قبول کرے مولف کا دامن لالی مراد سے بھرے۔ آمین ثم آمین۔

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستہ اردو مولف منشی حفیظ اللہ خان
صاحب فقط ساندوی از تجویہ فکر کمترین خلایق ننگ نام قمر الدین احمد
برائے نام تخلص فوق متوطن سندیلہ

رنگ پھولوں پہ خوب ہی لائی	گلی فصل خزان ہزار آئی
رہے یوں ہی ہر اہر گلشن	اندون جوش پر ہو رنگ چمن
سر شمشاد نمسرا یوں کی جو دھوم	شاخ گل پر ہو بلبلون کا ہجوم

مخدول سے ہوا ہی قول المست
آئی جولانیوں پہ طبع روان
ہو گیا دور جس سے دل کا ملال
خلق سے جنگ ہو جہان آگاہ
دوریکتے بحرِ سلم ہیں وہ
نظر آتی ہے جس سے شانِ خدا
جنگے مضمون ہیں دلکش اور لطیف
دل مضطر کا انتشار ہو دور
مختب عاشقانہ سر تاپا
دیکھ کر ہو شگفتہ دل کا کنول
جنگے مضمون ہیں دلکش و مرغوب
جس کا ہے شتری صغار و کبار
جمع اُس میں کیا بوجہ حسن
عاشقوں کا پیام ہو سارا
حفظ تازہ جو اُس کو ہو حاصل
کیون نہ حاصل ہو ہر طرح کا مزا
سامعین کا دماغ تازہ ہو
دل عاشق و مبدین آئے
عاشقوں کے ہو دردِ دل کی دوا
تو مولف کا مدعا ہو حصول
سوچنے میں لگا اٹھنا کے قلم

پی کے موزن اس قدر ہیں مست
انضدض دیکھ اسطرح کا سمان
کہ یکایک سنایا میں نے حال
خان والا نشان حقیظ اللہ
آفتاب سپہرِ سلم ہیں وہ
حق نے بخشی ہے ایسی طبعِ رسا
کین کتابین انھوں نے وہ تالیف
دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور
لکھا گدستہ اندنون ایسا
ایک سے ایک بڑھ کے صبین غزل
ہیں خمسِ سدس ایسے خوب
مستغرق بھی اُس میں ہیں اشعار
الارض ہر طرح کا شہد و سخن
عاشقانہ کلام ہو سارا
سنگ کیونکر نہ ٹوٹ جائے دل
ہر ہر اک کے سخن کا ڈھنگ جدا
گل مضمون کی ایسی ہو خوشبو
مضطرب اُسکی غزل اگر گائے
نہیں شک اس میں کچھ بھی ہو اصلا
یا خدا یہ جہان میں ہو مقبول
فکر تاریخ کی ہوئی حیدم

کیا ہاتھ نے تب تو یہ اظہار	فوق لکھدو۔ عجیب باغ و بہار
قطعہ دیگر طبع از فوق بسال عیسوی	
بن گلدستہ حفظ میں جمع سب	کلام سخن دان نو د کمن
جو مطلوب سال سچی ہر فوق	لکھو تم۔ بنائے ریاض سخن
	ایضاً
منتخب گلدستے میں ہر سب کلام	دیکھ بلبیل یہ گل بخار ہو
از سر از ہر سال عیسوی	فوق لکھدو۔ غیرت گلزار ہو
	خاتمہ طبع

الحمد لله والمنة کہ اس زمانہ میں آفتراں میں مجموعہ مقبول جہاں ہوسوم بگلدستہ حفیظ اللہ خان
 معروف بہ اشعار و پسند زمین ہر ایک نگین طبعیت عاشق مزاج احباب کے دل بہلانے کے
 واسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی فرسے و عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین بچن ہوئی تھی
 چو ماسا۔ بازو ماسا۔ آدرا۔ دو با۔ کبت۔ سویا۔ وغیرہ بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ شریل
 شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساندوی تخلص بہ حفظ افسر مدرس مدرسہ
 موضع بنا پور پر گنہ بنگر تھانہ بگولی ضلع ہر دوی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شکر برساو
 صاحب صحیح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف تصنیف فرما کر دج کی تین ہزار ان جن خوبی مطبع
 فیض جمع مشہور نزد یک و دور جناب منشی نو لکشور صاحب سی آئی۔ ای۔ لازال بافتح و اسرود
 واقع لکھنؤ میں ماہ نومبر ۱۳۵۷ء مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۵۷ء بار دوم طبع ہو کر نقل محفل اور
 غزیر ہر دل ہوا۔

اعلان۔ واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مصنف صاحب نے مطبع منشی نو لکشور کو
 عطا کیا، لہذا صاحب نشان ایک ۲۵۷۷ء کوئی صاحب بدون اجازت مطبع ہذا قصد طبع فرما دین۔

فرہنگ گلہ سہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم

چھپین زبان بھاشا کے اکثر الفاظ ہیں

باب الف

अनार्यामी,	انارامی	انارامی
अक्र,	اکر	اکر
उमंग,	امنگ	امنگ
अनहद,	انہد	انہد
अधर,	ادھر	ادھر
अबल,	ابل	ابل
अभिलाष,	ابلیष	ابلیष
अवत,	اوت	اوت
अधर्म,	ادھرم	ادھرم
अकर्म,	اکرم	اکرم
अवगुण,	اوگون	اوگون
अलक,	الک	الک
अलख,	الکھ	الکھ
अमृत,	امرت	امرت
उद्योत,	اودیوت	اودیوت
उदय,	اودے	اودے

अधम,	خراب۔	اُدھم
उबारना,	بچانا۔	اُدبارنا
उर,	چھاتی۔ گودی۔	اُز
अजरा,	کھڑا۔ چاورزنانی۔	اُجرا
आगम,	بھان جانے کے۔ جو قابل تباہی کے ہوں۔	اُگم
आनन्द,	خوش۔	آنند
अह,	حروت۔ اداو۔ گوری۔ نشانی۔	اُھ
अङ्ग,	جسم۔ بدن۔	اُنگ
अपराध,	قصور۔	اُپراوہ
उपाय,	نمیر۔	اُوپاے
अधिक,	زیادہ۔ بہت۔	اُدھیک
अग्न,	آگ۔	اُگن
अधी,	نہا شکر۔ ہستو تھرا سے کرشن چندر نے برج کو خط و کیر بھیجی تھی۔	اُدھی
अशीश,	وفا۔	اُشیش
उपदेश,	انصیت۔ جاو۔ خیرات۔	اُدیش
आकाश,	آسمان۔ آسمان۔ عزت۔	اُدکاش
इन्द्रलोक,	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جان رہتا ہے۔	اُدلوک
आनन्दहायी,	نوشی۔ سینے والا۔	اُنندہاوی
अनिज्ञानी,	بلا فائدہ۔	اُنیگنا
अति,	بہت۔ زیادہ۔	اُتی
आनन्द,	خوش۔	اُنند
अम्बु,	پانی۔	اُمب
आराध,	نہایت کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔	اُرادھ
अपयश,	بزدلی۔	اُپیش
ईश,	مالک۔ خدا۔ مہاویو جی۔ رام چندر جی۔	اُیش

اُمبند	ابر۔ یاد۔ میگہ۔	اُنبند
آناقمہ	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے۔ یتیم۔ غریب۔	آناقمہ
اک بن	برج میں ایک بن کا نام ہے۔	اک بن
اوکمہ	نیشکر۔ گنا۔ اُگھاری کا کھیت۔	اوکمہ
آلی	مکھی۔ سیلی۔	آلی
اودہ	بات۔ طرف۔ وقت۔ عرصہ۔	اودہ
انوراک	محبت۔ تھوڑی لڑائی۔	انوراک
اُشانا	ہرانا۔ اونگھنا۔	اُشانا
انیرین	آب حیات۔	انیرین
اُلوبار	موافق۔ مثل۔ برابر۔ مانند۔	اُلوبار
اُگیان	بیقیل۔	اُگیان
اُجھوکن	زاور۔ گنا۔	اُجھوکن
اُوپما	مثال۔ نظیر۔	اُوپما
اُنڈ	چاند۔ قمر۔	اُنڈ
اُوات	سناکل عورت۔ جسکا مرد زندہ ہو۔	اُوات
اُوجیت	مناسب۔	اُوجیت
اُوجیت	غیر مناسب۔	اُوجیت
اُگست	نام ایک درخت کا ہے۔	اُگست
اُردوہنگ	آدھا جسم۔	اُردوہنگ
اُوپ	بمبیل۔ بے نظیر۔ بے عدیل۔	اُوپ
اُومچا	ہلکا آدمی۔ چھچھورا۔	اُومچا
اُردوہ	اونچی۔ بلند۔	اُردوہ
اُوتھم	بہت عمدہ۔ سب سے اچھا۔	اُوتھم
اُشو	گھوڑا۔	اُشو
اُمب	پانی۔	اُمب

अमुज,	کمل	ایج
औचक,	اجانک - دھوکے میں -	اوچک
अय,	آئے -	اگر
अङ्गुर,	بیج بونے سے پہلا اکلوا جو نکلتا ہو -	انگور
अरुण,	لال - سرخ - آفتاب - سرخ رنڈی کا درخت -	ارن
अनेक,	بہت -	انیک
अन,	برہما - بکا - خدا - منادیو - جوین - زیور - جو کسی سے پیدائوا ہو	انج
अधम,	خواب - رذیل - نیچ آدمی -	ادھم
अनुशासन,	حکم -	انوشاسن
अवलम्ब,	سہارا -	اولمب
अघ,	عذاب - نام انکا سروت یعنی عسرت کا ہو -	اکھ
अच्छ,	راون کے لڑکے کا نام ہو -	آچھ
अरि,	دشمن -	آر
अहार,	خوراک - طعمہ - خورش -	اہار
अमा,	دیوتا - جو کبھی نہ مرے -	امر
अध्यायत,	ہونٹھوں کا رس - ہونٹھوں کی مٹھاس - شیریں لہی -	ادھیات
अगाध,	بے قہار - گہرا -	اکھا دھ
अगदेश,	راجہ اندر کا نام ہو -	اگریش
अमल,	پاک - صاف -	اکل
अनङ्ग,	کام دیو - شہوت خواہش نفسانی - نام راجہ جنگ - بے جسم -	انگ
अपवाद,	عیب - برائی -	اپواد
अवतंश,	وہ دب - رہتہ - جاہ دشمن -	اوتنش
अनल,	آگ -	آنل
अनिल,	ہوا -	آنیل
असुर,	شیطان نسل کے لوگ - دیوزاد و عفریت - راجھس -	اسر

اچر	جو چیل نہ سکے۔	اچر
آبلا	عورت۔ کمزور۔	آبلا
البیلی	مست عورت۔ ہناؤ سنگار کرنا۔	البیلی
امی	آب حیات۔ اہرت۔	امی
آبھرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش۔	آبھرام
آدیت	تکلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ عشق۔ پوجا کا نام ہے۔	آدیت
آن	منجھ۔ دھن۔	آن
آسین	حکم	آسین
آتر	جلد	آتر
آبھرن	زلیور۔ گدنا۔	آبھرن
آسٹر	شیطانوں کے لڑکے۔	آسٹر
اوب	حسن۔ خوبصورتی۔	اوب
اوکھد	دوا۔ علاج۔	اوکھد
اوبر	لباس۔ کپڑا۔	اوبر
انگنا	عورت	انگنا
اودت	نکلنا۔ بچنا۔	اودت
اوپ بن	پائین باغ۔ برج میں ایک بن کا نام ہے۔	اوپ بن
اوپار	اوپکار ڈالنا۔	اوپار
اوسیر	خس۔	اوسیر
اونہ	اودھنا۔ گھیر آنا۔ اودھے ہونا۔	اونہ
اوپچار	تدبیر۔	اوپچار
اوج	لپستان۔ چھاتی عورت کی۔	اوج
اوجھا	خوشی۔	اوجھا
اوپچار	گہنا۔	اوپچار
اورڈ	جاگمیں بیر کی۔	اورڈ

بधिक ,	صیاد۔ چڑی مار۔ مارنے والا۔ تصالٰی وغیرہ۔	برہمک
भानु ,	سُورج۔	نہان
वज्र ,	نام آبادی کا ہر جو ضلع متھرا میں ہو۔	برج
वैर ,	عداوت۔ دشمنی۔	بیر
वावरी ,	بہو قوت۔ کم عقل۔ اکیان عورت۔	بادری
वन ,	کارٹواں کرنا۔ مثلاً روزہ عبادت وغیرہ۔	برت
वज्रबाला ,	برج دلش کی عورتیں۔	برج بالا
वजनारी ,	برج دلش کی عورتیں۔	برج نار
वज्रबनिता ,	برج کی عورتیں۔	برج بنتا
विरह ,	جدائی۔	برہ
वज्रनाथक ,	برج کے مالک یعنی شری کرشن چندر۔	برج نایک
वज्राज्ञ ,	” ”	برج راج
वज्रचन्द्र ,	سری کرشن چندر۔	برج چند
वैद्य ,	طیب۔ معالج۔	بہنشد
विकल ,	بکیاب۔ بیقرار۔	بجل
विमाहना ,	خریدنا۔ مول لینا۔	لبساہنا
वहुदिन ,	بہت روز۔	بہو دین
वनवारी ,	کرشن چندر جی۔	بنواری
विद्या ,	دکھ۔ تکلیف۔	بتھا
विघना ,	خدا آتھوے۔	برہنا
भुज ,	بانہ۔ ہاتھ بھونچ پیر۔	بھج
बाण ,	تیر۔ خدنگ۔	بان
भ्रम ,	بھوک۔ چوک۔ خوف۔ اندیشہ۔	برہم
ब्रह्म ,	خدا۔	برہما
वासी ,	سہنے والا۔	باسی

برج مین	ایک شہر کا نام ہے۔ مقام تیرتھ ہے۔	برج مین
صبح	ترک کا۔ علی الصباح۔ گزرا نہ وقت کا ٹٹا چھوڑنا۔	بہانا
نام کتاب	ہفتہ بیاس جی ضمین کورواور پاندو کی لڑائی ہے۔	نقد رتھ
سید عا ساد	معا آدمی۔ نام مہادیو جی۔	بھولا
سانپ	چیتا۔ ہاتھی۔ ون۔ خراب آدمی۔	بیال
زمین	زمین۔	بھوم
کرشن	چندر کے باپ کا نام ہے۔	لسدیو
بہت	بہت۔	کپتہ
بارہ قسم کا زیور	بارہ قسم کا زیور۔	بارہ اکھن
بادشاہ	بادشاہ۔ راجہ۔	بھوپ
خوش ہونا	خوش ہونا۔	ہسنا
برج مین	ایک موضع کا نام ہے۔	برسنا
کرشن	چندر کا نام ہے۔	منشی دھر
پت	مالک۔ خاند۔	بالم
چال	صورت بنانا۔ شکل بدلنا۔	بھیش
پتھو لون کی	الاجسین طرح طرح کے بن کے پھول ہوں اور	بنال
پیرون تک	لبے ہوں۔	بسیا
بالسری	منشی۔ لڑ۔	بھال
لوک	ماتھا۔ پیشانی۔	بھال
ریچھ	ریچھ۔	بھال
ہیدیت ناگ	ڈرونی صورت۔	بھیاون
بہتر	بہتر ہونا۔	لمکھنا
زبردستی	زبردستی۔	پر جوڑی
باپ	باپ۔	بابل
برج مین	بارہ بن مین۔ مڑھن۔ بنال بن۔ برنڈا بن	بارہ بن

کدو بن،	کام بن،	کوٹ بن،	چند بن،	لوہ بن،
مہا بن،	کدو بن،	بیل بن،	بھاندو لیر،	
بک،	بگلا،	موسیتار،		
بدر،	عورت،	بہو،	دولہن،	
بدری،	زبردستی،			
بدریکام،	بابہر نکالنا،			
بدری،	کنارے پر،			
بدری،	غریب،	بچین،	بے آرام،	
بدری،	گلی،	راستہ،	راہ،	
بدر،	بہت،	بچند،		
بدریکا،	باغیچہ،	بچلوری،		
بدریباہن،	بادل،			
بدری،	کل،			
بدر،	سواری،			
بدری،	ہاتھی،			
بدر،	تکرار،			
بانا،	بھیکہ،			
بانی،	عادت،	سبھاو،		
بانی،	پانی،			
بانی،	سمندر،			
بام،	عورت،			
بانیک،	نباو،	چلاو،		
بانک،	بات،	قول،		
بانو،	بوند،	قطرہ،		
بانو،	پھاوکر،			

بہنگ	طائر	بہنگ
بجلی	بجلی	بجلی
بکسب	دیر	بکسب
بیس	عمر	بیس
بندہ	بھائی	بندہ
بنو	سنسار و دنیا	بنو
بھٹ	پہلوان - بہادر - شجاع	بھٹ
بھٹو	سنگی	بھٹو
بہو بادشاہ	بج و غم وینوسی	بہو بادشاہ
ہمیشہ	بہادر - بھائی	ہمیشہ
بھونگ	سانپ	بھونگ
بھوڑ	بہت	بھوڑ
بھوکی	سانپ	بھوکی
بھنگ	تورنا	بھنگ



بکھان	چھتر	بکھان
بک	چیر - پانون	بک
بک	چیر - پانون	بک
بک	تھار - صف	بک
بک	چلہ - رودھ	بک
بک	ملاو	بک
بک	مٹال	بک
بک	ہوشیار خوبصورت	بک
بک	عمر - قول - حالت - کائی - مول	بک
بک	عالم - فاضل	بک

پتنگ	چھوٹے کیڑے جو چراغ پر آتے ہیں ساقاب طائر۔ آگ درخت۔	پتنگ
پتا کا	چھوٹی جھنڈی۔	پتا کا
پتی	عورت منکوحہ۔	پتی
پنڈ	اشعار۔ نظم عبارت۔	پنڈ
پنگھٹ	پانی بھرنے کا گھاٹ۔	پنگھٹ
پن	دھرم۔	پن
پرہاہ	پانی کی دھارا۔ ہوا چلنا۔	پرہاہ
پرچٹ	طاقت۔ تیز۔ غصہ والا۔	پرچٹ
پیت پتہ	محبت۔	پیت پتہ
پٹ	کپڑا۔	پٹ
پرہار	نام بھگت۔	پرہار
پل	لمحہ بھر۔ پلک۔	پل
پرچو	مالک۔ راجہ۔ خدا۔	پرچو
پتاپت	باپ۔	پتاپت
پتنگ	سورج۔ آگ۔ درخت۔	پتنگ
پاوس	برسات کا موسم۔	پاوس
پیا	پت۔ خاوند۔	پیا
پرپ	تیوہار۔ حصہ ہیرا۔	پرپ
پتھ	راہ۔	پتھ
پریم	محبت۔	پریم
پرپال	پرورش۔	پرپال
پاٹ	ریشم۔ تخت۔ جوڑائی۔	پاٹ
پیتا مبرا	ریشمی زرد کپڑا۔	پیتا مبرا
پتھک	مسافر۔ راہی۔	پتھک
پورنا	پورا۔ سب۔	پورنا

پراپنیک،	جانی - پیارا -	پرائی پیا
پرم،	پہلے -	پر تھم
پکڑ،	کھا کر دین میں ایک ذات ہو -	پوکڑ
پاکل،	پاسے زیب - قسم زلیور -	پایل
پاکس،	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہو -	پارس
پارہ،	ارجن کا نام -	پارہ
پورب،	آدمی -	پوربش
پروکش،	روشنی - اُجیالا -	پروکش
پھا،	ہولی کا وقت -	پھاگ
پاوک،	آگ -	پاوک
پاسپر،	آپسین - باہم -	پاسپر
پارہش،	بے تالو -	پارہش
پرا،	پیر -	پرا
پروہش،	گھس جانا - مل جانا -	پروہش
پیا،	خاوند - ملک -	پیا
پرناری،	پرائی عورت -	پرنار
پلہ،	نئی پتی - شاخ پتون سمیت -	پلہ
پوڑ،	بہت - جھنڈ - خزانہ -	پوڑ
پہارنا،	چلے جانا -	پہارنا
پکر،	ظاہر - معلوم -	پکر
پراپتی،	بہت پیلا - جان سے پیلا - مالک - خاوند -	پراپتی
پون،	ہوا -	پون
پرا،	کل کی دھور لیغے زیرہ -	پرا
پا،	راہ -	پا
پد،	عمدہ -	پد

پتیت	رذیل - بچ	پتیت
پریمک	سیج - پٹنگ	پریمک
پرنام	آخر - انجام	پرنام
پرستون	پھول	پرستون
پرریال	موزنگا	پرریال
پرکھا	چمک	پرکھا
پالن	پرورش	پالن
پان	ہاتھ	پان
پاہکی	پاپی - خراب آدمی	پاہکی
پاوش	برسات	پاوش
پاہن	پتھر	پاہن
پارکامی	پارہ پونجا ہوا	پارکامی
پکت	پینا - کوئل - کوئل	پکت
پرنڈر	راجہ اندر	پرنڈر
پوکھن	پرورش کرنا	پوکھن
پنچ	کھل	پنچ
پرنڈرھا	جو عورت ۳۰ - ۵۵ برس تک کی ہو	پرنڈرھا
پھینش	شیش ناگ	پھینش
پھنڈر	شیش ناگ	پھنڈر
پریت	یقین - اعتبار - بھروسا	پریت
پرین	ہوشیار - عقیل	پرین
تراک	تالاب	تراک
مپ	توہمی	مپ
شے	لڑکا	شے
نڈاگ		نڈاگ
نڈی		نڈی
ننڈ		ننڈ

(ت)

تندھ	لڑکا - نام بابا -	تمتر
تندھل	چاول -	تندھل
تپسٹھا	عبادت -	تپسٹھا
تپمال	پان - ملک -	تپمال
تپالی	ناور - کشتی -	تپالی
تارکار	بڑا درخت -	تارکار
تاسکار	چور -	تاسکار
تات	باب - استاد - دوست - لڑکا - بھائی - دشمن -	تات
تای	عورت -	تای
تایلک	ہاتھی پر ہندو جو چندن یا صندل وغیرہ سے ٹیکا لگاتے ہیں - قشقہ - منے - کنا -	تایلک
تیراٹھ	زیارت گاہ - جہاں سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہوں -	تیراٹھ
تیراٹھ	گھوڑا -	تیراٹھ
تیراٹھ	لڑکا ہوا -	تیراٹھ
تیراٹھ	بعیق - اندھیا -	تیراٹھ
تیراٹھ	آکاش - پامال - سرت لوک -	تیراٹھ
تیراٹھ	تھوڑا -	تیراٹھ
تیراٹھ	ڈر - خوف -	تیراٹھ
تیراٹھ	تین طرح کا بخار -	تیراٹھ
تیراٹھ	عورت -	تیراٹھ
تیراٹھ	چھوڑ دینا -	تیراٹھ
تیراٹھ	دیکھ دینا - نہ ملنا -	تیراٹھ
تیراٹھ	تین طرح کا ہوا -	تیراٹھ
تیراٹھ	پاس - کنا -	تیراٹھ
تیراٹھ	ہاتھی پر قشقہ کھینچنا -	تیراٹھ

تپنا،	گرم ہونا۔	تپن
تلاک،	موج۔ لہر	ترنگ
تولہ،	تیز۔ پٹیا۔ پیر پھرا۔	تیکو
تجنا،	چھوڑنا۔	تجنا
تاپ،	بخار۔	تپ
تب،	بختیار۔	تب
ٹگڑی،	ٹھکڑی۔	ٹھکڑی
ٹوک،	آڑ۔	ٹیک
تپی،	پو جاری۔ عابد۔	رپی
تاہا،	لائق نجات۔	ترن۔
ترو،	درخت۔	ترو
تاریخ،	سورج۔	ترن
تارہا،	جوان۔	ترن
ترونا،	کرن پھول۔ جوکان میں عورتیں ہنستی ہیں۔	ٹرونا
تہم،	اندھیا را۔	تہم
تاہیجا،	جمنہ جی۔	ترنی جا
تداہا،	تالاب۔	ترواگ
تپن،	جلن۔ سوزش۔	تپن
تاہن،	سزا دینا۔	تاہن
تارن،	نجات دینے والا۔	تارن
توہار،	پالا۔	تار

(ج)

جیہا،	بھڑھایا۔ سپڑانا۔	جیہن
جیوہاری،	جاندار۔	جیوہاری
جیونمیل،	باعث زندگی۔ زندگی کی مٹر۔	جیونمیل

جوت	روشنی۔ تپک۔	جوتی
جوالا	آبج۔ لپٹ۔	جوالا
جوالا کھی	غار	جوالا کھی
جولہ	آتش نشان پہاڑ۔ زیارت گاہ ہندوان۔	جولہ
جولہ	خوت۔ ڈر۔	جولہ
جولہ	والدہ۔	جولہ
جولہ	تدبیر۔	جولہ
جولہ	نام من۔	جولہ
جولہ	تعریف۔	جولہ
جولہ	یاد آئی کرنا۔	جولہ
جولہ	چار کوس کا ہوتا ہے۔	جولہ
جولہ	ستیابی۔	جولہ
جولہ	شال۔ ملا ہوا۔	جولہ
جولہ	کنول۔	جولہ
جولہ	بیٹے۔ مثلاً۔	جولہ
جولہ	خدا۔	جولہ
جولہ	پلنے والا جسکو طاقت رفتار قدرتی ہو۔	جولہ
جولہ	جاہل بیخ۔	جولہ
جولہ	سیناسی۔ فقیر۔	جولہ
جولہ	جانور۔	جولہ
جولہ	یاد آئی کرنا۔	جولہ
جولہ	خیال گیدڑ۔	جولہ
جولہ	جھلا ہوتا فتح۔	جولہ
جولہ	جانور ان آبی۔	جولہ
جولہ	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جہاز رانی۔	جولہ

چکر،	ایک قسم کا ہتھیار ہوتا ہے۔	چکر
چار،	خاک - دھوڑ - ریزہ ریزہ - راکھ۔	چھار
چاپ،	کمان - دھنش -	چاپ
چنچریک،	کھنوار -	چن چریک
چنچلता،	تیزی بدکار عورت کی تعریف -	چنچلتا
चदे،	خیال کرنا - دھیان -	چنچی
	دُر کا وی -	چنڈی
चन्दन،	صندل -	چندن
चन्द्रका،	کا فور - مور -	چندرک
चन्द्रकला،	چاند کا سولھوان حصہ -	چندرکا
चन्द्रमौलि،	مہادیو - گیش -	چندر مول
चन्द्रबधू،	بیر بھولی -	چندر بدھو
चन्द्रिका،	چاندنی - چکور -	چندرکا
चपना،	شرمندہ ہو جانا -	صننا
चरित،	عادت - کھیل - بیان -	چرتر
चय،	آنکھ -	کٹ
चयु،	آنکھ -	کاش
चित،	دل - خواہش - من -	چیت
चित्रकारी،	مُصوّر -	چتر کاری
चिन्ता،	خوف - ڈر -	چنتا
चिन्ह،	نشانی - پہچان -	چنتہ
चिञ्जीव،	جیتے رہو -	چن مو
छत،	ناپاک -	چھوت
छेम،	خیریت -	چھیم
चेरा	غلام -	چیرا

کھری،	بکری -	چھیری
کھنڈ،	ہوشیاری -	چڑائی
کھنڈیاں،	چھیل -	چکھنیاں
کھنڈ،	دل -	چیت
کھنڈپتی،	بڑا راجہ	چھتری
کھنڈ،	اڈھنی - زمانہ چادر -	چیر
کھنڈ،	نام کہ خوشبودار چیز ہر -	چوڑا
کھنڈن،	منڈل -	چندن
کھنڈ،	چھتور -	چکان
کھنڈنا،	جاننا -	چرخا
کھنڈ،	وہا پتلا - عارضہ بریان -	چھین
کھنڈاواں،	نام عورت -	چندرکول
کھنڈ،	ہوشیار - عقیل - چالاک -	چانر
کھنڈ،	جو ایک جگہ قائم نہو -	چنچل
کھنڈ،	تیز - چنچل - صاف - پارا -	چیل
کھنڈ،	تہا -	چھریا
کھنڈ،	لمحہ بھر -	چھن
کھنڈ، کھنڈ،	چاند -	چند چندر
کھنڈ،	پیر -	چرن
کھنڈ،	پیشیا - کوٹا -	چانک
کھنڈ،	پیشیا - کوٹل -	چانک
کھنڈ،	لڑکا - چھیل -	چھیا
کھنڈاواں،	چودہ رتن جو مندر سے نکلے ہین لینے - اہرت - چنڈا -	چنڈوش رتن
	طبعی - دھنش - دھونتر - ابادت - کوسٹ بن -	
	اویسی سروا - سنگھ - کامدین - الپرا -	
	کلب درم - درہا - کبھ -	

چار حالتیں	یعنی لڑکپن - سن تیز - جوانی - بڑھاپا	چتور অবস্থা
چپلا	کوندھا - بجلی - برقی -	चपला
چتر وید	چارون دیر رگ بید - شام بید - فجر بید - اکثرین -	चतुरवेद
چتر پرن	چتر پرن	चतुरभन
چراچر	چرنر و پرند - چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزیں -	चराचर
چتر نغنی	فون -	चतुरनगरी
چکر بان	جسکے ہاتھ میں چکر ہو - لٹن جی -	चक्रपाणि
چموز	فون -	चमू
چو آہن	عقیم جو - بدگو -	चवायन
چکسی	حیران - تجو - ین -	चकरी
چسہ	چرسٹ والا -	चा
چمت منڈل	آسمان -	छतमाडल
چمڈ	چٹا برگ -	छद
چھیر	خود -	छी

(۲)

دالک	انگور -	दाद
دیوار	نام تیار -	देवारी
ذیال	مربانی کرنے والا -	दयाल
دشا	حالت طرد - سمت -	दशा
دمعجا	مچھوٹ جھنڈی -	धजा
دانی	دانی -	दानी
دیپک	چراغ - نام راک - اجڑا -	दीपक
درگ	انگھ -	दग
داؤڑ	مینڈھک -	
دھانا	بڑا جھلاکتا - ناراض ہونا - لعنت لامت کرنا -	धिना

دین بھنڈ	غریب پرور۔	دین بھنڈ
دیر گھ	لنبا۔ بڑا۔	دیر گھ
دندڑ	جڑ مانہ۔	دندڑ
دندڑوت	سجدہ کرنا۔ سر زمین میں لگا کر سلام کرنا۔	دندڑوت
دنت	دانت۔	دنت
دمن	بہادر۔ تاملیدار۔ نام عورت۔	دمن
دشن	دانت۔	دشن
دھن	آگ۔	دھن
دارا	عورت۔ زوجہ۔	دارا
دارن	ہیبت ناک۔ کڑا سخت۔ جو قابل برداشت نہ ہو۔	دارن
داسی	لوطیسی۔	داسی
دالکھ	جلائے والا۔ آگ۔	دالکھ
دالہ	سوزش۔ جلن۔	دالہ
دالکھ	نگا۔ برہنہ۔ پریم ہنس۔	دالکھ
دیشا	طرن۔	دیشا
دینا ناتھ	غریبون کے مالک۔	دینا ناتھ
دوکتول	ریشم۔ دونوں کنارے۔	دوکتول
دورنتر	بہت دور۔	دورنتر
دولار	پیار۔ لاٹھ۔	دولار
دوہادی	فریاد۔ قسم۔	دوہادی
دوگچل	پلکین چلنا۔	دوگچل
دوچ	برہن۔	دوچ
دوہنی	دو دو درہنے کا برتن۔	دوہنی
دھن	دولت۔ لچھی۔	دھن
دھرم	مذہب۔ راہ۔ طریق۔	دھرم

دشمن	راجمندر جی کے باپ کا نام۔	دشمن
دھن	گائے سے بچھڑا۔ دودھ کا گائے۔	دھن
دھن	گائے۔	دھن
دھن	آئینہ۔	دھن
دھن	درخت۔	دھن
دھن	عورت۔ مرد۔	دھن
دھن	خزور۔ لکھنڈ۔	دھن
دھن	دھن۔ زیارت۔ ملنا۔ ملاقات۔	دھن
دھن	دھن۔ بانیوں کے سمندر۔	دھن
دھن	جھانا۔	دھن
دھن	قبول کرنا۔ مان لینا۔	دھن
دھن	خیرات۔	دھن
دھن	دھن۔ سمندر۔	دھن
دھن	دھن۔	دھن
دھن	دھن۔ نام راجہ۔	دھن
دھن	دھن۔ درویدی۔	دھن
دھن	دھن۔ نگاہ۔ نظر۔ دیکھنا۔	دھن
دھن	دھن۔ زمین۔	دھن
دھن	دھن۔ خیال۔ چسکا۔ مزہ۔ محنت۔	دھن
دھن	دھن۔ کل۔ چلن۔ دھن۔ صبر۔ قرار۔	دھن
دھن	دھن۔ چمک۔ بھڑاک۔ عمدہ پن۔	دھن
دھن	دھن۔ پیاری۔ لڑتی۔ لڑکی۔	دھن
دھن	دھن۔ نام شہر جو کجرات میں لب سمندر ہے۔	دھن
دھن	دھن۔ بجلی۔	دھن
دھن	دھن۔ جگہ۔ مقام۔ کرن۔ کوہ۔ بھشت۔ خدا۔	دھن

دھنیش	کمان -	دھنیش
دھنا	عورت -	دھنا
دھج	چاندرات -	دھج
دل	فوج -	دل
دھ	لنکا کا راجہ سینہ راون -	دھ
دھنا	دلکھا -	دھنا
داوا	آگ -	داوا
دینیش	سورج -	دینیش
دوٹ	نگاہ - نظر - آنکھ -	دوٹ
دکول	لباس - کپڑا - دوکنا سے -	دکول
دوس	دن -	دوس
دھنا	زمین -	دھنا
دھنا	کامنا -	دھنا
دھنا	تواریق وال - بنت کی شان -	دھنا
دھنا	نرک -	دھنا
دھنا	جواڑ کا کمانے - شریر -	دھنا
دھنا	نام بابہ -	دھنا
دھنا	نگاہ - نظر -	دھنا
دھنا	ادبیا لند نوک - خدایہ سیدہ - عابد - زامہ -	دھنا
دھنا	سورج - بٹی راجہ -	دھنا
دھنا	کھیل - تاشا - عورتوں سے صحبت کرنا -	دھنا
دھنا	نوبت -	دھنا
دھنا	گاہے - طوائف - کیلا - نور -	دھنا
دھنا	شوقین طبیعت - عاشق مزاج -	دھنا

رام ،	راچندر - پرشرام - بلرام -	ا
راکھاس ،	شیطان -	ب
رام ،	غصہ -	ب
راکھاڑ ،	بے مروتی -	عالی
راگاز ،	جسم بے سر -	ملا
راگد ،	مہادیو -	ڈور
راگن ،	درخت -	رکھو
راکو ،	تھارے -	رے
راپ ،	شکل - صورت -	پ
راکیناٹھی ،	نام عورت -	لکین
راکیت ،	دل لگانا - غمہ -	پت
راپہ ،	جنگل کا - فساد -	راپہ
راہو ،	نام راجپوت کا -	ہو
راہی ،	سورج -	ب
راہی ،	محنت - صحبت کرنا -	ت
رام ،	لگی - دووہ - آب حیات - زہر - پانی وغیرہ -	س
رامیک ،	چھیل - عاشق مزاج -	یک
راہو ،	درخت -	دکھ
رامرام ،	بال بال -	مٹوٹ
رامچارا ،	سری راجندر کے پیر -	ام چرن
رانی ،	رٹنا -	رنا
راہو ، راکھی ، راکھن ،	راکھی - راکھن - راجندر جی -	راکھی
راکھن ،	پستون - راجندر جی کے بھائی کا نام ہے -	پستون
راکھن ،	موسم - فصل -	ت
راکھن ،	تھارے - سورج -	تھارے

رُزلی،	چاندل ہلدی اور پھکری لونے جسکا ماتھے پر ٹیکا وغیرہ لگاتے ہیں۔	رُزلی،
رُماویلی،	بانوں کی لکیر جو میٹ پر ہوتی ہے۔	رُماویلی،
رُین،	رات۔	رُین،
رُج،	دُھور۔ خاک۔	رُج،
رُیتی،	راہ و رسم۔	رُیتی،
راہا، راہیکا،	راہکا برکھن کی لڑکی کا نام ہے جو سری کرشن چندر کی پیاری	راہا، راہیکا،
	مہشوتہ یقیناً انہیں چھوٹے پن سے باہم بڑی محبت تھی۔	
	انکے عشق کی بڑی بھاری داستان ہے۔	
راس، راس،	راس ریش کو پیوں کے ساتھ سری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	راس، راس،
راجدھانی،	دارالسلطنت۔ دارالحکومت۔	راجدھانی،
راسا،	پچھمی جی۔	راسا،
راد،	وانت۔	راد،
راجنوپا،	نشا چرخیت۔ دیوزاد۔ شیطان۔	راجنوپا،
راسال،	آئب۔	راسال،
راجنی،	عورت۔ رات۔	راجنی،
راو،	راجہ۔	راو،
رہاوا،	بالو۔ پرشرام کی والدہ کا نام۔	رہاوا،
رہا،	غصہ۔	رہا،
رڈ،	غریب۔ مفلس۔	رڈ،
رڈک،	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	رڈک،
	(س)	
سار،	دیولوک۔	سار،
ساری،	اوپر یعنی جسکو پورب میں اکثر عورتیں اوڑھتی ہیں۔	ساری،
سامبندھ،	قربت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	سامبندھ،
سامان،	ہوشیاری۔ چھل کر۔ جبرائی۔	سامان،

سہل	سیدھا - ساجھا - آسانی - سہل -	سہل
سہس	رستہ دار - بہت - زیادہ -	سہس
سہس، سہس	سب -	سہس
سہس	ایک ساتھ - قابل - سننے کے -	سہس
سہس	نام پیارے جیسے دیوتا لوگ رستے ہیں -	سہس
سولہ سولہ	سولہ طرح کے سنگار لینے آرائش سج وغیرہ - اول صفائی	سولہ سولہ
سولہ سولہ	دوسرے غسل کرنا - تیسرے صاف دھو پٹہ اوڑھنا	سولہ سولہ
سولہ سولہ	چوتھے دھواور لگانا - پانچویں بال باندھنا - چھٹے ناگ	سولہ سولہ
سولہ سولہ	میں سپندور لگانا - ساتویں ہاتھ پر مندر کا تلک	سولہ سولہ
سولہ سولہ	لینے ششہ کھینچنا - آٹھویں رخساروں پر سیاہ تل بنانا	سولہ سولہ
سولہ سولہ	نویں زعفران ملنا - دسویں مندی لگانا - گیارہویں	سولہ سولہ
سولہ سولہ	پھولوں کا زیور پہننا - بارہویں سونے کا زیور پہننا	سولہ سولہ
سولہ سولہ	تیرہویں لونگ کا زیور - چودھویں مٹی لگانا - پندرہویں	سولہ سولہ
سولہ سولہ	پان لکھنا - سولہویں سرمہ لگانا -	سولہ سولہ
سودھنا	کھوج کرنا -	سودھنا
سودھنا	خواب -	سودھنا
سودھنا	گواہ -	سودھنا
سودھنا	ہزار -	سودھنا
سودھنا	پیلو کا درخت -	سودھنا
سودھنا	مانک - خاوند -	سودھنا
سودھنا	بڑے کے ساتھ -	سودھنا
سادھا	آسان - سہل - برابر - سیدھا -	سادھا
سادھا	فقیر - عابد -	سادھا
سادھا	لاٹن مندر - لیاقت والے -	سادھا
سادھا	دیوتا لوگ -	سادھا

سنگ	نام من -	سنگ
سنگدین	نام من -	سنگدین
سنگی	گاسے - خوشبو - نسبت رت - جب پھل - ہرن -	سنگی
سنگی ہرن	سنگی جی کا چوری خانہ -	سنگی ہرن
سنگی	وقت -	سنگی
سنگی درش	سنگی برابر دیکھنا -	سنگی درش
سنگی	عابد - زاہد - اچھا -	سنگی
سنگی	ورنا - شرم کرنا -	سنگی
سنگی	مطلب -	سنگی
سنگی	وڑا - جوڑا و بندھاو -	سنگی
سنگی	ساتھی - دوست - سنگی -	سنگی
سنگی	سب -	سنگی
سنگی	خوبصورت -	سنگی
سنگی	سنگی - سہیل -	سنگی
سنگی	دوست - دوست عورت -	سنگی
سنگی	آب حیات - پانی -	سنگی
سنگی	اچھی صلاح -	سنگی
سنگی	مالک - پت - خاوند - ولی نعمت -	سنگی
سنگی	یاو -	سنگی
سنگی	خالی - اوواس -	سنگی
سنگی	محنت -	سنگی
سنگی	رتبہ - مرتبہ - بناو - کچہری -	سنگی
سنگی	النوع اقسام کا طعم -	سنگی
سنگی	تیسر -	سنگی

سایکال	شام۔	سایکال
سارخی	گاڑی بان۔	سارخی
سارنگ	نام راگ۔ مور۔ بول۔ سانپ۔ آواز مور۔ ہرن۔	سارنگ
	سورج۔ گھوڑا۔ چاند۔ اٹھی۔ آسمان۔ پہاڑ شیر۔	
	پدیا۔ منڈھک۔ چراغ۔ لو۔ کوئل۔ لاکا۔ نیس۔	
	لیستان۔ کھنجر۔ کل۔ کام دیو۔ زمین۔ تالاب۔	
	خوبصورت۔ طائر۔ پانی۔ نشن جی کا دھنش۔ یغی۔	
	کمان۔ کپڑا۔ رات۔ عورت۔ شہد کی مکھی۔ نام لک۔	
سار	سیار۔ گیدڑ۔ سوراخ۔ کانٹا۔	سال
ساربن	شجاع۔	ساربن
سارہم	بادری۔	سارہم
	دلمچی کرانا۔	
ساروین	آب حیات۔	ساروین
ساروہ	تجھڑ۔ بہت۔	ساروہ
سارولہنا	آرام پانا۔	سارولہنا
سارورای	سپ۔	سارورای
سارورے	کرشن چند۔	سارورے
ساروگا	اچھا جوڑ۔	ساروگا
سارے	خاندہ۔ مالک۔	سارے
سارن	خاندہ۔ مالک۔	سارن
ساروہ	صبح۔ ترما کے۔	ساروہ
سارسنا	زیادہ ہونا۔	سارسنا
سارانتی	اہرنیسان۔	سارانتی
سارے	سانپ۔	سارے
سار	اندرھا۔	سار

سیا	سیبا	سیبا
سیرلوک	سیرلوک	سیرلوک
سبحان	سبحان	سبحان
ساقی	ساقی	ساقی
سوشیل	سوشیل	سوشیل
سٹ	سٹ	سٹ
سندھ	سندھ	سندھ
سینا	سینا	سینا
سمن	سمن	سمن
سین	سین	سین
سبھا	سبھا	سبھا
سنگھ	سنگھ	سنگھ
سنگھاس	سنگھاس	سنگھاس
سمن	سمن	سمن
سمنیر	سمنیر	سمنیر
سمن	سمن	سمن
سماجی	سماجی	سماجی
سنت	سنت	سنت
سہیل	سہیل	سہیل
سنت گرد	سنت گرد	سنت گرد
سمینپ	سمینپ	سمینپ
سرنج	سرنج	سرنج
سماون	سماون	سماون
سماوہ	سماوہ	سماوہ
شیرت	شیرت	شیرت

دل لگن - عمدہ -
مراقبہ کرنا - خوشی - ایک جگہ رہنا - فقروں کی گنج -
نام رت کا ہر -

سمان	برابر	سمان
سیا کیر	را چنڈ رچی	سیا کیر
سلوتا	سانولا - مرصہ دار	سلوتا
سرفوزہ	تالاب	سرفوزہ
سنگھانند	خدا	سنگھانند
سنگھ	بمباری	سنگھ
سنگھ	روپیو - ساتے	سنگھ
سنگھ	سین - نام سانپ جسکے ہزار سنگھین	سنگھ
سنگھ	غصہ پھرا آدمی	سنگھ
سنگھ	نڈی - وریا	سنگھ
سنگھ	گھر - مکان	سنگھ
سنگھ	کل	سنگھ
سنگھ	ورفت وغیرہ - ٹھہرے ہوئے جاندار	سنگھ
سنگھ	سنگھ	سنگھ
سنگھ	اندر - نیوٹا و نکا راجہ	سنگھ
سنگھ	اندر	سنگھ
سنگھ	دینوٹا و نکا و خوش سینے مکان	سنگھ
سنگھ	زن - غولپورت	سنگھ
سنگھ	آرائش	سنگھ
سنگھ	چاند	سنگھ
سنگھ	آب حیات	سنگھ
سنگھ	پسینا	سنگھ
سنگھ	چاند	سنگھ
سنگھ	تالاب	سنگھ

(ش)

شادو،	شنک خون -
شام،	شیام کوکلا - سیاہ رنگت - شری کرشن چندری -
شام،	شیام راوہکا جی کرشن چندری کی پیاری -
شامل،	شیام سائلو - کرشن چند -
شادو،	شنک مہادیو - بھلا ہونا - تنگ - کھٹن - دور رنگا -
شام،	شنک پناہ مانگنا
شام،	شیو مہادیو - بھلا ہونا - آنولا - سیال - گیدڑ
شام،	شیش چاند -
شام،	شول پیٹ کا سمیت درد -
شام،	شعل توکھا ہوا - ست - ڈھیلہ آدمی -
شام،	شریہ جسم -
شام،	شک تخم - اگلی - ماہ صیٹھ - جمعہ کا دن - دیو زادون کا گرو -
شام،	شاکھا بہت خیال رکھنا - شاخ درختان -
شام،	شور بہادر - شجاع - سورج - اندھا -
شام،	شروتا سامع - سننے والا - ندی کا حصہ یعنی سوتا -
شام،	شوبھا زیبائش - خوبصورتی -
شام،	شیش باقی - سانپوں کا راجہ - حقوڑا -
شام،	شاردا سرستی جی - ہوشیاری -
شام،	شری دولت - جاہ و شہم - خوبصورتی - لچھی - بڑائی کا لفظ ہے -
شام،	بڑے ناموں کے ماقبل ملائے ہیں مثلاً شری گنگا جی وغیرہ -
شام،	شاب شہزادہ بد دعا -
شام،	شہن بناہ -
شام،	شکشا نقیضت -
شام،	شیردن کان - سننا -
شام،	شاکن حکم -

شوچ،	سوچنا۔ غم۔ دکھ۔	شوچ
شुचि،	صفائی۔ پاکیزگی۔	شُچ
श्रीपति،	لشن جی۔	شرقی پت
शीतल،	ٹھنڈا۔	شیتل
शोक،	رنج۔ غم۔	شوگ
श्रीस,	سر۔	شیس
शब्द,	لفظ۔	شبد
श्रीशशि,	ماتھے کا زیور حسین موتی لگے ہوں۔ سردار۔ غم۔	شرمین
शशसन,	سب سے اچھا۔	شراسن
शशय,	تیروں کا بچھونا۔ تیر۔	ششیم
शची,	قسم۔ سوگند۔	ششی
शशवाग्ग,	اندرائی۔	شاکھارک
शमड्,	بندر۔ بوزنہ۔	شازنگ
शिशवा,	لشن جی کا ہنش۔	شکھا
शिशव,	چراغ کی ٹو۔ چوٹی۔	شیوا
शूल,	پاروتی جی۔ حمادیلو جی کی عورت کا نام۔	شول
शैलकुमारी,	در و شکم پیٹ کا در و جو بہت زور سے آئے۔	شیل گماری
शोषि,	پاروتی جی۔	شوگھ
श्रीशित,	سوکھنا۔	شیر و نیت
शैल	خون۔	شیل
	پھاڑ۔	
	(ک)	
कन्या,	دس برس تک کی لڑکی۔	کنڈیا
कषा,	سیاہ رنگت۔ کرشن چند کا نام ہے۔	کرشن
कुल,	خاندان	کل

کاملا،	کچھی جی -	کلا
کادک،	کڑی باتیں کڑوئے بچن	کلیک
کویا،	آنکھ کا کنارہ -	کونا
کدس،	نام درخت -	گرم
کام،	نام راجہ جو متھرا میں تھا - کرشن جی کا مہون -	کفن
کاماسیندھ،	مہاراجہ کی سمندر -	کریا سندھ
کوجیوہاری،	کرشن چندر جی -	کنج ہاری
کےول،	موت -	کیول
کوپ،	جاہ - کنواں -	کوپ
کوپ،	غصہ -	کوپ
کوبھی،	نام عورت جو کنس راجہ کی لونڈی تھی -	کوبھی
کول،	کھیل - تماشا -	کیل
کومار،	لڑکا -	کار
کوماری،	لڑکی -	کمازی
کپول،	گال - رخسارے -	کیول
کامچوٹی،	جولی - اٹلیا -	کامچکی
کوت،	پستان نوشیز -	کوت
کوٹکوشا،	کرورون برس -	کوٹ پیش
کڑی،	چیل خور - دوتی - کٹنا -	کوٹی
کسار،	زعفران -	کسیر
کومل،	نرم - نیا - بھولا -	کومل
کارا،	سبب -	کارن
کاتپنا،	فرض کرنا - مان لینا -	کلپنا
کند،	وہ پھل جو بڑھین لگتے ہیں مثلاً آلو و لکھن وغیرہ -	کند
	آرزو تکلیف -	

کیش	بال	کیش
کھونٹ	خراب	کھونٹ
کیوٹ	ملاح	کیوٹ
کیرٹ	چھل	کیرٹ
کنھائی	کرشن چندر	کنھائی
کنھیا	,,	کنھیا
کانھ	,,	کانھ
کل کان	خانہانی عورت - مر جاو	کل کان
کرپا	مہربانی	کرپا
کر	ہاتھ	کر
کبجا	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی	کبجا
گھیبہ	خاک - دھول	گھیبہ
کیلکس	نام پیار جہان مادیورستے ہیں	کیلکس
کرم گت	نوشتہ تقدیر	کرم گت
کچن	سونا	کچن
کچن	در خون کی گھنی جھاڑیاں جنکے نیچے ٹکے ہوئے تگ گلی	کچن
کپ	بندر	کپ
کریت	تاج	کریت
کنڈل	کان مین پتے کا زیور	کنڈل
کوکھا	کو کا	کوکھا
کرہم رکیہ	خط تقدیر	کرہم رکیہ
کسٹ	گلا - منہ زبانی	کسٹ
کنٹ	خانہ - پت	کنٹ
کنگن	ہاتھ میں پہنے کا زیور	کنگن
کنٹھ	گذر سی	کنٹھ

کیارت	نام ثورت	کیرت
کینگیلی	گوندنی وار کندھنی	کینگلی
کونک	سوتا - دھتورا	کنک
کھاگ	میگھ - چڑیا - سورج - ہوا - تارے	کھگ
کشور	جوان - ۱۶ - برس تک کا لڑکا	کشور
کشوری	عورت	کشوری
کنج	کمل	کنج
کنج	کنجن	کنج
کامین	عورت	کامین
کھٹرت	چھرت	کھٹرت
کھول	خوشی - گمن	کھول
کارن	سبب	کارن
کٹل	خراب - ٹیڑھا	کٹل
کلب برج	ورفت ٹوبی	کلب برج
کال	موت - وقت - سانپ - سیاہ - ملک الموت	کال
کھٹرس	چھ طرح کے رس لینے گڑھا - کھٹا - میٹھا - چڑپڑا - کھٹا کھارا	کھٹرس
کھٹراگ	چھ راگ لینے میگھ - بھیرون - ملا - ویپک - شری راگ - ہندول	کھٹراگ
کرمان	مہربانی	کرمان
کھابین	کھل پر بیٹھنے والے	کھابین
کٹ	کڑ	کٹ
کوندہ	بغیر سر کا جسم جو اکثر لڑائی وغیرہ میں بہا ورون کا کوندہ	کوندہ
کھور	آٹھل میدان کرتا ہے	کھور
	تلمک - قشقہ - ٹیکا	
کھور	تلمک - قشقہ - ٹیکا	کھور

کل کوکل	آواز دلکش۔	کل کوکل
کچھا۔	دور یا کی ترائی۔	کچھا۔
کلا دھر	چاند۔	کلا دھر
کنا کن	ریزے۔	کنا کن
کرار	کنا را۔	کرار
کرک	درو۔	کرک
کپول	گال	کپول
کالندی	جمنابی۔	کالندی
کایر	ڈر لوک۔	کایر
کاک پشش	زلف۔	کاک پشش
کامین	عورت۔	کامین
کام توخنی	رس بھری آکھ۔	کام توخنی
کان	شہم	کان
کاد	کامنادینے والا۔	کاد
کوتشک	ڈھاکے کا بھول۔	کوتشک
کوتج	ہمتی۔	کوتج
گرتک	ہرن۔	گرتک
کبے	پھول کا زیرہ۔	کبے
کند	کو کایل پھپھول۔ چاندنی۔	کند
کرڈز	ٹیرا جا۔	کرڈز
کول	کنارے۔	کول
کوری	عیب داری۔	کوری
کیلن	کھیل کی جگہ۔	کیلن
کونب	نڈت۔ گنی۔	کونب
کل کان	کلبک۔	کل کان
کال کوکال		کال کوکال

سوسہ،	ٹھوڑی	راہ - قصور
کھال،	کرہاں	تلوار
کھالاج،	کوشل راج	راجہ و سرہ
کوک،	کوک	نام کتاب جس میں عورتوں سے محبت کرنے کا حال ہے پھول
کونک،	کونک	تماشا - کھیل -
کندھ،	کندھ	سسر
کندک،	کندک	کیتھا - گیند - لہڑو -
کامد،	کلب	سکھ - ناقوس - جسکو مہند و پوجا کے وقت بجاتے ہیں -
کھل،	کھل	خواب -
کھلے،	کھلے	ایام مصیبت -
کھلم،	گورؤ	نام خاندان -
کھلک،	کھلک	تمت -
کھلی،	کھلی	سنبلی -

(گہ)

گہ،	گہ	گاہ -
گوپال،	گوپال	کرشن چندر -
گام،	گام	قصبہ - گاؤں - جھنڈو -
گورجن،	گورجن	بوڑھے بڑے لوگ -
گوپی،	گوپی	اہیرنی -
گوپ،	گوپ	اہیر -
گوالین،	گوالین	اہیرنی -
گوال،	گوال	اہیر -
گھنا،	گھنا	کپڑا - زیور -
گجراج،	گجراج	ایرادت - باغی -
گوہند،	گوہند	کرشن چندر -

گোকولچند،	کرشن چندر -	گوکل چند
گابن،	جنا	گون
گیریدار،	کرشن چندر -	گردہ
دھن،	گھی -	گھرت
جنان،	عقل -	گیان
گورا آچار،	بڑا آکڑان -	گن آکر
گڑ،	مشکل - کٹھن - پوشیدہ -	گوڑہ
گڈڑ،	نام طائر -	گڈڑ
گوراس،	دودھ - وہی - مٹھا -	گورن
گوار،	نام ذات - چٹیا -	گوار
گڑھ،	گھر - مکان -	گرہ
گوری،	زن صاحب جمال -	گوری
گوکول،	برج میں ایک کاکون جو -	گوکول
گمان،	آسمان -	گمگن
گوپدین،	نام بہار -	گوپدین
گوپیناٹھ،	کرشن چندر -	گوپلی ناتھ
گومان،	اعراض کرنا -	گمان
گوری،	نام راکنی - ہلدی - رات - پاروتی جی - تلسی -	گوری
گنگا،	گنگا ندی -	گنگ
گانت،	بدن -	گانت
گاندھ،	ہاتھی -	گیند
چنپھام،	سیاہ بادل - کرشن چندر -	گنیشام
گریہ،	گرمی -	گریہ
گاندھ،	ہاتھی -	گیند
گارت،	گڑھا -	گرت

گج	ہاتھی -	گج
گنہگار	طوائف -	گنہگار
گنج گامینی	عورت -	گنج گامینی
گزران مستان	پاروتی -	گزران مستان
گرا	زبان - بات - آواز -	گرا
گدینو	بدن -	گدینو
گنچ	گھونگھیل -	گنچ

(د)

لکھن	نام برادر راہنہ درجی -	لکھن
لاٹری	راہ حاجی - پیاری -	لاٹری
لیجانا	للیانا - جی لگانا -	لیجانا
للتا	نام عورت -	للتا
لک	خوشامد کر کے نرمی کر کے -	لک
لکھنا	ولکھنا - بھاننا -	لکھنا
لو بھ	لاٹھی - گنچوس -	لو بھ
لکھن	اچھا وقت - اچھی ساعت -	لکھن
لجانا	شتر ماسے جانا -	لجانا
لوجن	آنکھ -	لوجن
لکھا	ایک قلعہ کا نام ہے جس کو لب سمندر جزیرہ ہند مدیب مین	لکھا

ایک پہاڑ پر وہاں کے راجہ راوہ نے بنایا تھا
اب اسی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا
نام پیشتر سنگھ دیپ تھا -

لنکیش	راجہ راوہ -	لنکیش
لیٹ	بدکار مرد -	لیٹ
لیچھی	دولت بیشن کی عورت -	لیچھی

لاکھ،	لاکھ۔	لاکھ
لوک،	گاڑی کی راہ۔ پگ ڈنڈی۔ مریاد۔ بدنامی۔	لیک
لوک لاج،	دینا کی شرم۔	لوک لاج
لوگائی،	عورت۔	لوگائی
لوتیکا،	بیل۔	لوتیکا
لوتا،	بیل جو پھلتی ہو۔	لوتا
لولاٹ،	ماتھا۔	لولاٹ
لوتان،	بیل۔	لوتان
لوتانا،	عورتیں۔	لوتانا
لال،	شہری کرشن جی۔	لال
لوکپ،	دینا کا پائے والا۔	لوکپ

(۴)

مکھ،	مکھ۔	مکھ
مکھال،	موتی۔	مکھال
مکھلی،	بالنری۔	مکھلی
مکھپور،	مکھراجی۔	مکھپور
مکھراج،	بڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	مکھراج
مکھ،	وسط۔ پنج۔	مکھ
مکھنی،	رکھ لوگ۔	مکھنی
مکھدے،	سب سے بڑا دیوتا۔ مہادیوی۔	مکھدے
مکھت،	ہوا۔	مکھت
مکھمکھٹ،	مور کے پروں کا تاج۔	مکھمکھٹ
مکھدیر،	انگوٹھی۔	مکھدیر
مکھنا،	گھنٹا۔	مکھنا
مکھان،	غور۔ گھنٹ۔ اغراض کرنا۔	مکھان

ماधون،	ماوٹھو	کرشن چندر۔
منोज،	منونج	کام دیو۔
مین،	مین	کام دیو۔
مین،	مین	مچھلی۔
مزنک،	مزنک	لاش۔
مگاھالا،	مزنک چھال	چرن کی کھال۔
مسان،	مسان	مرگھٹ۔
مپھون،	مڈھون	تمہرا۔
مندیر،	مسند	مکان۔ شوالہ وغیرہ۔
ماپ،	مالی	ہما۔ ماور۔ والدہ۔
مڈھانی،	مرجوبانی	ملائم بات۔ نرمی کے ساتھ۔
منگالگانا،	منگل گانا	خوشی کے گیت گانا۔
مم،	مم	نیرا۔
منموہن،	من موہن	کرشن چندر۔
منموہنی،	من موہنی	راوہاجی۔ خوبصورت عورت۔ دلربا۔
منوکامنا،	منوکامنا	دل کی آرزو مین۔
مہاکٹین،	مہاکٹین	بہت مشکل۔
موہن،	موہن	کرشن چندر۔
میت،	میت	بہتر دوست۔
میت،	میت	میسکران کے ساتھ بات چیت۔ نرم آواز۔ میٹھی بولی۔
مپھانی،	مپھانی	غش میں ہو جانا۔
مورکین،	مورکین	راہ۔
مگا،	مگ	ہیرا۔ موتی۔ سانپ کے سر کا رتن۔
مگیا،	مگ	مین پھل۔ کام دیو۔ ڈونا۔
مدن،	مدن	جادو۔
متر،	متر	

مہار،	نماور	ایک قسم کا سرخ رنگ۔
مनुष،	نمک	آدمی۔
مہ،	مزم	مطلب۔
مہجہار،	منجہار	منج دہا۔
منوبہ کا یک،	منوبہ کا یک	دل و جان سے۔
مالہ روبا،	مان مروت	ایک آلابہری۔
مایا،	مایا	محبت۔
مہش،	میش	مہا دیو۔
ممتا،	ممتا	محبت۔
مکھ،	مکھ	جگ۔
مرال،	مرال	مہنس۔
مدناہ،	مدناہ	مہا دیو۔
مہنک،	مہنک	چاند۔
ملیند،	ملیند	بھونزا۔
مہکھن،	مہکھن	بھونزے۔
ملہ یج،	ملہ یج	ضندل۔
مہا،	مہا	راہ۔
مہلیکا،	مہلیکا	چمیلی۔
مہیڈو-مہاوی،	مہینک لکھی	خوبصورت۔ چندر لکھی۔
مہیپ،	مہیپ	بھونزے۔
مہنہج،	مہنہج	شہوت۔ کام دیو۔
مہیوین،	مہیوین	سورج کی کرنیں۔
مہی،	مہی	روشنائی۔
مہ،	مہ	شراب۔ غرور۔
مہی،	مہی	شہد۔

مَرَج،	مَرَج عارضہ - روگ -
مُڑگچال،	مُڑگچال ہرن کی کھال -
مَرگنڈ،	مَرگنڈ کستوری - نافہ -
مَرگراج،	مَرگراج شیر -
مَرگد،	مَرگد شیرین باتین -
مَرگناہ،	مَرگناہ کستوری - نافہ -
ماترسٹ،	ماترسٹ سورج -
مادھرنج،	مادھرنج بیٹھی -
ماباگز،	ماباگز نام بھاڑ -
ماتل یا گری،	ماتل محل مولی محل -
ماتیکامہل،	ماتیکامہل غصہ کریں -
ماتپہ،	ماتپہ ہاتھی -
ماتنڈ،	ماتنڈ ہاتھی -
مامی،	مامی سلام - پرنام -
ماہی،	ماہی غصہ کرے -
مویح،	مویح موت - قضا -
موتی،	موتی موتی -
موشی،	موشی خوشی -
مویچن،	مویچن کھولنا -
مویڈ،	مویڈ خوشی -
مندر،	مندر بھاڑ -
مبھول،	مبھول خوبصورت -
مبھج،	مبھج خوبصورت -

(ن)

نم،	نم مسکار - سلام -
نمو،	نمو سر جھکتا ہوں - مودب سلام کرتا ہوں -

نم	نری - عاجزی۔	نم
ناہی	زسنگہ اوتار۔	نم
نہند	بڑا راجہ۔ شاہنشاہ۔	نہند
نوبھو	نئی دھن۔	نوبھو
نواڈ	کام دیو۔ نیارنگ۔	نواڈ
نولی	نئی عورت۔ نئے جوہن۔	نولا
نڈ	خراپ۔	نڈ
ناپکا	بڑے کی عورت۔ کلٹی۔ عورت۔	ناپکا
نیبوری	نیب کے پھل۔	نیبوری
نیپوگا	بے ہنر جسمین کوئی ہنر نہو۔	نیپوگا
نیا	الک۔	نیا
نیک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	نیک
نار	نام من یعنی ایک بڑے ولی کا ہو۔	نار
نیلنمبہ	نیل لینے سیاہ چادر زنائی۔	نیل امیر
نہسنگ	ایک اوتار کا نام ہو۔	نہسنگ
نہ	موتی۔ پہاڑ۔ درخت۔ بگہ۔	نہ
نہ	آدمی۔	نہ
نیمہن	تھوڑی دیر تک۔	نیمہن
نار	آواز۔ گیت۔ راگ۔	نار
نیکار	نزدیک۔ پاس۔	نیکار
نہ	بل۔ پانی۔	نہ
نیلن	بے شرم۔ بے حیا۔	نیلن
ناہ	مالک۔	ناہ
ناہار	پانی۔ اورا۔ سوٹھ۔ ہوشیار۔	ناہار
ناہری	چتر عورت۔	ناہری
نہ	میا۔	نہ

نیگام،	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب ہو۔	نلم
نیشیچار،	راچھس - دیو زاد - خبیث۔	نشیچر
نندھانی،	جشو دا جی۔	نذران
نیت،	ہمیشہ۔	نیت
ننھ،	لڑکا - برج میں ایک معزز اہیر کا نام تھا۔	ننڈ
نैन،	آنکھ۔	نین
नेह،	محبت۔	نیہہ
निपट،	بہت - سراسر - نہایت۔	نپٹ
नृत،	ناچنا۔	نرت
निशङ्क،	بیخوف - نڈر۔	نشنگ
निशि, निशा,	رات۔	نشن
निर्मोही,	بے محبت - کچھ خلق۔	نرموہی
निगुर,	بے مروت - سخت دل - بے شیل۔	نہر
निर्दयी,	بے رحم۔	نزدوی
नामि,	عورت۔	نار
नन्दकुमार,	کرشن چند۔	نندکار
मीच,	روٹی۔	میچ
नन्दलाल,	کرشن چند۔	نندلال
नदनन्दन,	کرشن چند۔	نندن
नन्ददुलारे,	کرشن چند۔	نندولارے
निर्बाह,	گنہگار - نباہ۔	نیرواہ
निष्प्रय,	یقین۔	نیشپر
नखशिख,	سہ سے ناخن تک۔	نکھسک
नन्दकिशोर,	کرشن چند۔	نندکشور
नखलकिशोर,	کرشن چند۔	نولکشور

نवलकिशोरी,

نول کشوری رادھکاجی -

नन्दगाँव,

نند گاؤں نام موضع جو براج میں ہو -

नटवा,

نٹ وڑ نظر بند کردینے والا - ٹوٹنیا -

निर्मल,

نرمل صاف -

नैहर,

نہر میکا -

निरखि,

نیرکھ دیکھکر -

नवेलिन,

نویلین جوان عورت -

नभ,

نبہ آسمان -

नरेश,

نریش راجہ -

नवनीत,

نونیٹ لاکھن - نینون -

नाग,

ناگ سانپ - پتا - ہاتھی - خواب آدمی - بھید -

नवेली,

نولی خوبصورت عورت -

निधि,

نیدھ سمندر - کبیر کا ایک رتن - دولت -

निर्विकार,

نیربیکار بے ہنر - نرگن -

निषाद,

نیساد لاج - کھار -

निदाघ,

نیداگ گرمی -

नितम्ब,

نیتنب سرین - چوتر -

नीप,

نیپ قدم کا درخت -

नीबी,

نیبی کمر بند - ازار بند -

नीरज,

نیرج کل -

नीठि,

نیٹھ تخت بائین -

नूपर,

نوپر بچھیا -

नभगेश,

نابگیش گروار - جو کہ ایک پرند کا نام ہو -

नाभी,

ناہی ناک - نعل راجہ -

नन्दिनी,

نندی پارتوی - لڑکی - سونٹیر - ہڑ -

نمسکار،	سلام۔ سر جھکانا۔	نمسکار
ناشک،	مٹانے والا۔	ناشک
نخل،	خوبصورت۔ نیا۔ حسین عورت۔	نخل
	(۹)	
نکس،	کپڑا۔	نکس
نکس،	عاجزی۔	نکس
نکس،	برعکس۔	نکس
نکس،	بھروسا۔	نکس
نکس،	برعکس۔ خدا۔	نکس
نکس،	کھیل۔ خوشی۔	نکس
نکس،	مناسب۔	نکس
نکس،	برہمن۔	نکس
نکس،	ہندوؤں کی آسمانی کتاب۔	نکس
نکس،	ظاہر۔	نکس
نکس،	غیر ملک۔	نکس
نکس،	جلدی۔	نکس
نکس،	نکھنا۔	نکس
نکس،	بیمار۔	نکس
نکس،	چوڑا۔ خوبصورت۔ بے غم۔	نکس
نکس،	آجلا۔ صابن۔	نکس
نکس،	راکھ۔	نکس
نکس،	نام عورت۔	نکس
نکس،	خوشا۔	نکس
نکس،	زہر۔	نکس
نکس،	دشمن۔ نام ایک بڑے سن کا ہو۔ دیکھ۔	نکس

ویراجمان،	بیٹھا - شو بھادینا -	درا بھان
ویربھس،	بیتا پو -	ویربھس
ویرگات،	گزرنا -	ویرگش
ویراس،	دن -	ویراس
ویرپاتی،	مصیبت	ویرپتی
ویرتپ،	پتا - درخت -	ویرتپ
ویربھک،	پرہیز -	ویربھک
ویربھوہ،	جدائی -	ویربھوہ
ویرپول،	بہت -	ویرپول
ویرپین،	جنگل -	ویرپین
ویربھس،	فنا کرنا - ناس کرنا -	ویربھس
ویرکاش،	کھلنا - پھولنا -	ویرکاش
ویرام،	آسمان -	ویرام
ویرتھا،	بیٹا -	ویرتھا
ویربھ،	برمہاجی -	ویربھ
ویربھ،	دشمنی -	ویربھ
ویرد،	توریت -	ویرد
ویردھان،	یوہار -	ویردھان
ویربھ،	سجھ دینا کا راگ چھوڑ دیا ہو -	ویربھ

(۱۵)

ویربھ،	دل -	ویربھ
ویربھ،	درد - لٹک -	ویربھ
ویربھ،	نہر -	ویربھ
ویربھ،	پازار - راہ -	ویربھ
ویربھ،	گم ہو جانا -	ویربھ

ہرنا،	چورالینا۔	ہرنا
ہیت،	محبت۔ واسطے۔	ہیت
ہیت،	محبت۔	ہیت
ہیت کاری،	دوست۔	ہیت کاری
ہردے،	دل۔	ہردے
ہر،	عمادلو۔	ہر
ہری،	اشن۔ کرشن چندر۔	ہری
ہواری،	جیل جانا۔	ہواری
ہیرنا،	ناہ کتا۔	ہیرنا
ہولسنا،	خوش ہونا۔	ہولسنا
ہولیا،	بھاریو جی۔	ہولیا
ہولیاہینی،	خوش کرنے واسطے۔	ہولیاہینی
ہولیا،	خوشی۔	ہولیا
ہیملنا،	سوسنے کی بیل۔	ہیملنا
ہیم،	پالا۔ جاڑا۔ نام رت۔	ہیم

